جملہ حقوق بحق مولف محفوظ ہیں

نام کتاب: حضرت باباسجاول علوی قادریؒ تاریخ کے آئینے میں
مولف: محمد کریم علوی قادری (شادو آل قطب شاہی اعوان) 0312-9206639
زیرسرپرستی محبت حسین اعوان چیئرمین ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان
معاونین: ملک اورنگزیب اعوان، ملک میرافضل اعوان، عظیم ناشاد اعوان، ڈاکٹر محمد اقبال اعوان، تنویر ملک علوی، نورالرحمن اعوان، ڈاکٹر جاوید عزیز اعوان، عبداللہ جان اعوان۔
اشاعت اوّل: ستمبر 2019ء
تعداد : 1000
قیمت: 495روپے

نمبرشمار	☆کتاب ملنے کا پتہ☆		رابطہ نمبر
01	ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان، یونی شاپنگ سینٹر عبداللہ ہارون روڈ کراچی		0300-8939799
02	شوکت محمود اعوان، ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان واہ کینٹ		0300-9847582
03	عبداللہ جان اعوان، ادارہ تحقیق الاعوان (اسلام آباد)	0315-5150817	0334-5150817
04	الحاج محمد سعید اعوان، اعوان منزل شیر جنگ کرنل غلام رسول اعوان روڈ دبن سنگولہ		0346-5468623
05	عظیم ناشاد اعوان، ادارہ تحقیق الاعوان (ہڑیالہ مانسہرہ)	0333-5020645	0346-5634912
06	ڈاکٹر محمد اقبال اعوان، ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان خیبر پختون خوا (مانسہرہ)		0345-9113388
07	الاعوان باباسجاول لائبریری الاعوان پبلک سیکرٹریٹ شاہنواز چوک گلاب آباد مانسہرہ		0333-5020645
08	مختصر خان اعوان، دفتر دارہ تحقیق الاعوان پاکستان نزد جامع مسجد بٹگرام		0312-5230444
09	ملک میرافضل اعوان (سابق ناظم یوسی پاوہ)، ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان ایبٹ آباد		0301-8143847
10	نورالرحمن اعوان، ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان، رحمن اسٹیشنری کٹھائی روڈ اوگی مانسہرہ		0346-9602662
11	شوکت حسین علوی، ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان، مری		0315-5339063
12	عبدالقیوم اعوان، ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کوئٹہ بلوچستان		0314-5265830
13	اعوان نیوز ایجنسی مانسہرہ (مختیار اعوان)	0992-335848	0345-9556898
14	ملک میر محمد اعوان، اعوان نیوز ایجنسی ایبٹ آباد		0314-5008817
15	اظہر بک ڈپو ہری پور		0336-5070466
16	مشاہد فوٹوسٹیٹ اینڈ بک ڈپو اولڈ بس اسٹینڈ حویلیاں ایبٹ آباد		0314-5307679
17	صابر سپورٹس اینڈ اسٹیشنری کاغان روڈ بالاکوٹ (خالد حسین اعوان)		0997500310
18	لائبہ بک ڈپو مانسہرہ (محمد پرویز اعوان)		03215589355
19	احمد بک کارپوریشن کمیٹی چوک راولپنڈی	051-5551167	051-5558320
20	سفیر اختر اعوان چیف کوآرڈینیٹر دفتر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان واہ کینٹ جی ٹی روڈ		0300-5385649

ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان

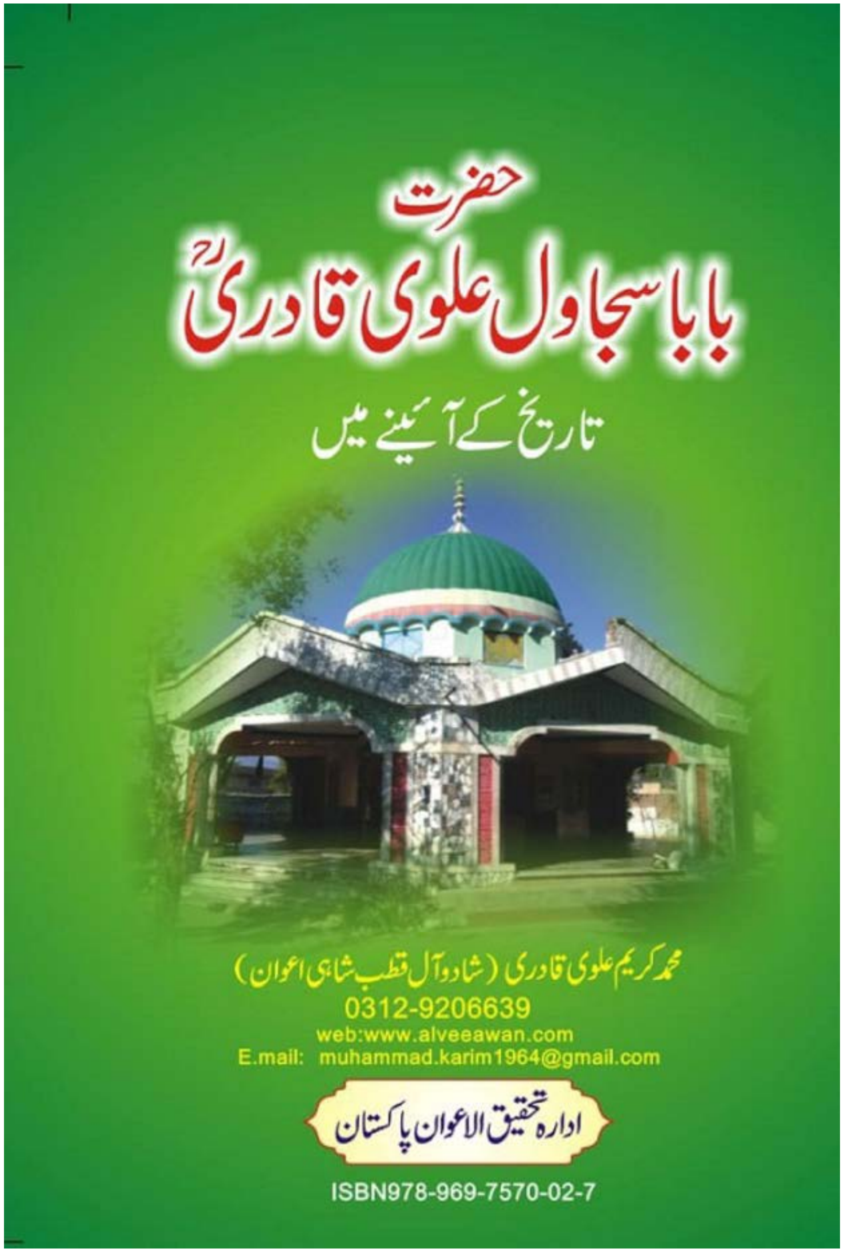

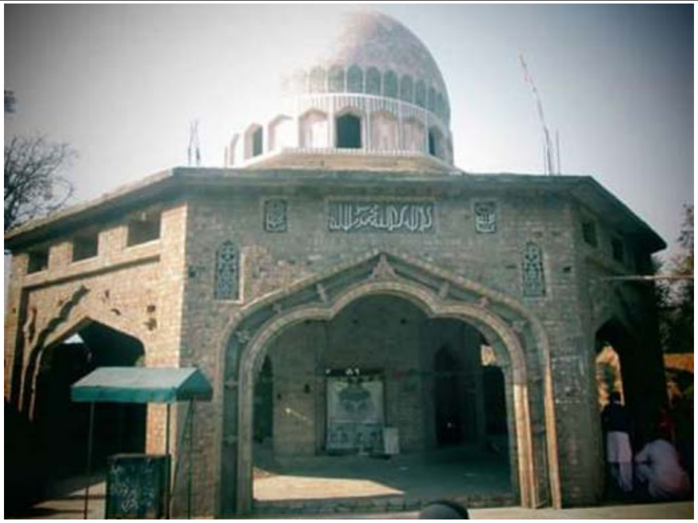

مزار مبارک حضرت چاند بی بیؒ چندور مانسہرہ

مزار مبارک حضرت باباسجاول علوی قادریؒ سجاول شریف مانسہرہ

تصاویر تدفین ثانی جنازہ حضرت باباسجاول علوی قادریؒ 2اگست 1974ء

تصاویر 2 اگست 1974ء جنازہ ثانی کی تیاری میں

2 اگست 1974ء ملک غلام ربانی اعوان اسٹیج پر تشریف فرما ہیں اور مفتی محمد ادریس خطاب فرما رہے ہیں

مزار حضرت علیؓ

مزار حضرت سالار ساہو غازی ستر ھانڈیا

مزار مبارک حضرت سالار مسعود غازی بہڑائچ

مزار مبارک حضرت قطب حیدر شاہ غازی علوی مانک پور

مزار مبارک حضرت سلطان باھو اعوان جھنگ

قبر حضرت بابا اسماعیلؒ سنگولہ ناڑے آزاد کشمیر

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
تجرہ نسب ابتدائی بندوبست سنگولہ ریاست پونچھ	08	گوشوارہ آمدن خرچ برائے تعمیر مزار سجاول شریف	103
تجرہ نسب راقم مولف محمد کریم علوی قادریؒ	09	روئیداد تعمیر مزار ثانی و منتقلی مزار و جسد خاکی	110
دیباچہ	11	مزار ثانی سجاول شریف شھلیہ مانسہرہ کی تعمیر	115
تاریخ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ	13	کرامات بابا صاحب منتقلی مزار و حوالہ جات	116
اعوان کی وجہ تسمیہ	15	حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ اور محققین	117
سیّد، اعوان، عباسی اور زکواۃ	16	حضرت بابا سجاولؒ کی اولاد ہزارہ میں	137
اعوان، سلطان محمود غزنوی کے ساتھ	16	ایبٹ آباد کا کوٹ (ملک میر افضل اعوان)	138
اعوان قبیلہ کی قدیم روایات	17	ڈاکٹر محمد اقبال اعوان (گلاب آباد مانسہرہ)	139
زادالاعوان و باب الاعوان کا رد	19	ہڑیالہ، مانسہرہ اوگی وغیرہ	140
چھ درجن تاریخ وانساب کی مستند کتب کے حوالہ جات	22	گلزار احمد خان اعوان گدی نشین دربار عالیہ	144
بنی عون (اعوان) کتاب نسب قریش عربی میں	22	چندور (مزار مبارک ماں جی)	147
بنی عون المنتخب فی نسب قریش وخیار العرب میں	28	بگھرام، بجی کوٹ و راولپنڈی رہری پور	149
قطب شاہی اعوان منبع الانساب فارسی ۸۳۰ھ میں	29	حضرت بابا سجاول علوی قادری کی اولاد کشمیر میں	151
امجد حسین علوی چیئر مین تنظیم الاعوان کا تجرہ	49	حضرت بابا ابراہیم المعروف بابا بہرامؒ سنگولہ میں	152
بنی عون (اعوان) کا ہند آنا	56	مختصر تعارف وادی سنگولہ راولاکوٹ پرنچھ	155
حضرت علی کرم اللہ وجہہ جد امجد علوی اعوان	57	حضرت بابا سجاول علوی قادری کی اولاد سنگولہ میں	157
حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ	58	راقم مولف محمد کریم علوی قادری کا خاندان	162
علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ	60	ملک محمد یعقوب اعوان تاریخ ساز شخصیت	171
عون عرف قطب غازی بن علی عبدالمنان	60	ہمارے غازی ہمارے شہید (گمنام ہیروز)	188
سالار مسعود غازیؒ قطب شاہی علوی اعوان	65	کرنل عالمشیر اعوان (تھرڈ باغ بٹالین)	199
قطب حیدر شاہ غازی علوی بن عطاءاللہ	70	کرنل غلام رسول اعوان شیر جنگ (فورتھ باغ)	204
حضرت چاند بی بیؒ والدہ حضرت بابا سجاولؒ	74	شہدائے سنگولہ و بن بیک جہاد آزادی کشمیر وغیرہ	213
حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ (ہزاروی)	76	ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان	217
ہجرت ثانی حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ کھر کوٹ	79	محبت حسین اعوان چیئر مین ادارہ تحقیق الاعوان	217
حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ کی وفات	79	مرکزی عہدیداران ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان	218
مزار اوّل بابا سجاول علوی قادریؒ کھر کوٹ کا حال	81	چیف آرگنائزر بیرون ممالک و چیف کوآرڈینیٹرز	237
تربیلہ ڈیم کی تعمیر اور مزار بابا سجاول علوی قادریؒ	82	تحصیل، حلقہ، شہر و سرکل چیف کوآرڈینیٹرز	237
منتقلی مزار کمیٹی اور اس کی کارکردگی رپورٹس	83	چند ماخذ کتب	240

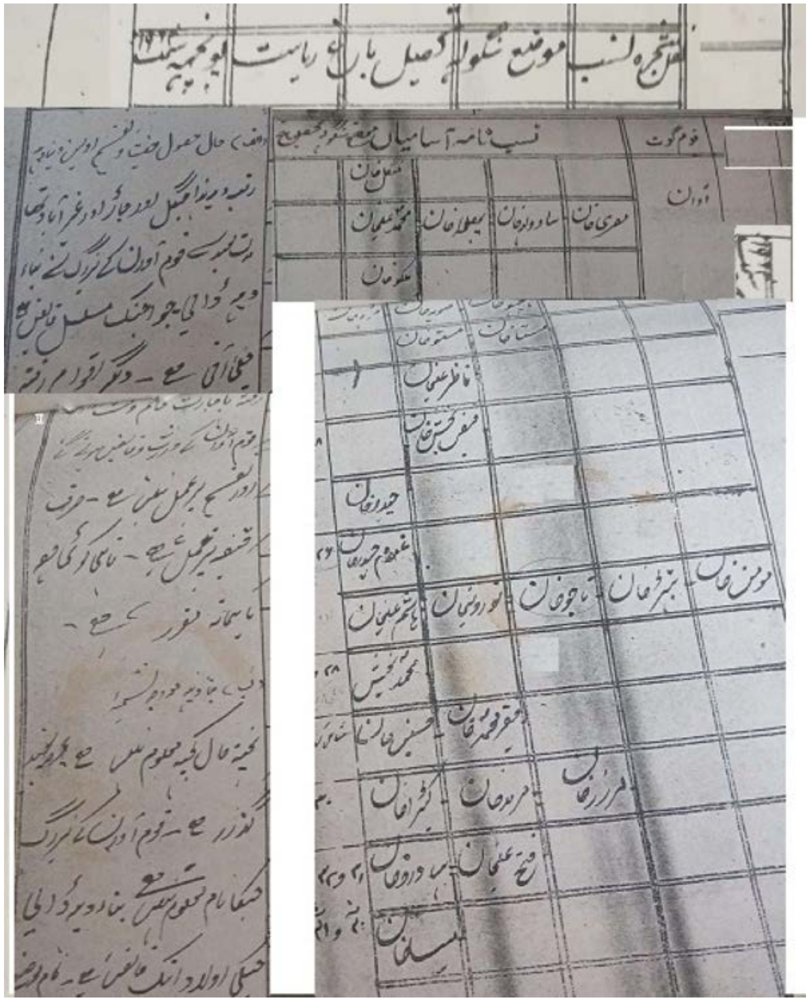

شجرہ نسب ابتدائی بندوبست سنگولہ 1964 بکرمی

شجرہ نسب مولف کتاب ہذا محمد کریم علوی قادری (شادو آل قطب شاہی اعوان)

ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان (رجسٹرڈ) کراچی کے چند ذمہ داران کے رابطہ نمبرز

نام	عہدہ	موبائل نمبر
محبت حسین اعوان (کراچی)	چیئرمین	0300-8939799
محمد کریم اعوان (سنگولہ راولاکوٹ آزاد کشمیر)	وائس چیئرمین	0312-9206639
شوکت محمود اعوان (واہ کینٹ)	جنرل سیکرٹری	0300-9847582
ملک مشتاق الٰہی اعوان (مردوآل وادی سون سکیسر)	سیکرٹری مالیات	0302-2144561
ملک شوکت حیات خان (راولاکوٹ آزاد کشمیر)	مرکزی چیف آرگنائزر	0344-9565202
مختصر خان اعوان (بٹ گرام)	چیف آرگنائزر کوارڈینیشن KPK	0312-5230444
عبداللہ جان اعوان (آبپارہ اسلام آباد)	چیف آرگنائزر کوآرڈینیشن اسلام آباد	0334-5150817
محمد عظیم ناشاد اعوان (مانسہرہ)	چیف آرگنائزر پبلیکیشن	0333-5020645
ملک محمد نذیر اعوان (لاہور)	چیف آرگنائزر بیرون ملک	0331-0487990
ڈاکٹر محمد نذیر اعوان (سراڑ مظفر آباد)	چیف آرگنائزر لائبریری	0344-5004421
قاضی فدا الرحمٰن اعوان (چکری روڈ راولپنڈی)	چیف میڈیا کوآرڈینیٹر	0312-9467545
ملک محمد اشرف خان اعوان (بھلیال کلر کہار)	چیف آرگنائزر صوبہ پنجاب	0333-5133659
ڈاکٹر محمد اقبال اعوان (گلاب آباد مانسہرہ)	چیف آرگنائزر صوبہ خیبر پختون خوا	0345-3388911
مدثر شمس اعوان (ہٹیاں بالا)	چیف آرگنائزر آزاد کشمیر	0345-9733590
اعجاز یونس اعوان (جازان روڈ مکہ)	چیف آرگنائزر سعودی عربیہ	+966595997066
ملک تنویر علوی (راولپنڈی)	چیف آرگنائزر راولپنڈی ڈویژن	0300-52477727
پیر محمد نعیم چشتی علوی پیر شاہ دھا (خوشاب)	چیف آرگنائزر سرگودھا ڈویژن	0346-5248858
محمد اشرف خان اعوان (بٹگرام)	چیف آرگنائزر ہزارہ ڈویژن	0300-5804447
سہراب احمد اعوان (اعوان پٹی)	چیف آرگنائزر مظفر آباد ڈویژن	0312-5269936
قاضی اقبال حسین اعوان (برمنگ)	چیف آرگنائزر پونچھ ڈویژن	0300-5582692
ملک میر افضل اعوان (کاکوٹ ایبٹ آباد)	چیف آرگنائزر ضلع ایبٹ آباد	0301-8143847
عاصم شہزاد اعوان (مانسہرہ)	چیف آرگنائزر ضلع مانسہرہ	0300-8199910
ملک شاہسوار علی ناصر (خوشاب)	چیف آرگنائزر ضلع خوشاب	0300-6011729
ملک محبوب الرسول قادری (جوہر آباد)	چیف آرگنائزر جوہر آباد خوشاب	0321-9429027
ڈاکٹر عمران حیدر علوی (پنڈ دادن)	چیف آرگنائزر ضلع جہلم	0345-3268914
عاطف محمود اعوان (راولپنڈی)	چیف آرگنائزر ضلع راولپنڈی	0312.5438382
شوکت حسین علوی (مری)	چیف کوآرڈینیٹر تحصیل مری	0315-5339063
معظم خلیق اعوان (چکوال)	چیف کوآرڈینیٹر تحصیل چکوال	0349-5642786
اسد نسیم اعوان (سنگولہ)	چیف کوآرڈینیٹر تحصیل راولاکوٹ	0312-5880896
کاشف حسین اعوان (پچہ شریف مظفر آباد)	چیف کوآرڈینیٹر ضلع مظفر آباد	0345-5313451

دیباچہ:

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ ''خبردار بے شک اللہ کے ولیوں کو نہ کچھ خوف ہے نہ غم۔ وہ جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے ہیں ان کے لیے خوشخبری ہے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں بھی اللہ کی باتیں بدل نہیں سکتیں یہی بڑی کامیابی ہے'' (سورہ یونس 64-62)۔ حضرت بابا سجاول علوی قادری کا شمار قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے اولین اولیاء کرام میں ہوتا ہے اس لیے زیرنظر کتاب میں سب سے پہلے باباجیؒ کے قبیلہ کی تاریخ بیان کی جاتی ہے اور اس کے بعد آپؒ کا تذکرہ اور آپؒ سے منسوب کرامات، مزاراول کا حال اور منتقلی مزار کی روئیداد کا احوال بھی درج کیا جاتا ہے۔ نیز بابا صاحبؒ کی اولاد اور جہاد ہند اور جہاد آزادی کشمیر میں ان کے کارہائے نمایاں اور آخر میں ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے قیام سے تاحال ادارہ سے منسلک مخلص ساتھیوں کا تذکرہ بھی کیا جاتا جو جناب محبت حسین اعوان کی سرپرستی میں قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کی فلاح و بہبود کے لیے شب و روز وقف کیے ہوئے ہیں۔

مولف کا مختصر تعارف: راقم مولف 15 جنوری 1964ء کو دبن سنگولہ پونچھ آزاد کشمیر میں پیدا ہوا۔ راقم کے والد محترم گاؤں سنگولہ کے سرپنچ نمبردار تھے۔ راقم مولف نے ایم اے بین الاقوامی تعلقات، ایم تاریخ اسلام، بی کام، بی ایڈ و ایل ایل بی کی ڈگریاں حاصل کی ہیں۔ حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ جن کا مزار سجاول شریف مانسہرہ میں باعث خیر و برکت ہے کے فرزند حضرت بابا شادم خانؒ کی اولاد ہزارہ میں شادوآل اور کشمیر میں سادوآل کے نام سے شہرت رکھتی ہے۔ حضرت بابا شادم خانؒ 786 ھجری بمطابق 1384ء کو حضرت شاہ ہمدانؒ کے ہمراہ بغرض تبلغ پکھلی ہزارہ سے نقل مکانی کرتے ہوئے کشمیر تشریف لائے اور بعد میں جھڑی پونچھ میں قیام فرمایا۔ آپؒ کی قبر جھڑی ہورنہ میرہ پونچھ میں مرجع خلائق عام ہے۔ آپ کی اولاد سے حضرت بابا ابراہیم المعروف بابا بہرامؒ نے سنگولہ کی بنیاد ڈالی اور ان کی دسوین پشت میں راقم کے قریبی شاخ تاجوآل کے بانی و جدامجد حضرت بابا تاج محمدؒ نمبردار سنگولہ بھی معروف ولی اللہ گزرے ہیں راقم ان کی پانچویں پشت میں ہے۔

راقم مولف کا شجرہ نسب:۔ محمد کریم علوی قادری بن محمد خان نمبردار بن حشمت علی خان نمبردار بن غلام علی خان نمبردار بن فیض بخش خان نمبردار بن تاج محمد خان (سرپنچ نمبردار اوّل سنگولہ) بن آفتاب المعروف تابو خان بن مومن خان بن رحمت اللہ خان بن کالا خان بن کلو خان بن محمود خان بن گوہر (گوہراج) خان بن فیروز خان بن حضرت بابا اسماعیل خانؒ بن حضرت بابا ابراہیم المعروف بابا بہرام خانؒ بن حمید اللہ عرف بڈھا بابا بن حضرت بابا شادم خانؒ بن حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ بن بابا پیو شاہ بن بابا مہی پال المعروف مہیا بابا (مہتاب) بن بابا کالا خان بن بابا قابل خان بن بابا حسین المعروف حسینہ (سین) بن خلیل المعروف کلی بن مزمل علی کلگان بن سالار قطب حیدر شاہ غازی علوی المعروف قطب شاہ ثانی بن عطا اللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ علی غازی بن محمد اسھل المعروف محمد آصف غازی بن عون عرف قطب غازی لقب بطل غازی المعروف قطب شاہ اول بن علی عبد المنان بن حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ بن ابی طالب۔

راقم مولف کا شجرہ طریقت (پیشوائی):۔ محمد کریم علوی قادری نے اپنے پیر و مرشد شیخ المشائخ طاہر علاء الدین قادری گیلانی بغدادی دام مجدہ سے انہوں نے اپنے والد محترم سیدنا الشریف شیخ المشائخ حضرت محمود حسام الدین نقیب الاشراف و متولی الاوقاف قادری بغدادی دام مجدہ سے، انہوں نے اپنے والد شیخ المشائخ سیدنا حضرت عبد الرحمٰن المحض نقیب الاشراف و متولی الاوقاف قادری بغدادی سے، انہوں نے اپنے والد و مرشد شیخ المشائخ سیدنا علی نقیب الاشراف و متولی الاوقاف قادری بغدادیؒ سے، انہوں نے اپنے عم زاد برادر و مرشد شیخ المشائخ عبد القادر گیلانی قادری بغدادی سے، انہوں نے اپنے والد و مرشد شیخ المشائخ

ابی بکر قادری گیلانی سے، انہوں نے اپنے والد و مرشد شیخ المشائخ سیدنا اسمٰعیل قادری گیلانی بغدادی سے، انہوں نے اپنے والد و مرشد شیخ المشائخ سیدنا عبد الوہاب قادری گیلانی بغدادی سے، انہوں نے اپنے والد و مرشد شیخ المشائخ سیدنا نوالدین قادری گیلانی بغدادی سے، انہوں نے اپنے والد و مرشد محمد درویش قادری و گیلانی بغدادی سے، انہوں نے اپنے والد و مرشد شیخ المشائخ سیدنا حسام الدین قادری و گیلانی و بغدادی سے، انہوں نے اپنے والد و مرشد شیخ المشائخ سیدنا یحییٰ قادری جیلانیؒ سے، انہوں نے اپنے والد و مرشد شیخ المشائخ سیدنا نور الدین قادری جیلانیؒ سے، انہوں نے اپنے والد و مرشد سیدنا ولی الدین قادری جیلانیؒ سے، انہوں نے اپنے والد و مرشد شیخ المشائخ سیدنا زین الدین قادری جیلانیؒ سے، انہوں نے اپنے والد و مرشد شیخ المشائخ سیدنا شرف الدین قادری جیلانیؒ سے، انہون نے اپنے والد و مرشد شیخ المشائخ سیدنا شمس الدین قادری جیلانیؒ سے، انہوں نے اپنے والد و مرشد شیخ المشائخ سیدنا محمد الہتاک قادری جیلانیؒ سے، انہوں نے اپنے والد محترم و مرشد شیخ المشائخ سیّدنا عبد العزیز قادری جیلانیؒ سے، انہوں نے اپنے والد محترم و مرشد شیخ المشائخ سیّدنا عبد القادر جیلانی الحسنی، الحسینیؒ قدس سرہ العزیز سے۔

طویل عرصہ سے میرے دل میں یہ خواہش رہی ہے کہ میں اپنے جدامجد معروف صوفی بزرگ حضرت بابا سجاولؒ کا تذکرہ لکھوں تاکہ عوام الناس کو ولی کامل کی کرامات، حالات و احوال سے آگہی ہو سکے شب و روز کی کوششوں کے بعد یہ کتاب 2015ء میں تیار کر لی گئی تھی لیکن اس کی اشاعت ممکن نہ ہو سکی تھی۔ مورخہ 11 نومبر 2018ء کو الاعوان پبلک سیکرٹریٹ مانسہرہ میں جناب ڈاکٹر محمد اقبال اعوان جو خود بھی حضرت بابا سجاولؒ کی اولاد سے ہیں انہوں نے مانسہرہ میں بابا سجاول ڈیجیٹل لائبریری کی تقریب منعقد کی اور راقم کو بطور مہمان خصوصی شرکت کی دعوت دی راقم نے اس افتتاحی تقریب میں بطور مہمان خصوصی شرکت فرمائی۔ لائبریری کے افتتاح کے دوران کتاب ہذا کے حوالہ سے بھی گفتگو ہوئی ڈاکٹر محمد اقبال اعوان صاحب نے جلد شائع کرنے کی خواہش کا اظہار فرمایا اس دوران ملک تنویر علوی، ملک میر افضل اعوان، ڈاکٹر جاوید عزیز اعوان و نور الرحمٰن اعوان سے بھی بات ہوئی پانچوں شخصیات حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ کی اولاد سے ہیں نے بھی کتاب ہذا کی جلد اشاعت پر زور دیا۔ راقم نے تمام ساتھیوں خواہشات کے احترام میں کتاب ہذا کی نوک پلک درست کرتے ہوئے اس کی اشاعت کو حتمی شکل دی۔ کتاب کا نام ''حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ تاریخ کے آئینے میں'' تجویز کیا گیا۔ قبل ازیں راقم کی شائع شدہ کتب تحقیق الانساب (دو جلد)، تاریخ قطب شاہی علوی اعوان اور مختصر تاریخ علوی اعوان میں مولف محمد کریم خان اعوان درج ہے لیکن زیرنظر کتاب چونکہ راقم کے جدامجدؒ کا تذکرہ ہے اور راقم نے بھی اپنے پیر و مرشد سیدنا طاہر علاؤالدین قادری گیلانی بغدادی مرحوم جن کا مزار مبارک ماڈل ٹاؤن لاہور میں مرجع خلائق عام ہے کے ہاتھ پر 1988ء میں بیعت کی تھی۔ اس طرح حسن اتفاق سے راقم کے جدامجد بھی قادریؒ سلسلہ سے بیعت تھے اور میں بھی قادری سلسلہ سے بیعت ہوں اس لیے یہ مناسب جانا کہ اس کتاب میں اپنا نام کے ساتھ اپنے جدامجد اور پیر و مرشد کے دیئے ہوئے نام ''محمد کریم علوی قادری'' کو ضبط تحریر میں لاؤں تاکہ جدامجد اور مرشد کا دیا ہوا نام بھی کتاب ہذا کی زینت بن سکے۔ میں ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان سے وابستہ تمام ساتھیوں کا اور ان مولفین و مصنفین کا بے حد شکر گزار ہوں جن کی کسی نہ کسی حوالہ سے کتاب ہذا کی طباعت و اشاعت میں معاونت رہی ہے۔

آخر میں گزارش خدمت ہے کہ غلطیوں سے مبرا تو صرف قرآن مجید ہی ہے آپ حضرات غلطیوں کی نشاندہی اور جائز تنقید برائے اصلاح کریں انشاء اللہ آئیندہ اشاعت میں درستگی کردی جائے گی۔ آخر میں تمام قارئین کرام سے دعاؤں کی التجا ہے۔

محمد کریم علوی قادری (شادوآل قطب شاہی اعوان)

مظفر آباد:۔ منگل 08 اکتوبر 2019ء بمطابق
8 صفر المظفر 1441ھ (24 اسوج 2076 بکرمی)

تاریخ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ

حضرت بابا سجاول علوی قادری رحمت اللہ علیہ کا تعلق قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ سے ہے۔ صدیوں پرانی سینہ بہ سینہ روایات اور کتب انساب کے مطابق قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علیؓ کی اولاد سے ہے جو محمد، محمد الاکبر، امام حنیف، محمد ابن الحنفیہ کے نام سے بھی مشہور ہیں۔ دوسری صدی ہجری تک عون بن علی بن حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد بنی عون اور علوی کہلاتی تھی۔ ''بنی عون'' آل عون، عون آل، اعوان اور قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے جد امجد عون بن علی بن محمد حنفیہ، یحییٰ بن زید کے (ہمراہ جو رشتہ میں ان) بھتیجے اور بھانجے تھے کے ساتھ 125 ہجری میں کوفہ سے ہرات، خراسان و غزنی کی جانب ہجرت کر گئے تھے۔ یحییٰ شہید کے والد زید شہید بن امام زین العابدینؓ بن امام حسین شہید کربلا کو بنی امیہ والوں نے کوفہ میں 121ھ کو شہید کر دیا تھا۔ زید شہید کی اہلیہ محترمہ ریطتہ بنت ابی ہاشم عبداللہ غازی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ تھیں۔

تاریخ ابن خلدون حصہ دوم نفیس اکیڈمی کراچی صفحہ 99-698، البدایہ والنہایہ تاریخ ابن کثیر جلد دہم صفحہ 13، و تاریخ طبری جلد پنجم صفحہ 69-267 میں یحییٰ بن زید شہید کا احوال درج ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہشام کی وفات تک یحییٰ بن زید حریش بن عمرو بن داؤد کے پاس بلخ میں مقیم رہے اس کے بعد یحییٰ بیہق (سبزوار) پہنچے بیہق خراسان کی آخری سرحد اور قومس سے خراسان کے شہروں میں سب سے زیادہ نزدیک واقع ہے۔ یحییٰ بن زیدؒ کے ہمراہ 70 آدمی تھے لازمی بات ہے وہ سب کے سب بنی ہاشم اور چند ایک ان کے قریب رشتہ دار تھے۔ یحییٰ شہید کا ننیال بھی حضرت محمد حنفیہؒ کا خاندان تھا۔ جیسا کہ اوپر ذکر کیا جا چکا ہے کہ عون بن علی بن محمد حنفیہ، یحییٰ کے رشتہ میں چچا اور ماموں بھی لگتے تھے۔ یعنی یحییٰ کی والدہ ریطہ بنت ابی ہاشم عبداللہ بن حضرت محمد حنفیہ تھیں۔ ان ستر آدمیوں نے بصر بن سیار کی طرف سے بھیجے گئے دس ہزار آدمیوں کو شکست فاش دی۔ ان ستر آدمیوں نے ان کے امیر کو قتل کر دیا اور ان سے بہت سے اموال چھین لیے پھر ان کے پاس ایک اور لشکر آیا جس نے یحییٰ کو بھی شہید کر دیا اور ان کا سر کاٹ لیا اور اس کے سب اصحاب کو بھی قتل کر دیا۔ عون بن علی اور زید بن علی کے مزارات تبریز کی پہاڑی پر ایک ساتھ ہونا بیان کیے جاتے ہیں اور عون بن علی بن محمد حنفیہ کے چچا عون بن محمد حنفیہؒ کا مزار گیلان میں ہے نیز عون عرف قطب غازیؒ کی قبر غزنی و ہرات میں بھی روایت کی جاتی ہے۔ واللہ العالم بالصواب۔

عون بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد عرب میں حضرت علی کی اولاد کی نسبت سے ''علوی'' اور عون کی وجہ سے ''بنی عون'' کہلائی اور برصغیر پاک و ہند میں بنی عون سے اعوان اور عون کے عرف قطب غازی کی شہرت کی وجہ سے قطب شاہی کہلائی۔ عون عرف قطب غازی بن علی بن محمد حنفیہؒ کے سات پڑپوتوں میں سے پانچ عیسیٰ بن علی، حسین بن علی، حسن بن علی، محمد بن علی، احمد بن علی بن محمد اسھل (محمد اصف غازی) کی اولاد ہند میں آنا قدیم کتب انساب سے تصدیق ہوتا ہے۔ جب کہ دو پڑپوتوں علی بن علی و موسیٰ بن علی کی اولاد مصر و روم وغیرہ میں آباد ہونا کتب انساب میں درج ہے۔

سلطنت غزنویہ کے دور کی کتاب تہذیب الانساب عربی 449 ہجری کے ص 265 پر جعفر الاصغر ابن محمد حنفیہ کی اولاد سے علی بن جعفر کی اولاد منصورہ میں اور ص 74-273 اور منتقلۃ الطالبیہ عربی 471ھ کے مطابق عون بن علی ابن محمد حنفیہ کی اولاد کا ہند آنا درج ہے۔ تہذیب الانساب کے ص 97-296 پر محمد بن عبداللہ بن محمد بن عمر بن

امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے عمر بن محمد منجورانی اور جعفر بن محمد الملتانی کا ہند آنے اور ملتان وغیرہ میں حکومت کرنا بھی لکھا ہے۔ منبع الانساب فارسی میں یہ بھی درج ہے کہ اکثر سادات اشراف سالار مسعود غازی [قطب شاہی علوی اعوان] کے ہمراہ ہندوستان تشریف لائے۔ اور مرات الاسرار فارسی 1065ھ کے مولف عبدالرحمٰن چشتی علوی عباسی کے اجداد میں سے مولانا عود کے والد میر بدرالدین بن حسن بن فضیل ثالث بن عبداللہ بن عباس ثانی بن یحییٰ بن فیضل ثانی بن حسن بن عبیداللہ بن عباس بن علی کرم اللہ وجہہ، سلطان غیاث الدین بلبن کے زمانہ میں خراسان سے ہندوستان تشریف لائے۔ علی بن الحسین بن علی بن مح محمد اشھل بن عون بن علی بن حضرت محمد حنفیہؒ کے فرزندان کا تذکرہ لباب الانساب عربی ص 727 یوں درج ہے:۔ ''فصل فی ذکر السادات والاشراف الذین یاخذون الارزاق و ریوع (فی جمیع النسخ: کانوا) الاوقاف من دیوان غزنہ ونواحیھاء باھتمام نقیب النقباء ابی محمد الحسن بن محمد الحسینی۔ اولاد محمد بن الحنفیہ: علی بن الحسین، وابناء الحسین بن علی، والقاسم بن علی، ومنصور بن علی وحمزہ بن علی وعبدالملک بن علی وسکینہ بنت علی ورسیۃ بنت علی''۔ اور تاریخ بیہقی جلد اوّل ص 57 پر درج عبارت ''قاضی و رئیس و خطیب و نقیب علویان و سالار علویان و سالار غازیان'' کا تذکرہ موجود ہے جس کیمطابق سلطنت غزنویہ کے ساتھ قاضی القضاء رئیس، خطیب نقیب و سالار سب کے سب علوی تھے۔ منبع الانساب فارسی کے مطابق عون عرف قطب غازی بن علی عبدالمنان بن محمد حنفیہ کی اولاد سے سالار مسعود غازی، سالار ساہو غازی بیٹے اور سلطان محمود غزنوی کے بھانجے تھے اور سلطان کی افواج میں بغرض جہاد ہند شمولیت اختیار کرتے ہوئے بھرپور مدد کی جس کا ذکر سفرنامہ ابن بطوطہ، تاریخ فیروز شاہی تالیف سید ضیاء الدین برنی، مرات مسعودی، مرات الاسرار، اخبار الاخیار، خیزینۃ الاصفیا وغیرہ میں بھی درج ہے۔ تاریخ فرشتہ (اردو ترجمہ عبدالحی خواجہ) کے ص 197 کے مطابق بہرام شاہ نے باہیلم کی سرکشی سے فراغت حاصل کرنے کے بعد حسین بن ابراہیم علوی کو لشکر ہند کا سپہ سالار مقرر کیا اور خود واپس غزنی آیا'' اور صفحہ 310 پر عین الملک کی بغاوت کے عنوان سے سالار مسعود غازی کو سلطان محمود غزنوی کا بھانجا لکھا ہے۔

قطب حیدر شاہ غازی المعروف قطب شاہ ثانی:

عون بن علی بن محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ جو منبع الانساب فارسی 830ھ میں عون عرف قطب غازی بن علی عبدالمنان بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ درج ہیں قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے جد امجد یعنی قطب شاہ اوّل ہیں۔ عون عرف قطب غازی کی اولاد سے سبکتگین اور سلطان محمود غزنوی کے دور میں سالار ساہو غازی، سالار قطب حیدر شاہ غازی اور سالار سیف الدین غازی پسران عطاءاللہ غازی اور سالار مسعود غازی بن سالار ساہو غازی نے جہاد ہند میں عظیم کارہائے نمایاں سرانجام دیئے اور قطب حیدر شاہ غازی کے دیگر بھائیوں میں سالار سیف الدین غازی لاولد شہید ہوئے اور سالار ساہو غازی کے فرزند سالار مسعود غازی بھی لاولد شہید ہوئے۔ اس طرح برصغیر پاک و ہند میں زیادہ تر اولاد قطب حیدر شاہ غازی ہی کی موجود ہے جس کی وجہ سے قطب حیدر شاہ غازی قطب شاہی کے بجائے قطب شاہ (ثانی) مشہور ہو گئے ''قطب'' کا مطلب سردار قوم کے ہیں اور اس طرح عون عرف قطب غازی لقب بطل غازی اپنی قوم اور قبیلہ قطب شاہی علوی اعوان کے سردار بھی تھے۔

منبع الانساب فارسی (830ھ) سیّد معین الحق جھونسوی کی تالیف ہے کے مطابق شاہ محمد غازی اور شاہ احمد غازی پسران شاہ علی غازی بن محمد آصف غازی (محمد اسھل) بن عون قطب غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد الاکبر (محمد حنفیہ) بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ تھے۔ شاہ احمد غازی کی اولاد سے حامد خان سبزواری تھے جن کی قبر قلعہ مانک پور میں ہے۔ اور شاہ محمد غازی کی اولاد سے سالار ساہو غازی (مزار ستر کھ)، قطب حیدر شاہ علوی شہید

المعروف قطب شاہ ثانی (مزار مانک پور)، سالار سیف الدین علوی شہید اور سالار مسعود غازی شہید قطب شاہی علوی اعوان کا مزار مبارک بہرائچ یو پی انڈیا میں مرجع خلائق ہے۔اور مرات مسعودی فارسی داستان دوم ص73 کے مطابق سلطان محمود غزنوی کے امراء میں سپہ سالار لشکر سالار شاہوؒ [قطب شاہی علوی اعوان] تھے اور بہت سے بڑے بڑے امیران وترکان بہادر رشتہ داران سالار شاہوؒ [قطب شاہی علوی اعوان] تھے جس جانب بھی سلطان محمود غزنی کا یہ لشکر جاتا ملک گیر فتح حاصل ہوتی یہ سب سالار شاہو غازیؒ اور ان کے قریبی رشتہ داروں کی کوششوں کا نتیجہ تھا۔جیسا کہ ابن بطوطہ نے بھی لکھا ہے کہ سالار مسعود غازی نے گردونواح کے اکثر ممالک فتح کیے تھے۔

اعوان کی وجہ تسمیہ:

سینہ بہ سینہ روایات کے مطابق بیان کیا جاتا ہے کہ برصغیر پاک وہند میں لفظ ''اعوان'' نے عون بن علی کی وجہ سے شہرت حاصل کی جب کہ عرب میں عون بن علی بن محمد حنفیہ کی وجہ سے بنی عون اور آل عون کہلائے۔مولوی نورالدین مرحوم نے اعوان کی وجہ تسمیہ باب الاعوان کے صفحہ 133 پر یوں لکھی ہے:۔''لفظ آوان کا اصل اعوان ہے اور اعوان کا اصل عون ہے۔۔۔یہ قوم منسوب ہے عون بن علیؓ کی۔عون بن علی لاولد فوت ہوا ہے بجائے لفظ یعلی کے علی لکھا جانا منجملہ اغلاط کاتب یا مصنف سے ہے۔یہاں مولوی صاحب کو دھوکہ ہوا عون بن علی لاولد نہیں تھے بلکہ عون بن علی بن محمد حنفیہؒ کی اولاد قدیم کتب انساب میں تواتر کے ساتھ درج ہے جو آئیندہ صفحات میں درج کی جائیگی۔مولوی صاحب نے اعوانوں کی شہرت بلدی کہ عون بن علی سے ہیں درست لکھا لیکن ان کا یہ فرمانا کہ عون بن علی لاولد فوت ہوئے ہیں درست نہ ہے یہاں سے ہی مولوی نورالدین اور ان کے گروہ کو دھوکہ ہوا ہے۔جیسا کہ قبل ازیں لکھا جا چکا ہے کہ ''اعوان'' عون بن علی بن محمد حنفیہ کے نام کی وجہ سے مشہور ہوا۔عون کا عرف قطب غازی اور لقب بطل غازی ہے۔عون کے عرف قطب غازی کی وجہ سے یہ قبیلہ قطب شاہی اور حضرت علیؓ کی غیر فاطمی اولاد ہونے کی نسبت سے علوی بھی کہلاتا ہے۔کتاب نسب قریش عربی (236-156 ھجری) کے ص 77 پر اور کتاب المنتخب فی نسب قریش وخیار العرب عربی (656ھ) کے صفحہ 26 پر درج ہے''**وولد عون بن علی بن محمد بن علی بن ابی طالب:محمداً؛ ورقیه؛ وعلیة بنی عون**'' یعنی عون کی اولاد ''بنی عون'' ہے۔منبع الانساب فارسی میں عون عرف قطب غازی بن علی عبدالمنان درج ہے۔اور مرات مسعودی اور مرات الاسرار اور دیگر کتب اور مولوی ملنگ علی نسب خواں قبیلہ اعوان ساکن گفانوالہ چکوال کے ریکارڈ میں علی کے بجائے عبدالمنان تحریر ہے۔

عون عربی زبان کا لفظ ہے''عون'' کی جمع ''اعوان'' ہے۔جس طرح برصغیر پاک وہند میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے فرزندان حضرت امام حسنؓ وحضرت امام حسینؓ جو کہ حضرت سیّدہ فاطمہؓ کے بطن سے ہوئے ان کی اولاد کو سیّد لکھا اور بولا جاتا ہے۔اسی طرح برصغیر پاک وہند حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے فرزند حضرت محمد حنفیہؒ جو خولہ بنت جعفر بن قیس کے بطن سے ہوئے ان کے پوتے عون بن علی بن محمد حنفیہؒ کی اولاد کو بنی عون سے اعوان لکھا اور بولا جاتا ہے جب کہ عرب کے اکثر ممالک میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی جملہ اولاد ان کے نام علیؓ کی نسبت سے ''علوی'' مشہور ومعروف ہے۔عون کا عرف قطب غازی اور لقب بطل غازی تھا۔قطب کی وجہ سے ان کی اولاد قطب شاہی کہلائی۔''قطب'' کے معنی سردار قوم۔اعلیٰ و برگزیدہ کے ہیں۔اور بطل بھی عربی نام ہے جس کے معنی نامور، ہیرو، بہادر، غازی کے ہیں۔عرب میں 'عون کی اولاد 'بنی عون''، ہاشم کی اولاد بنی ہاشم، عباس کی اولاد بنی عباس مشہور ومعروف تھی لیکن برصغیر پاک وہند میں بنی عون سے ''اعوان''، بنی ہاشم سے ''ہاشمی'' بنی عباس سے ''عباسی'' کے نام سے شہرت ہوئی۔علاوہ ازیں قبیلہ اعوان کے کچھ لوگ اپنے نام کے ساتھ علوی، ہاشمی اور ملک بھی لکھتے ہیں۔

سیّد، اعوان اور عباسی قبیلہ کو سرکاری نوٹیفکیشن کے تحت بنو ہاشم قرار دیا جانا:

جنرل محمد ضیاء الحق کے دور حکومت میں جب زکواۃ سسٹم متعارف کروایا گیا تو شریعت کے مطابق بنو ہاشم قبیلہ کے غرباء ومساکین زکواۃ کی زکواۃ فنڈ سے اعانت نہیں کی جاسکتی ان کے لیے خمس ہوتا ہے۔تاہم آزاد حکومت ریاست جموں وکشمیر نے اسلامی نظریاتی کونسل (جس میں تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام ہوتے ہیں) دریں بارہ رائے حاصل کی۔اسلامی نظریاتی کونسل کی رائے کے مطابق آزاد جموں وکشمیر زکواۃ کونسل کے سیکرٹری/چیف ایڈمنسٹریٹر زکواۃ جناب سردار محمد ابراہیم خان (قطب شاہی علوی اعوان تراڑ راولاکوٹ) کے دستخطوں سے نوٹیفکیشن نمبر ز۔ع/75-4440/86 مورخہ 19 مئی 1986ء جاری ہوا جس میں درج ہے''چونکہ بنوہاشم کے غرباء اور مساکین کی مالی امداد کے لیے فی الحال کوئی انتظام نہیں۔لہذا تاوقتیکہ ان کی مالی اعانت کے لیے کوئی مناسب متبادل مالی انتظام ھوتا۔آزاد جموں وکشمیر زکواۃ کونسل نے اسلامی نظریاتی کونسل کی رائے کے مطابق انہیں عارضی طور پر زکواۃ فنڈ سے مالی اعانت دینے کے لئے ان اختیارات کے تحت جو اسے زکواۃ وعشر آرڈیننس 1985ء کی دفعہ 23 کے تحت حاصل ہیں۔قواعد تقسیم زکواۃ کے قاعدہ نمبر۔5 مدات جن کے لئے زکواۃ کی ادائیگی نہیں کی جاسکتی میں عارضی طور پر مد ''بنوھاشم'' قائم کرنے کی منظوری صادر فرمائی ہے۔

اب بنوھاشم (سیّد، اعوان عباسی) عارضی طور پر دوسرے مستحقین زکواۃ کی طرح زکواۃ فنڈ سے مالی امداد پانے کے مستحق ہوں گے''۔نوٹیفکیشن ہذا اصل دفتر چیف ایڈمنسٹریٹر زکواۃ مظفرآباد موجود ہے۔

علوی قطب شاہی اعوان اور سلطان محمود غزنوی:

سبکتگین کے دو بیٹے اسماعیل اور محمود تھے سبکتگین کی وصیت کے مطابق اسماعیل نے حکومت سنبھالی جو الپتگین کا نواسہ تھا۔سلطان محمود غزنوی سبکتگین کا دوسرا بیٹا تھا جس کی والدہ صوبہ زابل کے سردار کی بیٹی تھیں۔دونوں بھائیوں میں بادشاہت کے لیے لڑائی ہوئی۔سالار ساہو غازی بن عطاءاللہ غازی از اولاد حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ اور ان کے ساتھیوں نے سلطان محمود غزنوی کی مدد کی جس کی وجہ سے اسماعیل کو شکست ہوئی۔ سلطان محمود غزنوی نے خوش ہو کر اپنی بہن کا نکاح سالار ساہو غازی سے کر دیا جس کے بطن سے سالار مسعود غازی شہید ہندوستان 21 رجب 405ھ بمطابق 1014ء اجمیر میں پیدا ہوئے۔مرات مسعودی فارسی صفحہ 92 کے مطابق سالار مسعود غازی نے ملتان کے زمیندار رائے انگ پال کو اسلام کی دعوت دی اس نے قبول نہ کی تو آپؒ نے اس کے خلاف جنگ کی اور رائے انگپال شکست کھا کر بھاگ گیا۔سالار ساہو غازی قطب شاہی علوی اعوان سلطان محمود غزنوی کے بہنوئی تھے سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد ہند میں عظیم کارہائے نمایاں سرانجام دیئے 25 شوال 423ھ آپ کا انتقال ہوا آپ کا مزار مبارک سترکھ انڈیا میں ہے آپؒ کے فرزند سالار مسعود غازی نے بھی جہاد ہند میں حصہ لیا جس کا تذکرہ مرات مسعودی فارسی اور مرات الاسرار فارسی میں درج ہے۔سالار مسعود غازی قطب شاہی علوی اعوانؒ 14 رجب 424ھ کو ہندو راجاؤں سے جہاد کرتے ہوئے شہید ہوئے آپؒ کا مزار مبارک بہرائچ اتر پردیش یو پی انڈیا میں مرجع خلائق عوام ہے۔سوشل میڈیا پر فیک آئی ڈیز سے یہ کہا جاتا ہے کہ علوی سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد ہند میں شامل نہیں ہو سکتے چونکہ سلطان محمود غزنوی نے ملتان کے علویوں کا قتل عام کیا۔اوّل تو ایسا کہیں نہیں لکھا کہ سلطان محمود غزنوی کے ساتھ علویوں نے ملتان کے علویوں کا قتل عام کیا جو عمر الاطرف بن حضرت علیؓ کی اولاد سے تھے۔ثانیاً سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد ہند میں حضرت عمر الاطرف کی اولاد بھی تھی اور ضروری نہیں کہ علویوں نے علویوں کا قتل عام کیا ہو۔یہ درست بھی تسلیم کر لیا جائے کہ علویوں نے علویوں کا قتل عام کیا تھا تو تاریخ اسلام ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے

کیا قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کا قتل نہیں کیا؟۔کیا حضرت ابوطالب اور حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب بھائی نہیں تھے۔کیا یہ دونوں ہاشمی نہیں تھے اور رکیا عباسیوں نے اپنے خلافت کے دوران علویوں کا قتل عام نہیں کیا؟۔کیا وہ علویوں کے بھائی نہیں تھے؟۔کیا ہاشمیوں نے ہاشمیوں کا قتل عام نہیں کیا؟۔اس میں یہ کہہ دینا کہ سلطان محمود غزنوی نے ملتان کے علویوں کا قتل عام کیا اس لیے علوی سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد ہند میں شامل نہ تھے درست بات نہیں ہے۔تاریخ مفروضوں پر نہیں لکھی جاتی بلکہ حوالہ مانگتی ہے۔جب کہ تاریخ بیہقی تالیف خواجہ ابوالفضل محمد بن حسین بیہقی ،تاریخ فیرز وشاہی تالیف سید ضیاء الدین برنی ،منبع الانساب فارسی تالیف سید معین الحق جھونسوی ،تاریخ فرشتہ تالیف محمد قاسم فرشتہ ،اخبار الاخیار تالیف عبدالحق محدث دہلوی ،مرات مسعودی فارسی تالیف عبدالرحمٰن چشتی علوی عباسی ،مرات الاسرار فارسی تالیف عبدالرحمٰن چشتی علوی عباسی ،بحر ذخار وغیرہ سے سلطان محمود غزنوی کے ہمراہ جہاد ہند میں علویوں کی شرکت کی تصدیق ہوتی ہے اور یہ تمام حوالہ جاتی کتب قدیم ہیں اور ان قدیم ریفرنسز کو چھوڑ کر ہم مفروضوں پر یہ کہہ دیں کہ سلطان محمود غزنوی کے ساتھ علوی شامل نہیں تھے درست نہ ہے۔یہاں یہ گزارش کرتا چلوں کہ اگر قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا تعلق سلطان محمود غزنوی سے تصدیق نہ بھی ہوتا تو اس کے باوجود قطب شاہی اعوان ہونا قدیم کتب انساب سے ثابت ہے۔لیکن چونکہ سلطان محمود غزنوی والی روایت صدیوں پرانی قدیم کتب منبع الانساب وغیرہ کے حوالہ سے چلی آرہی ہے۔بقول طبری ماضی کے حوادث کا علم اس قوم کو جس نے ان کو اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا صرف خبروں اور بیان دینے والوں کے بیان سے ہی مل سکتا ہے جبکہ ہم استخراج عقلیہ اور استنباط فکریہ کے ساتھ ان حالات کا علم نہیں لگا سکتے۔لہذا ہماری اس کتاب میں کسی خبر و روایت کو پڑھنے والا اجنبی سمجھے یا سننے والا قبیح قرار دے صرف اس بناء پر کہ وہ اس روایت کو درست نہیں سمجھتا تو اسے جان لینا چاہیے کہ ہم نے اپنی طرف سے کوئی ملمع سازی یا رنگ آمیزی نہیں کی بلکہ بعض ناقلین سے وہ ہمیں اسی طرح آ پہنچی ہیں پس ہم نے ان کو اسی طرح آگے لکھ دیا جس طرح وہ ہم تک پہنچی تھیں۔مندرجہ بالا قدیم حوالہ جات سے یہ تصدیق ہوا کہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ اور سلطنت غزنویہ کی آپس میں قریبی رشتہ داری تھی اور اس طرح بھی یہ جہاد ہند میں ایک ساتھ شامل رہے۔

قدیم روایات قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ:

صدیوں پرانی روایات کے مطابق قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہے۔قدیم عربی و فارسی کتب کے علاوہ انگریزی زبان میں گلوسری آف ٹرائبز اور پنجاب چیفس جو 1881ء کی مردم شماری رپورٹ کے مطابق تیار کی گئیں ان کے مطابق اعوان قطب شاہ غزنوی کی اولاد ہیں جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہیں۔اور اس کے بعد 1886ء میں حکیم غلام نبی کی فرمائش پر اعوانوں کی پہلی اردو تاریخ علوی جو مولوی حیدر علی اعوان نے تالیف فرمائی کے مطابق اعوان قبیلہ حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہے۔اس کے بعد 1901ء میں حکیم غلام نبی ہی کی فرمائش پر مولوی نورالدین سلیمانی پٹھان نے زادالاعوان لکھی جس میں سالار مسعود غازی قطب شاہی علوی اعوان کے شجرہ نسب سالار مسعود غازی بن سالار ساہو غازی بن عطاءاللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن محمد غازی بن عمر غازی بن محمد آصف غازی بن عبدالمنان غازی بن حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علیؓ کو قطب شاہی کے بجائے حنیف شاہی قرار دے کر میزان قطبی ،میزان ہاشمی اور خلاصہ الانساب نامی فرضی اور جعلی کتب کا حوالہ دے کر قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا شجرہ نسب حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علیؓ کے بجائے حضرت عباس علمدارؓ بن علی سے پیوست کر دیا اور یہ موقف اختیار کیا کہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ قطب شاہ غزنی کی اولاد نہیں ہے بلکہ قطب شاہ بغدادی کی اولاد ہے جنہیں غوث پاک نے قطب الہند بنا کر بھیجا جس کی وجہ سے یہ قطب شاہی ہیں۔تاریخ علوی کے بعد تاریخ حیدری مولوی

حیدر علی نے 1909ء لکھی اور زادالاعوان کے بعد مولوی نورالدین نے 1923ء میں باب الاعوان لکھی اور اس طرح زادالاعوان اور باب الاعوان کی ماخذ کتب میزان قطبی ،میزان ہاشمی اور خلاصۃ الانساب کا تا حال مطالبہ کیا جاتا رہا جس کے حوالہ سے اعوان قبیلہ کا شجرہ نسب تبدیل کیا گیا لیکن آج تک یہ تینوں کتب کسی نہیں نہیں دیکھی اور ان کا کوئی وجود ہے نہ تھا۔ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان نے کئی رسائل اور کتب میں باب الاعوان اور زادالاعوان کی ماخذ کتب میزان قطبی ،میزان ہاشمی اور خلاصۃ الانساب کے لیے اشتہار دیا کہ ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان ان کتب کو پانچ لاکھ کے عوض خریدنے کو تیار ہے لیکن آج تک کسی نے رابطہ نہیں کیا اور نہ ہی ان کتب کا وجود اس دنیا میں ہے۔

قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کی درست اور مستند تاریخ یہ ہے کہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ نے سبکتگین اور سلطان محمود غزنوی کے ساتھ مل کر جہاد ہند اور تبلغ اسلام کے لیے بھرپور حصہ لیا جس نے اسلام قبول کیا یا سلطنت غزنویہ کی اطاعت قبول کی تو اسے امان دی گئی اور جنہوں نے مزاحمت کی ان کے خلاف جہاد کیا جس کا تذکرہ مرات مسعودی اور مرات الاسرار فارسی میں درج ہے۔جہادی مجاہدین میں ایک ایک مجاہد کے ہر محاذ پر خفیہ کوڈ نام ہوتے تھے جو دوسرے محاذ پر تبدیل ہو جاتے تھے اس طرح ایک مجاہد اور غازی کئی ایک ناموں سے پکارا جاتا تھا جس کی وجہ سے ہند کے شجرہ نویسوں نے القابی نام بھی درج کیے جو تاریخ علوی میں مولوی حیدر علی نے بھی درج کیے۔جیسا کہ ذکر کیا جا چکا ہے کہ 1909ء میں مولوی حیدر علی اعوان نے تاریخ حیدری لکھی جو ان کی وفات کے بعد 1922ء میں ان کے بیٹے نے شائع کی۔ان دونوں کتب میں حضرت محمد حنفیہ والی قدیم روایت ہی درج کی گئی۔جس کی تصدیق خود مولف زادالاعوان و باب الاعوان مولوی نورالدین سلیمانی پٹھان اس طرح تسلیم کرتے ہیں:۔"ایک بڑے طائفہ اعوان کا یہ دعویٰ چلا آتا ہے کہ قطب شاہ مورث بزرگ اعوان کا شجرہ نسب حضرت امام محمد حنفیہ سے ملتا ہے اور حنفی علوی نسب سے ہیں (بحوالہ باب الاعوان صفحہ 77)۔مولوی نورالدین مرحوم کو ملک بھر سے اعوانوں کے 35 سے زائد شجرہائے نسب پیش کیے گئے جو سب کے سب خواص خان گولڑہ اعوان نے 1966ء میں تحقیق الاعوان میں درج کیے اور مولوی نورالدین نے حکیم غلام نبی کے کہنے پر زادلاعوان 1901 میں اور باب الاعوان 1923ء میں لکھیں۔واضع ہو کہ مولوی نورالدین نے ان 35 شجرہائے نسب میں سے 10 شجرہائے نسب حضرت محمد حنفیہ والے اور 3 شجرہائے نسب حضرت عباس علمدار والے تین فرضی اور جعلی کتب کے جعلی حوالے سے مسترد کر دیئے جو باب الاعوان کے صفحہ 119 پر ملاحظہ کیے جا سکتے ہیں اور ایک نیا خودساختہ شجرہ نسب مادری و پدری پیش کیا جس کی شہرت بلدی اعوانوں کی نہ تھی بلکہ اس کے بانی مولوی نورالدین پٹھان تھے۔اور فرضی کتب میزان قطبی ،میزان ہاشمی اور خلاصۃ الانساب۔

مولوی نورالدین کا بیان کردہ شجرہ نسب عون بن یعلی بن بن حمزہ بن طیار بن قاسم بن علی بن جعفر بن حمزہ عباسی علوی بن حسن بن عبیداللہ بن عباس بن علی العباسی العلوی زادالاعوان اور باب الاعوان علاوہ اس سے قدیم کسی بھی کتاب میں موجود نہ ہے اور نہ ہی قدیم انساب کی کتب سے تصدیق ہوتا ہے۔علاوہ ازیں وادی سون و گردونواح کے علاقوں کے تحقیق دانوں میں وادی سون سکیسر ضلع خوشاب کے حضرت علامہ یوسف جبریلؒ مرحوم ،عنایت اللہ علوی چشتی ، ملک مشتاق الٰہی اعوان ، جی ایم اعوان ڈھلی ، ملک فتح خان اعوان ، ملک محبوب الرسول قادری ، پیر نعیم علوی چشتی اور ملک شاہسوار علی ناصر ، ملک بلال خالد اعوان وغیرہ قابل ذکر ہیں نے مولوی نورالدین سلیمانی پٹھان مرحوم کے تخلیق کردہ مندرجہ بالا شجرہ نسب کو مسترد کیا اور قطب شاہی علوی اعوانوں کو حضرت یا۔نیز ہزارہ سے ایم خواص خان گولڑہ اعوان ، محبت حسین اعوان ، پنجاب کالا باغ سے ملک شیر محمد اعوان ، سیالکوٹ سے بابا ہاشم چکوال سے صوبیدار محمد رفیق علوی اور آزاد کشمیر سے ملک جہانداد اعوان اور راقم کے علاوہ شجرہ نویس

مولوی ملنگ علی گفانوالہ چکوال، عشرت حسین سرگودھا، مسرت اقبال مانسہرہ وفیض علی کرپا چراہ وغیرہ کے قدیم ریکارڈ اور کتب کے مطابق بھی قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علیؓ کی اولاد سے ہے۔

سالار مسعود غازی قطب شاہی علوی اعوان کا شجرہ نسب مولوی نورالدین مرحوم نے زادالاعوان کے صفحہ 64 پر یوں لکھا ہے ''سالار مسعود بن سالار ساہو بن عطاالله غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن محمد غازی بن عمر غازی بن ملک آصف غازی بن بطل غازی بن عبدالمنان بن محمد حنفیہ بن اسدالله الغالب رحمتہ الله علیہم''۔ اسی تسلسل میں صفحہ 66 وباب الاعوان صفحہ 129 پر لکھتے ہیں کہ ''سالار ساہو کا ایک ہی فرزند تھا وہ لاولد فوت ہوا اور محمد حنفیہ کی اولاد علوی جو ہمراہ ساہو کے ہند آئی تھی ان کی اولاد اب تک ہند میں ہے لیکن وہ اپنے آپ کو حنیف شاہی کہلاتے ہیں قطب شاہی نہیں کہلاتے اور نہ ہی قطب شاہ حنیف کی اولاد ہے۔'' مولوی صاحب نے قطب شاہی کو حنیف شاہی کا نام دے کر اعوانوں کی تاریخ کو مسخ کرنے اور بگاڑنے کی ناکام کوشش کی ہے جس طرح انہوں نے اعوانوں کا حضرت عباس علمدارؒ کی اولاد سے شجرہ تخلیق کیا اسی طرح انہوں نے حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد سے قطب شاہی اعوان کے بجائے حنیف شاہی نامی قبیلہ تخلیق فرمایا۔ منبع الانساب فارسی تالیف سید معین الحق جھونسوی 830 ہجری اور بحرالجمان تالیف سید محبوب شاہ 1332ھ کے مطابق سالار مسعود غازیؒ عون عرف قطب غازی بابا بن علی عبدالمنان بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ کی اولاد ہیں اور ان دونوں کتب میں شجرہ نسب یوں درج ہے:۔'' سالار مسعود غازی بن سالار ساہو غازی بن عطاالله غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ علی غازی بن محمد آصف غازی بن عون عرف قطب غازی بابا بن علی عبدالمنان غازی بن محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم الله وجہہ''۔ منبع الانساب فارسی سے سالار مسعود غازیؒ کا قطب شاہی علوی اعوان ہونا تصدیق ہو چکا۔ نسب قریش وغیرہ سے عون بن علی کی اولاد ''بنی عون'' تصدیق ہو چکی بنی عون سے اعوان کی بھی تصدیق ہو چکا، ہند آنا بھی تصدیق ہو چکا اور ان کا شجرہ مولف زادالاعوان سون سکیسر، بابا سرور اعوان وادی سون سکیسر، ریاض انوال انگہ، وزیر حسین علوی راولپنڈی، مولف مشاہیر سون نے بھی درست تسلیم کر چکے۔ مولوی نورالدین نے سالار مسعود غازی کا شجرہ نسب از اولاد حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علیؓ درست تسلیم کرتے ہوئے انہیں حنیف شاہی قرار دیا اور سالار مسعود غازی قطب شاہی علوی اعوان سلطان محمود غزنوی کے بھانجے تصدیق ہو چکے اور قطب شاہیوں کا سلطان محمود غزنوی سے تعلق تصدیق ہو چکا اس کے باوجود اگر کوئی اس قبیلہ کی علویت پر شک کرے تو ایسے لوگوں کے لیے ہم ہدایت ہی کی دعا کر سکتے ہیں۔

زادالاعوان اور باب الاعوان کا رد قدیم کتب کے حوالہ سے:

یہ کہ زادالاعوان کے صفحہ نمبر 75 پر لکھا ہے:۔ اور نام والدہ عبیدالله کا سکینہ ہے وہ دختر عبدالله بن عباسؓ بن عبدالمطلب کی ہاشمیہ سے ہے۔ جب کہ قدیم کتب انساب میں شجرہ نسب یہ درج ہے:۔ ا۔ نسب قریش عربی (156-236 ہجری) کے ص 79 پر درج ہے ''وولد العباس بن علی بن ابی طالب: عبیدالله، وامہ: لبابۃ بنت عبیدالله ابن العباس بن عبدالمطلب''۔ ۲۔ المعارف (213-286 ہجری) کے ص 217 پر درج ہے ''عبیدالله۔ امہ: لبابہ بنت عبیدالله ابن عباس'' مندرجہ بالا کتب سے یہ تصدیق ہوا کہ مولوی نورالدین مرحوم نے غلط اور من گھڑت شجرہ درج کیا جس کا وجود کسی بھی انساب کی کتاب میں نہ ہے۔

یہ کہ زادہ الاعوان کے ص 78 پر حسن بن عبیدالله کی والدہ کا نام مریم دختر علی بن عبیدالله بن جعفر طیار بن ابی طالب درج ہے۔ جب کہ کتاب نسب قریش کے ص 79 پر لکھا ہے ''والحسن بن عبیدالله، وفیہ العقب؛ وامہ: ام ولد۔

المعقبین کے ص 102 پر بھی حسن کی والدہ کا نام ام ولد ہے۔ المجدی ص 436 کے مطابق الحسن کی والدہ کا نام ام ولد ہے۔ اور المعارف (213-286 ہجری) کے ص 217 پر درج ہے ''وحسنا، لام وولد۔'' مندرجہ بالا کتب سے یہ تصدیق ہو چکا کہ حسن بن عبیدالله کی والدہ کا نام ام ولد ہے اور مولوی نورالدین نے جعلی کتب کا حوالہ دے کر ان کی والدہ کا نام مریم دختر علی بن عبیدالله درج کیا ہے جو کہ من گھڑت بے بنیاد اور انجینئرنگ شدہ ہے۔

یہ کہ زادالاعوان کے صفحہ نمبر 80 پر لکھا ہے:۔ حمزہ بیٹا حسن علوی کا ہے اور والدہ اس کی رقیہ دختر جعفر کی تھی۔ زادالاعوان کے صفحہ 81 پر ٹیبل کی شکل میں شجرہ نسب دیا ہے جس کے مطابق رقیہ بی بی دختر جعفر بن حسن مثنیٰ بن امام حسن بن حضرت علیؓ لکھا ہے۔ جب کہ قدیم کتب انساب میں شجرہ نسب یہ درج ہے:۔ کتاب نسب قریش کے صفحہ نمبر 79 پر لکھا ہے ''وحمزہ ابن حسن؛ امھم: ام الحارث بنت الفضل بن عباس بن ربیعۃ بن الحارث ابن عبدالمطلب'' کتاب المعقبین عربی کے صفحہ نمبر 103 پر بھی یہی شجرہ نسب والدہ حمزہ بن حسن لکھا ہے۔ جس سے یہ تصدیق ہوا مادری و پدری شجر ہائے نسب انساب کی کسی بھی قدیم کتاب سے تصدیق نہیں ہوتے۔

یہ کہ کتاب المعقبون (214-277 ہجری) جلد سوم ترتیب المہدی الرجائی الموسوی کے ص 411 پر حمزہ بن حسن کے چار فرزند ابو محمد علی، ابو محمد القاسم، محمد اور الحسن درج ہیں۔ جبکہ نسب کی کسی بھی کتاب میں حمزہ کے فرزند جعفر نامی نہ ہیں۔ اور مولوی نورالدین صاحب زادہ الاعوان کے ص 47 پر میزان ہاشمی و میزان قطبی کے حوالہ سے حمزہ کا فرزند جعفر لکھ کر ان کی والدہ کا نام زینب بنت علی بن حسین بن موسیٰ بن ابراہیم بن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن محمد بن علی بن حسین لکھتے ہیں۔ اور دوسری جگہ مولوی نورالدین صاحب باب الاعوان کے ص 122 پر جعفر بن حمزہ کے بجائے جعفر بن حسن بن عبیدالله بن عباس بن علی درج کرتے ہوئے والدہ کا نام زینب بنت علی کی جگہ ام کلثوم بنت حسن بن حسین بن علی بن حسین بن علی رضی الله تعالیٰ عنہ درج کیا ہے۔ اس طرح مادری و پدری شجرہ نسب غلط انجینئرنگ کیا گیا جس کی تصدیق کسی بھی نسب کی قدیم عربی و فارسی کتاب سے نہیں ہوتی۔ مندرجہ بالا قدیم کتب کے حوالہ سے یہ واضع ہوا کہ مولوی نورالدین سلیمانی پٹھان مرحوم نے زادالاعوان میں جس طرح عبیدالله بن عباسؑ، حسن بن عبیدالله اور حمزہ بن حسن کی والدہ کے شجر ہائے نسب غلط اور بے بنیاد لکھے ہیں اس سے یہ ثابت ہوا کہ دونوں کتب زادالاعوان اور باب الاعوان میں درج شجرہ نسب عون بن یعلی تا حضرت عباس علمدارؓ غلط، بے بنیاد اور من گھڑت ہیں۔

خلاصہ:

زادالاعوان وباب الاعوان کے ماخذ میزان قطبی، میزان ہاشمی اور خلاصۃ الانساب ہیں جو کہ جعلی اور فرضی بیان کی گئی ہیں ان کا کوئی وجود نہ ہے۔ عون قطب شاہ بن یعلی تا حضرت عباس علمدارؒ اعوانوں سے متعلق درج شجرہ نسب کی تصدیق کسی بھی قدیم نسب یا تاریخ کی کتاب سے نہیں ہوتی اور عون قطب شاہ یا عون بن یعلی بن حمزہ ثانی بن طیار بن قاسم بن علی بن جعفر بن حمزہ اکبر بن حسن بن عبیدالله بن حضرت عباس علمدار بن حضرت امیر المومنینؓ تک شجرہ نسب کی انجینئرنگ کرتے ہوئے جعلی حوالہ دیا گیا ہے۔ علامہ حلی سے منسوب کتاب خلاصۃ الانساب نیشنل میوزیم نئی دلی اور دنیا میں کئی بھی موجود نہ ہے۔ علم الانساب سے نابلد شجرہ بگاڑنے اور لوگوں کو بے وقوف بنانے کے لیے مولوی نورالدین مرحوم کے بعد ایک اور نیا ہتھکنڈا استعمال کیا جا رہا ہے جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔ علامہ حلی کی تالیف خلاصۃ الانساب اور دیگر مندرجہ بالا کتب مہیا کی جائیں دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔

عباسی علوی ہند میں:

مرات مسعودی و مرات الاسرار فارسی کے مولف عبدالرحمٰن چشتی عباسی علوی (1065ھ) جو کہ حضرت عباس علمدارؓ کی اولاد سے ہیں ان کا شجرہ نسب مرات الاسرار فارسی مخطوطہ کے ص 142 اور اردو ترجمہ کپتان واحد بخش سیال کے صفحہ 1010 پر اور تاریخ قطب شاہی علوی اعوان کے صفحہ 37 پر اس طرح درج ہے "فقیر عبدالرحمٰن بن عبدالرسول بن قاسم بن شاہ بدھ بن میاں شیخ بن میاں دانیال ثانی بن بدرالدین بن معین الدین بن قطب بن فرید بن نظام بن نصیرالدین بن دانیال عرف مولانا عود بن میر بدرالدین بن حسن بن فضیل ثالث بن عبداللہ بن عباس ثانی بن یحیٰی بن فضیل ثانی بن حسن بن عبیداللہ بن عباس بن عباس بن علی کرم اللہ وجہہ ہے"۔ اس شجرہ میں بھی قطب بن فرید ایک بزرگ گزرے ہیں اور کچھ حضرات حضرت عباس علمدارؓ کی اولاد ہونے کے دعویٰ دار بھی ہیں ممکن ہے ان کا تعلق قطب بن فرید از اولاد حضرت عباس علمدارؓ سے ہو۔اس شجرہ نسب میں میر بدرالدین بن حسن، غیاث الدین بلبن کے زمانہ میں خراسان سے ہندوستان آئے یہ شجرہ نسب قدیم ہے اور یہ خاندان علوی عباسی کہلاتا ہے۔

وادی سون کے گردونواح میں حضرت عباس علمدارؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہونے کے دعویداروں نے راقم مولف سے رابطہ کیا اور اپنا خاندانی شجرہ نسب بھی مہیا کیا اور یہ بھی فرمایا کہ وہ اعوان نہیں ہیں بلکہ عباسی علوی ہیں انہوں نے اور ان کے اجداد نے کبھی نہ تو اعوان کہلایا اور نہ ہی قطب شاہی۔ان کے بزرگوں کی تبلغ سے وادی سون وگردونواح کے ہندو مسلمان ہوئے اور وہ حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہی کی اولاد سے اعوانوں کا شجرہ درست سمجھتے ہیں۔مزید اس عباسی علوی خاندان نے 15 صفحات پر مشتمل قلمی شجرہ نسب راقم تک پہنچایا ہے جس کے مطابق حضرت عباس علمدارؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی 33 ویں پشت میں نظام الدین بن بہاول دین بن شیر شاہ بن فضل احمد بن حاجی محمد کمال بن مکرم شیخ احمد بن عبدالخالق بن قاضی محمد اسحاق بن مخدوم ہاشم شاہ بن شیخ حافظ محمود، ابراہیم (ساکنہ انگہ) و محمد یوسف (ساکنہ انگہ) پسران حضرت شیخ مخدوم احمد بن نعمت اللہ بن احمد ملوک بن مخدوم امانت اللہ بن محمد بہرام بن محمد دولت بن محمد پہلوان بن رکن الدین بن نور احمد بن محمد صحبت اللہ بن محمد مقبول بن محمد کچھی بن محمد علی بن محمد طاؤس بن محمد نعمان بن جعفر ثانی بن قاسم العلوی البغدادی بن علی علوی بن جعفر العلوی مدنی البغدادی بن حسن علوی مدنی بن عبیداللہ مدنی بن حضرت عباس علوی بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ قبر نجف اشرف کی اولاد انگہ میں آباد ہے شیخ حافظ محمود کے چار فرزند محمد مخدوم ہاشم شاہ، محمد قاسم کھچیاں، سلطان و مخدوم الودود انگہ قابل ذکر گزرے ہیں۔محمد مخدوم ہاشم شاہ کی آٹھویں پشت میں نظام الدین بن بہاول دین کی اولاد ڈمن میں موجود ہے عبدالرحیم بن عبدالخالق بن قاضی محمد اسحاق کی اولاد پنڈی موہرہ تحصیل خوشاب میں آباد ہے۔عطاالرسول بن غلام محمد بن مکرم شیخ احمد کی اولاد حفظ پور کچھی میں آباد ہے۔اسی شاخ سے موجود میر امیں ہیں۔اسی شاخ سے قاضی میراں بخش صاحب آپ حکیم اور بجائے والد بزرگوار کے خلیفہ حضرت سلطان باھوؒ تھے ان کے فرزند حکیم قاضی غلام عباس تھے۔قاضی غلام مہدی صاحب مرحوم 1871ء نمبردار تحصیل تھرچک تحصیل چکوال تھے اسی شاخ سے قاضی عبدالغفور سرکردہ معافی دار، کیپٹن قاضی محمد یوسف، زمان مہدی و محمد اکبر پسران قاضی سلطان مہدی سرکردہ معافی دار موضع کچھی تحصیل تلہ گنگ بن قاضی خدا بخش بن قاضی غلام مہدی بن قاضی میاں احمد بن قاضی علی محمد (قبر تھرچک) بن حافظ نورالدین بن محمد مخدوم ہاشم شاہ قابل ذکر گزرے ہیں۔

حضرت عمر الاطرف بن حضرت علیؓ کی اولاد سے جعفر الملک ملتانی کی بھی کثیر اولاد ہوئی ان میں عون بن جعفر کے علاوہ عمر منجورانی کی اولاد بھی سندھ میں آباد ہونا قدیم انساب و تاریخ کی کتب سے ثابت ہے۔عون بن جعفر کی

وجہ سے ان کی اولاد بھی اعوان کہلا سکتی ہے لیکن قطب شاہی نہیں اس کے علاوہ جعفر الملک کے لقب ملک کی نسبت سے ملک اور حضرت علی کی اولاد ہونے کی وجہ سے علوی اور حضرت عمر الاطرف کے نام کی وجہ سے عمری کہلا سکتے ہیں لیکن یاد رہے کہ قطب شاہی علوی اعوان صرف اور صرف عون عرف قطب غازی بن علی بن محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہیں۔جس کی مزید تصدیق بذیل انساب و تواریخ کی قدیم کتب سے ہوتی ہے۔ان قدیم عربی، فارسی و دیگر کتب کے حوالہ جات معہ اقتباسات پیش خدمت ہیں:۔

1۔ کتاب نسب قریش عربی (156-236 ھجری):

علوی سے بنی عون کے حوالہ سے "کتاب نسب قریش" (عربی) جو کے انساب عرب کی قدیم کتب میں سے ایک ہے جو دوسری صدی ہجری میں لابی عبداللہ المصعب بن عبداللہ بن المصب بن زبیر بن عوام نے تالیف فرمائی ہے کے ص 77 پر درج ہے:۔

"وولد علی [عبدالمنان] بن محمد [محمد الاکبر (محمد حنفیہ)] بن علی بن ابی طالب: حسناً؛ ومحمد الاکبر؛ وعبیداللہ؛ وعوناً؛ وعبداللہ؛ ومحمد الاصغر؛ وفاطمہ،۔۔فولد الحسن بن علی بن محمد [محمد الاکبر (محمد حنفیہ)] بن علی بن ابی طالب: علیاً، وامہ: لبابۃ بنت عبداللہ بن محمد بن علی بن ابی طالب۔فولد علی بن حسن بن علی بن محمد بن علی بن ابی طالب: الحسن بن علی، وامہ علیہ بنت عون [قطب غازی] بن علی بن محمد [محمد الاکبر (محمد حنفیہ)] بن علی بن ابی طالب۔وولد عون بن علی بن محمد [محمد الاکبر (محمد حنفیہ)] بن علی بن ابی طالب: محمداً؛ ورقیہ؛ وعلیۃ بنی عون، وامھم: مہدیۃ بنت عبدالرحمٰن بن عمر بن محمد بن مسلمۃ الانصاری۔فولد محمد بن عون بن علی بن محمد بن علی بن ابی طالب: علیا؛ وحسنۃ؛ وفاطمۃ؛ وامھم: صفیۃ بنت محمد بن مصعب بن الزبیر"۔

تبصرہ: مولف کتاب نسب قریش عربی کا شمار قدیم معروف نسب دانوں میں ہوتا ہے جس کا ذکر منتقلۃ الطالبیہ کے مولف نے بھی کیا ہے۔نسب قریش عربی کے مطابق عون (قطب غازی قطب شاہی علوی اعوان) کی اولاد "بنی عون" درج ہے۔سلطان محمود غزنوی یا سبکتگین کی طرف سے اعوان کا خطاب دیے جانے کی روایت بھی قدیم شجرہائے نسب اور تاریخوں میں ملتی ہے۔ممکن ہے سلطان محمود غزنوی یا سبکتگین نے یہ کہا ہو کہ آپ نسبی طور پر اعوان ہیں جس کے معنی معاون و مددگار کے ہیں اور آپ نے جہاد ہند میں ہماری بھی مدد کی لہذا ہم بھی آپ کو اعوان کا خطاب دیتے ہیں۔نیز معجم البلدان والقبائل الیمنیہ جلد دوم کے ص 1145 پر بھی آل عون: کے عنوان میں درج ہے قبیلہ من "آل محمد۔وآل علی"، یعنی آل عون، آل محمد (حضرت محمد حنفیہؒ جن کا نام محمد ہے کی اولاد) وآل علی (علیؓ کی اولاد یعنی "علوی")۔عون عرف قطب غازی جن کا لقب بطل غازی ہے کے فرزند کا نام نسب قریش عربی، جمہرۃ الانساب العرب، المعقبون وغیرہ میں "محمد"، تہذیب الانساب ونہایۃ الاعقاب میں "محمد اشھل البقیع"، الفخری فی انساب الطالبین میں "محمد اسھل الفصع" مہاجران آل ابی طالب فارسی میں اسھل اور عسل درج ہے۔منبع الانساب فارسی میں اصف غازی اور مرات مسعودی فارسی میں ملک آصف غازی درج ہے۔اور محمد اشھل / اسھل / اصف غازی / آصف غازی یہ سب عون قطب غازی لقب بطل غازی کے فرزند کے نام ہیں۔محمد آصف غازی کے فرزند انساب کی قدیم کتب میں "علی" درج ہیں۔اور منتقلۃ الطالبیہ، مہاجران آل ابی طالب، بحر الانساب میں علی کے سات فرزند علی بن علی، موسیٰ بن علی، عیسیٰ بن علی، حسن بن علی، حسین بن

علی، محمد بن علی، احمد بن علی درج ہیں۔ جب کہ منبع الانساب میں دو فرزند محمد غازی و احمد غازی، اور مرات مسعودی میں شاہ محمد غازی درج ہیں۔ واضح ہو کہ مستند کتب کے حوالہ سے صرف عون قطب غازی لقب بطل غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہی قطب شاہی علوی اعوان ہے تصدیق ہوتی ہے۔

2۔ تہذیب الانساب ونہایۃ الاعقاب عربی (449 ھجری):

تہذیب الانساب ونہایۃ الاعقاب 449 ھجری میں ابی الحسن محمد بن ابی جعفر نے تالیف فرمائی اس کے صفحات 273 و 274 پر درج ہے:۔

"والعقب من علی بن محمد بن امیر المومنین علی بن آبی طالب صلوات اللہ علیھم من عون بن علی والحسن بن علی الاقبیش [خ:الاقباش]۔ والعقب من ولد عون [عرف قطب غازی] بن علی [عبدالمنان] بن محمد ابن الحنفیہ فی محمد صاحب القبر بالبقیع وحدہ ومنہ فی علی بن محمد اشھل البقیع ومنہ فی علی بن علی وموسی بن علی والحسن بن علی قال ابن ابی جعفر لہ بقیہ بالھند، فاما علی بن علی بن محمد اشھل البقیع فولدہ عیسی بن علی بن علی بن محمد اشھل البقیع لہ عقب بمصر، ابوتراب القتیل الاحول لہ بمصر ولد، وابوتراب ھذا ھوالحسن بن محمد بن عیسی بن علی بن علی بن محمد اشھل البقیع واخوہ القاسم ابوزبیۃ بن محمد بن عیسی بن علی بن علی لہ ولد بمصر، والحسین بن عیسی بن علی بن علی التوم فولدہ محمد بن الحسین ومنہ فی الحسین بن محمد لہ عقب واما محمد بن علی بن علی بن محمد اشھل البقیع فولدہ مسحمد بن محمد وحدہ ومنہ فی ابی علی الحسین بن محمد بن محمد قتلتہ الروم ولہ اولاد، واما موسی بن علی بن محمد اشھل البقیع فلہ من حمزۃ بن موسی والحسین بن موسی ھما عقب واولاد بمصر واخوہ فی صح"

تبصرہ: تہذیب الانساب ونہایۃ الاعقاب عربی 449 ھجری میں تالیف ہوئی۔ اس میں علی بن علی، موسیٰ بن علی والحسن بن علی کے علاوہ باقی عیسیٰ بن علی، احمد (غازی) بن علی، محمد (غازی) بن علی والحسین بن علی کی اولاد ہندوستان میں آباد ہونا درج ہے۔ تہذیب الانساب کے علاوہ منتقلۃ الطالبیہ عربی 471ھ، المعقبون جلد سوم اور منبع الانساب فارسی 830ھ سے بھی ہوتی ہے اور شجرہ نسب بھی درج ہے۔ منبع الانساب میں درج احمد بن علی کو احمد غازی اور محمد بن علی کو محمد غازی درج کرتے ہوئے محمد غازی کی اولاد سے سالار مسعود غازی کو سلطان محمود غزنوی درج کیا ہے۔ اور سلطان محمود غزنوی کی وفات 421 ھجری میں ہوئی اور سالار مسعود غازی (قطب شاہی علوی اعوان) کی شہادت 424 ھجری میں ہوئی۔

3۔ المعقبون من آل ابی طالب عربی (1427 ھجری):

المعقبون من آل ابی طالب عربی جلد سوم تالیف السیّد مھدی الرجائی الموسوی 1427 ھجری قم ایران سے شائع ہوئی کے ص 393 سے مختصراً اقتباس درج کیا جاتا ہے "اما عون بن علی بن محمد الحنفیہ، فاعقب من ولدہ: محمد اشھل البقیع، امہ مھدیہ بنت عبدالرحمٰن بن عمرو بن محمد بن مسلمہ الانصاری۔ اما محمد اشھل البقیع بن عون، فاعقب من سبعۃ رجال، وھم: علی امہ صفیہ بنت محمد بن حمزہ بن مصعب بن الزبیر بن العوام، وموسیٰ لہ عقب، والحسن لہ بقیہ بالھند، وعیسیٰ، واحمد، ومحمد، والحسین۔ اما علی بن علی بن محمد اشھل البقیع، فاعقب من ولدیہ، وھما: عیسیٰ لہ عقب بمصر، وابوتراب محمد القتیل الاحول بمصر ولد۔ اما عیسیٰ بن علی بن علی بن محمد اشھل البقیع، فاعقب من ثلاثۃ رجال، وھم: ابوتراب الحسن، وابوزبیہ القاسم لہ ولد بمصر، والحسین التوم۔ اما الحسین التوم بن عیسیٰ بن علی بن علی، فاعقب من ولدہ: محمد، اما محمد بن الحسین التوم، فاعقب من ولدہ: الحسین لہ عقب۔ واما ابوتراب محمد بن علی بن علی محمد اشھل البقیع، فاعقب من ولدہ محمد، اما محمد بن محمد بن علی بن علی، فاعقب من ولدہ: ابی علی الحسین قتلتہ الروم ولہ اولاد۔ واما موسیٰ بن علی بن محمد اشھل البقیع، فاعقب من رجلین، وھما: حمزۃ، والحسین، ولھما عقب واولاد بمصر واخوۃ فی صح۔" اسی کتاب کے ص 423 کے مطابق الحسن بن

محمد الصوفی بن یحییٰ الصوفی بن عبداللہ بن محمد بن عمر الاطرفؒ کی اولاد کوفہ بصرہ، مصر میں کثیر ہے اور الحسن بن محمد الصوفی کی شادی حمدونۃ بنت الحسن بن علی بن محمد بن عون [قطب غازی جداعلیٰ قطب شاہی علوی اعوان] بن علی بن محمد ابن الحنفیہؒ سے ہوئی تھی۔ عون بن علی بن حضرت محمد الاکبر (محمد حنفیہؒ) کی بیٹی علیہ کی شادی علی بن الحسن بن علی بن محمد حنفیہؒ کے ساتھ ہوئی تھی ان کے بطن سے الحسن بن علی تھے۔

تبصرہ: کتاب المعقبون عربی میں عون بن علی کے پڑپوتوں کا ہند آنا اور ان کی اولاد کے شجرہ نسب درج ہے نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ دور دراز ہجرت کے باوجود اس خاندان کی باہم رشتہ داریاں ہوتی رہی ہیں اور ان تمام علویان کا آپس میں رابطہ و تعلق موجود تھا اور عیسیٰ، احمد، محمد، الحسین پسران علی بن محمد بن عون کی اولاد ہند آنا درج ہے۔

4۔ کتاب المعقبین من ولد الامام امیر المومنینؑ عربی (214-277 ھجری):

کتاب المعقب ین من ولد الامام امیر المومنین ابی الحسن علی بن ابی طالبؑ علیہ السلام تالیف ابی الحسن یحییٰ بن جعفر بن عبیداللہ بن الحسین بن امام زین العابدینؒ المدنی العلوی النسابہ التحقیقی (214۔277ھ) تحقیق محمد الکاظم طبع قم ایران 2001ء کے ص 101 پر یوں درج ہے "والعقب من عون بن علی بن محمد بن علی من محمد بن عون وامہ مھدیہ بنت عبدالرحمٰن بن عمرو بن محمد بن مسلمۃ الانصاری۔ والعقب من ولد محمد بن عون بن علی بن محمد بن علی بن ابی طالب من علی بن محمد وامہ صفیۃ بنت محمد بن مصعب بن الذبیر بن العوام۔ المعقبین کے ص 72 کے مطابق رقیہ بنت عون بن علی بن محمد حنفیہؒ کا عقد عبداللہ بن داؤد بن الحسن مثنیٰ بن امام حسنؑ سے ہوا تھا۔

تبصرہ: کتاب المعقبین کے مطابق عون بن علی بن محمد الاکبر بن حضرت محمد حنفیہ کی اولاد کا نسب نامہ درج ہے اور ان کی بیٹی رقیہ بنت عون کی شادی عبداللہ بن داؤد بن الحسن مثنیٰ بن امام حسنؑ سے ہوئی تھی۔ یعنی بنی عون یعنی عون قطب غازی جن کی اولاد برصغیر میں قطب شاہی اعوان کہلاتی ہے۔

5۔ کتاب المقالات والفرق عربی (301) ھجری:

کتاب المقالات والفرق تالیف سعد بن عبداللہ الاشعری مولف کی وفات 301 ھجری میں ہوئی ص 178 پر علی الاکبر بن محمد الاکبر کی اولاد درج کی ہے۔ تبصرہ: کتاب ہذا سے بھی علی بن محمد حنفیہ کی اولاد درج ہے۔

6۔ جمہرۃ انساب العرب (384 ھجری):

جمہرۃ الانساب کے ص 59 پر درج ہے "وولد علی بن محمد بن الحنفیہ: اسماعیل، ومحمد، وعبداللہ، وعبیداللہ، والحسن، وعون؛ کان عقبھم بالمدینہ۔ وولد عون بن [علی] بن محمد بن الحنفیہ: محمد، امہ مھدیۃ بنت عبدالرحمٰن بن عمرو بن محمد بن مسلمۃ الانصاری وعقبہ متفرق۔"

تبصرہ: جمہرۃ انساب العرب کے مولف لابی محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم الاندلسی 384ھ میں پیدا ہوئے اور 456 ھجری میں وفات پائی آپؒ نے جمہرۃ انساب العرب کے نام سے کتاب تصانیف فرمائی جو انساب کی کتب میں اہم اور مستند ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔ عون بن علی بن محمد الاکبر (محمد حنفیہؒ) کی اولاد مدینہ اور متفرق مقامات پر بیان کی گئی ہے۔

7۔ تاریخ بیہقی (385ہجری۔470ہجری):

تاریخ بیہقی خواجہ ابوالفضل محمد بن حسین بیہقی (385ہجری۔470ہجری) میں سلطان مسعود بن سلطان محمود غزنوی کے حالات درج ہیں۔ تاریخ بیہقی جلد اوّل ص 57 پر علویان وغازیاں کے حوالہ سے درج ہے "این قوم مستحق هم نیکوئهاهستندبگوی تاقاضی ورئیس وخطیب ونقیب علویان

وسالارعلویان وسالارغازیان راخلعتهاراست کندهم اکنوں از رئیس ونقیب علویان وقاضی زرواز آن دیگرزر آندود۔ وبیوشانندو پییش آرتا سخن ما بشنوند، و پس بامرتبه داران از آن سوی شهر گسیل کن شان هر چه نکوتر "۔ ترجمہ اس قوم کی بات کیا کرتے ہیں مگر ایک بات ہے اس قوم میں مجھ سمیت قاضی القضاء رائیس، خطیب نقیب، سب کے سب علوی ہیں۔ سالار بھی علوی ہیں ان کو انعام واکرام ملنا چاہیے یہ بہت ضروری ہے۔ کسی کو اپنے ساتھ ملانا ہو تو انعام واکرام بہت فائدہ دیتے ہیں ان کے علاوہ جو رائیس ونقیب وقاضی علوی ہیں اب ان کے بارے میں کیا بات کرنا یہ نیک ہیں یا بد ہیں ہمدرد ہیں یا دشمن دیکھنا پڑے گا۔

تبصرہ: تاریخ بیہقی کے مولف خواجہ ابوالفضل نے سلطان محمود غزنوی اور اس کے بیٹے مسعود غزنوی کے دور میں تالیف فرمائی جس کے مطابق قاضی القضاء رائیس، خطیب نقیب وسالار سب کے سب علوی ہیں۔ تاریخ بیہقی کے مندرجات سے یہ بات تصدیق ہو چکی ہے کہ سلطان محمود غزنوی اور مسعود غزنوی کے ساتھ علوی بنی عون اور قطب شاہی اعوان موجود تھے جس کا تذکرہ لباب الانساب نے بھی کیا ہے جو حضرات محض مفروضوں کی بنیاد پر کہہ رہے ہیں کہ علوی سلطان محمود غزنوی کے ساتھ نہیں ہو سکتے کیوں کہ اس نے ملتان کے علویوں کا قتل عام کیا۔ مندرجہ بالا عبارت سے اور لباب الانساب اور منبع الانساب سے علویوں کا سلطنت غزنویہ کے ساتھ ہونے کی تصدیق ہو چکی۔

8۔ **منتقلة الطالبيه** عربی (471 ھجری):

منتقلة الطالبيه عربی تالیف ابی اسماعیل ابراہیم بن ناصر ابن طباطبا، سلطان محمود غزنوی کے انتقال 421ھ کے 50 سال بعد 471 ھجری میں شائع ہوئی۔ اس کے ص 352 پر درج ہے:۔

''ذکر من ورد الھند من ولد محمد بن الحنفیہ، منہم ولد علی بن محمد بن الحنفیہؒ (بالھند) من ولد الحسین بن علی بن محمد اشہل [آصف] البقیع ابن عون [قطب غازی] بن علی (عبدالمنان)''۔

منتقلة الطالبيه عربی کے ص 303 پر درج ہے:۔

''(بمصر) علی بن اشہل [آصف] البقیع ابن عون [قطب غازی] بن علی [عبدالمنان] بن محمد [الحنفیہ] بن علی [حضرت علی کرم اللہ وجہہ] بن ابی طالب (ع) عقبہ علی بن علی اعقب، وموسی اعقب والحسن اعقب وسواہم فی المشجرۃ عیسی واحمد [غازی] ومحمد [غازی] والحسین۔''

ص 331 (نصیبین نواح کوفہ) میں درج ہے۔

''(بنصیبین) الحسن بن محمد بن الحسن بن اسحاق الموتمن عقبہ ابوالحسن محمد وابوالقاسم احمد ویعر فا بابنا الحمد یہ فان امہما رقیہ بنت ابی تراب محمد العسل (ا) ابن علی بن علی بن محمد العسل البقیع بن عون [قطب غازی] بن علی بن محمد بن الحنفیہ''۔

منتقلة الطالبيه کے صفحہ 215 پر تحریر ہے:۔

''(بطبرستان) ابوالحسین یحیی بن الحسن بن محمد الصوفی ابن یحییٰ الصوفی بن عبداللہ بن محمد بن عمر الاطرف، امہ حمدونہ بنت الحسن بن علی بن محمد [آصف غازی] بن عون [قطب غازی] بن علی بن محمد بن الحنفیہ''

تبصرہ: **منتقلة الطالبيه** عربی تالیف ابی اسماعیل ابراہیم بن ناصر ابن طباطبا ہے اس کتاب میں حضرت ابی طالب بن عبدالمطلب کی اولاد دنیا بھر میں جہاں جہاں منتقل ہوئی درج ہے کتاب ہذا کے صفحہ 352 کے مطابق علی بن

محمد الاکبر (حضرت محمد حنفیہ) بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد کا ہند میں آباد ہونا درج ہے۔ نیز عون بن علی جو عون قطب غازی کے نام سے بھی شہرت رکھتے تھے کی اولاد مصر میں آباد ہونا، **نصیبین** نواح کوفہ میں رقیہ بنت ابی تراب محمد العسل اور طبرستان میں عون قطب غازی کی اولاد سے حمدونہ بنت الحسن کی اولاد بیان کی گئی۔ اس طرح منتقلة الطالبيه میں تین مختلف مقامات پر عون بن علی جو عون قطب غازی بھی مشہور ہیں کی اولاد درج کی گئی ہے۔ ص 303 پر عون قطب غازی کے سات پڑپوتوں ۱۔ علی بن علی، ۲۔ موسیٰ بن علی، ۳۔ حسن بن علی، ۴۔ عیسیٰ بن علی، ۵۔ حسین بن علی، ۶۔ احمد بن علی، ۷۔ محمد بن علی بن محمد اشہل المعروف محمد آصف غازی بن عون عرف قطب غازی بن علی عبدالمنان بن محمدؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا شجرہ نسب تحریر ہے۔ منتقلة الطالبيه میں حضرت ابی طالب کی وہ اولاد درج ہے جنہوں نے اپنا آبائی وطن اور گھر بار چھوڑ کر ہجرت کی اور ہند کی جانب ہجرت کرنے والے عون بن علی بن محمد حنفیہ کی اولاد بھی درج ہے۔

9۔ مہاجران آل ابی طالب فارسی (471 ھجری):

منتقلہ الطالبیہ تالف ابو اسماعیل ابرہیم بن ناصر بن طباطبا کا فارسی ترجمہ مہاجران آل ابی طالب کے نام سے شائع ہوا۔ مہاجران آل ابی طالب کے صفحہ 332 پر تحریر ہے:۔

"علی بن اسهل[اصف] بقیع بن عون[قطب غازی] بن علی[عبدالمنان] بن محمد[الحنفیه]بن علی[حضرت علی کرم الله وجهه] بن ابی طالب(ع)، بازماندگانش عبارتندداز: علی بن علی۔وی فرزندانی داشته: موسیٰ، حسین۔این دونیز بازماندگانی داشته اند۔ومطابق مشجره: عیسیٰ، احمد[غازی]، محمد[غازی]وحسین"۔

کتاب ہذا کے صفحہ 246 پر درج ہے:۔

"ذکراسامی واردین به نصیبین از اولاد اسحاق موتمن فرزند جعفر صادق(ع) از جمله برخی از اولاد اسحاق موتمن: حسن بن محمدبن حسن بن اسحاق موتمن۔بازمندگانش عبارتنداز: ابوالحسن محمدوابوالقاسم احمدکه ۰ این دومعروف به پسران محمدیه هستند، زیرامادرشان رقیه دختر ابوتراب محمد(عسل) فرزندعلی بن علی بن محمد[عسل/اصف غازی] ابن عون[قطب غازی جداعلیٰ قطب شاهی علوی اعوان] ابن علی بن محمد بن حنفیه است"۔

کتاب ھذاکے ص 192 پردرج ھے:۔

"ذکراسامی واردین به طبرستان از اولاد عمراطرف، از جمله برخی از فرزندان عبدالله بن محمدبن عمراطرف: ۱۔ابوالحسن یحییٰ بن حسن بن محمدصوفی پسر یحییٰ صوفی فرزند عبدالله بن محمد بن عمر اطرف، مادرش حمدونه دختر حسن بن علی بن محمد[اصف غازی] ابن عون[قطب غازی جداعلیٰ قطب شاهی علوی اعوان] بن علی بن محمدبن حنفیه است۔بنابه نقل این ابی جعفر وی فرزندانی داشته است"۔

تبصرہ: مندرجہ بالا اقتباسات میں عون بن علی بن محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد کا ہند میں ہجرت کرنا اور بنی عون علوی قطب شاہی علوی اعوان کا مصر میں ہونا اور حمدونہ دختر حسن بن علی بن محمد ابن عون بن علی بن محمد بن حنفیہ سے ہونا اور رقیہ دختر ابوتراب محمد (عسل) فرزند علی بن علی بن محمد [عسل/اصف غازی] بن عون عرف قطب غازی جداعلیٰ قطب شاہی علوی اعوان بن علی بن محمد بن حنفیہؒ کا شجرہ نسب اور ہند آمد درج ہے۔ اور الحمد اللہ ص 232 پر عون

عرف قطب غازی کے سات پڑپوتوں ۱۔علی بن علی، ۲۔موسیٰ بن علی، ۳۔حسن بن علی، ۴۔عیسیٰ بن علی، ۵۔حسین بن علی، ۶۔احمد بن علی، ۷۔محمد بن علی بن محمد غسل بن عون بن علی بن محمد حنفیہ بن حضرت علیؓ کے نام درج ہیں۔

10۔ المجدی فی الانساب الطالبین (500 ھجری)

المجدی فی الانساب الطالبین تالیف السید الشریف نجم الدین ابوالحسن علی بن ابی الغنائم العمری نے پانچویں صدی ہجری میں تالیف فرمائی کے صفحہ 428 پر رقمطراز ہیں ''وولد محمد بن علی ابی طالب علیہ السلام، وامہ الحنفیہ، اربعۃ وعشرین ولادا، منھم البنات: بریکۃ، وام سلمۃ، وحمادۃ، وعلیۃ، واسماء وام القاسم، وجمانۃ وام ابیھا، ورقیہ، ریطۃ۔ ومن الرجال وھم: الحسن، وجعفر الاکبر، وعلی الاکبر، وعلی، وعبدالرحمٰن، وطالب، وعون الاکبر، وعون، وعبداللہ الاکبر وعبداللہ، وحمزۃ، وابراھیم، والقاسم، وجعفر الاصغر۔ واما عبداللہ الاصغر وعون الاصغر و طالب و عبدالرحمٰن و علی الاصغر فدرجوا'' مزید صفحہ 430 پر درج ہے ''واما علی بن محمد ابن الحنفیہ فھو المعروف باابن نایلۃ وہی ام ولد اولد واکثر۔''

تبصرہ: مولوی نورالدین مرحوم نے زادالاعوان وباب الاعوان میں اس وجہ سے ہمارا شجرہ داغدار بنانے کی کوشش کی کہ علی بن محمد حنفیہ لاولد رہے لہذا یہ شجرہ غلط جب کہ زیرِنظر کتاب میں درجنوں انساب کی کتب کے حوالہ سے یہ تصدیق ہو چکا ہے علی بن محمد حنفیہ کی اولاد کثیر ہے۔ یہاں یہ بھی گزارش کرتا چلوں کہ حضرت محمد حنفیہ کے جن فرزندان کو لاولد لکھا گیا ہے وہ عبداللہ الاصغر وعون الاصغر وطالب وعبدالرحمٰن وعلی الاصغر ہیں جب کہ عون عرف قطب غازی علی الاکبر کی اولاد سے ہیں جن کا ذکر دیگر درجنوں مصنفین نے بھی کیا ہے۔

10۔لباب الانساب والالقاب والاعقاب عربی (565 ھجری):

لباب الانساب والالقاب والاعقاب تالیف ابی الحسن بن ابی القاسم بن زید البیھقی المتوفی 565 ھجری کے ص 727 پر درج ہے:۔

''فصل فی ذکر السادات والاشراف الذین یاخذون الارزاق وریوع (فی جمیع النسخ: کانوا) الاوقاف من دیوان غزنہ ونواحیھاء باھتمام نقیب علی النقباء ابی طالب ...

۔اولاد محمد بن الحنفیہ: علی بن الحسین، وابناء الحسین بن علی، والقاسم بن علی، ومنصور بن علی وحمزہ بن علی وعبدالملک بن علی وسکینہ بنت علی ورسیۃ بنت علی''

تبصرہ: لباب الانساب میں الحسین، القاسم، منصور، حمزہ، عبدالملک ابنان علی بن حسین بن علی بن محمد آصف غازی (محمد اشھل رغسل) بن عون قطب غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؓ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا غزنی ونواح میں سلطنت غزنویہ سے منسلک ہونا درج ہے۔ جس سے صدیوں پرانی روایات کی تصدیق ہوتی ہے کہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ سلطنت غزنویہ کے ساتھ منسلک رہا ہے۔

11۔ الفخری فی انساب الطالبین (572 ھجری۔614 ھجری):

الفخری فی انساب الطالبین کے مصنف اسماعیل بن الحسین بن محمد بن الحسین بن احمد المرمذی الامروثانی 572 ھجری میں پیدا ہوئے اور 614 ھجری میں وفات پائی۔ الفخری فی انساب الطالبین کے ص 165 و 166 پر درج ہے ''[اعقاب محمد بن الحنفیہ] واما ابوالقاسم محمد الاکبر المعروف بہ ((ابن الحنفیہ)) الذی لاخلاف فیہ الی ستۃ رجال وھم: علی بالمدینہ ((برغوث)) وقیل: ھوالعویذ وابراھیم بحران۔ وعیسی بفسا۔ والقاسم بالمدینہ وامہ محمدیۃ وجعفر الثالث المحدث بفارس واسحاق بفارس، بنو عبداللہ الثانی ابن جعفر الاکبر الثانی ابن ابی جعفر عبداللہ راس المدری وامہ آمنہ الکبری بنت الحسین الاصغر ابن علی زین العابدین علیہ السلام۔ لاان علی بن محمد زعم بعض النساب انہ انقرض، وذکر ابوعبداللہ ابن طباطبا وابوالغنائم انہ اعقب، وھوالصحیح، وھم جماعۃ بالموصل ومصر وواسط والھند، علی ما اوردفی کتابہ ابوالغنائم وابصر قوما منھم۔ وانتھی عقبہ الی ولد علی بن محمد اسھل الفصح ابن عون [عرف قطب غازی] بن علی بن محمد الحنفیۃ۔ اما علی برغوث، فعقبہ من محمد المدنی العالم وحدہ ویعرف وقیل: لعویفہ، وامہ جعفریۃ''۔

تبصرہ: الفخری فی انساب الطالبین میں محمد اسھل بن عون بن علی بن محمد الحنفیہ میں محمد اشھل البقیع کے بجائے محمد اسھل الفصح درج

ہے۔ جبکہ منبع الانساب میں محمد اصف غازی، مرات مسعودی میں ملک آصف غازی اور دیگر کتب میں ''محمد'' درج ہے۔ اسھل یا غسل سے اصف بولنے میں ایک ہی صوتی آواز ہے۔ اس لئے محمد اشھل، محمد اسھل، محمد غسل و محمد اصف تینوں ایک ہی نام ہیں۔

12۔ کتاب المنتخب فی نسب قریش وخیار العرب (656 ھجری):

کتاب المنتخب فی نسب قریش وخیار العرب (656 ھجری) تالیف الشیخ الامام الحافظ ابی عبداللہ بن عیسیٰ بن عبیداللہ المرادی المالکی کے صفحہ 26 پر درج ہے:۔

''وولد عون بن علی بن محمد بن علی بن ابی طالب: محمد اور قیہ وعلیہ بنی عون''

تبصرہ: دوسری صدی ہجری کی کتاب نسب قریش عربی میں حضرت محمد حنفیہؒ کے پوتے عون کی اولاد ''بنی عون'' درج ہے اور ساتویں صدی ہجری کی کتاب المنتخب فی نسب قریش وخیار العرب میں بھی عون بن علی بن حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علی کی اولاد ''بنی عون'' درج ہے۔ عون کی جمع اعوان ہے یعنی برصغیر پاک و ہند میں ''بنی عون'' سے اعوان نے شہرت پائی۔

13۔ رسائل اعجاز (اعجاز خسروی) فارسی (665 ہجری۔725 ہجری):

رسائل اعجاز (اعجاز خسروی) فارسی تالیف امیر خسرو رسالہ اولی میں درج ہے ''طراءۃ العود:۔۔ درقصبہ بہرائچ از مزار معطر سپہ سالار شہید ہمہ ہندوستان بوی عود گرفتہ است''۔

تبصرہ: امیر خسرو کے مطابق بھی سالار مسعود غازیؒ ہندوستان کے اوّلین شہداء میں سے ہیں۔

14۔ التذکرۃ فی الانساب مطہرۃ (709 ہجری):

التذکرۃ فی الانساب مطہرۃ، للعلامۃ النسابہ احمد ابوالفضل جمال الدین بن ابی المعالی محمد بن المھنا بن ابی الحسن علی بن المھنا بن ابی علی الحسن بن ابی المنصور محمد بن مسلم بن المھنا بن ابی العلاء مسلم الامیر بن ابی علی محمد الامیر بن ابی الحسین محمد الاشتر بن ابی علی عبیداللہ الثالث بن علی عبیداللہ الثانی بن علی الصالح بن عبیداللہ بن الحسین الاصغر بن الحسین ... الحسن العلوی محمد کی تصنیف ہے۔

کتاب ہذا 709 ہجری سے پہلے لکھی گئی۔ اس کے ص 272 پر علی بن علی بن محمد [آصف غازی] بن عون [قطب غازی] بن علی بن محمد الحنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد درج ہے۔ تہذیب الانساب ونہایۃ الاعقاب عربی کے مطابق علی بن علی، موسیٰ بن علی والحسن بن علی کی اولاد مصر وروم کے علاوہ باقی ہند میں آباد ہونا درج ہیں۔

15۔ سفرنامہ ابن بطوطہ (725 ھجری۔755 ھجری):

ابن بطوطہ نے اپنا سفر کا آغاز 725 ھجری سے کیا اور 755 ھجری واپس اپنے وطن پہنچا۔ کتاب رحلۃ ابن بطوطہ المساۃ تحفۃ النظار فی غرائب الامصر و عجائب الاسفار الجزء الثانی عربی کے ص 83 پر درج ہے ''وقصد السلطان ونحن معہ الی مدینۃ بہرائج (وضبط اسمھا بفتح الباء الموحدۃ وھاء مسکن ورا مالف ویاء آخر الحروف مکسورۃ وجیم) وھی مدینۃ حسنۃ فی عدوۃ نہر السرو وھواد کبیر شدید الانحدار واجازۃ السلطان برسم زیارۃ قبر الشیخ الصالح البطل سالار عود [مسعود] الذی فتح اکثر تلک البلاد دولۃ اخبار عجیبۃ وغزوات مھیرۃ وتکاثر الناس''

تبصرہ: سفرنامہ ابن بطوطہ جس کا اردو ترجمہ خان بہادر مولوی محمد حسین ریٹائرڈ سیشن جج نے کیا ہے کے صفحہ 206 پر سلطان الشہداء سالار مسعود غازیؒ کا ذکر یوں کیا ہے ''بادشاہ شیخ سالار مسعودؒ کی قبر کی زیارت کے لیے دریا پار گیا شیخ سالار مسعود غازی نے اس نواح کے اکثر ملک فتح کیے ہیں اور ان سے متعلق عجیب عجیب باتیں مشہور ہیں''۔ ابن بطوطہ نے مرات مسعودی کی تصانیف سے تقریباً تین سو سال پہلے سالار مسعود غازی سے متعلق لکھا ہے کہ انہوں نے گرد ونواح کے اکثر ممالک فتح کیے۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ مرات مسعودی میں سالار مسعود غازیؒ کے جو جنگی کارہائے نمایاں درج ہیں وہ مرات مسعودی سے بھی تین سو سال پہلے مشہور تھے۔

16۔ تاریخ فیروزشاہی فارسی (1285ء۔1357ء):

تاریخ فیروزشاہی فارسی ضیاء الدین برنی (1285ء ۔1357ء) نے سلطان فیروزشاہ تغلق کے دورحکومت میں تصنیف فرمائی۔اس طرح تاریخ فیروزشاہی تقریباً650 سال پہلے 780 ہجری میں لکھی گئی۔اور یہ تاریخ فرشتہ سے بھی تقریباً ڈھائی سوسال پرانی کتاب ہے۔تاریخ فیروزشاہی میں درج ہے۔''سلطان محمد شاہ تغلق بعداز فارغ فتنہ عین الملک ازبنگرمئوعزیمت بطرف بہرائچ نمودوسپہ سالار مسعود غازی را کہ ازغزاۃ سلطان محمود سبکتگین بودزیارت کرد ومجاوران روضہ اوزرہا وصدقات بسیار دادہ از بہرائچ احمد ایاز رابرسرراہ لکھنوتی نامزدکردہ خودنیزمتوجہ آنحد ودگشت''۔

تبصرہ: تاریخ فرشتہ ترجمہ عبدالحی خواجہ ایم اے مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈسنز لاہور جلداوّل کے ص 441 پردرج ہے''بادشاہ سرکدواری سے عازم بہرئچ ہوااور حضرت سپہ سالار مسعود غازی کے مقبرہ کی زیارت کی۔حضرت مسعود سلطان محمودغزنوی کے بھانجے تھے۔مرات مسعودی سے تین سوسال قبل لکھی جانے والی کتاب تاریخ فیروزشاہی میں سالار مسعود غازی کو سلطان محمود غزنوی کے ساتھ کے غازیوں میں لکھا ہے۔اور ایک نسخہ میں بھانجہ لکھا ہے۔جس سے مرات مسعودی میں درج مندرجات کی بھی تصدیق ہوتی ہے۔اسی طرح منبع الانساب جوتقریباً600 سال قبل سیّد معین الحق جھونسوی نے لکھی میں بھی سالار مسعود غازیؒ کو سلطان محمود غزنوی کا بھانجا لکھا ہے اور سالار مسعود غازی کا شجرہ نسب بھی درج کیا ہے ۔ نیز یہ بھی درج کیا ہے کہ اکثر سادات اشراف سالار مسعود غازیؒ کے ہمراہ ہندوستان تشریف لائے۔ابن بطوطہ نے سفرنامہ ہند میں سالار مسعود غازی کا نام ''عوذ'' لکھا ہے اور اس کی تصدیق امیر خسرو سے بھی ہوتی ہے۔تاریخ فیروزشاہی میں سیدضاء الدین برنیؒ نے پورا نام سالار مسعود غازی درج کیا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ سالار مسعود غازی سلطان محمود غزنوی کے غازیوں میں سے ہیں۔

17۔ الاصیلی فی انساب الطالبین (709 ھجری)

الاصیلی فی انساب الطالبین تالیف صفی الدین محمد بن تاج الدین علی المعروف بابن الطقطقی الحسینی المتوفی 709 ھجری میں بھی علی بن محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد درج ہے۔

18۔ منبع الانساب فارسی (830ہجری):

منبع الانساب فارسی 830ھ کے مولف سیّد معین الحق جھونسوی کتاب ہذا کے صفحات 103 و104 پر رقمطراز ہیں:۔

''حضرت شاہ ابوالقاسم محمد حنیف بن علی بن ابی طالب علیہ السلام کہ حنفیہ مشہوراست روز دوشنبہ سنہ شانزدہ ھجرۃ بمدینہ ومدت شصت وپنج سال عمر یافت درسن احدی وثمانین (ہشتاد ویک) درعہد عبدالمالک مروانی وفات یافت وجمعی از کتابیہ دعویٰ کند کہ او آمدہ است واوراسہ پسر بودمد ابوالہاشم وعلی عبدالمنان وسید جعفر! وجعفر راپسری بودعبداللہ نام وعلی عبدالمنان راپسری بودعون عرف قطب غازیوعون عرف قطب غازی راپسری بود آصف غازی وآصف غازی راپسری بودسیّدشاہ غازی وسیّدشاہ غازی رادوپسر بودندشاہ محمد غازی وشاہ احمد غازی درسبزوار کرفت چنانچہ بشتر سادات سبزواری از نسل اواند علی ھذاالقیاس! سیّدحامدخان سبزواری کہ قبراودرقلعہ مانک پوراست ازنسل سیّد احمد غازی است چنانچہ بسیار فرزندان سیّد احمد غازی اندوسیّد محمد شاہ غازی ''

کہ برادرکلاں سیّدشاہ احمد غازی بوداورایک پسر بودسیّدطیب غازی اورایک پسر دسیّد طاہر غازی اوراپسری بودسیّد عطااللہ غازی اوراپسری بودسیّد شاہوغازی وسیّد شاہو غازی اوند ہمشیرہ سلطان محمود غزنوی کتخدا بودنداز ویک پسر بود حضرت سیّد سعیدالدین سالار مسعود غازی وایشان سادات علوی اندوازسادات وشرطاتی درہند ہمراہ ایشان آمدہ اند وابوھاشم بن محمد حنیف بن علیؑ آں است کہ عباسیان رابخلافت بشارت دادوکتاب وصایا امیرالمومنین علی از وبستہ ونسل ایشان اکنون درشیراز باشند ذکر پسران دیگرونسل پسران دیگر حضرت شاہ مرتضیٰ علی بن ابی طالب علیہ السلام کہ سوائے ازبطن حضرت فاطمہ علیہ السلام بودندتمام شد''

منبع الانساب فارسی (830 ھجری) کی مندرجہ بالاعبارت کا اردو ترجمہ ڈاکٹر ارشاد احمد رضوی ساحلؔ شاہسرامی، علی گڑھ انڈیا نے ص 363 تا 365 پر یوں کیا ہے:۔

''حضرت شاہ ابوالقاسم محمد حنیف بن علی مرتضیٰ بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا،محمد حنفیہ کے نام سے مشہور ہیں آپ کی ولادت 16 ھجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔عمر مبارک پینسٹھ سال تھی۔۸۱ھجری میں عبدالمالک بن مروان کے عہد حکومت میں پیر کے دن وصال ہوا۔کتابیوں کا ایک گروہ دعویٰ کرتا ہے کہ آپ قریب قیامت ظہور فرمائیں گے(اسی طرح کی اور بھی بعض بے سروپا حکایت آپ سے منسوب ہیں)۔آپ کے تین صاحبزادے:۔

ا۔ابوہاشم ،۲۔علی عبدالمناف[عبدالمنان]،۳۔جعفر۔آپ کے چودہ صاحبزادے اور دس صاحبزادیاں تھیں لیکن نسل تین صاحبزادوں سے چلی:ابوہاشم جعفر علی ادست اسرارہم (خاندان مصطفیٰ،ص،۱۴۴) حضرت کا وصال مدینہ طیبہ یا طائف میں ہاس (مسالک السالکین،۱۸۲/۱) حضرت جعفر کے ایک صاحبزادے عبداللہ تھے۔حضرت علی عبدالمناف[عبدالمنان] کے ایک صاحبزادے عون عرف قطب غازی تھے۔حضرت عون عرف قطب غازی کے ایک صاحبزاے آصف غازی تھے اور آصف غازی کے ایک صاحبزادے[علی] شاہ غازی ،[علی] شاہ غازی کے دوصاحبزادے شاہ محمد غازی اور شاہ احمد غازی تھے۔شاہ احمد غازی نے سبزاوار کو اپنا وطن بنایا۔چنانچہ سادات سبزاواری[ازعون بن علی بن محمد حنفیہ یعنی علوی] بھی شاہ احمد غازی کی نسل سے ہیں جن کا مزار مبارک قلعہ مانکپور میں ہے۔حضرت سید احمد غازی کی اولاد بہت ہیں۔سید شاہ احمد غازی کے بڑے بھائی سید شاہ محمد غازی کے ایک صاحبزادے سید طیب غازی ہیں جن کے ایک صاحبزادے سید طاہر غازی ہیں۔سید طاہر غازی کے ایک صاحبزادے سید عطاء اللہ غازی اور ان کے صاحبزادے سید ساہو غازی ہیں۔سید ساہو غازی کی شادی سلطان محمود غزنوی کی ہمشیرہ کے ساتھ ہوئی۔ان سے ایک صاحبزادے سید سعید الدین سالار مسعود غازی ہیں۔آپ سادات علوی سے ہیں۔اکثر اشراف سادات حضرت سید سالار مسعود غازی کے ہمراہ ہندوستان تشریف لائے ہیں۔حضرت محمد حنفیہ بن علی مرتضیٰ کے بڑے صاحبزادے حضرت ابوہاشم عبداللہ ہیں جنھوں نے عباسیوں کو خلافت کی بشارت دی اور آپ نے ہی حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے وصایا شریف قلم بند فرمائے۔آپ کی نسل ابھی شیراز میں ہے۔''

تبصرہ: منبع الانساب فاری 600 سالہ قدیم کتاب ہے اس میں قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا مستند شجرہ نسب درج ہے اور یہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کی تاریخ کا اہم قدیم ماخذ ہے۔جس سے عون قطب غازی کی وجہ سے قطب شاہی اعوان ہونے کی تصدیق ہوتی ہے کتاب ہذا کی دستیابی سے قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کی صدیوں پرانی بیان کردہ تمام روایات درست ہونے کی تصدیق ہوچکی۔مرات مسعودی میں درج شجرہ نسب کی مکمل وضاحت منبع الانساب،نسب قریش والمنتخب فی نسب قریش وخیار العرب سے ہوجاتی ہے۔عون بن علی بن محمد حنفیہؒ کی اولاد نسب قریش وغیرہ میں بنی عون درج ہے۔اور منبع الانساب فارسی میں عون عرف قطب غازی درج ہے اور علی بن محمد حنفیہؒ کا پورا نام علی عبدالمنان بن محمد حنفیہ درج ہے اس طرح عون بن علی کی اولاد بنی عون، اعوان اور عرف قطب غازی بابا کی وجہ سے قطب شاہی کہلانے کی بھی تصدیق ہوچکی ہے۔ سادات سبزواری سے مرادعلوی از اولاد عون بن علی بن محمد حنفیہؒ جو سبزوار میں آباد ہیں مزید تفصیل سریل نمبر 1 نسب قریش عربی،سریل 2 تہذیب الانساب عربی، سریل 10 منتقلۃ الطالبیہ عربی، سریل نمبر 10 لباب الانساب اور سریل نمبر 12 المنتخب فی نسب قریش وخیار العرب وغیرہ دیکھیے۔

19۔ عمدۃ الطالب فی نسب ال ابی طالب (848 ھجری):

عمدۃ الطالب فی نسب ال ابی طالب (عربی) الشریف جمال الدین احمد بن علی بن الحسین بن علی مھنا عنبہ بن علی بن محمد بن یحییٰ بن محمد بن یحییٰ بن محمد الاکبر بن داؤد بن موسیٰ الثانی بن عبداللہ الرضا بن موسیٰ الجون بن عبداللہ المعض بن حسن المثنی بن امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 848 ھجری میں تالیف کی کے ص 145 تا 147 محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ کی اولاد درج کی ہے اس میں محمد بن حنفیہؒ کی اولاد کا عجم یعنی ہند میں آنا اور علی بن محمد حنفیہؒ کی اولاد کا اقتباس بذیل ہے:۔''فولد ابوالقاسم محمد بن الحنفیہ اربعۃ وعشرین ولدا منھم اربعۃ عشر ذکراً قال الشیخ تاج الدین محمد بن معیۃ: بنو محمد ابن الحنفیہ قلیلون جدالیس بالعراق و لا بالحجاز منھم احد وبقیھم ان کانت فی مصر وبلاد العجم ،والکوفۃ منھم بیت واحد ھذا کلامۃ فالعقب

المتصل الان من محمد من رجلین علی وجعفر قتل یوم الحرۃ"۔۔"واما علی بن محمد بن الحنفیہ وھوالکبر فمن ولدہ ابومحمد الحسن ابن علی المذکور کان عالما فاضلا ادعتہ الکیسانیہ اماماً واوصی الی ابنہ علی فاتخذتہ الکیسانیہ امامابعدابیہ ومنھم ابوالحسن تراب محمد ابن المصری الملقب ثلثاوخردیۃ ابن عیسیٰ بن علی بن محمد بن علی بن علی المذکور قتل بمصر ولہ عقب منتشر یقال لھم بنوابی تراب ھذا کلہ کلام الشیخ ابی الحسن العمری۔ وقال الشیخ ابونصر البخاری: کل المحمد یہ من ولد جعفر بن محمد وقال فی موضع آخر: اعقب علی وابراھیم وعلی وعون اولاد محمد بن علی ثم انقرض نسلھم ولایصح ان یرید بعلی ھذا الاصغر فانہ دارج وھذا معقب منقرض واللہ سبحانہ اعلم"۔

تبصرہ: مولف عمدۃ الطالب نے ابونصر بخاری مولف سر السلسلۃ العلویہ کی روایت کو قلمبند کرتے ہوئے یہ لکھا کہ وہ علی اصغر تھے۔ جب کہ علی اکبر بن محمد حنفیہ بن حضرت علیؓ ہونا ثابت ہے۔

20۔ بحرالانساب عربی (900 ھجری):

بحرالانساب عربی تالیف السیّد محمد بن احمد بن حمید الدین الحسینی نجفی (900 ھجری) جو 1999ء المدینہ منورہ سعودیہ سے شائع ہوئی کے ص 245 پر عون (قطب غازی) بن علی بن محمد الاکبر (محمد حنفیہؒ) بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پڑپوتے علی بن علی، موسیٰ بن علی، الحسن بن علی، عیسیٰ بن علی، محمد (غازی) بن علی، احمد (غازی) بن علی والحسین بن علی بن محمد [آصف] عون [قطب شاہ] بن علی [عبدالمنان] بن محمد الحنفیہ درج ہیں۔

تبصرہ: بحرالانساب عربی میں عون بن علی بن محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پڑپوتے علی بن علی، موسیٰ بن علی ،الحسن بن علی، عیسیٰ بن علی، محمد (غازی) بن علی، احمد (غازی) بن علی والحسین بن علی درج ہیں۔ تہذیب الانساب، المعقبون اور منتقلۃ الطالبیہ کے مطابق میں علی بن علی وموسی بن علی والحسن بن علی کے علاوہ باقی ہند میں آباد ہونا بیان کیے گئے ہیں۔ منتقلۃ الطالبیہ کے ص 352 حسن بن علی کی اولاد بھی ہند میں ہے۔ منبع الانساب کے مطابق احمد (غازی) بن علی ومحمد (غازی) بن علی کی اولاد بھی ہند میں آباد ہے۔ اس طرح الحسن بن علی، عیسیٰ بن علی، محمد (غازی) بن علی، احمد (غازی) بن علی والحسین بن علی کی اولاد ہند میں آباد ہے۔ محمد غازی کی اولاد سے قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ ہے۔

21۔ سراج الانساب فارسی (976 ھجری):

سراج الانساب فارسی تالیف علامہ نسابہ سید احمد بن محمد بن عبدالرحمٰن کیاء گیلانی (976 ھجری) تحقیق سید مہدی رجائی کے ص 174 پر علی بن محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد درج ہے۔

22۔ تحفۃ الطالب عربی (997 ہجری):

تحفۃ الطالب عربی تالیف سید محمد الحسین بن عبداللہ الحسینی ثمرقندی المدنی (997 ھجری) کے ص 103 پر علی بن محمد الحنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد درج ہے۔

23۔ طبقات اکبری فارسی (949 ہجری۔ 1014 ہجری):

طبقات اکبری فارسی تالیف خواجہ نظام الدین احمد ترجمہ وترتیب محمد ایوب قادری کے ص 321 پر درج ہے "سلطان بانگرثوئے [بانگرمنوبہ سے] بہرائچ گیا اور سپہ سالار مسعود شہید۳ کی (قبر) کی زیارت کی جو سلطان محمود غزنوی کے قرابت دار تھے۔ حاشیہ۳ میں درج ہے سالار مسعود غازی برصغیر کے اولین غازی وشہید ہیں، لیکن افسوس کہ ان کے حالات کسی مستند تاریخی ماخذ میں نہیں ملتے۔ ان سے متعلق جو کتابیں مرات مسعودی (عبدالرحمان چشتی) لکھی گئی ہیں، وہ بہت بعد میں مرتب ہوئیں۔ ان کی تاریخ پیدائش اور تاریخ شہادت میں بھی اختلاف ہے، لیکن زیادہ تر ۴۲۴ھ میں شہید ہونا بیان کیا گیا ہے۔ (ق)

24۔ اخبارالاخیار فارسی (958ھ-1052 ھجری):

اخبارالاخیار فارسی تالیف حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی (958ھ - 1052ھ) مترجم

مولانا محمد عبدالاحد قادری ص 408 پر درج ہے "تاریخ فیروز شاہی میں ہے کہ آپ کا اصل نام دراصل سپہ سالار مسعود غازی تھا، آپ سلطان محمود غزنوی کے ساتھ کے غازی تھے سلطان محمد تغلق جب بہرائچ جاتا تو آپ کے مزار مقدس کی ضرور زیارت کیا کرتا تھا اور وہاں کے مجاوروں کو بہت مال دیا کرتا تھا"۔

تبصرہ: حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے بھی تقریباً چارسو سال سے زیادہ عرصہ پہلے اپنی کتاب میں سالار مسعود غازیؒ کو سلطان محمود غزنوی کے ساتھ کے غازی لکھا ہے۔ اخبار الاخیار کا حوالہ حضرت عبدالرحمٰن چشتی نے مرات الاسرار میں دیا ہے۔ کتاب ہذا سے مرات مسعودی ومرات الاسرار کے مندرجات کی تصدیق ہوتی ہے۔

25۔ تاریخ فرشتہ فارسی (1019 ھجری بمطابق 1611ء):

تاریخ فرشتہ محمد قاسم فرشتہ نے 1605ء میں لکھنا شروع کی اور 1611ء میں مکمل ہوئی۔ تاریخ فرشتہ فارسی از آغاز تا بابر نویسندہ محمد قاسم ھندوشاہ استرآبادی ناشر چاپی: انجمن آثار ومفاخر فرھنگی ناشر دیجیتالی: مرکز تحقیقات رایانہ ای قائمیہ اصفہان کے صفحہ 255 پر درج ہے "وازانجا بہ بھرائچ رفتہ وقبر سالار مسعود را کہ از اقارب سلطان محمود غزنوی بود" مزید صفحہ 256 پر طبقات اکبری 211/1 کے حوالہ سے درج ہے "وسلطان از بانگرمنوبہ بھرائچ رفت وسپہ سالار مسعود شہید را کہ از قرابت سلطان محمود غزنوی بود زیارت کرد"

تبصرہ: تاریخ فرشتہ جلد دوم مترجمہ مولوی محمد فدا علی صاحب طالب 1345ھ۔ 1926ء حیدرآباد دکن کے ص 29 پر درج ہے "بادشاہ نے سرکدواری سے بھرائچ کا سفر کیا اور حضرت سید سالار مسعود غازی کی قبر کی زیارت کی حضرت مسعود سلطان محمود غزنوی کے بھانجے تھے اور آل محمود کے عہد میں غیر مسلموں سے لڑکر خدا کی راہ میں شہید ہوئے" آل محمود سے مراد سلطان مسعود بن محمود غزنوی 424 ھجری ہے۔ تاریخ فرشتہ تصنیف محمد قاسم فرشتہ جو 1605ء تا 1611ء میں لکھی گئی جس کا ترجمہ عبدالحی خواجہ ایم اے نے کیا اور شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور نے شائع کی جلد اوّل کے ص 441 پر درج ہے "بادشاہ سرکدواری سے عازم بہرئچ ہوا اور حضرت سپہ سالار مسعود غازی کے مقبرہ کی زیارت کی۔ حضرت مسعود سلطان محمود غزنوی کے بھانجے تھے اور آل محمود [مسعود بن محمود 424ھ] کے عہد حکومت میں غیر مسلموں کے ہاتھوں جام شہادت پیا" مولف تاریخ فرشتہ نے بھی زائد از چارسو سال پہلے سالار مسعود غازی کو سلطان محمود غزنوی کا بھانجا (رشتہ دار) لکھا اور آل محمود میں شہادت لکھی جس سے ثابت ہوتا ہے کہ سالار مسعود غازیؒ کی شہادت 424ھ آل محمود یعنی سلطان مسعود بن سلطان محمود غزنوی کے دور میں ہوئی۔

26۔ تاریخ خان جہانی ومخزن افغانی فارسی (1021 ھجری بمطابق 1624ء):

تاریخ خان جہانی ومخزن افغانی فارسی (1021 ھجری بمطابق 1624ء) تالیف خواجہ نعمت اللہ ہروی ترجمہ ڈاکٹر محمد بشیر حسین ص 179-178 پر درج ہے "مسلمان ہر سال سالار مسعود غازی کا نیزہ بلند کرکے بہرائچ کے بازاروں میں پھرتے تھے سلطان نے یہ رسم بند کر دی" حاشیہ ا۔ (سالار مسعود غازی) محمود غزنوی کا بھانجا تھا۔ لشکر کے ساتھ بہرائچ آیا تھا۔ اس کی عمر انیس سال تھی۔ ۴۲۴ ہجری میں ہندوؤں کے خلاف جہاد کرتا ہوا شہید ہو گیا تھا اس کی یاد میں بہرائچ کے مسلمان ہر سال نیزہ لے کر بازاروں میں نکلتے تھے۔ (جرنل ایشاٹک سوسائٹی بنگال، ۴۷،۲: ۶۱)۔

تبصرہ: نیز مخزن کے ص 326 پر ان افغان سرداروں کے نام درج ہیں جو سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد میں رہے۔ ملک سلیمان لودھی، ملک خانوں، ملک داؤد، ملک احمد، ملک یحیٰ، ملک محمود، ملک غازی، ملک عامون، ملک کمال، ملک بہرام وملک ساہو۔ یہاں افغان سرداروں سے مراد بوجہ آباد کاری ہے نسلاً ملک سالا ہو (سالار ساہو) علوی ہیں۔ پشتو ڈکشنری ریاض المحبت تالیف محبت خان (1805ء) میں درج ہے سالار ساہو زابل کے سردار تھے اور ان کا ایک ہی لڑکا (سالار مسعود غازی) پیدا ہوا جس کی قبر بہرائچ میں ہے۔

27۔ سفینۃ الاولیاء فارسی (1023 ھجری۔1067 ھجری) بمطابق (1615-1659ء):

سفینۃ الاولیا فارسی تالیف شہزادہ داراشکوہ قادری (1615-1659ء) میں درج ہے"از سرداران وغازیان لشکرسلطان محمودغزنوی اندراوائل اسنام در ھندوستان فتوحات بسیارنموددہ اندودرجہ شہادت رسیدہ۔شہادت ایشان در چھارصدونوزدہ ھجری بودہ" ترجمہ محمد علی لطفی ص 205 پر لکھتے ہیں" شیخ سالار مسعودغازی قدس سرہ: شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے لکھا ہے کہ آپ سلطان محمودغزنوی کے لشکر کے غازیوں اور سرداروں میں ہیں۔اوائل اسلام میں ہندوستان میں بہت سی فتوحات کیں۔آپ نے درجہ شہادت حاصل کیا۔خوارق وکرامات وفات کے بعد ظاہر ہوئیں۔آپ کے معتقدین کا بڑا گروہ ہے آپ کی شہادت 449[419] ھجری میں ہوئی قبر قصبہ بہرائچ میں ہے۔ ہر سال عرس کی فاتحہ میں سینکڑوں لوگ دوردراز سے حاضری دیتے ہیں اورنذر ونیاز کرتے ہیں"۔

تبصرہ: سفینۃ اولیاء کے مولف نے بھی سالار مسعودغازی کوسلطان محمودغزنوی کے لشکر کے سرداران وغازیاں میں لکھا ہے اور شہادت کی تاریخ چارصدونوزدہ یعنی 419 ھجری درج کی ہے ۔جب کہ مرات مسعودی ، مرات الاسرار، معارج الولایت، تذکرۃ الشہداء، خزینۃ الاصفیاء، فرہنگ آصفیہ، اسلامی معلومات کا انسائیکلوپیڈیا اور سلطان الشہداء وغیرہ میں آپؒ کی تاریخ شہادت 424 ھجری ہی درج ہے۔

28۔مرات مسعودی فارسی (1037 ھجری)

مرات مسعودی فارسی تالیف عبدالرحمٰن چشتی العباسی العلوی (1005 ھجری۔1094 ھجری) جہانگیر کے دور میں تصنیف فرمائی اس میں سلطان الشہداء سعیدالدین سالار مسعودغازی قطب شاہی علوی اعوان کے حالات تاریخ محمودی از ملامحمد، تاریخ فیروزشاہی از ضیاء الدین برنی، تاریخ فیروزشاہی تالیف سراج عفیف اور قدیم ہندی تاریخ ازاچاریہ منی بہدرنام زناردار وکیل راجہ کوہ کے حوالہ سے تصانیف کی گئی ہے کتاب ہذا کے ص 7 کے پر سالار مسعودغازیؒ کا شجرہ نسب یوں درج ہے"سالار مسعودغازیؒ بن سالار ساہو غازی[برادر ملک قطب حیدر، سالار سیف الدین علوی] بن عطاللہ غازی[برادر حیات اللہ ونوراللہ] بن طاہر غازی بن طیب غازی بن محمد غازی بن عمر[علی] غازی بن ملک آصف غازی[محمد] بن بطل غازی[عون عرف قطب غازی] بن عبدالمنان غازی[علی] بن محمد حنفیہ بن اسداللہ الغالب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ"۔

تبصرہ: مرات مسعودی فارسی، مرات الاسرارفارسی، منبع الانساب فارسی، نسب قریش عربی، تہذیب الانساب عربی، منتقلۃ الطالبیہ عربی و المنتخب فی نسب قریش و خیارالعرب یہ سب بنی عون اور قطب شاہی علوی اعوان تاریخ کا مستند اور نادر ماخذ ہیں۔مرات مسعودی میں قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے عظیم سپوت سلطان الشہداء سالار مسعودغازی اور سالار ساہو غازی کے جنگی کارہائے نمایاں درج ہیں فتح سومنات کا ذکر بطور خاص درج ہے۔مرات مسعودی فارسی کے اہم نادر اور مستند چار نسخہ جات کی عکسی نقول ہم نے کتابخانہ گنج بخش مرکز تحقیقات فارسی ایران اور مولانا آزاد لائبریری مسلم یونیورسٹی علی گڑھ انڈیا سے حاصل کیے اوران چار نسخہ جات کے تقابلی جائیزہ کے بعد کتابخانہ گنج بخش مرکز تحقیقات فارسی اسلام آباد کے بوسیدہ نسخہ 1075 ھجری کا متن ترتیب دے کر پہلی مرتبہ تاریخ قطب شاہی علوی اعوان میں معہ اردو ترجمہ شائع کیا جارہا ہے۔بوسیدہ نسخہ کا دیگر نسخہ جات کے بغیر ترجمہ ہو ہی نہیں سکتا تھا۔یہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے عظیم سپوت سلطان الشہداء سالار مسعودغازیؒ کے جہاد ہند میں کارہائے نمایاں کے علاوہ ان کے خاندانی حالات، شجرہ نسب اور کشف وکرامات پر مشتمل سب سے قدیم تاریخ بزبان فارسی ہے ۔تاریخ ابن کثیر عربی، تاریخ فیروزشاہی فارسی، تاریخ فرشتہ فارسی، منبع الانساب فارسی، اخبارالاخیار فارسی، سفینۃ اولیاء فارسی، طبقات اکبری، معارج الولایت وتاریخ اودھ وغیرہ میں بھی

سالار مسعودغازیؒ کا سلطان محمودغزنوی کے ساتھ جہاد میں شرکت کا ذکر موجود ہے۔جس سے مرات مسعودی کے مندرجات کی تصدیق ہوتی ہے۔اس طرح مرات مسعودی، قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کی سب سے قدیم تاریخ ہے۔

29۔ انساب الطالبین (1043 ھجری):

انساب الطالبین تالیف لابی عبداللہ حسین بن عبداللہ الحسینی السمر قندی القاہرۃ 1043 ھجری میں تالیف ہوئی کے ص 167 پر درج ہے" واما علی بن محمد بن الحنفیہ فانہ اعقب ابا محمد الحسن وکان عالما وادعتہ الکسانیہ امام بعد ابیہ ومن علی بن علی لہ عقب یقال لھم بنوابی تراب وقد عقب علی بن محمد الحنفیہ من عون والحسن وھم عقب"۔

تبصرہ: انساب الطالبین میں بھی حضرت ابوطالب کی اولاد کے شجرہائے نسب درج ہیں جس کے مطابق عون بن علی بن حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد درج ہے۔

30۔ مرات الاسرارفارسی (1065 ھجری):

مرات الاسرارفارسی تالیف عبدالرحمٰن چشتی 1065 ھجری اصل فارسی مخطوطہ 498 صفحات پر مشتمل ہے اس کا اردو ترجمہ مولانا الحاج کپتان واحد بخش سیال چشتی صابری نے کیا ہے جو 1263 صفحات پر مشتمل ہے جو جنوری 2010ء میں الفیصل ناشران تاجران کتب اردو بازار لاہور نے شائع کی۔مرات الاسرار میں سالار مسعودغازی کے والد حضرت سالار ساہو بن عطااللہ علوی از اولاد محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ لکھا ہے۔اور سالار مسعودغازی کو سلطان محمودغزنوی کا بھانجا لکھا ہے۔بلکہ مرات الاسرارفارسی کی اصل عبارت کا ایک پیرا نقل کیا جاتا ہے۔ص 142 پر درج ہے"ذکران حضرت معبود سلطان الشہداء امیر مسعود سالار غازی قدس سرہ بن سپہ سالار امیر ساہو بن میر عطااللہ علوی کہ سلسلہ نسب شریفش بہ محمد حنفیہ بن علی مرتضٰی کرم اللہ وجہہ منتی می شود و مادرش ستر معلا خواہر سلطان محمود سبکتگین بود ولادتش روز یکشنبہ وقت صبح صادق اوّل ساعت آفتاب جہانتاب بتاریخ بست ویکم ماہ شعبان[رجب] المعظم سنہ خمس واربعماتیہ درشہر متبرکہ دارالاسلام اجمیر واقع شد نام اصلی اوامیر مسعود است وصاحب تاریخ فیروز شاہی و دیگر مورخان اورسپہ سالار مسعود غازی از غزات سلطان محمود سبکتگین مینویسد"۔ترجمہ"حضرت معبود، سلطان الشہداء امیر مسعودؒ بن سپہ سالار امیر ساہو بن عطااللہ علوی کا نسب حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے جاملتا ہے۔آپ کی والدہ ستر معلٰی سلطان محمودغزنوی کی ہمشیرہ تھیں۔آپؒ کی ولادت اتوار کے دن صبح صادق کے وقت یکم شعبان[رجب] 405 ھجری میں شہر متبرک دارالسلام اجمیر شریف میں ہوئی آپؒ کا اصل نام امیر مسعود ہے اور تاریخ فیروز شاہی اور دیگر تواریخ میں آپؒ کا نام سپہ سالار مسعود غازی ہے جو غزوات سلطان محمود سبکتگین میں شریک ہوئے"۔

تبصرہ: حضرت عبدالرحمٰن چشتیؒ نے کتاب ہذا کی تالیف میں تقریباً 47 کتابوں سے استفادہ فرمایا جو قبل ازیں اولیاء کرام تصنیف فرماچکے تھے۔یہ کتاب اسلامی تاریخ کے پہلے ایک ہزار سال کی مکمل تاریخ تصوف ہے جس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک سے لے کر مصنف کے وقت تک تمام سلاسل طریقت، مشائخ عظام اوران کے بیان کردہ حقائق کی پوری تصویر نہایت ہی عالمانہ اور فاضلانہ انداز میں پیش کی گئی ہے۔کتاب ہذا میں حضرت سلطان الشہداء امیر سالار مسعودغازیؒ (قطب شاہی علوی اعوان) اور سالار ساہو غازی کا سلطان محمودغزنوی کے ساتھ جہاد ہند میں جنگی کارہائے نمایاں فارسی مخطوطہ کے صفحہ 142 تا 158 اور اردو ترجمہ کے ص 439 تا 462 پر درج ہیں۔کتاب ہذا میں حضرت خواجہ احمد یسویؒ پیر ترکستان جو سالار مسعودغازی (قطب شاہی علوی اعوان) کے یک جدی ہیں اور حضرت شمس الدین ترک پانی پتی علوی از اولاد محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے حالات بھی درج ہیں۔کتاب ہذا کا خلاصہ یہ ہے کہ سالار مسعودغازی قطب شاہی علوی اعوان سلطان محمودغزنوی کے بھانجے تھے اور حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علیؓ کی اولاد سے ہیں۔

31۔ تھذیب حدائق الالباب فی الانساب (1138 ھجری):

تھذیب حدائق الالباب فی الانساب کے مولف للعلامہ الجلیل الشیخ ابی الحسن الشریف بن محمد طاہر الفتونی العاملی 1138 ھجری میں فوت ہوئے اس کتاب کی ترتیب و تحقیق السیّد مھدی الرجائی کتاب ہذا کے ص 89 پر لکھتے ہیں "محمد ابن الحنفیہ بن علی بن ابی طالب ولہ خمسہ بطون: "البطن الرابع: علی بن محمد، کذا علی نسلہ عون [قطب غازی]، نسلہ محمد، نسلہ علی، نسلہ علی، ولہ نسلان: محمد بن علی نسلہ محمد، نسلہ محمد، نسلہ الحسین، نسلہ حیدرۃ، وعلی بن علی نسلہ محمد، نسلہ الحسن، ولہ ستۃ انسال: احمد ومحمد، والمھدی، والحسن نسلہ، اسماعیل، وعلی لہ نسلان: الحسن، والحسن، والحسین، نسلہ محمد۔ واسماعیل بن الحسن نسلہ محمد نسلہ ابراہیم۔"

تبصرہ: کتاب ہذا میں عون بن علی بن محمد الاکبر (محمد حنفیہؒ) بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہونا بیان کیا گیا ہے۔

32۔ بحرزخار فارسی (1732ء۔1775ء):

خواجہ وجیہ الدین اشرف معروف صوفی بزرگ و عالم دین وقت گزرے ہیں بحرزخار جو تین جلدوں اور آٹھ لجہ پر مشتمل ہے آپ ہی کی تالیف ہے اس میں تقریبا تین ہزار سے زائد صوفیائے کرام وشہداء و صالحین کے تذکرے شامل ہیں۔ مولف نواب سراج الدولہ اودھ کے ہم عصر تھے اور نواب سراج الدولہ 1732ء میں پیدا ہوئے اور 1754ء تا 1775ء اودھ کے حکمران گزرے ہیں۔ بحرزخار جلد دوم کے صفحہ 495 پر خواجہ وجیہ الدین نے شہداء کے احوال میں سالار مسعود غازی قطب شاہی علوی اعوان کا تذکرہ تفصیل سے کیا ہے کتاب ہذا میں شجرہ نسب یوں درج ہے "محبوب حق حضرت سالار مسعود بہ سپہ سالار امیر ساھو بن میر عطا اللہ علوی بن طیب بن محمود بن ملک آصف بن بطل بن عبدالمنان بن محمد حنفیہ بن حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ"۔

تبصرہ: کتاب ہذا بھی تقریباً تین سو سال قدیم ہے اس کتاب تقریباً 11 صفحات پر سالار مسعود غازی قطب شاہی علوی اعوان کا تذکرہ ہے جس کے مطابق وہ سالار مسعود غازی سلطان محمود غزنوی کے بھانجے ہیں اور انہوں نے جہاد ہند میں سلطان محمود غزنوی کے ہمراہیوں کے ساتھ حصہ لیا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے فرزند حضرت محمد حنفیہ کی اولاد سے ہیں اور شجرہ مبارک بھی درج ہے۔

33۔ خزینۃ الاصفیاء فارسی (1281 ھجری):

خزینۃ الاصفیاء فارسی تالیف مفتی غلام سرور لاہوری قدس سرہ (1244ھ - 1307ھ) نے 1281 ھجری میں تالیف فرمائی اس کا ترجمہ پیرزادہ علامہ اقبال احمد فاروقی ایم اے نے کیا ہے۔ اس کی جلد ششم ص 152 تا 161 پر آپؒ کے حالات تفصیل سے درج ہیں مختصر اقتباس درج کیا جاتا ہے "شیخ مسعود غازی قدس سرہ: آپ علوی سادات عظام میں سے تھے۔ حضرت محمد حنفیہ بن علی کرم اللہ وجہہ کی نسبت سے سلسلہ نسب حضور نبی کریم ﷺ سے ملتا ہے۔ آپ کے والد میر ساھو بن عطا اللہ علوی تھے آپ کی والدہ ماجدہ ستر معلیٰ سبکتگین غزنوی کی بیٹی تھیں۔ آپ کا اسم مبارک میر مسعود تھا۔ دہلی کے نواح میں آپ کا نام پیر پٹھم مشہور تھا۔ دیار خراسان میں رجب سالار سے مشہور تھے بعض مقامات پر میاں غازی اور میاں بالی کے ناموں سے پکارے جاتے تھے۔ بالا پیر اور تہیلا پیر آپ کا ہی لقب تھا۔ آپ کا لقب مبارک سلطان الشہداء اور سید الشہید تھا اہل تصوف کا اس بات پر اتفاق ہے کہ آپ کی شہادت کے بعد جو بھی شہادت کے رتبہ پر فائز ہوا تو آپ کی اتباع میں شہید ہوا۔ آپؒ کی تاریخ شہادت کے حوالہ سے ص 161 پر رقمطراز ہیں "معارج الولایت کے مصنف نے آپ کا سن وفات 424 ھجری لکھا ہے تذکرۃ الشہداء اور دوسرے تذکرہ نویس اسی تاریخ کو درست مانتے ہیں مگر صاحب سفینۃ الاولیاء نے آپ کا سن وفات 429 [419] ھجری تحریر کیا ہے میرے خیال میں صاحب سفینۃ الاولیاء کی تاریخ درست نہیں ہے۔ یعنی تاریخ شہادت 424 ھجری ہی ہے۔

تبصرہ: خزینۃ الاصفیاء فارسی تالیف مفتی غلام سرور لاہوری قدس سرہ نے 200 سال قبل کتاب ہذا تالیف فرمائی

جس کے مطابق بھی حضرت سالار مسعود غازی حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد سے ہیں اور سلطان محمود غزنوی کے بھانجے ہیں اور جہاد ہند میں اہم کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔

34۔ فرہنگ آصفیہ اردو (1878ء):

فرہنگ آصفیہ جو چار جلدوں پر مشتمل ہے مولوی سیّد احمد دہلوی نے 1868ء کو لکھنا شروع کیا اور 1878ء میں دہلی سے شائع کیا۔ جلد اوّل ص 312 اولیائے ہند کے عنوان سے درج ہے سے مختصر اقتباس درج کیا جاتا ہے "سالار مسعود غازی عرف بالے میاں۔ ہندوستان میں بلحاظ زمانہ سب سے پہلے آپ ہی شہدائے ہند میں نامور ہوئے آپ سالار ساھو بن عطا اللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن محمد غازی کے فرزند رشید ہیں آپ کے نسب نامہ سے تقریباً ہر ایک بزرگ کا غازی ہونا پایا جاتا ہے۔ محمد غازی دراصل عمر غازی بن ملک آصف غازی بن بطل غازی [عون عرف قطب غازی] بن عبدالمنان بن محمد حنفیہ ابن اسد اللہ لغالب حضرت علی رحمتہ اللہ علیہم کے فرزند دلبند تھے سالار مسعود غازی نے بارہویں پشت میں اکیسویں رجب ۴۰۵ ہجری روز یکشنبہ کو بوقت صبح صادق اجمیر شریف میں بطن مادر سے جلوہ فرمایا۔ ۔14 رجب 424 ھجری کو بھڑائچ میں جہاد کر کے تیر سے شربت شہادت نوش کیا۔ آپ سلطان محمود غزنوی کے بھانجے تھے آپ کے والد ماجد سلطان محمود غزنوی کے سپہ سالار رہے۔ پھر آپ ان کی وفات کے بعد اپنے والد ماجد کے عہدہ پر ممتاز ہوئے۔"

تبصرہ: فرہنگ آصفیہ کے مطابق بھی سالار مسعود غازی حضرت محمد حنفیہ کی اولاد سے ہیں اور جو شجرہ نسب اعوان قبیلہ کا اس وقت موجود ہے وہ اس میں درج ہے۔

35۔ تاریخ سید سالار مسعود غازی (1284ھ):

تاریخ سید سالار مسعود غازی جو 1284ھ میں عنایت حسین بن شیخ غلام عباس بلگرامی نے لکھی اور مجتبائی پریس لکھنو سے شائع ہوئی کے ص 12 پر شجرہ نسب سالار مسعود غازی (قطب شاہی علوی اعوان) یوں درج ہے "سالار مسعودؒ بن سالار ساھو بن عطا اللہ غازی بن طیب غازی بن محمد غازی بن عمر، علی غازی بن ملک آصف غازی بن بطل غازی (عون عرف قطب غازی) بن عبدالمنان بن محمد حنفیہؓ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ" کتاب ہذا کے مطابق سالار مسعود غازی سلطان محمود غزنوی کے بھانجے تھے اور 424 ہجری میں شہادت پائی۔

تبصرہ: کتاب ہذا 135 سال قبل عنایت حسین بلگرامی نے تالیف فرمائی جس میں حضرت سالار مسعود غازی کا مکمل شجرہ نسب درج ہے کتاب ہذا میں سالار مسعود غازی کے دوران ہند جہاد کی مکمل تفصیل درج ہے اور آپ کی شہادت 424ھ کو بہرائچ میں ہوئی سلطان محمود غزنوی کے بھانجے ہیں اور حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد سے ہیں۔

36۔ گلوسری آف دی ٹرائبز اینڈ کاسٹس (1892ء)

گلوسری آف ٹرائبز اینڈ کاسٹس میں درج ہے:۔ "ایک روایت کے مطابق اعوان جو عرب ماخذ کے دعویدار ہیں قطب شاہ کی اولاد ہیں اور ہندوستان پر حملہ آور ہونے والی مسلمان افواج کے ساتھ بطور "مددگار" گئے۔ کپورتھلہ میں ایک اور روایت انہیں علوی سادات ثابت کرتی ہے جنہوں نے عباسیوں کی مخالفت کی اور بھاگ کر سندھ آ گئے، بالآخر وہ سبکتگین کے حلیف بنے جس نے انہیں اعوان کا خطاب دیا لیکن اس قبیلے کے بارے میں دستیاب بہترین بیان یہ ہے کہ اعوان یقیناً عرب ماخذ رکھتے ہیں اور قطب شاہ کی نسل سے ہیں۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ وہ ہرات پر حکومت کرتا تھا اور ہندوستان پر محمود غزنی کے حملے کے وقت اس کے ساتھ مل گیا۔ اس کے بیٹوں میں سے چھ ساتھ آئے: گوہر شاہ یا گورارا جو سکیسر کے قریب آباد ہوا؛ کلان شاہ یا کلگان جو دھن کوٹ (کالاباغ) کے قریب آباد ہوا؛ چوہان جس نے دریائے سندھ کے قریب پہاڑیوں کو بسایا۔ کھوکھر یا محمد شاہ جو چناب کے کنارے مقیم ہوا؛ توری اور جھجھ جن کی اولادیں اب بھی تیراہ اور گردونواح میں

آباد بتائی جاتی ہیں۔۔۔قطب شاہ کی اولاد ہونے کے دعویدار ہونے کے باعث اعوانوں کو اکثر قطب شاہی بھی کہا جاتا ہے“
مزید گلوسری آف ٹرائبز کی اصل عبارت بھی ملاحظہ ہو۔

Glossary of the Tribes and Castes of the Punjab & North West Frontier Province Based on the Census Report for the Punjab 1883 by late Sir DENZIL EBBETSON,K.C.S.I., and the Census Report for the Punjab, 1892, by the Hon. Mr. E.D.Mac LAGAN,C.S.I., & compiled by H. A. ROSE VOL-II,1911,Page No.26 as appended below:-"Awans, who claim Arab origin, are descendants of Qutb Shah, him self descended from Ali, and were attached to the Muhammadan armies which invaded as auxiliaries,whence their name. In Kapurthala a moer precise version of their legend makes them Alwi Sayyids, who opressed by the Abbassides, sought refuge in Sindh; and eventually allied themselves with Sabuktagin, who bestowed on them the title of Awan. But in the best available accounts of the tribe the Awans are indeed to be of Arabian origin and deseendants of Qutb Shah, but he is said to have ruled Herat and to have joined Mahmud of Ghazni when he invaded India. With him came six of many sons: Gauhar Shah or Gorrara, who settled near Sakesar: Kalan Shah or Kalgan who settled at Dhankot(Kalabagh): Chauhan who coloniesed the hills near the Indus: Khokhar or Muhammad Shah who settled on the Chenab: Tori and Jhajh whose deseendants are said to be still found in Tirah and elsewhere...As claiming descent from Qutb Shah the Awans are often called Qutb-shahi, and sometimes style themselves Ulvi(Alvee). List of Awan sub-claus mentioned as: Bagwal, Bajra, Biddar, Chandhar, Gorare, Harpal, Jajkhuh, Jand, Jhan, Khambre, Kalgan, Malka, Mandu, Mangar, Mirza, Pappan, Ropar,etc.

تبصرہ: گلوسری آف دی ٹرائبز اینڈ کاسٹس آف دی پنجاب اینڈ نارتھ ویسٹ فرنٹئر پراونسیز کے مصنف ای ڈی میکلیگن اینڈ ایچ اے روز نے سر ڈینزل ایبٹسن KCSI کی پنجاب مردم شماری رپورٹ 1892ء کی بنیاد پر مرتب کی اور یہ پہلی مرتبہ 1911ء میں شائع ہوئی تھی۔ خلاصہ یہ ہے کہ اعوان قبیلہ نے جو روایات صدیوں سے سن رکھی تھیں وہ انہوں نے انگریزوں کے سامنے بیان کی کہ وہ قطب شاہ غزنوی کی اولاد سے ہیں جو سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد ہند میں رہا اور شجرہ نسب حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ملتا ہے اور گولڑہ، محمد شاہ، مزمل علی کلگان، زمان علی کھوکھر اور چوہان وغیرہ سب ہی قطب شاہ غزنوی کی اولاد ہیں نہ کہ قطب شاہ بغدادی کی۔

37۔ پنجاب کاسٹس از سر ڈینزل ابٹسن (1881ء)

پنجاب کاسٹس از سر ڈینزل ابٹسن 1881ء کی مردم شماری رپورٹس کا ترجمہ پنجاب کی ذاتیں کے صفحہ 389 تا 398 پر اعوان قبیلہ کے حوالہ سے درج کیا مختصراً لکھا جاتا ہے۔ ”میں نے اعوانوں میں ان سب کو بھی شامل کیا ہے جنہوں نے خود کو قطب شاہی بتایا۔ وہ خود کو غزنی کے قطب شاہ کی نسل سے قرار دیتے ہیں جو حضرت علی کی کسی دوسری بیوی کی اولادوں میں سے تھا نہ کہ حضرت فاطمہؓ کی۔ قطب شاہ تقریباً 1035ء میں ہرات سے آکر پشاور کے نواح میں رہائش پذیر ہوا۔ اس کے بعد سے وہ کوہستان نمک میں پھیل گئے اور اپنے آزاد قبیلہ تشکیل دیئے جن میں سے کالاباغ کا سردار بطور قبیلوی سربراہ تسلیم کیا گیا۔ مسٹر برانڈرتھ کی رائے میں یہ امکان زیادہ غالب ہے کہ وہ ”بیکٹرین یونیوں کی وہ اولادیں ہیں جنہیں خانہ بدوش تاتاری قبائل نے بلخ سے جنوب کی طرف دھکیل دیا اور وہ ہرات سے ہندوستان کی جانب

مڑ گئے۔۔مزید لکھتے ہیں اعوان گزشتہ 600 سال سے میانوالی کے خطہ کوہستان نمک میں بلاشرکت غیرے قابض رہے ہیں۔ مسٹر تھامسن نے اپنی جہلم سٹلمنٹ رپورٹ کے سیکشن 73 اور 74 میں اس حوالے سے بات کی ہے وہ اپنے اس نتیجے کی حمایت میں کافی ٹھوس دلائل پیش کرتے ہیں کہ اعوان ایک جٹ نسل ہیں۔ مسٹر تھامسن نے اعوانوں کو اپنی عادات واطوار میں صاف گو اور خوشگوار، لیکن کینہ جو پرتشدد اور فرقہ وارانہ کہا۔ کرنل ڈیویز بھی ان کے بارے میں پسندیدگی کے ساتھ سوچتے ہیں وہ لکھتے ہیں کہ اعوان ایک بہادر اور پرجوش لیکن نہایت آرام طلب نسل ہیں۔۔وغیرہ۔

تبصرہ: کتاب ہذا میں بھی قدیم روایت قطب شاہ غزنوی حضرت علیؓ کی غیر فاطمی اولاد سے ہیں نہ کہ قطب شاہ بغدادی۔

38- Revised Settlement District Shahpur 1866The claim of deseent from Qutb Shah, who him self said to have been deseendant of Hazarat Ali son of Hazrat Abu Talib by other wives than Hazrat Fatima daughter of Hazrat Muhammad (P.B.U.H).(Ref: Revised Settlement District Shahpur 1866)

39- Jehlum Ghazatt 1904 part "A"The Awan has been Muslaman from the begining and are Arabian orign and are descended from one Qutab Shah Ghazi and through him Hazrat Ali(RA) the son in law of Hazrat Muhammad(P.B.U.H) and Qutab Shah ruled in Herat but joined with his followers Sultan Mehmood Ghazni in invation of Indus receiving the name of Awan or Helper.(Ref: Jehlum Ghazatt 1904 part "A")

39۔ ہزارہ گزیٹیئر (1884ء)

ہزارہ گزیٹیئر 1884ء از ایچ ڈی واٹسن اس کا ترجمہ پروفیسر افتخار احمد نے کیا اور 2010ء میں مکتبہ جمال لاہور نے شائع کیا کے صفحہ 44 پر درج ہے ”اعوان تمام ضلع میں پھیلے ہوئے ہیں۔ یہ ہر دوسرے قبائل کے ساتھ آباد ہیں ان کی تعداد 90474 ہے۔ یہ توانا، خوش اخلاق اور عمدہ کاشتکار ہوتے ہیں۔ ان میں زیادہ تر قطب شاہی ہیں۔ دوسری اہم شاخیں کھوکھر اور چوہان ہیں۔ سب سے اہم خاندان سکندرپور قاضیوں کا ہے ان کا تعلق گولڑہ قطب شاہیوں سے ہے۔ ان کا سردار قاضی عبدالغفور کا پوتا قاضی فضل الٰہی ہے قاضی عبدالغفور میجر ایبٹ کا دست راست تھا۔ اس کے پاس 2000 سے زائد کی جاگیر ہے اور وہ ہری پور کا میونسپل کمشنر بھی ہے اس خاندان کا ایک اور سرکردہ ممبر قاضی عبداللہ جان سب رجسٹرار ہری پور ہے۔ اس کا والد خان صاحب قاضی میر عالم مشہور کمشنر تھا ریٹائرمنٹ کے بعد اسے اعزازی مجسٹریٹ درجہ اوّل بنا دیا گیا“۔

40۔ تاریخ علوی اردو (1892ء):

تاریخ علوی اردو مولوی حیدر علی لدھیانوی نے 1892ء میں لکھی اس میں قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا شجرہ نسب حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے درج ہے۔ چونکہ اس قبیلہ نے بنوامیہ، بنوعباس اور اہل ہنود کے خلاف جہاد کیا اور چھاپہ مار کارروائیاں کیں۔

تبصرہ: اعوان قبیلہ کی سب سے پہلی اردو کتاب شائع ہوئی جس میں اعوانوں کا شجرہ نسب صدیوں پرانی قدیم سینہ بہ سینہ روایات کے مطابق قطب شاہ غزنوی از اولاد حضرت محمد حنیف بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے درج کیا گیا۔

41۔ تذکرۃ الانساب (1322 ہجری):

تذکرۃ الانساب تالیف مولانا سید امام الدین احمد بن مولانا مفتی سید عبدالفتاح 1322 ہجری کے صفحہ 31 پر یوں درج ہے ”سید سالار مسعود غازی شہید قدس سرہ نسب نامہ آپ کا سید مسعود غازی بن سید محمود عرف میرسا ہو بن سید عبداللہ عرف عطا اللہ بن سید رحمت اللہ بن سید عبدالکریم بن امیر حمید بن محمد حنیف بن امیر المومنین سیدنا علی مرتضٰی

کرم اللہ وجہہ یہ بزرگ قدمائے اولیائے کاملین اور مشاہیر کبرائے سادات سے ہیں والدہ آپ کی ستر معلیٰ سلطان محمود سبکتگین کی حقیقی بہین تھیں 21 رجب 405ھ کو پیدا ہوئے اور 424ھ کو کافروں کے ہاتھ سے جہاد میں شہید ہوئے اور بہرائچ میں دفن ہیں۔لقب آپ کا سلطان الشہداء ہے۔''

تبصرہ: مولف مذکور نے شجرہ نسب مکمل درج نہیں کیا۔البتہ مولف کا اس بات پر اتفاق ہے کہ میر ساہو بن عطا اللہ کے فرزند تھے اور حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہیں۔

42۔ تاریخ اودھ (1914ء):

تاریخ اودھ تالیف مولانا حکیم محمد نجم الغنی خان رامپوری نے 1914-1910 کے ص 11 پر پروفیسر محمد ایوب قادری کتاب ہذا کی جلد اوّل کے مقدمہ میں رقمطراز ہیں ''مسلم اقتدار کی روایت کا آغاز سالار مسعود غازی کی مجاہدانہ سرگرمیوں سے ہوا سالار مسعود کا مزار بہرائچ میں واقع ہے''۔تاریخ اودھ حصہ سوم کے ص 271 تا 273 پر یوں درج ہے ''سالار مسعود غازی کی حقیقت۔نواب آصف الدولہ کا ان کے میلے کو جانا اوپر بیان ہوا ہے اس لیے انکی حقیقت پر یہاں روشنی ڈالتا ہوں۔بہرائچ مقامی نام لکھنو سے ۸۰ میل اتر کی جانب ہے۔یہاں سالار مسعود غازی کی درگاہ اور رجب سالار کا مقبرہ ہے۔سنتے ہیں کہ رجب سالار تغلق شاہ کے بھائی تھے اور سالار مسعود غازی کے حق میں اختلاف ہے۔مناقب اولیاء میں لکھا ہے کہ اولاد محمد بن حنفیہ سے ہیں جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بیٹے تھے۔مرآت الاسرار میں ان کو سید علوی بتایا ہے۔محمود غزنوی کے بھانجے تھے ان کی ماں کا نام ستر معلےٰ ہے اور باپ کا نام سالار ساہو ہے۔21 رجب 405 ہجری روز یکشنبہ کی صبح صادق کے وقت اجمیر میں پیدا ہوئے مرات الاسرار میں ان کی ولادت 21 شعبان کی لکھی ہے (تولد ناصر دین) تاریخ ولادت ہے غزانامہ مسعود سے معلوم ہوتا ہے کہ سومنات معروف بہ دوار کا زمین گجرات علاقہ جونا گڑھ کی لڑائی میں سلطان محمود کے ساتھ شریک تھے۔جب سلطان رائے جیپال کو مغلوب کر کے مع مال غنیمت غزنی کو لوٹ گیا تو مسعود ہندوستان میں رہ گئے بہت سے مقامات فتح کر کے مال اور سپاہ کثیر جمع کی۔دہلی کے راجہ رائے سیپال اور اس کے بیٹے گوپال سے سخت معرکہ پیش آیا گوپال کے ہاتھ سے ان کی ناک پر زخم آیا اور ایک دانت بھی ٹوٹ گیا لیکن فتح ان ہی کے ہاتھ میں رہی سالار مسعود نے سلطان محمود کے نام کا خطبہ پڑھا اس کے بعد قنوج کو گئے اور دریائے گنگا کے کنارے مقام کیا اجیپال ان کے مقابلے کی تاب نہ لایا اطاعت اختیار کی۔سالار نے اکثر رایان اطراف کو شکست دے کر مطیع کیا۔ابو محمد چشتی کے مرید تھے۔بہرائچ میں ایک ہندو فقیر بالا رکھ نامی رہتا تھا مسعود نے جہاد کے لیے اس مقام پر چڑھائی کی اور سورج کنڈ کو جو ہندوؤں کا معبد عظیم تھا مسمار کیا وہاں رائیوں سے سخت لڑائی ہوئی شہر دیو کے ہاتھ سے ان کی شہ رگ پر ایک تیر لگا جس سے روح بدن سے پرواز کر گئی وہیں دفن ہوئے 21 رجب 405 ہجری تاریخ ولادت ہے اٹھارہ سال گیارہ مہینے 24 روز دنیا کی ہوا کھائی انیسویں سال اوّل وقت عصر روز یکشنبہ 14 رجب 424 ہجری کو شہادت پائی درگاہ ان کی اہل عالم کی زیارت گاہ ہے سال میں ایک بار میلا ہوتا ہے دور دور سے لوگ میدنی کے ہمراہ آتے ہیں اجلاف قوم کے آدمی دور ونزدیک سے لال لال نیزوں کے ساتھ ہزاروں دُفائی گانے بجاتے ساتھ لے کر اپنی اپنی بستیوں سے نکلتے ہیں اور یہاں آکر نذر وتحائف گذارنتے ہیں غرضیکہ جیٹھ کا پہلا اتوار اس میلے کا پہلا دن عوام میں جو بالا پیر نام سید مسعود کا مشہور ہے وہ بالا رکھ کی رعایت سے ہے بالا سے مراد بالا رکھ اور پیر سے مقصود سید مسعود ہے۔مقبرہ سید مسعود میں سیدھی طرف ایک گوشے میں چھوٹا سا گول حوض ہے اس کو بالا کنڈ کہتے ہیں کوئی ہندو اس کو اگن کند بالا رکھ اور کوئی بالا رکھ کو دھونی ظاہر کرتا ہے قبر کی نذر کا مال مجاوران درگاہ اور کنڈ کو پوجا کے محاصل پنڈے قوم ہندو پاتے ہیں مجاوروں اور پنڈوں کے باہم اس آمدنی میں کچھ رسم اور معاہدہ ہے''۔

تبصرہ: کتاب ہذا کے مطابق بھی سالار مسعود غازی حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہیں

اور 424 ہجری کو شہادت پائی سلطان محمود غزنوی کے بھانجے تھے۔

43۔ آئینہ قریش اردو (1916ء)

آئینہ قریش ،سردار محمد اکرم خان ،ریاست پونچھ نے 1916ء لکھی جس کے صفحہ 30 پر رقمطراز ہیں ''حضرت امام حنیف بن حضرت علی کی اولاد سے فرقہ اعوان مشہور بہ آوان موجود ہے یہ قوم قطب شاہ بادشاہ ہرات کی نسل سے ہے جس کا شجرہ نسب بارہویں پشت کو جناب حنیف سے ملتا ہے اس واسطے انہیں قطب شاہی اعوان کہتے ہیں''

تبصرہ: آئینہ قریش ڈھونڈ عباسی قبیلہ کی تاریخ ہے جس میں درج ہے کہ حضرت امام حنیف بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے اعوان ہیں اور قطب شاہ ہرات کی نسل سے ہیں جو حضرت محمد حنفیہ کی اولاد سے ہیں۔

44۔ بحرالجمان فی مناقب حالات سیّدالانس اردو (1332 ہجری):

بحرالجمان فی مناقب حالات سیّدالانس ترجمہ اردو تذکرۃ السادات المقلب آل سرور کائنات مترجم السید محبوب شاہ الحسنی والحسینی اشاعت 1332ھ کے صفحہ 135 حصہ چہارم پر ابوالقاسم محمد الاکبر معروف امام حنیف کی اولاد سے سالار مسعود غازی کا شجرہ نسب یوں درج ہے'' سعید الدین سالار مسعود غازی بن سالار ساہو غازی [برادر سالار قطب حیدر غازی و سالار سیف الدین علوی] بن عطا اللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن سید شاہ غازی بن محمد آصف غازی بن عون عرف قطب غازی بابا [جداعلیٰ قطب شاہی علوی اعوان] بن علی بن ابوالقاسم محمد الاکبر۔ ص 135 پر ''عون عرف قطب غازی بابا'' بن علی بن ابوالقاسم محمد الاکبر معروف امام حنیف درج ہے اس کے علاوہ حضرت بابا سجاول علویؒ قادری کا نسب نامہ بھی یوں درج ہے۔نمبردار محمد امیر خان بن میر عالم خان بن شیر زمان بن محمد خان بن قمر علی بن سردار خان بن پئی خان بن بخش بن ہنس خان بن جس خان بن بگاہ خان بن چن بن حسین بن دین بن دہسر بن کہیا بن انب بن سجالف مشہور بابا صاحب بن بابا پہیو بن مہاپال بن کالا بن کامل بن سہار بن کلی بن کلگان بن قطب شاہ بابا سے ہوتا ہوا شاہ حمید بن ابوالقاسم محمد الاکبر معروف امام حنیف تک درج ہے۔

تبصرہ: بحرالجمان فی مناقب حالات سیّدالانس کے ص 135 پر ''عون عرف قطب غازی بابا'' بن علی بن ابوالقاسم محمد الاکبر معروف امام حنیف کی اولاد سے سالار مسعود غازی قطب شاہی علوی اعوان کا شجرہ نسب درج ہے جو اوپر درج کیا جا چکا ہے۔اس کے علاوہ سالار مسعود غازی قطب شاہی علوی اعوان کا یہی شجرہ نسب منبع الانساب فارسی 830ھ، تحقیق الاعوان 1966ء تاریخ علوی اعوان 1999ء میں بھی درج ہے۔حضرت بابا سجاول علویؒ قادری کا نسب نامہ جو اوپر درج کیا جا چکا ہے قطب شاہ بابا سے ہوتا ہوا شاہ حمید بن ابوالقاسم محمد الاکبر معروف امام حنیف تک درج ہے یہ شجرہ نسب شہیلہ مانسہرہ میں آباد کھیا آل شاخ کا ہے جو سید محبوب شاہ داتا نے بحرالجمان میں درج کیا ہے اس میں قطب شاہ سے اوپر القابی نام درج ہیں جو تاریخ علوی میں مولوی حیدر علی نے بھی درج کیے ہیں ایک بات جو دونوں شجر ہائے نسب میں مشترک ہے وہ قطب شاہ بابا از اولاد حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ یعنی دونوں قطب شاہی علوی اعوان ہیں اور دونوں حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہیں۔واضع ہو کہ بحرالجمان میں سید محبوب شاہ نے حضرت عباس علمدار کی اولاد سے عبدالرحمٰن چشتی کے جد امجد شیخ دانیال کا ذکر کرتے ہوئے ستر کھانڈیا درج کیا ہے اس کے علاوہ حضرت عباس علمدارؓ کی اولاد ہرات، طبرستان، مروہ، یمن مکہ ، مدینہ، کوفہ ومشہد میں آباد ہونا درج ہے۔نسب قریش عربی، تہذیب الانساب عربی، منتقلۃ الطالبیہ، مہاجران آل ابی طالب، المنتخب فی نسب قریش وخیار العرب عربی، بحرالانساب، مرات مسعودی، مرات الاسرار وغیرہ سے اعوانوں کا بنی عون ، اور عون کی نسبت سے اعوان اور قطب غازی کے حوالہ سے قطب شاہی کہلانا اور عون بن علی بن محمد الاکبر

المعروف محمد حنفیہ سے تصدیق ہو چکا۔

45۔ تاریخ حیدری اردو (1922ء):

مولوی حیدر علی لدھیانوی نے تاریخ حیدری 1909ء میں تالیف کی جوان کی وفات کے بعد 1922ء میں ان کے بیٹے نے شائع فرمائی اس کے ص 7 پر قطب شاہی علوی اعوانوں کا یہ شجرہ نسب یوں درج ہے "میر قطب حیدر بن میر عطا اللہ بن طاہر غازی بن طیب غازی بن عمر غازی بن محمد غازی بن محمد آصف غازی بن بطل غازی [عون عرف قطب غازی] بن [علی] عبدالمنان غازی بن عون سکندر غازی بن محمد حنفیہ بن علی مرتضیٰؓ"۔

تبصرہ: مولوی حیدر علی لدھیانوی نے 1896ء میں اعوانوں کی تاریخ علوی تالیف فرمائی اس کے بعد تاریخ حیدری تالیف فرمائی دونوں کتب میں اعوان قبیلہ کا شجرہ نسب حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی پشت سے لکھا۔شجرہ ہذا میں عبدالمنان کے والد کا نام عون لکھا گیا ہے جبکہ عون ان کے بیٹے ہیں یعنی عون عرف قطب غازی لقب بطل غازی بن علی عبدالمنان غازی بن حضرت محمد الاکبر (محمد حنفیہؒ) بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔مولوی حیدر علی لدھیانوی نے اپنی دونوں کتب میں قدیم صدیوں پرانی روایات کے مطابق ہے اعوان قبیلہ کا شجرہ نسب حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علیؓ سے ہی درج کیا ہے۔شجرہ ہذا کی تصدیق درجنوں انساب کی کتب سے ہوتی ہے۔

46۔ نزہتہ الخواطر عربی (1341 ہجری):

نزہتہ الخواطر از المورخ الھند الکبیر الشریف عبدالحی بن فخر الدین الحسینی مطبوعہ 1341ھ میں عون قطب غازی بن علی بن محمد الاکبر (محمد حنفیہؒ) کی اولاد سالار مسعود غازی کے حوالہ سے ص 80 پر یوں رقمطراز ہیں "سالار مسعود بن ساھو بن عطا اللہ الغازی المجاہد فی سبیل اللہ الشہید المشہو ربارض الھند کان من نسل محمد بن الحنفیہ العلوی"۔

تبصرہ: نزہتہ الخواطر کے مولف نے سالار مسعود غازی سے متعلق دیگر روایات بھی تحریر کی ہیں لیکن وہ اس بات پر متفق ہیں کہ سالار مسعود غازی، محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہیں۔

47۔ تاریخ اقوام پونچھ (1935ء):

تاریخ اقوام پونچھ کشمیر کے معروف مولف محمد الدین فوق نے 1935 میں تالیف فرمائی فوق نے زاد الاعوان و باب الاعوان سے استفادہ کیا اور میزان قطبی اور میزان ہاشمی کا بھی حوالہ دیا۔فوق تاریخ اقوام پونچھ کے مولف ص 630 پر رقمطراز ہیں "جالندھر، امرت سر، ہزارہ، اور کشمیر اور پونچھ وغیرہ میں ایسے اعوانوں کی تعداد کئی ہزار تک ہے جو اپنے آپ کو امام محمد بن حنفیہ کی اولاد سے ظاہر کرتے ہیں۔صرف پونچھ ہی میں ان کی تعداد تین ہزار کے قریب بتائی جاتی ہے۔یہ لوگ اپنی قوم اور اپنے بزرگوں کی سینہ بہ سینہ روایات پر سختی سے عامل ہیں۔ان کا دعویٰ ہے کہ وہ اعوان ہیں اور امام محمد بن حنفیہ کی اولاد ہیں اس سلسلہ میں پونچھ کے حنفیہ اعوانوں کا ایک شجرہ راقم مولف کی نظر سے گزرا ہے۔جو عون بن محمد الحنفیہ بن حضرت علی سے شروع ہوتا ہے اور جس کی آٹھ دس پشتوں کے بعد ایک نام قطب شاہ بھی آتا ہے۔پھر اسی قطب شاہ کی پندرہویں پشت میں سادم خان بن سجاول خان علاقہ پکھلی (ہزارہ) سے پونچھ کی حدود میں داخل ہوتا ہے جس کو سنگولہ کے حنفیہ اعوانوں کے قول کے مطابق آج (1935ء) چار سو سال سے زائد عرصہ گزر چکا ہے اور چونکہ سادم خان سے میاں زمان علی خان جن کی عمر اس وقت نوے سال کے قریب ہے۔12 پشتیں ہوتی ہیں اور مورخوں کے اس متفقہ قول کے مطابق کے تین پشتوں میں سو سال شمار ہوتا ہے۔

تبصرہ: زاد الاعوان اور باب الاعوان کی اشاعت کے بعد بھی پونچھ اور ہزارہ کے اعوانوں نے اپنا شجرہ نسب حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علیؓ سے ہی درست جانا جس کا ذکر محمد دین فوق نے تاریخ اقوام پونچھ میں کیا ہے محمد دین فوق نے ایک الگ باب اعوانان سنگولہ وغیرہ کے نام سے قائم کرتے ہوئے ان کے شجر ہائے نسب کو درست تسلیم کیا کتاب ہذا سے یہ بات بھی تحریری طور پر واضع ہو جاتی ہے کہ پونچھ کے اعوانوں کی شہرت بلدی پونچھ ہی کی سرزمین میں چار سو سال سے

زائد قدیم چلی آرہی ہے اس بات کی واضع تصدیق ہے کہ پونچھ اور ہزارہ کی قدیم صدیوں پرانی روایات حضرت محمد حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کی اولاد سے ہیں جو کہ درجنوں انساب کی قدیم کتب سے تصدیق ہوتا ہے۔

48۔ تاریخ الاعوان (1956ء):

تاریخ الاعوان (1956ء) ملک شیر محمد اعوان آف کالاباغ 1956 میں تالیف کی جس کے مطابق قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہے۔

49۔ تحقیق الافغان یعنی تحقیقات سمیع المعروف بہ تاریخ اقوام پکھلی (1966):

تحقیق الافغان یعنی تحقیقات سمیع المعروف بہ تاریخ اقوام پکھلی تالیف سمیع اللہ جان کے صفحہ 295 پر شجرہ قومیت قطب شاہی اعوان: قاضی شمس الدین سید پوری بن قاضی گل محمد خان بن حافظ محمد خان بن خان محمد خان بن حافظ نور محمد خان بن حافظ غلام محمد خان بن دین محمد خان بن عباس خان بن شاہ نواز خان بن محمد یار خان بن اللہ داد خان بن شاہ نواز خان بنب محمد نواز خان بن محمد اقبال خان بن محمد سکندر خان محمد اکبر خان بن محمد اللہ خان بن بہلولہ شاہ بن بڈھار شاہ بن سجاق شاہ بن پیر زمان علی شاہ بن پیر قطب شاہ۔مزید لکھا ہے کہ حضرت قطب شاہ سے ہی اعوان قطب شاہی مشہور ہیں سے اوپر شجرہ نسب بالکل صاف حضرت محمد الاکبر المعروف امام حنیف بن حضرت علیؓ سے ملتا ہے۔

50۔ تحقیق الاعوان اردو (1966ء):

ایم خواص خان ہزاروی نے تحقیق الاعوان 1966ء میں تصنیف فرمائی اس کے ص 156 پر عون عرف قطب غازی کی اولاد کا شجرہ نسب یوں لکھا ہے "سعید الدین سالار مسعود غازی بن سالار ساہو غازی بن عطا اللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن سید شاہ غازی بن محمد آصف غازی بن عون عرف قطب غازی بابا بن علی بن محمد الاکبر بن حضرت علی بنو علویہ۔

تبصرہ: خواص خان گولڑہ اعوان جہنیں ہم بابائے اعوانان ہزارہ کے لقب سے پکارتے ہیں نے ملک بھر سے اعوانوں کے 36 شجر ہائے نسب حاصل کیے جو مولوی نور الدین مولف زاد الاعوان کو بھی پیش کیے گئے تھے ان ہی میں سے شجرہ شمارہ نمبر 31 جو اوپر درج کیا جا چکا ہے بھی تھا۔شجرہ ہذا مولف منبع الانساب فارسی 830ھ، مولف بحر الجمان اور کتاب مستطاب آئینہ اعوان نے بھی اپنی اپنی کتب میں درج کیا جناب خواص خان گولڑہ اعوان نے اس دور میں بڑی محنت اور عرق ریزی سے تحقیق الاعوان تالیف فرمائی جو 450 صفحات پر مشتمل ہے مولف کا اعوانوں 36 شجر ہائے نسب درج کرنے سے مراد یہ بھی کہ اعوانوں کی شہرت بلدی ان شجر ہائے نسب سے حضرت محمد حنفیہ ہی کی ہے۔تحقیق الاعوان کا خلاصہ یہ ہے کہ قطب شاہی علوی اعوان حضرت محمد حنفیہ ہی کی اولاد سے ہیں جو کہ درست اور مبنی بر حقائق ہے شجرہ نسب سریل نمبر 31 قدیم انساب کی کتب سے تصدیق ہوتا ہے۔جناب خواص خان کی ان ہی خدمات کو داد تحسین پیش کرتے ہوئے جناب محبت حسین اعوان نے ان کی کتاب کے نام سے "ادارہ تحقیق الاعوان" قائم کیا تا کہ بابائے اعوانان ہزارہ کا نام تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے۔

51۔ الاعوان لاہور 1970ء:

عنایت اللہ حنفی چشتی صاحب چکڑالہ کے رہنے والے ہیں کا تحقیقی مقالہ جو کہ 17 صفحات پر مشتمل ہے اور یہی مقالہ ضیائے سون-1983 کے مجلّہ میر قطب شاہ نمبر میں سید سعید احمد ہمدانی صاحب نے شائع کیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ قدیم روایات اور دلائل کے مطابق اعوان حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علیؓ کی اولاد سے ہیں اور سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد میں شریک ہوئے مکمل تفصیلات ضیائے سون میں درج ہے جو کہ ڈگری کالج نوشہرہ سے شائع ہوا تھا۔

52: تذکرہ الاعوان 1977ء:

تذکرہ الاعوان بھی ملک شیر محمد اعوان آف کالاباغ کی تالیف ہے جو انہوں نے ستمبر 1977ء میں شائع

کی۔ ملک امیر محمد خان نواب آف کالاباغ چیف آف اعوان سابق گورنر مغربی پاکستان آپ کے بہنوئی تھے۔ ملک صاحب نے اپنی دونوں کتب میں مولوی نورالدین مرحوم کی کتب زادالاعوان و باب الاعوان کے مندرجات سے اختلاف کیا ہے۔ تذکرۃ الاعوان کے صفحہ 49 تا 57 تک پر انہوں نے زادالاعوان اور باب الاعوان کے ماخذ پر طویل بحث کی ہے۔

تبصرہ: کتاب ہذا کا میں اہم بات یہ ہے کہ مولوی نورالدین مرحوم سے علم الانساب کے بہت بڑے ماہر حضرت پیر غلام دستگیر نامی صاحب نے میزان قطبی، میزان ہاشمی اور خلاصۃ الانساب برائے مطالعہ طلب کیں تو مولوی صاحب نے غلام دستگیر نامی صاحب کے سامنے اس حقیقت کا اعتراف کیا کہ میزان قطبی، میزان ہاشمی اور خلاصۃ الانساب کی کوئی حقیقت نہیں۔ ملک شیر محمد اعوان نے صدیوں پرانی روایات اور دلائل، قدیم روایات سے یہ ثابت کیا کہ سب اعوان حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد سے ہیں نیز انہوں نے یہ بھی درج کیا کہ مولوی نورالدین صاحب نے پنجاب کے مختلف اضلاع سے اعوان خاندان سے شجرہ ہائے نسب منگوائے۔ چنانچہ انہیں پچاس شجرہ جات موصول ہوئے ان تمام شجرہ جات میں متفقہ طور پر قوم اعوان کا سلسلہ نسب حضرت محمد ابن حنفیہؓ کے واسطہ سے حضرت علیؓ تک پہنچتا تھا لیکن حکیم غلام نبی صاحب کو حضرت محمد بن حنفیہؓ کی نسبت حضرت عباس ابن علیؓ سے زیادہ عقیدت تھی۔ اس لئے انہوں نے مولوی نورالدین سے فرمائش کی کہ قوم اعوان کا مورث اعلیٰ حضرت عباس بن علیؓ کو کر دیا جائے۔ یہ تمام حقیقت آشکار ہو جانے کے بعد بھی لوگ میزان قطبی، میزان ہاشمی اور خلاصۃ الانساب کا حوالہ دیں تو اس سے بڑا المیہ اور کیا ہو سکتا ہے۔

53۔ تاریخ علوی اعوان اردو (1999ء) و 2009ء:

تاریخ علوی اعوان تالیف محبت حسین اعوان اس کا پہلا ایڈیشن 1999ء اور دوسرا ایڈیشن 2009ء میں شائع ہوا۔ ایڈیشن 1999ء کے صفحہ 260 پر لکھتے ہیں محمد الاکبر کے ایک پوتے کا نام عون تھا جو علی کے بیٹے تھے اور ان کی نسل چلی اسی عون کا نام سکندر ثانی مرات مسعودی میں لکھا گیا ہے۔ صفحہ 264 پر محبت حسین اعوان عبدالمنان بن محمد الاکبرؓ کے عنوان سے رقمطراز ہیں ''عون کا باپ علی تھا جو محمد الاکبر کا بیٹا تھا'' محبت حسین اعوان نے تاریخ علوی ایڈیشن 1999ء کے صفحہ 370 پر حصہ اول میں جمہرۃ النساب العرب کے حوالہ سے عبداللہ، عون، محمد عرف زبیر، عبیداللہ و حسن پسران علی بن محمد الاکبر (محمد بن حنفیہ) بن حضرت علیؓ بن ابی طالب درج کیے ہیں اور دوسرے حصے کا حوالہ تذکرۃ السادات بحرالجمان وغیرہ کے حوالہ سے شجرہ نسب مرتب کیا ہے لیکن کاتب کی غلطی کی وجہ سے عون بن علی کے بجائے عون عرف سکندر دوبارہ درج کرتے ہوئے خط کیشدہ محمد عرف زبیر بن علی بن محمد الاکبر درج ہوا ہے جو کہ سہواً کاتب کی غلطی ہے جس کی تصدیق تاریخ علوی ایڈیشن 1999ء کے ص 347 پر درج شجرہ شمارہ نمبر 28 تذکرۃ السادات بحرالجمان تالیف سید محبوب شاہ یوں ہے:۔ ''سعید الدین سالار مسعود غازی بن سالار ساہو غازی بن عطاءاللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن سید شاہ علی غازی بن آصف غازی بن عون عرف قطب غازی بابا بن علی بن محمد الاکبر بن حضرت علیؓ بنو علویہ (شجرہ از کتاب محبوب شاہ)۔

تبصرہ: محبت حسین اعوان کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں آپ نے 1975ء میں بابائے اعوانان ہزارہ خواص خان گولڑہ اعوان کی خدمات کے اعتراف میں ان ہی کی کتاب ''تحقیق الاعوان'' کے نام سے ادارہ تحقیق الاعوان کی بنیاد رکھی تا کہ خواص خان گولڑہ اعوان کا نام تاریخ میں زندہ رہے۔ جناب محبت حسین اعوان کے آباء واجداد کا تعلق آزاد کشمیر کے علاقہ پچہ شریف مظفر آباد سے ہے جو عبداللہ گولڑہ کی اولاد سے ہیں۔ تاریخ اقوام پونچھ ص 649 پر اعوان قطب شاہی موضع ارجہ تحصیل باغ کے عنوان میں درج ہے ''حافظ جان محمد خان کے بزرگ کئی پشتوں سے سون سکیسر ضلع شاہ پور پنجاب میں آباد چلے آئے تھے۔ لیکن حافظ جان محمد خود ضلع مظفر آباد علاقہ کشمیر میں آ کر آباد ہو گئے ان کے پانچ فرزند [۱۔ قاضی عبدالشکور، ۲۔ حافظ محمود، ۳۔ حافظ شیخ محمد، ۴۔ قاضی عبدالغفور، و ۵۔ قاضی عبدالکریم] قاضی شیر محمد [ولد قاضی عبدالغفور] کی اولاد ضلع مظفر آباد کے دیہات قومی کوٹ و پجیاں میں موجود ہے اور قاض گل محمد اور قاضی فتح محمد [پسران قاضی عبدالغفور] کی اولاد ضلع ہزارہ کے مواضعات بہنہ و مشنبہ میں آباد ہے یہ لوگ درس و تدریس کا کام کرتے ہیں ارضیات کے مالک بھی ہیں اور زمیندار پیشہ ہیں۔۔۔ حافظ جان محمد کی اولاد پونچھ کے کاغذات مال میں بھی اعوان

ہی درج ہے۔۔۔ص 651 موضع پچیری تحصیل باغ کی نقل جمعبندی مثل حقیقت بابت 1964 بکرمی [بمطابق 1900ء] میں نمبر کھتونی نمبر ۲۲ اور نمبر کھیوٹ نمبر ۱۱ پر نام اسامی کے خانہ میں عبدالمجید و عبدالغنی و عبداللطیف و عبدالعزیز پسران فیض طلب ساکنان ارجہ کی قوم اعوان درج ہے اور خانہ کاشت کے حوال میں خود کاشت لکھا ہے'' آپ کا شجرہ نسب مختلف کتب میں یوں تحریر ہے: ''محبت حسین اعوان بن محمد عبدالجلیل بن میاں میر حسن بن محمد نور بن قاضی تاج محمد بن قاضی عبدالشکور بن حافظ جان محمد بن مبارک خان بن فتح نور بن عبدالعزیز بن عبدالغفور بن چراغ بن سید ملک بن غلام مصطفیٰ بن احمد خان بن مہل خان بن تولال خان بن کالا خان بن لعل خان بن جموں خان بن گوندل خان بن ربیع بن دتو بن جوگی بن دیو بن ترکھو بن پیر مدھو بن طور بن بہادر علی بن حسن دوست بن احمد علی بن عبداللہ گولڑہ بن قطب حیدر شاہ غازی علوی (قطب شاہ ثانی) بن عطاءاللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ علی غازی بن محمد آصف غازی بن عون عرف قطب غازی لقب بطل غازی (قطب شاہ اوّل) بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد الاکبر (محمد حنفیہؒ) بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔'' جناب محبت حسین اعوان درجنوں کتب کے مصنف ہیں جن میں تاریخ علوی اعوان، اعوان اور اعوان گوتیں اور تاریخ خلاصۃ الاعوان عظیم شاہکار ہیں۔ تاریخ علوی اعوان کی اشاعت پر آپ کو تنظیم الاعوان پاکستان کی طرف سے شیلڈ، تنظیم الاعوان سندھ اور تنظیم الاعوان آزاد کشمیر کی جانب سے گولڈ میڈل اور اہلیان وادی سنگولہ آزاد کشمیر کی جانب سے پگڑی (دستار) عطا کی گئی جو تنظیم الاعوان آزاد کشمیر کے صدر گلزمان قاصد اور ملک اورنگزیب اعوان شادو آل برٹ مانسہرہ، علامہ حسن میر قادری امیر منہاج القرآن فرانس ساکن وادی سنگولہ اور راقم مولف (محمد کریم خان اعوان) اور دیگر معززین نے محبت حسین اعوان کو جلسہ عام منعقدہ بنی سنگولہ راولاکوٹ میں پہنائی۔

خلاصہ یہ ہے کہ جناب محبت حسین اعوان قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کی تاریخ کے محافظ کے طور پر فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ کی سرپرستی میں اعوان قبیلہ کی تاریخ پر تحقیق کرنے والے درجنوں تحقیق دان پیدا ہو چکے ہیں۔ اعوان قبیلہ کا شجرہ جو صدیوں سے سینہ بہ سینہ روایات اور شہرت بلدی از اولاد قطب شاہ غزنوی از اولاد حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؓ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بیان کیا جا رہا ہے کے قدیم مستند ماخذ بھی ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان نے حاصل کرتے ہوئے ان کتب کے اقتباسات اور ان پر تبصرہ شامل کتاب ہے۔

54۔ نسب الصالحین تالیف حاجی جہانداد اعوان (2000ء):

نسب الصالحین تالیف حاجی جہانداد خان نے 2000ء میں شائع کی کے ص 50 پر ابوالقاسم محمد الحنفیہ المعروف محمد اکبر و محمد حنیف کے فرزند علی عبدالمنان درج کیے ہیں کے ص 56 پر لکھتے ہیں کہ ''حضرت میر قطب حیدر کے بڑے بھائی امیر شاہو سالار سلطان محمود غزنوی کی فوج کے سالار اعلیٰ تھے اور سلطان محمود کے بہنوئی بھی تھے''۔

تبصرہ: مولف کتاب ہذا کا تعلق نالیاں پلندری آزاد کشمیر سے تھا نے بھی صدیوں پرانی روایات اور شہرت بلدی اور قدیم کتب کے حوالہ سے اعوانوں کا شجرہ نسب حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علیؓ سے لکھا ہے۔

55۔ تذکرہ (نوسادات قوموں کا جو کہ افغان مشہور ہیں) 2000ء:

تذکرہ نوسادات کا جو افغان مشہور ہیں حاجی اورنگزیب شاہ نے 2003ء میں تالیف کی جس کے صفحہ 168 پر لکھا ہے کہ اعوان سلطان محمود غزنوی کے ہمراہ آئے تھے ان کی اولاد اعوان ہے جو کہ اخون خیل کے نام سے مشہور ہے اور قطب شاہ بن غازی ملک جو سلطان محمود غزنوی کے ہمراہ تھے کی پشت سے ہیں جن کا سلسلہ نسب محمد الاکبر (محمد حنفیہ) بن علیؓ سے ملتا ہے۔

تبصرہ: مولف کتاب ہذا حاجی سید اورنگزیب شاہ مانسہرہ نے کتاب ہذا میں اعوان قبیلہ کو قطب شاہ غزنوی اور حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؓ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد درج کیا ہے۔

56۔ علوی اعوان قبیلہ مختصر تعارف (2000ء)

علوی اعوان قبیلہ مختصر تعارف وادی سون سکیسر کھبیکی کے عظیم ریسرچ سکالر حضرت علامہ یوسف جبریل کی

تالیف ہے 2000ء میں شائع ہوئی کے ص 10 پر رقمطراز ہیں ''اگر ایک شجرہ بھی اعوان قبیلہ کا نہ ہوتا، تو میں کہتا کہ اعوان قبیلے کا دادا حضرت عباسؓ نہیں، حضرت محمد ابن حنفیہؒ ہیں کیونکہ یہی روایت 1923 سے صدیوں پہلے تک اعوان قبیلے میں سینہ بہ سینہ چل رہی تھی کہ ''اعوان'' محمد ابن حنفیہ امام حنیفؓ کی اولاد میں سے ہیں اور اس روایت کی مضبوطی کا سبب سینہ بہ سینہ وہ تسلسل ہے جو حضرت امام حنیفؓ سے شروع ہوا اور نسل در نسل صدیوں تک قبیلہ اعوان میں جاری رہا۔ اگر شروع ہی سے یہ روایت چلی ہوتی کہ اعوان قبیلہ حضرت عباس کی اولاد ہے تو پھر کون سی ایسی ضرورت در پیش آئی کہ اعوانوں نے حضرت عباسؓ کو ہٹا کر حضرت محمد حنفیہؒ کو اپنا دادا بنالیا۔ کیا حضرت عباسؓ میں کوئی کمی نظر آئی۔ الحق کہ جو نظریاتی نقصان باب الاعوان اور زاد الاعوان نے اعوان قبیلے کو پہنچایا اس پر جتنا بھی ماتم کیا جائے کم ہے''۔ مزید صفحہ 159 پر آپ نے اپنا خاندانی شجرہ نسب یوں درج کیا ہے ''محمد یوسف جبریلؒ بن ملک محمد خان بن ملک فتح خان بن ملک گھیبہ بن ملک اللہ یار (جد اعلیٰ اللہ یار آل گوت) بن ملک عالم شیر (المعروف ملک شیر) بن ملک اعظم بن ملک دریا بن ملک طیب بن ملک محمدی بن ملک کمال بن ملک بابو بن ملک بھٹی بن ملک موروثی بن ملک پیلو بن ملک حاجی بن ملک ڈھلچی بن ملک جھام بن ملک نڈھا بن ملک گوندل بن ملک ربیعہ بن ملک ویتو بن ملک جوگی بن ملک دیو بن ملک ترکھو بن ملک پیر مدھو بن ملک طور بن ملک حسن دوست بن احمد علی مشہور بدر الدین بن عرف بدھو بن ملک عبد اللہ گولڑہ بن حضرت قطب حیدر شاہ غازیؒ از اولاد حضرت عون عرف قطب شاہ غازی بن علی عبد المنان بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ''۔

تبصرہ: علامہ یوسف جبریل رحمتہ اللہ علیہ کھبیکی وادی سون سکیسر کے سکونتی تھے جن کے بارے میں مولف مشاہیر سون نے صفحہ 139 تا 144 پر آپ کے حالات زندگی پر روشنی ڈالی ہے جس کے مطابق علامہ یوسف جبریل 17 فروری 1917ء میں کھبیکی وادی سون سکیسر میں پیدا ہوئے بے مثال یاداشت کے مالک تھے۔ آپ علوی اعوان قبیلہ کے معروف بین الاقوامی ریسرچ سکالر تھے آپ نے قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ پر رجزی ترانہ لکھا تھا جو راقم نے تاریخ قطب شاہی علوی اعوان کے آغاز میں شامل کرتے ہوئے کتاب کی زینت بنایا ہے اس ترانہ میں موصوف نے اعوان قبیلہ کی مکمل تاریخ اور شجرہ بیان کیا ہے۔ آپ کے فرزند شوکت محمود اعوان جنرل سیکرٹری ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان و سینٹرل ایگزیکٹو ممبر مرکزی ریسرچ کونسل و تحقیق الاعوان بک بورڈ ہیں۔ علامہ موصوف کی کتاب علوی اعوان قبیلہ مختصر تعارف کا خلاصہ یہ ہے کہ کہ اعوان قبیلے کا دادا حضرت عباسؓ نہیں، حضرت محمد ابن حنفیہؒ ہیں کیونکہ یہی روایت زاد الاعوان کی تالیف سے قبل صدیوں پہلے تک اعوان قبیلے میں سینہ بہ سینہ چل رہی تھی کہ ''اعوان'' محمد ابن حنفیہ امام حنیفؓ کی اولاد میں سے ہیں۔

57۔ تاریخ سادات وعلوی اعوان مشائخ (2001ء)

تاریخ سادات وعلوی اعوان مشائخ تالیف زین العابدین علوی کری روڈ راولپنڈی جو 2001ء میں شائع ہوئی کے ص 14 پر یوں رقمطراز ہیں ''سلطان محمود غزنوی کے عہد میں سالار ساہو، میر قطب شاہ اور سیف الدین سالار (تین بھائی) کے علاوہ سالار ساہو کے صاحبزادے سالار مسعود غازی نے پاک وس ہند میں کئی جہادی جنگیں لڑی ہیں جو کہ مراءۃ مسعودی سے ثابت ہے۔ حضرت قطب شاہ کا سلسلہ نسب وہاں اس طرح درج ہے حضرت قطب شاہ بن عطا اللہ شاہ غازی بن شاہ طاہر غازی بن شاہ عمر غازی بن شاہ بطل غازی بن شاہ عبد المنان غازی بن محمد بن حنفیہ بن حضرت علی۔ بعض شاہ عبد المنان عون سکندر غازی بن علی بن محمد بن حنفیہ بن علی لکھتے ہیں اور عون بن علی بن محمد حنفیہ بن علی کا نام معصب زبیری اور تاریخ آل ابوطالب میں بھی آتا ہے''۔

تبصرہ: کتاب ہذا کے مولف زین العابدین علوی کے مطابق بھی اعوان حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علیؓ کی اولاد ہیں۔

58۔ حقیقت الاعوان (2002ء)

حقیقت الاعوان، صوبیدار محمد رفیق علوی ساکن چکوال نے 2002ء میں شائع کی۔ آپ نے کتاب ہذا کے ص 52 پر مولوی ملنگ علی آف گفا نوالہ چکوال از اولاد میر عکاشہ جو کہ صرف صدیوں سے اعوان قبیلہ کے

نسب خواں ہیں اور سیالکوٹ کے میراثی کا 1855ء اور شاہ پور کے میراثی کے مطابق علوی اعوان قبیلہ کے جد اعلیٰ سالار قطب غازی علوی الحراتی بن عطا اللہ شاہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن عمر غازی بن محمد غازی [بن محمد غازی بن علی غازی] بن آصف غازی بن بطل غازی بن عبد المنان غازی بن عون علوی بن محمد القاسم المعروف محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم درج کیے ہیں۔ مزید ص 32 پر لکھتے ہیں سالار میر قطب غازی کے بھائی میر ساہو بھی غزنوی افواج کے سپہ سالار تھے۔ عطا اللہ شاہ کے تیسرے بیٹے میر سیف الدین تھے۔

تبصرہ: صوبیدار محمد رفیق علوی کا تعلق چکوال پنجاب سے تھا آپ نے قدیم روایات، شہرت بلدی اور قدیم گزیٹئر کے حوالہ سے یہ ثابت کیا کہ برصغیر پاک و ہند میں آباد قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ قطب شاہ علوی الحراتی از اولاد حضرت محمد حنفیہؓ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہے۔

59۔ تحقیق الانساب مشہور بہ تاریخ اقوام وقبائل جلد اول (2007):

تحقیق الانساب مشہور بہ تاریخ اقوام وقبائل جلد اوّل میں قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا شجرہ نسب حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے لکھا ہے۔

60۔ کتاب سلطان الشہداء (2008ء) علی گڑھ انڈیا:

کتاب سلطان الشہداء تالیف انجینئر محمد سمیع الدین 2008ء میں علی گڑھ سے شائع ہوئی۔ سلطان الشہداء سالار مسعود غازی قطب شاہی علوی اعوان ہیں آپ کتاب ہذا کے ص 12 پر رقمطراز ہیں ''آپ کے والد بزرگوار کا نام سالار ساہوؒ المخاطب بہ پہلوان لشکر اور والدہ کا نام ستر معلیٰ تھا جو سلطان محمود غزنوی کی حقیقی بہن تھیں۔ سلسلہ نسب اس طرح ہے: والد بزرگوار: سالار ساہوؒ بن عطا اللہؒ بن طاہر غازی بن طیب غازیؒ بن محمد غازیؒ بن عمر [علی] غازی بن ملک آصف غازی بن بطل غازی [عون عرف قطب غازی] بن عبد المنان [علی] بن محمد حنفیہؒ بن سیّدنا حضرت علیؓ۔ والدہ ماجدہ: ستر معلیٰ بنت سلطان سبکتگین بن جوقان بن قرا الحکم بن قزل ارسلان بن قرامان بن فردیز بن یزدجرد بن شیرویہ بن فردیز خسرو بن ہرمز بن کسرا'' کتاب ہذا میں جن جن علاقوں اور قبیلوں سے سالار مسعود غازیؒ کی جنگیں ہوئیں ان کا ذکر بھی تفصیل سے کیا ہے کتاب 300 صفحات پر مشتمل ہے۔

تبصرہ: کتاب سلطان الشہداء تالیف انجینئر محمد سمیع الدین 2008ء میں علی گڑھ سے شائع ہوئی۔ مولف نے خود زمینی حقائق کا مشاہدہ کرتے ہوئے اور قدیم کتب، روایات اور گزیٹیئر اور نقشہ جات اور سالار مسعود غازیؒ اور ان کے ساتھی شہداء کے مزارات کی تصاویر اور جنگی نقشہ جات بھی شامل کتاب کیے ہیں۔ اور یہ ثابت کیا ہے کہ سالار مسعود غازیؒ سلطان الشہداء ہندوستان ہیں اور آپ سلطان محمود غزنوی کے بھانجے ہیں آپ کا مزار مبارک بہڑائچ انڈیا میں مرجع خلائق عام ہے اور آپ حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہیں۔

61۔ اعوان اور اعوان گوتیں اردو (2006ء۔2013ء):

اعوان اور اعوان گوتیں ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے چیئرمین جناب محبت حسین اعوان نے 2006ء اور 2013ء میں شائع کی۔ اعوان اور اعوان گوتیں ایڈیشن 2013ء کے ص 20 کے مطابق عبد اللہ گولڑہ، محمد کندلان، مزمل علی کلگان، دریتیم جہاں شاہ، زمان علی کھوکھر، فتح علی، محمد علی، نادر علی، بہادر علی، کرم علی، نجف علی پسران قطب حیدر شاہ غازی (قطب شاہ) بن عطا اللہ غازی از اولاد حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ درج ہیں۔

تبصرہ: اعوان اور اعوان گوتیں محبت حسین اعوان کی معروف کتاب ہے جس میں سات سو کے قریب گوتیں اور ان کے شجرہائے نسب اور آبادی کے علاقے درج کیے گئے ہیں جس کے مطابق برصغیر پاک و ہند کے اعوان حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہ بن حضرت علیؓ کی اولاد ہیں۔

62۔ تحقیق الانساب مشہور بہ تاریخ اقوام وقبائل (2013):

تحقیق الانساب جلد دوم (راقم) مولف محمد کریم خان اعوان کی تالیف ہے کے مطابق قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا شجرہ نسب حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ملتا ہے اور صفحہ 93 پر سالار مسعود غازی کے حوالہ سے درج ہے کہ آپ کا اصل نام سالار مسعود غازیؒ تھا آپؒ کو دہلی اور اس کے نواحی علاقے میں پیر سلیم کہتے ہیں خراسان میں رجب سالار اور بعض مقامات پر آپؒ کو غازی میاں، بالی میاں، بالا پیر کہتے ہیں آپؒ کے والد ماجد کا نام سید سالار ساہوؒ (برادر حقیقی قطب حیدر شاہ غازی جد اعلیٰ علوی اعوان) ہے۔ آپؒ کی والدہ ماجدہ بی بی ستر معلیٰ سلطان سبکتگین کی صاحبزادی اور سلطان محمود غزنوی کی حقیقی بہن تھیں جو پارسائے وقت اور عرفان شریعت میں یکتائے روزگار تھیں۔ سالار مسعود غازیؒ کی ولادت اتوار کے دن صبح صادق کے وقت یکم شعبان 405ھ میں شہر متبرک دارالسلام اجمیر شریف میں ہوئی۔ ہندوستان جیسے کفر والحاد کی خاردار جھاڑیوں میں زندگی کا راستہ ہموار کرنے کے لئے جن سور ماؤں کے قدم پہنچے ان میں سالار مسعود غازی کا نام ہنوز روشن وتابندہ ہے۔ آپؒ کی پیدائش سے قبل ہی مقدس ارواح ورجال الغیب نے نشاندہی کردی تھی آپؒ کی شکل وشباہت سے عکس جمال مصطفوی ﷺ اور مرتضوی جاہ وجلال عیاں تھا۔ جس خانوادے کا خمیر عشق ومستی کے جذبہ سے لبریز ہو اس کے چشم وچراغ کا کیا کہنا۔ کہتے ہیں کہ جب آپ چار سال چار ماہ چار دن کے ہوئے تو رسم بسم اللہ خوانی کا شاندار اہتمام کیا گیا۔ دوراندیش اور مستقبل شناس باپ نے سیّد ابراہیمؒ بارہ ہزاری کو آپ کی تعلیم وتربیت کے لئے مقرر کیا بیش قیمت زروجواہر کا شاندار نذرانہ استاد محترم کو پیش کیا گیا۔ سالار مسعود غازیؒ نے صرف نو سال کی عمر شریف میں تمام علوم باطنی وظاہری میں کمال حاصل کیا۔ جوان ہوتے ہی راجگان ہند کے خلاف جہاد میں کود پڑے بے شمار معرکوں میں فتوحات حاصل کیں"۔ راقم مولف نے جب تحقیق الانساب جلد اوّل اور دوم تالیف کیں اس وقت راقم کے پاس قدیم عربی انساب کی کتب نسب قریش، تہذیب الانساب، منتقلۃ الطالبیہ ومنبع الانساب فارسی وغیرہ دستیاب نہ تھیں۔ کتاب ہذا میں قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے علاوہ تین درجن سے زائد قبائل کے شجرہائے نسب وتاریخی احوال درج ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اعوان قبیلہ حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہے۔

63۔ تاریخ نیازی قبائل اردو طبع ہفتم (2014ء):

تاریخ نیازی قبائل اردو طبع ہفتم اگست 2014ء محمد اقبال خان نیازی تاجہ خیل نے شائع کی کے ص 1162 تا 1179 پر قطب شاہی اعوان قبیلہ کو محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد تحریر کیا ہے۔ اور ص 1175 پر میر قطب حیدر شاہ علوی اعوان عرف غازی ملک، سالار سیف الدین غازی وسالار ساہو، شاہو غازی ابنان ابو علی عرف عطااللہ شاہ بن میر طاہر غازی بن طیب غازی بن میر محمد غازی بن میر سیدن شاہ یا میر عمر غازی بن میر آصف بن عون عرف سکندر۔ عبدالمنان۔ بطل یا بطال بن محمد عرف زبیر بن علی بن محمد الاکبر (محمد بن حنفیہ) بن حضرت علیؓ درج کیا ہے۔

تبصرہ: نیازی صاحب نے قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کو علی بن حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد درج اور یہی درست اور حقیقت ہے۔

64۔ تاریخ اودھ:

تاریخ اودھ مصنفہ مولانا حکیم نجم الغنی خان رامپوری نفیس اکیڈمی کراچی جلد سوم کے ص 271 پر تحریر ہے کہ "مناقب اولیا میں لکھا ہے کہ (سالار مسعود غازی) اولاد محمد حنفیہ سے ہیں جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بیٹے تھے مرات الاسرار میں ان کو سید علوی لکھا ہے محمود غزنوی کے بھانجے تھے ان کی ماں کا نام ستر معلیٰ ہے اور باپ کا نام سالار ساہو ہے"۔

تبصرہ: مولانا حکیم نجم الغنی خان رامپوری معروف مصنف گزرے ہیں موصوف نے مختلف کتب کے حوالہ سے یہ بیان کیا ہے کہ سالار مسعود غازی کی والدہ کا نام ستر معلیٰ تھا اور والد سالار ساہو تھے اور سلطان محمود غزنوی کے بھانجے تھے اور حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہیں اور 14 رجب 424ھ کو شہادت پائی درگاہ ان کی اہل

عالم کی زیارت گاہ ہے۔

65۔ جواہر الاعوان (2012ء):

جواہر الاعوان تالیف ملک شاہسوار علی ناصر ساکن اراڑہ (نلی) ضلع خوشاب اس کے علاوہ کئی کتب کے مصنف ہیں آپ نے جواہر الاعوان 2012ء میں تالیف فرمائی۔ آپ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کو حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد ہونا درست سمجھتے ہیں۔ جواہر الاعوان ص 18 کے مطابق "مولف باب الاعوان وزاد الاعوان مولوی نور الدین نے اعتراف کیا کہ "میزان قطبی، میزان ہاشمی اور خلاصۃ الانساب فرضی وخیالی کتابیں تھیں حکیم غلام نبی کے کہنے پر ہم نے اعوانوں کو حضرت محمد بن حنفیہؒ بن حضرت علیؓ کے بجائے حضرت عباس علمدارؓ بن حضرت علی سے ملا دیا حوالہ کی کتابوں کے نام اور اقتباسات خود وضع کرنے پڑے"۔

تبصرہ: ملک شاہسوار علی ناصر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان ضلع خوشاب کے چیف آرگنائزر ہیں آپ کا تعلق خوشاب سے ہے آپ نے ملک شیر محمد اعوان مولف تاریخ الاعوان وتذکرۃ الاعوان سے کالا باغ میں ملاقات بھی کی اور سینہ بہ سینہ روایات بھی سنیں آپ درجنوں کتب کے مصنف ہیں جواہر الاعوان میں آپ نے اعوانوں کا شجرہ نسب حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے درج کیا ہے۔

66۔ انوار رحمت بکراں (2012ء)

انوار رحمت بکراں کے مولف الحاج محمد خورشید علوی ص 677 پر شجرہ نسب یوں لکھتے ہیں "قطب حیدر شاہ بن عطااللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن محمد غازی بن عمر غازی بن آصف غازی بن بطل غازی بن عبدالمنان غازی بن ابوالقاسم محمد الاکبر محمد حنفیہ بن حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔"

تبصرہ: انوار رحمت بکراں کے مولف الحاج محمد خورشید علوی از اولاد حضرت بابا سجاول علوی قادری ہیں آپ اوگی مانسہرہ کے رہائشی ہیں اور کراچی میں سکونت پذیر ہیں آپ نے انوار سریز کتب تالیف فرمائی ہیں اور ان کی تعداد 50 ہے ان کتب میں دینی، دنیاوی، سیاسی سماجی اور بین الاقوامی حالات پر لکھتے رہے ہیں انوار رحمت بکراں میں آپ نے اپنے قبیلہ کا شجرہ نسب قلمبند فرمایا ہے جو اوپر درج کیا جا چکا ہے جس کے مطابق قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد ہند میں شرکت کے لیے آیا اور محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ کی اولاد ہے۔

67۔ اعوان خبر نامہ:

جناب امجد حسین علوی چیئرمین تنظیم الاعوان پاکستان اعوان خبر نامہ کے چیف ایڈیٹر ہیں اس کے مطابق بھی قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا شجرہ نسب از اولاد حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ہی ملتا ہے "ملک امجد حسین علوی بن ملک اقبال حسین بن ملک شاہراہ بن ملک مقرب خان بن ملک فتح خان بن ملک میرن خان بن ملک محمد یار بن ملک برخوردار بن ملک اسلام بن ملک بھائی خان بن ملک گوہر بن ملک اللہ یار بن ملک جیون بن ملک حیدر خان بن ملک اللہ جوایا بن ملک پروچ (فیروز) بن ملک برخوردار بکھو بن ملک غازی کان گاجی بن ملک قیصر خان کبیر بن ملک ڈھیر ودھیر بن ملک جہان خان جھام بن ملک خنجر علی بن ملک مہر علی بھرتھ بن حضرت ملک مانک بن ملک رحمان ریکھی بن ملک بدیع الزمان بن ملک عالم دین سکھو بن ملک شاہ محمد کندلان بن حضرت ملک قطب شاہ بن غازی نور اللہ (عطااللہ) بن غازی طاہر بن غازی طیب بن غازی محمد بن غازی عمر بن ملک آصف بن غازی بطل بن غازی عبدالمنان بن حضرت محمد بن حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ"۔

تبصرہ: اعوان خبر نامہ کے چیف ایڈیٹر امجد حسین علوی چیئرمین تنظیم الاعوان پاکستان ہیں آپ نے اپنے خاندانی مراثی سے شجرہ نسب حاصل کیا جو حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ہے آپ نے تنظیم الاعوان پاکستان کے پلیٹ فارم سے تحقیق کے میدان میں زبردست کام کیا۔ آپ نے رائٹرز کانفرنس منعقد کروائی اور

اعوان قبیلہ کوایک مستند تاریخ تنظیم الاعوان پاکستان کی سطح سے عربی اور فارسی کتب کے حوالہ سے دلوائی جو آپ کا عظیم کارنامہ ہے جس کا ذکر آگے کیا جائے گا۔

68۔ سوانح حیات ملک قطب حیدرشاہ المعروف قطب شاہ اعوان (2014ء):

سوانح حیات ملک قطب حیدرشاہ المعروف قطب شاہ اعوانؒ 2014ء حافظ ریاض سیالوی صاحب نے تصنیف کی کتاب کے ص 26 پر ملک امجد حسین علوی چیئرمین تنظیم الاعوان پاکستان کا شجرہ نسب یوں درج ہے ''ملک امجد حسین علوی بن ملک اقبال حسین بن ملک شاہراہ بن ملک مقرب خان بن ملک فتح خان بن ملک میرن خان بن ملک محمد یار بن ملک برخوردار بن ملک اسلام بن ملک بھائی خان بن ملک گوہر بن ملک اللہ یار بن ملک جیون بن ملک حیدر خان بن ملک اللہ جوایا بن ملک پروچ (فیروز) بن ملک برخوردار بکھو بن ملک غازی کان گاجی بن ملک قیصر خان کبیر بن ملک ڈھیر ودھیر بن ملک جہان خان جھام بن ملک خنجر علی بن ملک مہر علی بھرتھ بن حضرت ملک مانک بن ملک رحمان ریکھی بن ملک بدیع الزمان بن ملک عالم دین سگھو بن ملک شاہ محمد کندلان بن حضرت ملک قطب شاہ بن غازی نوراللہ (عطااللہ) بن غازی طاہر بن غازی طیب بن غازی محمد بن غازی عمر بن ملک آصف بن غازی بطل بن غازی عبدالمنان بن حضرت محمد بن حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ''۔

تبصرہ: سوانح حیات ملک قطب حیدرشاہ المعروف قطب شاہ اعوانؒ 2014ء حافظ ریاض سیالوی کی تالیف ہے کتاب ہذا ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان و مرکزی تنظیم الاعوان پاکستان کے مشترکہ اعوان بک بورڈ جس کے چیئرمین جناب امجد حسین علوی اور راقم (محمد کریم خان اعوان وائس چیئرمین ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان نے جناب محبت حسین اعوان چیئرمین ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کی خواہش پر) اس اعوان بک بورڈ کا ممبر تھا سے منظور شدہ ہے۔

مورخہ 12 اپریل 2014ء کو تنظیم الاعوان پاکستان کے صدر ملک امجد حسین علوی (0300-9566216) کی زیرصدارت بمقام علوی کمپلیکس نزد دفتر چیئرمین CDA، اسلام آباد میں اعوان رائیٹرز کا جلاس منعقد ہوا جس میں بذیل دیگر حضرات نے شرکت فرمائی: جناب پروفیسر ڈاکٹر پیر سلطان الطاف علی اعوان (0300-7944108) سجادہ نشین دربار عالیہ حضرت سلطان باہوؒ جھنگ، محمد کریم خان اعوان راقم مولف وائس چیئرمین ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان نے (جناب محبت حسین اعوان چیئرمین ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کی خواہش پر) شرکت کی (0312-9206639)، جناب پروفیسر عارف سیمابی (0333-5465984) ٹیکسلہ، جناب حافظ محمد ریاض اعوان سیالوی (0333-8116815)، سرگودھا، جناب ابوحسان محمد ریاض چشتی قادری (0301-5064018)، جناب شاہ محمد (0300-8608035)، سرگودھا، جناب شوکت محموداعوان (0300-9847582) ساکن کھبیکی حال واہ کینٹ، جناب ملک نذیر احمد اعوان ساکن لاہور (0331-0487990)، جناب شوکت حسین علوی (0315-5339063)، جناب طارق محمود اعوان راولپنڈی (0333-5258450)، جناب ملک محمد صدیق علوی ایڈووکیٹ (0300-5362767)، ساکن تلہ گنگ، جناب عبدالمجید اعوان (0302-3233726) ساکن پشاور، جناب قربان حسین علوی (فرزند صوبیدار محمد رفیق علوی 0334-5059165) ساکن راولپنڈی، صاحبزادہ سلطان مشتاق سالم (0300-9386739)، ساکن جھنگ۔

خلاصہ اجلاس:

اجلاس میں صوبیدار محمد ریاض چشتی صدر افکار الاعوان مولف معارف الاعوان نے قطب شاہی علوی اعوانوں کے دو قطب شاہ کا نظریہ پیش کیا گی 1۔ قطب شاہ غزنوی بن عطااللہ غازی از اولاد حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہ بن حضرت علیؓ 2۔ قطب شاہ بغداد بن یعلی از حضرت عباس علمدار بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔ اور ان کے بقول دونوں قطب شاہ کا شجرہ نسب درست اور مستند ہے۔

لیکن شرکاء کانفرنس نے قطب شاہ غزنوی بن عطااللہ یعنی قطب حیدرشاہ علوی بن عطااللہ غازی کی حد تک اتفاق کیا۔ راقم نے قطب شاہی اعوانوں کا حضرت محمد حنفیہؓ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہونا، اعوان اور قطب شاہی کہلانے کی وجہ تسمیہ اور اعوانوں کا ہند آنا، اعوانوں کا سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد ہند میں شرکت کرنا اور اعوانوں کی شہرت بلدی از اولاد حضرت محمد حنفیہ پر دلائل دیئے۔ مندرجہ بالا کی تصدیق کتاب نسب قریش عربی، تہذیب الانساب عربی، منتقلۃ الطالبیہ عربی، لباب الانساب عربی، تاریخ بیہقی فارسی، منبع الانساب فارسی، مرات مسعودی فارسی اور مرات الاسرار فارسی میں موجود ہے۔ حافظ ریاض سیالوی جو کہ ان ہی دنوں میں ہندوستان کا تحقیقی دورہ کر کے تشریف لائے تھے نے مانک پور، بہرائچ وغیرہ کی شہرت بلدی کے حوالہ سے بیان کیا کہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ کی اولاد سے ہے۔ انہوں نے ہندوستان میں اعوانوں کے قدیم شجرہائے نسب اور بہرائچ، مانک پور کے علاقوں کے زمینی حقائق اور قطب حیدرشاہ علوی المعروف قطب شاہ (ثانی) کے مزار کی تصاویر اور دیگر معلومات شرکاء اجلاس کو مہیا فرمائیں اور انڈیا کے معززین کے فون نمبر بھی مہیا کیے تا کہ شرکاء کانفرنس حافظ ریاض سیالوی کی معلومات کی تصدیق کر سکیں۔ جناب امجد حسین علوی نے شرکاء اجلاس کو پیش کش کی کہ جو بھی انڈیا بات کر کے معلومات حاصل کرنا چاہتا ہے تو فون وہ ملا کر دیں گے۔ لیکن شرکاء اجلاس میں سے کسی نے بھی انڈیا بات کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی جس سے عیاں ہوا کہ سب نے حافظ ریاض سیالوی کی تحقیق کو درست تسلیم کیا۔

صوبیدار ریاض انوال صاحب نے معارف الاعون کے صفحہ 126 پر شجرہ نسب عبداللہ بن عون بن یعلی بن حمزہ بن طیار بن قاسم بن علی بن جعفر بن حمزہ بن حسن بن عبیداللہ بن عباس بن علی بن ابی طالب سلام اللہ علیہم خلاصۃ الانساب تالیف علامہ حلی، میزان قطبی، میزان ہاشمی کے حوالہ سے درج کیا تھا ان کتب کے علاوہ صوبیدار محمد ریاض کے مطابق مولوی نورالدین بھی اچھی طرح تجزیہ نہ کر سکے یوں قطب شاہ غزنوی کی بیویوں اور اولاد کو عون قطب شاہ کی بیویاں اور اولاد لکھ دیا اللہ تعالیٰ ان کی (مولوی نورالدین) غلطیوں کو درگزر فرمائے۔ جو تاریخ انہوں نے (مولوی نورالدین) نے اپنی کتابوں میں بیان کی ان سے پہلے وہ کسی اور کتاب میں نہیں ملتی'' صوبیدار محمد ریاض ص 81 پر رقمطراز ہیں ''اصل میں یہی غلطی تھی مصنف کتاب میزان قطبی کی (ہمارے نزدیک اس کتاب کا کوئی وجود نہیں)۔ مولف معارف الاعوان کے مندرجہ بالا جملوں سے عیاں ہوتا ہے کہ تمام کہانی فرضی تھی نیز علامہ حلی کی خلاصۃ الانساب نامی کوئی کتاب نہیں ہے البتہ خلاصۃ الاقوال علامہ حلی کی تالیف ہے اور اس میں مندرجہ بالا شجرہ نسب اور فرضی کہانی درج نہ ہے۔ شرکاء اجلاس نے صوبیدار ریاض انوال کے فارمولا کو یکسر مسترد کر دیا چونکہ وہ کوئی دلیل یا حوالہ دینے میں ناکام رہے ہیں۔ اجلاس میں حافظ محمد ریاض سیالوی کی کتاب سوانح حیات ملک قطب حیدرشاہ علوی کا مسودہ بھی شرکاء اجلاس کو پیش کیا گیا اور اس مسودہ کتاب کی نقول برائے ترمیم و درستگی نوک پلک جناب پروفیسر ڈاکٹر پیر سلطان الطاف علی اعوان، محمد کریم خان اعوان (راقم مولف) اور جناب محمد ریاض انوال چشتی کو دیتے ہوئے ایک ماہ کا وقت دیا گیا۔

جناب پروفیسر ڈاکٹر پیر سلطان الطاف علی اعوان از اولاد حضرت سلطان باھوؒ دربار عالیہ جھنگ شریف جو تین درجن کتب کے مولف ہیں اور محمد کریم خان اعوان (راقم مولف) نے بحیثیت ممبر اعوان بک بورڈ مسودہ کتاب مناسب ترمیم اور چند غلطیوں کی نشاندہی کرتے ہوئے اور نوک پلک درست کرتے ہوئے حتمی منظوری کے لیے جناب امجد حسین علوی چیئرمین اعوان بک بورڈ کو پیش کیا۔ ایک ماہ کے بعد جناب صدر تنظیم الاعوان پاکستان (وقت) و چیئرمین اعوان بک بورڈ نے بعد از جانچ پڑتال کتاب سوانح حیات ملک قطب حیدرشاہ علوی شائع کروائی اور اس کے تمام تر اخراجات بھی ادا کیے۔ پروفیسر ڈاکٹر پیر سلطان الطاف علی اعوان اور راقم کا تبصرہ بالترتیب کتاب سوانح حیات ملک قطب حیدرشاہ علوی المعروف قطب شاہ (ثانی) کے صفحہ 8 و 9 پر شائع ہوا۔ اگرچہ راقم کی جانب سے کی گئی ترمیم اس میں شامل نہیں کی گئی لیکن اس کے باوجود ہم حافظ ریاض سیالوی کے نظریے سے اتفاق کرتے ہیں کہ برصغیر پاک و

ہند کے تمام قطب شاہی اعوان حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد سے ہیں۔

مندرجہ بالا روئیداد کا خلاصہ یہ ہے کہ قدیم روایات، شہرت بلدی اور قدیم عربی اور فارسی انساب کی کتب کتاب نسب قریش عربی، المعقبون عربی، تہذیب الانساب عربی، منتقلۃ الطالبیہ عربی، مہاجران آل ابی طالب فارسی، لباب الانساب عربی، تاریخ بیہقی، منبع الانساب فارسی، مرات مسعودی فارسی، مرات الاسرار عربی تاریخ حیدری، تاریخ علوی اعوان اور تاریخ قطب شاہی علوی اعوان وغیرہ کے حوالہ سے قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا شجرہ نسب قطب حیدرشاہ علوی المعروف قطب شاہ غزنوی از اولاد عون بن علی بن حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؓ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ہی ملتا ہے۔ اس طرح ملکی تاریخ میں پہلی بار ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان اور مرکزی تنظیم الاعوان پاکستان کی مشترکہ منظوری سے کتاب سوانح حیات ملک قطب حیدرشاہ علوی المعروف قطب شاہ (ثانی) شائع ہوئی۔ جناب امجد حسین علوی چیئر مین اعوان بک بورڈ جو کہ محمد شاہ کندلان بن قطب حیدرشاہ علوی از اولاد حضرت محمد حنفیہؓ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہیں کا شجرہ نسب کتاب ہذا کے صفحہ 26 اور جناب حافظ ریاض سیالوی مولف سوانحیات ملک قطب حیدرشاہ علوی کا شجرہ نسب عبداللہ گولڑہ بن قطب حیدرشاہ علوی از اولاد حضرت محمد حنفیہؓ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ملتا ہے اعوان بک بورڈ سے منظورشدہ کتاب کے صفحہ 358 پر درج ہوا اور یہ کتاب ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان اور مرکزی تنظیم الاعوان پاکستان کے مشترکہ ''اعوان بک بورڈ'' کی منظوری سے اور تنظیم الاعوان پاکستان کی جانب سے شائع ہوئی۔ اب چونکہ اعوان بک بورڈ غیر فعال ہو چکا ہے اور اس کے زیادہ تر ممبران ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کی مرکزی ریسرچ کونسل اور تحقیق الاعوان بک بورڈ کے ایگزیکٹو ممبر ہیں کے مطابق بھی عون عرف قطب غازی (قطب شاہ اول) بن علی بن محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے نام کی وجہ سے بنی عون، اعوان اور قطب شاہی اعوان قبیلہ کی وجہ تسمیہ ہے۔ اور ان کی اولاد سے قطب حیدرشاہ علوی (قطب شاہ ثانی) بن عطا اللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ علی غازی بن محمد آصف غازی ہیں اور یہی قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا مستند شجرہ ہے۔

یہاں یہ تذکرہ کیا جانا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ صوبیدار ریاض انوال صدر افکار الاعوان کے علاوہ بابا سرور اعوان ساکن نوشہرہ وادی سون سکیسر نے تاریخ اعوان کے صفحہ 162 و 163 پر دو قطب شاہ کا نظریہ پیش کیا ہے اور دونوں کو درست قرار دیا ہے لیکن حوالہ پیش کرنے سے قاصر رہے، کیا علوی سادات ہیں تالیف وزیر حسین علوی اور افکار الاعوان کے جنرل سیکرٹری نے مشاہیر سون میں حضرت قطب حیدرشاہ غازی علوی تا حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ تک شجرہ نسب مستند بیان کیا ہے۔ اور یہ بھی دو قطب شاہ کے نظریہ کے قائل ہیں۔ وزیر حسین علوی بقول ان کے قم یونیورسٹی ایران میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں اپنی کتاب جو انہوں نے 2001ء میں قم المقدسہ ایران سے شائع کی جس کا نام ہے اولاد امیر المومنین کیا علوی سادات ہیں؟ کے صفحہ 51 پر یوں رقمطراز ہیں ''اور صاحب میزان قطبی نے لکھا ہے کہ حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد سے میر قطب حیدرشاہ نے اپنے لشکر کے ہمراہ سلطان محمود غزنوی بن سبکتگین کی مدد کی تو اس نے آپ کو ''اعوان'' یعنی مددگار کا خطاب دیا۔ مزید اسی کتاب کے صفحہ 52 پر لکھتے ہیں ''جن کا نسب میر قطب شاہؒ بن سید عطا اللہ شاہ غازی بن سید طاہر بن میر طیب بن سید محمد بن سید عمر بن سید آصف بن میر بطل بن عبدالمنان علوی بن سید محمد بن سید عون بن محمد حنفیہ بن علی بن ابی طالب علیہم السلام سے جا ملتا ہے وہ سید علوی ہیں''۔ اب سوشل میڈیا پہ ان کے حوالہ سے یا جعلی آئی ڈیز سے قطب حیدرشاہ غازی علوی بن عطا اللہ غازی، سالار مسعود غازی قطب شاہی علوی اعوان بن سالار ساہو بن عطا اللہ غازی کا سلطان محمود غزنوی کے ہمراہ جہاد میں شرکت پر اعتراض اور شجرہ نسب کو بگاڑنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ راقم مولف نے یہاں کم و بیش 76 انساب و تاریخ کی عربی، فارسی اور اردو کتب کے حوالہ سے حضرت محمد حنفیہ کی اولاد سے قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا شجرہ اور

تاریخ کی تصدیق پیش کی ہے۔ یہاں یہ واضع کرتا چلوں کے ہمیں کسی کے حضرت عباس علمدارؓ کی اولاد ہونے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ مرات مسعودی اور مرات الاسرار فارسی کے مولف حضرت عبدالرحمٰن چشتی العلوی العباسی حضرت عباس علمدارؓ کی اولاد سے ہیں اور ان کا شجرہ نسب یہ ہے'' ۔فقیر عبدالرحمٰن بن عبدالرسول بن قاسم بن شاہ بدھ بن میاں شیخ بن میاں دانیال ثانی بن بدرالدین بن معین الدین بن قطب بن فرید بن نظام بن نصیرالدین بن دانیال عرف مولانا عود بن میر بدرالدین بن حسن بن فضیل ثالث بن عبداللہ بن عباس ثانی بن یحیٰی بن فضیل ثانی بن حسن بن عبیداللہ بن عباس بن علی کرم اللہ وجہہ'' اس شجرہ نسب کی تصدیق مرات الاسرار فارسی 1065ھ سے ہوتی ہے اگر کوئی اپنا تعلق اس شاخ سے جوڑتا ہے تو درست ہے یہ چار سو سالہ پرانا قدیم حوالہ ہے اب سرور اعوان مرحوم نے اعوان تاریخ کے صفحہ 211 پر خلاصۃ الانساب المعروف خلاصۃ الاقوال تالیف علامہ حلی کا حوالہ دے کر عون بن یعلی بن حمزہ بن طیار بن قاسم بن علی بن جعفر بن حمزہ بن حسن بن عبیداللہ بن عباس بن علیؓ بن ابی طالب سلام اللہ علیہم درج کیا ہے۔ الحمداللہ ہم نے علامہ حلی کی تالف خلاصۃ الاقوال حاصل کر لی ہے اس کے صفحہ 175 پر حمزہ بن القاسم کا شجرہ نسب یوں درج ہے ''حمزہ بن القاسم (بن علی بن حمزہ) بن الحسن بن عبیداللہ بن العباس (بن علی) بن ابی طالب ابو یعلی ثقہ جلیل القدر من اصحابنا کثیر الحدیث لہ من کتاب من روی عن جعفر بن محمد بن الرجال'' ۔خلاصۃ الاقوال للعلامہ الحلی الحسن بن یوسف بن علی بن المطہر 648۔726ھ میں مندرجہ بالا عبارت کے علاہ کوئی شجرہ نسب یا عبارت یا اولاد حمزہ بن القاسم درج نہ ہے۔ افکار الاعوان کے جنرل سیکرٹری نے 2016ء میں تحفۃ الاعوان لکھی اس سے قبل موصوف خود اپنا شجرہ منظر سون ص 128، معارف الاعوان ص 287 اور اب تحفۃ الاعوان ص 146 میں درج کر چکے ہیں جس میں درجن بھر سے زائد نام ہر شجرہ میں تبدیل کیے جا چکے ہیں جو مولف آج تک اپنے خاندانی شجرہ نسب پر متفق نہ ہو وہ دوسروں کے شجر ہائے نسب، تاریخ اور ذاتیات پر تنقید کرے کہ اعوان کس کی اولاد ہیں اللہ تعالی ہی انہیں ہدایت دے۔ موصوف نے تحفۃ الاعوان کے ص 55 پر لکھا کہ خلاصہ الانساب دہلی کے میوزیم میں موجود ہونے کی تصدیق ہوگئی سریل نمبر 759 ہے بہت جلد پاکستان میں ہوگی اور اس کے حوالہ سے صفحہ 131 تا 138 من گھڑت کہانی خلاصۃ الانساب کے حوالہ سے بیان کی گئی۔ جب کہ ہم نے نیشنل میوزیم نئی دلی فون پر رابط کیا اور معلوم ہوا کہ یہ خلاصۃ الانساب حافظ رحمت کی تالیف ہے اور یہ افغان قبیلہ پر لکھی گئی ہے۔ الحمداللہ ہم نے خلاصۃ الانساب تالیف حافظ رحمت اور خلاصۃ الانساب المعروف خلاصۃ اقوال تالیف علامہ حلی دونوں کتب حاصل کر لی ہیں۔ حافظ رحمت کی کتاب میں کئی بھی غیر فاطمی اولاد کا ذکر تک نہیں ہے۔ اور علامہ حلی کی کتاب میں درج مندرجات میں نے اوپر لکھ دیئے ہیں۔ یہ پوری کہانی بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ آج تک جن کتب کے حوالہ سے یہ اپنا شجرہ نسب عون قطب شاہ بن یعلی حضرت عباس علمدارؓ کی اولاد سے ملا رہے تھے وہ سب فرضی اور جعلی اور گھڑی ہوئی کہانی ہے۔ اب انہیں سوائے دوسروں پر تنقید اور ان کی کوئی تحقیق نہیں۔ مولوی نورالدین مرحوم کی دونوں کتب زاد الاعوان و باب الاعوان کے حوالہ سے بھی افکار الاعوان کے چیئر مین صوبیدار ریاض صاحب کے ریمارکس اوپر درج کیے جا چکے ہیں جنرل سیکرٹری کے کی کہانی بھی آپ کو معلوم ہوگئی اور ایران والے ماہر انساب کی تحقیق بھی میزان قطبی کے حوالہ سے اوپر آپ پڑھ چکے ہیں۔ اب یہ شجرۃ الذکیہ جو کہ آٹھ سال پہلے سعودیہ سے شائع ہوئی اس میں راقم کے بیکجدی جو مزمل علی کلگان کی اولاد سے ہیں نے سلطان محمود غزنوی کے ساتھ ہند آنا درج کروایا ہے اور مولف نے شجرہ نسب ایک قلمی خط اور وکی پیڈیا کا حوالہ دے کر حضرت عباس علمدارؓ سے پیوست کر دیا یہ اب ہمارے جدامجد مزمل علی کلگان کے شجرہ کے سہارے پر کھڑے ہیں جب کہ ہم مزمل علی کلگان کے شجرہ کو زیادہ جانتے ہیں یا وہ جسے اپنا شجرہ بھی ابھی تک معلوم نہیں یہ ہے ان کی تحقیق کا معیار۔ ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کی کوششوں سے قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے قدیم ماخذ دوسری صدی ہجری سے تا حال ہمارے پاس دستیاب ہیں ان کی طرح ہوا میں بات نہیں کر رہے ہیں ایسا نہیں ہے کہ میزان قطبی، میزان ہاشمی اور خلاصۃ الانساب کے ہوائی اعلانات کیے جائیں لوگوں کو زاد الاعوان اور

باب الاعوان کا حوالہ دے کر بے وقوف بنایا جا رہا ہے بھائی یہ تو بتاؤ یہ دونوں کتابیں جن تین کتب کے حوالہ سے لکھی گئی ہیں کیا ان کو وجود ہے اور کیا آپ کے پاس موجود ہیں؟ نہ ان کا وجود ہے اور نہ موجود ہیں تو پھر کیوں کر ان میں دیا گیا شجرہ نسب قبول کیا جا سکتا ہے۔ تحقیق سے دلچسپی رکھنے والوں سے درخواست ہے کہ وہ ان سے یہ چار سوال پوچھیں ا۔اعوان کہلانے کی وجہ تسمیہ،۲۔ ہند آنے ،اور۳۔قطب شاہی کہلانے اور۴۔عون قطب شاہ بن یعلیٰ کا غوث پاک کا خلیفہ ہونا زاد الاعوان اور باب الاعوان سے قبل انساب یا تاریخ کی کسی کتاب میں درج ہوں تو سامنے لائیں۔اور یہی چار سوال ہم سے بھی پوچھیں اور ان چاروں سوالوں کے جوابات کتاب ہذا میں بار بار اعادہ کرتے ہوئے قلمبند کیے گئے ہیں۔ ہمارے حوالہ جات اور ان کے حوالہ جات کسی بھی یونیورسٹی کے شعبہ ریسرچ کے پروفیسر ڈاکٹر سے چیک کروائیں اور اس کے بعد خود فیصلہ کریں۔ جو لوگ سینہ بہ سینہ صدیوں سے یہ دعویٰ کر رہے ہیں کہ وہ حضرت عباس علمدارؒ کی اولاد سے ہیں وہ یقیناً عبدالرحمٰن چشتی مرحوم کی شاخ سے ہوں گے جو ہند آئی ہے اور وہ علوی عباسی ہیں اعوان نہیں ہیں۔ جب کہ قطب شاہی علوی اعوان صرف عون بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہیں۔

69۔ تاریخ قطب شاہی علوی اعوان (2015ء):

تاریخ قطب شاہی علوی اعوان تالیف (راقم مولف کتاب ہذا) محمد کریم خان اعوان آف وادی سنگولہ راولاکوٹ آزاد کشمیر اور ملک مشتاق الٰہی اعوان ساکن مردو آل وادی سون سکیسر کی اشاعت 2015ء میں ہوئی کے صفحہ 06 پر شجرہ نسب یوں درج ہے ''عبداللہ گولڑہ، محمد شاہ کندلان، مزمل علی کلگان، در یتیم جہاں شاہ، زمان علی کھوکھر، فتح علی، محمد علی، نادر علی، بہادر علی، کرم علی و نجف علی پسران سالار قطب حیدر غازی علوی (قطب شاہ ثانی) بن عطا اللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ علی غازی بن محمد آصف غازی بن عون عرف قطب غازی لقب بطل غازی (قطب شاہ اوّل) بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد الاکبر (محمد حنفیہؒ) بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔''

تبصرہ: تاریخ قطب شاہی علوی اعوان (راقم) محمد کریم اعوان آف اعوان منزل وادی سنگولہ راولاکوٹ آزاد کشمیر اور جناب ملک مشتاق الٰہی اعوان وادی سون سکیسر کی مشترکہ تالیف ہے جو 2015ء میں شائع ہوئی۔ کتاب ہذا میں اعوان تاریخ کا اہم ماخذ مرات مسعودی فارسی 1037ھ تالیف عبدالرحمٰن چشتی علوی عباسی کے مخطوطے کی عکسی نقول، فارسی متن اور اس کا اردو ترجمہ بھی کیا گیا ہے۔ کتاب ہذا جناب محبت حسین اعوان کی سرپرستی میں تالیف ہوئی جناب ملک مشتاق الٰہی اعوان وادی سون سکیسر کی 40 سالہ اور راقم کی 30 سالہ تحقیق کا نچوڑ ہے اس میں مرات مسعودی فارسی کے علاوہ نسب قریش عربی 200ھ، المعقبون عربی 277ھ، تہذیب الانساب عربی 449ھ، منبع الانساب فارسی 830ھ، عمدۃ الطالب عربی، بحر الانساب عربی 900ھ، مرات الاسرار 1065ھ، المعقبین عربی کے متعلقہ صفحات کی عکسی نقول شامل ہیں۔ جناب ملک مشتاق الٰہی اعوان کی نشاندہی پر راقم نے منبع الانساب فارسی و دیگر انساب کی عربی و فارسی کتب حاصل کیں جن سے یہ تصدیق ہوا کہ عون عرف قطب غازی بن علی عبدالمنان بن محمد حنفیہ بن حضرت علیؓ کے نام کی نسبت سے یہ قبیلہ دوسری صدی ہجری کی کتاب نسب قریش عربی اور چھٹی صدی ہجری کی کتاب المنتخب فی نسب قریش و خیار العرب کے مطابق ''بنی عون'' ہے اور برصغیر پاک و ہند میں عون سے اعوان مشہور ہوا اور اسی عون کا عرف قطب غازی ہونے کی وجہ سے یہ قبیلہ قطب شاہی کہلایا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی غیر فاطمی اولاد ہونے کی نسبت سے ''علوی'' بھی مشہور ہے۔ جس کی تصدیق درجنوں انساب کی کتب سے ہوتی ہے جن کے اقتباسات شامل کتاب ہیں اور الحمد اللہ تمام حوالہ جاتی کتب ہمارے پاس دستیاب ہیں۔

70۔ مختصر تاریخ علوی اعوان معہ ڈائریکٹری اردو (2015ء):

مختصر تاریخ علوی اعوان معہ ڈائریکٹری تالیف محمد کریم خان اعوان 2015ء میں شائع ہوئی اس میں قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کی مختصر تاریخ کے علاوہ ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے 3000 چیف کوآرڈینیٹرز و کوآرڈینیٹرز کے

موبائل نمبرز شجر ہائے نسب درج ہیں۔ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا شجرہ نسب یوں درج ہے:۔ ''عبداللہ گولڑہ، محمد شاہ کندلان، مزمل علی کلگان، در یتیم جہاں شاہ، زمان علی کھوکھر، فتح علی، محمد علی، نادر علی، بہادر علی، کرم علی نجف علی پسران سالار قطب حیدر شاہ غازی المعروف قطب شاہ (ثانی) بن عطا اللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ علی غازی بن محمد اشھل (محمد آصف غازی) بن عون عرف قطب غازی لقب بطل غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد الاکبر (محمد حنفیہ) بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ''۔

تبصرہ: مختصر تاریخ علوی اعوان معہ ڈائریکٹری ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان راقم کی تالیف ہے جس میں مختصر تاریخ قطب شاہی علوی اعوان کے علاوہ ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے پاکستان و بیرون پاکستان میں 3000 کے قریب چیف کوآرڈینیٹرز اور کوآرڈینیٹرز کے موبائل نمبر اور ان کے شجر ہائے نسب بھی شامل ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ اعوان حضرت محمد حنفیہؓ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہیں۔

71۔ تاریخ خلاصۃ الاعوان (2016ء):

تاریخ خلاصۃ الاعوان محبت حسین اعوان چیئرمین ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان نے 2016ء میں شائع کی اس کتاب کی تالیف و تحقیق میں ملک مشتاق الٰہی اعوان ساکن مردو آل وادی سون سکیسر، محمد کریم خان اعوان ساکن اعوان منزل دبن وادی سنگولہ آزاد کشمیر، شوکت محمود اعوان واہ کینٹ نے معاونت فرمائی اس کتاب میں گزشتہ 120 سال سے اعوان قبیلہ کی تاریخ پر اٹھائے گئے سوالات کے جوابات نہایت ہی مدلل انداز میں قدیم عربی و فارسی کتب کے حوالہ سے دیئے گئے ہیں۔ جس کے مطابق حضرت قطب حیدر شاہ غازی المعروف قطب شاہ ثانی کا شجرہ نسب منبع الانساب فارسی 830ھ کے حوالہ سے یوں درج ہے'' سالار قطب حیدر غازی ابن عطا اللہ غازی ابن طاہر غازی ابن طیب غازی ابن شاہ محمد غازی ابن شاہ غازی ابن آصف غازی ابن عون عرف قطب غازی ابن علی عبدالمنان ابن محمد الاکبر (محمد حنفیہ) ابن حضرت علی کرم اللہ وجہہ''۔

تبصرہ: تاریخ خلاصۃ الاعوان 2016ء محبت حسین اعوان نے شائع کی کتاب ہذا میں اب تک قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کی تاریخ پر اٹھائے گے تمام سوالات کے جوابات مدلل دیئے گئے ہیں اور انساب کی قدیم کتب کے حوالہ سے تصدیق شدہ شجرہ نسب بھی دیا گیا ہے اور قدیم انساب کی کتب کے متعلقہ اقتباسات بھی شامل کیے گئے ہیں مختصر یہ ہے کہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ عون عرف قطب غازی بن علی عبدالمنان بن محمد حنفیہؓ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہے۔

72۔ آئینہ اعوان (2018ء):

آئینہ اعوان ملک عظیم ناشاد اعوان کی تالیف ہے اس کے صفحہ 16 پر شجرہ نسب یوں درج ہے'' سالار ساہو غازی، سالار قطب حیدر شاہ غازی المعروف قطب شاہ و سالار سیف الدین غازی پسران عطا اللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ علی غازی بن محمد آصف غازی (محمد اسھل) بن عون قطب غازی لقب بطل غازی (جد اول قطب شاہی علوی اعوان) بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد الاکبر (محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ''۔

تبصرہ۔ آئینہ اعوان 2018ء میں ملک عظیم ناشاد چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان برائے پبلیکیشن و سینٹرل ایگزیکٹو ممبر مرکزی ریسرچ کونسل و تحقیق الاعوان بک بورڈ ہیں آپ نے کتاب ہذا میں اہم معلومات کو یکجا کر کے پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ عون عرف قطب غازی لقب بطل غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہیں۔

73۔ تذکرہ مانکیال اکوزئی یوسف زئی (2017):

تذکرہ مانکیال اکوزئی یوسف زئی تالیف مولانا مفتی عنایت الرحمٰن ہزاروی کے صفحہ 34 پر قطب حیدر شاہ غازی علوی قطب شاہی بن عطا اللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ علی غازی بن محمد آصف

غازی (محمد اسھل) بن عون قطب غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ درج ہے"۔

تبصرہ: کتاب ہذا مولانا مفتی عنایت الرحمٰن ہزاروی نے 2017ء میں شائع کی اگرچہ یہ کتاب انہوں نے اپنے قبیلہ مانکیال اکوزئی یوسف زئی پر تالیف فرمائی ہے۔ کتاب ہذا میں قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا شجرہ بھی درج ہے جس کے مطابق قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہے۔

74۔ رحیل کارواں (تاریخ پختون، پختو، پختونولی، شعر وادب اور ثقافت تحقیق کے آئینے میں):

رحیل کارواں (تاریخ پختون، پختو، پختونولی، شعر وادب اور ثقافت تحقیق کے آئینے میں) آمین یوسف زئی کی تالیف ہے فروری 2019ء میں شائع ہوئی مولف نے دیگر اقوام کے علاوہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کی تاریخ صفحہ 434 تا 438 لکھی ہے جس کے مطابق قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا شجرہ نسب یوں ہے "قطب حیدر شاہ غازی المعروف قطب شاہ ثانی بن عطا اللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن محمد غازی بن شاہ علی غازی بن محمد آصف غازی (محمد اسھل) بن عون قطب غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ"

تبصرہ: رحیل کارواں 2019ء میں آمین یوف زئی بٹ گرام نے تالیف کی ہے جس میں بٹ گرام میں آباد قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ حضرت عون بن علی بن محمد حنفیہؓ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہے۔

75: تاریخ اودھ:

تاریخ اودھ مصنفہ مولانا حکیم نجم الغنی خان رامپوری نفیس اکیڈمی کراچی جلد سوم کے ص 271 پر تحریر ہے کہ "مناقب اولیا میں لکھا ہے کہ (سالار مسعود غازی) اولاد محمد حنفیہ سے ہیں جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بیٹے تھے مرات الاسرار میں ان کو سید علوی لکھا ہے محمود غزنوی کے بھانجے تھے ان کی ماں کا نام ستر معلیٰ ہے اور باپ کا نام سالار ساہو ہے"۔

تبصرہ: مندرجہ بالا کتب کے اقتباسات کے تقابلی و تحقیقی جائزہ کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ عون بن علی بن محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہے اور سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد ہند میں حصہ لیا اور سالار مسعود غازی شہید 424ھ سلطان محمود غزنوی کے بھانجے ہیں۔

76۔ اعوان شخصیات ہزارہ 2019ء:

اعوان شخصیات ہزارہ 2019ء نوجوان محقق ملک عظیم ناشاد اعوان چیف آرگنائزر پبلکیشن و سنٹرل ایگزیکٹو ممبر مرکزی ریسرچ کونسل و تحقیق الاعوان بک بورڈ نے تالیف کی ہے کے صفحہ 46 پر بابا سجاول علوی قادری کا تذکرہ لکھا ہے اور شجرہ نسب یوں درج ہے "حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ بن حضرت بابا پیو (بہیو، بہیا) بن حضرت بابا موپال المعروف مہیا بابا (مہتاب) بن حضرت بابا کالا بن حضرت بابا کابل بن حضرت بابا سائس (حسین) بن حضرت بابا کرم علی المعروف کلی یا کھلی بن حضرت مزمل علی کلگان علوی بن حضرت قطب حیدر شاہ غازی علوی (قطب شاہ ثانی) بن حضرت عطا اللہ غازی بن حضرت طاہر غازی بن حضرت طیب غازی بن حضرت محمد غازی بن حضرت علی شاہ غازی بن حضرت محمد آصف غازی (محمد اسھل) بن حضرت عون عرف قطب غازی لقب بطل غازی (قطب شاہ اوّل) بن حضرت علی عبدالمنان غازی بن حضرت محمد الاکبر (محمد حنفیہ) بن حضرت علیؓ"

تبصرہ: کتاب ہذا میں ملک عظیم ناشاد اعوان نے قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کی تاریخ، ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے عہدیداران کا تعارف و شجرہائے نسب کے علاوہ ہزارہ ڈویژن کی شخصیات کا مختصر تعارف اور شجرہ نسب درج کیے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اعوان، عون عرف قطب غازی بن علی عبدالمنان بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ کے نام کی نسبت سے یہ قبیلہ دوسری صدی ہجری کی کتاب نسب قریش عربی اور چھٹی صدی ہجری کی کتاب المنتخب فی نسب قریش و خیار العرب کے مطابق "بنی عون" ہے اور برصغیر پاک و ہند میں عون کی جمع اعوان سے مشہور ہوا اور اسی عون کا عرف قطب غازی ہونے کی وجہ سے یہ قبیلہ قطب شاہی بھی کہلاتا ہے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی غیر فاطمی اولاد ہونے کی

نسبت سے "علوی" بھی مشہور ہے۔

جیسا کہ پہلے بیان کیا جاچکا ہے کہ کتاب نسب قریش عربی (156ھ۔234ھ) کے صفحہ 77 اور کتاب المنتخب فی نسب قریش وخیار العرب عربی 656ھ کے صفحہ 26 پر درج ہے:۔ "وولد عون بن علی بن محمد بن علی بن ابی طالب: محمد اور قیہ وعلیہ بنی عون" ان دونوں انساب کی کتب کی مندرجہ بالا عبارت سے یہ تصدیق ہوا کہ عون عرف قطب غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علیؓ کی اولاد عرب میں "بنی عون" مشہور تھی اور عون کے سات پڑپوتوں میں سے پانچ الحسین بن علی، الحسن بن علی، محمد بن علی، احمد بن علی و عیسیٰ بن علی کی اولاد برصغیر پاک و ہند میں آئی اور علی بن علی و موسیٰ بن علی کی اولاد مصر میں ہے۔ "عون" سے "اعوان" ہوا اور عون کے عرف قطب غازی کی وجہ سے "قطب شاہی" اور حضرت علیؓ کی نسبت سے "علوی" کہلاتی ہے۔

مندرجہ بالا 76 کتب کے اقتباسات اور حوالہ جات اور ان پر تبصرہ کرنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا شجرہ نسب اس قبیلہ کی شہرت بلدی کے مطابق حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ بن حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تاریخ علوی اور تاریخ حیدری میں درج ہے۔ مولوی نورالدین پٹھان نے 1905ء میں زاد الاعوان تالیف کرتے ہوئے اعوان قبیلہ کا شجرہ نسب حضرت محمد حنفیہؒ کے بجائے حضرت عباس علمدار سے تین جعلی اور فرضی کتب کے حوالہ سے صرف اس بناء پر حضرت عباس علمدار سے جوڑ دیا کہ علی بن محمد حنفیہؒ لاولد تھے۔ اور سالار مسعود غازی اور ان کے ہمراہی سالار قطب حیدر شاہ علوی حنیف شاہی ہیں قطب شاہی نہیں ہیں۔ مولوی نورالدین کے اس موقف کی تائید میں آج بھی کچھ لوگ سوشل میڈیا وغیرہ پر یہ بیان کرتے ہیں کہ علی بن محمد حنفیہ بن حضرت علی لاولد تھے۔ اس لیے ان کی اولاد سے اعوان نہیں ہو سکتے۔

بنی عون (اعوانوں) کا ہند آنا:

تہذیب الانساب ونہایۃ الاعقاب عربی 449 ھجری میں تالیف ہوئی۔ اس میں علی بن علی، موسیٰ بن علی والحسن بن علی کی اولاد مصر و روم میں ہونا بیان کی گئی ہے۔ منتقلۃ الطالبیہ کے ص 331 کے مطابق الحسن بن علی کا بھی ورود ہند ہوا ہے۔ اس طرح تہذیب الانساب و منتقلہ کے مطابق عون بن علی کے پانچ پڑپوتے عیسیٰ بن علی، احمد بن علی، محمد بن علی والحسین بن علی والحسن بن علی کی اولاد ہند میں ہے یعنی علی بن محمد بن عون بن علی بن محمد حنفیہؓ بن علیؓ بن ابی طالب کے پانچ بیٹوں کی اولاد ہند میں آباد ہے وہ سب کی سب قطب شاہی اعوان ہے۔ تہذیب الانساب و منتقلۃ الطالبیہ عربی 471ھ، کے علاوہ المعقبون جلد سوم اور منبع الانساب فارسی 830ھ سے بنی عون (اعوانوں) کی ہند آنے کی تصدیق ہوتی ہے اور شجرہ نسب بھی درج ہے۔ منبع الانساب میں محمد غازی و احمد غازی پسران شاہ علی غازی بن محمد اصف غازی بن عون عرف قطب غازی بن علی عبدالمنان بن محمد حنفیہ بن حضرت علیؓ کی اولاد درج ہے محمد غازی کی اولاد سے سالار مسعود غازی بن سالار ساہو غازی بن عطا اللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد کو سلطان محمود غزنوی کا بھانجا درج کیا گیا ہے۔ اور سلطان محمود غزنوی کی وفات 421 ھجری میں ہوئی اور سالار مسعود غازی (قطب شاہی علوی اعوان) کی شہادت 424 ھجری میں ہوئی اور ان کے چچا قطب حیدر شاہ غازی علوی کی شہادت بھی 424ھ کو ہوئی قبر مانک پور میں ہے

قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ اور سلطنت غزنویہ:

کتاب ہذا کے صفحہ 16 پر تفصیل سے ذکر کیا جاچکا ہے کہ اعوان قبیلہ کے بزرگوں نے ابتدائی بندوبست میں جو سینہ بہ سینہ روایات قلمبند کروائیں اس کے مطابق وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی غیر فاطمی اولاد سے ہیں قطب

شاہی ہیں اورانہوں نے سلطان محمودغزنوی کے ساتھ جہاد میں حصہ لیامزید یہ کہ سبکتگین نے یا سلطان محمودغزنوی نے انہیں اعوان کا خطاب بھی دیا۔گزشتہ صفحات میں قدیم کتب کے حوالہ سے یہ تصدیق ہوا کہ یہ قبیلہ عون کی وجہ سے اعوان،قطب غازی کی وجہ سے قطب شاہی اور حضرت علیؓ کی نسبت سے علوی کہلاتا ہے سبکتگین یا سلطان محمودغزنوی نے ممکن ہے یہ کہا ہو کہ آپ عون کی اولاد سے اعوان ہیں اور آپ نے ہماری بھی اعانت کی اور ہم بھی آپ کواعوان کا خطاب دیتے ہیں۔ سالار ساہو غازی قطب شاہی علوی اعوان جن کا نام محموداور داود بھی روایت کیا گیا ہے سلطان محمودغزنوی کے بہنوئی تھے 25 شوال 423ھ انتقال ہوا آپ کا مزار مبارک ستر کھ انڈیا میں ہے۔سبکتگین کے دو بیٹے اسماعیل اور محمود تھے سبکتگین کی وصیت کے مطابق اسماعیل نے حکومت سنبھالی جو الپتگین کا نواسہ تھا۔سلطان محمودغزنوی سبکتگین کا دوسرا بیٹا تھا جس کی والدہ صوبہ زابل کے سردار کی بیٹی تھیں۔دونوں بھائیوں میں بادشاہت کے لیے لڑائی ہوئی سالار ساہو غازی اوران کے ساتھیوں کی بھرپور اعانت سے اسماعیل کو شکست ہوئی اور سلطان محمودغزنوی کو غزنی کی حکومت ملی جس پر سلطان محمودغزنوی نے خوش ہو کر اپنی بہن کا نکاح سالار ساہو غازی سے کر دیا جس کے بطن سے سالار مسعود غازی شہید ہندوستان 21 رجب 405ھ بمطابق 1014ء اجمیر میں پیدا ہوئے۔ سالار مسعود غازی قطب شاہی علوی اعوانؒ 14 رجب 424ھ کو ہندوراجاؤں سے جہاد کرتے ہوئے شہید ہوئے آپؒ کا مزار مبارک بہرائچ اتر پردیش یوپی انڈیا میں مرجع خلائق عوام ہے۔بے شمار کتب میں قطب شاہیوں کا سلطنت غزنویہ کے ساتھ ہونے کا ذکر ہے اور سالار مسعود غازی کو سلطان محمودغزنوی کا بھانجا بھی لکھا ہے دیگر کتب کے علاوہ تاریخ بیہقی ،لباب الانساب،رسائل اعجاز،سفرنامہ ابن بطوطہ،تاریخ فیروزشاہی،منبع الانساب،تاریخ فرشتہ،طبقات اکبری،اخبار الاخیار، سفینۃ اولیاء،مرات مسعودی،مرات الاسرار،فرہنگ آصفیہ،تذکرۃ الانساب،بحر ذخار و تاریخ اودھ وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ مندرجہ بالا کتب کے اقتباسات اور حوالہ جات سے یہ واضع ہوا کہ سلطان الشہداء سالار مسعود غازی قطب شاہی علوی اعوان تھے اور سلطان محمودغزنوی کے بھانجے تھے اورانہوں نے جہاد ہند میں عظیم کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔اور حضرت باباسجاول علوی قادریؒ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے مشہور و معروف اولین اولیائے کرام میں گزرے ہیں اس لیے اب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپؒ کے اجداد کا بھی مختصر تذکرہ کیا جائے۔

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ (جدامجد سادات حسنی، حسینی ،قطب شاہی علوی اعوان وعلوی)

آپؓ کا نام علی کنیت ابوالحسن وابوتراب القاب حیدر کرار، اسداللہ المرتضیٰ ہیں۔اس امام ہادی انام ابوالائمۃ العظام کے محاسن وفضائل لکھنے کے لئے دفتر درکار ہیں۔آپؓ کے والد محترم حضرت ابوطالب مکہ کے نہایت ذی اثر بزرگ تھے۔ نبی کریم ﷺ نے آپ ہی کی آغوش شفقت میں پرورش پائی۔ والدہ کا نام فاطمہ بنت اسد بن ہاشم تھا۔آپؓ داماد رسول ﷺ بھی تھے۔آپؓ کی ولادت 13 رجب 30 عام الفیل (مطابق تقریباً 600ء) کعبہ میں ہوئی۔ حضرت خدیجہؓ کے بعد سب سے پہلے آپؓ نے اسلام قبول کیا 2ھ حضرت فاطمہؓ سے نکاح ہوا۔آپؓ نے غزوہ تبوک کے سوا تمام غزوات میں شرکت فرمائی۔ جنگ بدر اور احد میں تلوار حیدری اس انداز سے چلی کہ دشمن کی فوج میں صف ماتم بچھ گئی۔ فتح خیبر کے موقع پر نبیؐ نے حضرت علیؓ کو علم (جھنڈا) عطا کیا۔ یہود کا سردار مرحب آپؓ کے ساتھ مقابلے میں مارا گیا اور آپؓ فاتح خیبر کہلائے۔آپؓ علم وعقل اور بہادری میں یکتا تھے۔ بیک وقت شیر خدا اور باب العلم کا خطاب پایا۔آپؓ کے شاندار کارنامے نسب ہجرت، بدر، اُحد، خندق، صلح حدیبیہ خیبر و حنین کے واقعات مشہور ہیں۔قرآن مجید میں سب سے زیادہ آیتیں آپؓ کی شان میں اتری ہیں۔تاریخ الخلفاء میں علامہ جلال الدین سیوطیؒ لکھتے ہیں آپؓ نے رسول اللہ سے 586 حدیثیں روایت کی ہیں اور آپؓ سے

آپ کے بیٹوں حسنین کریمینؓ ، محمد الاکبر (محمد حنفیہؒ) وغیرہ اور کئی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین اور تابعین روایت کرتے ہیں۔حضرت عثمان غنیؓ کی شہادت کے بعد ماہ ذی الحجہ 35ھ خلیفہ ہوئے 17 رمضان 40ھ کو اشقی الناس ابن ملجم کے ہاتھ سے کوفہ میں زخمی ہو کر شہید ہوئے۔حضرت سیدہ فاطمہؓ بنت رسول ﷺ کی زندگی میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے دوسری شادی نہیں کی۔حضرت فاطمہؓ کی وفات کے بعد آپؓ نے متعدد شادیاں کیں اور اُن سے نہایت کثرت کے ساتھ اولادیں ہوئیں آپؓ کی ازواج واولادیں بذیل تھیں:۔

1۔ حضرت فاطمہؓ کے بطن سے حسنؓ، حسینؓ اور محسنؓ اور لڑکیوں میں زینبؓ الکبریٰ اور ام کلثوم الکبریٰ پیدا ہوئیں۔محسنؓ نے بچپن ہی میں وفات پائی۔آپؓ کی اولاد سادات فاطمیہ، سادات حسنی و حسینی سیّد کہلاتی ہے۔

2۔ حضرت خولہ بنت جعفر بن قیس کا تعلق بنوحنفیہ قبیلہ سے تھا ان کے بطن سے محمد بن علی (محمد الاکبر) جو محمد بن حنفیہ یا محمد حنفیہؒ کے نام سے مشہور ہیں۔آپؒ کی اولاد علوی، بنی عون اور قطب شاہی اعوان کہلاتی ہے۔

3۔ حضرت ام البنین بنت حزام کے بطن سے عباس علمدار، جعفر، عبداللہ اور عثمان پیدا ہوئے یہ سب کربلا میں شہید ہوئے۔حضرت عباس علمدارؒ کی اولاد سادات علوی کہلاتی ہے ہند میں آپؓ کی اولاد سے حضرت دانیال اور ان کی اولاد سے حضرت عبدالرحمٰن چشتی العلوی العباسی مولف مرات مسعودی فارسی 1037ھ ومرات الاسرار فارسی 1045ھ قابل ذکر ہیں جن کا شجرہ نسب یہ ہے:۔عبدالرحمٰن بن عبدالرسول بن قاسم بن شاہ بدھ بن میاں شیخ بن میاں دانیال ثانی بن بدرالدین بن معین الدین بن قطب بن فرید بن نظام بن نصیرالدین بن دانیال عرف مولانا عود بن میر بدرالدین بن حسن بن فضیل ثالث بن عبداللہ بن عباس ثانی بن یحییٰ بن فضیل ثانی بن حسن بن عبیداللہ بن عباس بن علی کرم اللہ وجہہ ہے۔آپ کی اولاد علوی اور علوی عباسی ہے۔

4۔ حضرت اسماء بنت عمیس سے یحییٰ اور محمد الاصغر پیدا ہوئے۔

5۔ حضرت امامہ بنت ابی العاص۔یہ حضرت زینبؓ کی صاحبزادی اور رسول اللہ ﷺ کی نواسی تھیں ان سے محمد اوسط ہوئے۔

6۔ حضرت لیلیٰ بنت مسعود کے بطن سے عبیداللہ اور ابوبکر پیدا ہوئے جو کربلا میں شہید ہوئے۔

7۔ حضرت صہبا ام حبیب بنت ربیعہ یہ ام ولد تھیں ان سے عمر اور رقیہ پیدا ہوئیں۔حضرت عمر الاطرف کی اولاد علوی وہاشمی ہے۔

8۔ حضرت اُم سعید بنت عروہ ان کے بطن سے اُم الحسن اور رملہ کبریٰ پیدا ہوئیں۔

9۔ حضرت محیات بنت عمروالقیس سے ایک بیٹی پیدا ہوئی جو بچپن ہی میں فوت ہوگئیں۔

حضرت خولہؒ بنت جعفر بن قیس والدہ حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ:

طبقات ابن سعد جلد سوم حصہ پنجم وششم کے ص 125 ،البدایہ والنہایہ تاریخ ابن کثیر و تاریخ مکہۃ المکرّمہ جلد اوّل ص 248 کے مطابق حضرت محمد الاکبر (محمد حنفیہؒ) کی والدہ خولہ بنت قیس تھیں ان کا نسب یوں ہے ’’خولہ بنت جعفر بن قیس بن مسلمہ بن عبید بن ثعلبہ یربوع بن ثعلبہ بن الدول بن حنفیہ بن لجیم بن صاحب بن علی بن بکر بن وائل بن قاسط بن ہنب بن دعمی بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار بن معد بن عدنان کا تعلق قبیلہ بنوحنیف سے تھا اسی نسبت سے محمد الاکبرؒ محمد ابن حنفیہؒ مشہور ہوئے۔آپ کی اولاد علوی، بنی عون ،قطب شاہی علوی اعوان وہاشمی کہلاتی ہے۔

حضرت محمد الاکبرؒ المعروف محمد حنفیہؒ (جداعلیٰ قطب شاہی علوی اعوان):

تاریخ ابن کثیر جلد پنجم ص 50 کے محمد بن علی بن ابی طالب کا لقب ابوالقاسم اور ابوعبداللہ بھی تھا اور کنیت کے اعتبار سے ابن الحنفیہ کہلاتے تھے۔آپ 16ھ میں پیدا ہوئے۔

نہج البلاغہ ترجمہ رئیس احمد جعفری کے ص 158 کے مطابق جنگ جمل کے موقعہ پر جب اپنے لشکر کا پرچم امیر المومنین علیؑ نے اپنے صاحبزادے محمد بن حنفیہ کو عطا فرمایا تو کہا ’’تزول الجبال ولاتزل عض علیٰ ناجذک اعر اللہ جمجمتک تدفی الارض قدمک ارم ببصرک اقصی القوم۔وغض بصرک واعلم ان النصر من عنداللہ سبحانہ۔اے بیٹے پہاڑ اپنی جگہ

سے سرک جائیں، مگرتم اپنی جگہ سے جنبش نہ کرنا۔اپنے دانتوں کو مضبوطی سے،ایک دوسرے میں پیوست رکھنا۔اپنا کساہ سرخدا کو عاریت دے دو۔زمین میں اپنے پاؤں میخ کی طرح جما دینا۔تمہاری نگاہوں کی زد،دشمن کے لشکر کی آخری صف پر رہے اپنی نظر جھکائے رکھنا اور اے بیٹے اس بات پر ایمان محکم رکھو کہ فتح و فیروزی صرف خدا کی طرف سے ہے۔یہ الفاظ امیر المومنین نے اس وقت ارشاد فرمائے تھے، جب جنگ جمل کے موقعہ پر، آپ نے لشکر کا پرچم، اپنے فرزند دل پسند حضرت محمد بن حنفیہ کو عطا فرمایا تھا،اور کوئی شیہ نہیں، باپ کی نصیحت بیٹے نے دل سے قبول کی اور میدان جنگ میں وہ کارنامے انجام دیے کہ بے ساختہ احسنت ومرحبا کی صدائیں بلند ہونے لگیں،زور بازو سے حیدر اور ذوالفقار علی کا نمونہ آنکھوں کے سامنے پھر گیا۔حضرت محمد بن حنفیہ حضرت علی کے صاحبزادے تھے لیکن سیّدۃ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے نہیں، بلکہ حضرت خولہ دختر جعفر بن قیس (یکے از قبیلہ بنوحنیف) کے بطن سے! حضرت فاطمہ جب تک زندہ رہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کوئی دوسرا عقد نہیں فرمایا۔حضرت فاطمہؓ کے وصال کے بعد آپ نے دوسری شادیاں کیں چنانچہ خولہ کے بطن سے محمد (محمد حنفیہ) پیدا ہوئے جو سعادت، شجاعت،شرافت اور زہد وعبادت میں اپنے قابل نازش خاندان کے قابل فخر سپوت تھے،حسنین علیہما السلام بھی آپ پر ہمیشہ شفقت کرتے رہے اور جب تک زندہ رہے، بھائیوں (حسنؑ وحسینؑ) کی چاکری کو اپنا قابل فخر سرمایہ سمجھتے رہے۔امیر المومنین علیؑ اکثر جنگوں اور معرکوں میں آپ کو بھیجا کرتے تھے اور حضرات حسنین علیہما السلام کو یہ کام نہیں سونپتے تھے،ایک مرتبہ کسی نے یہ سوال آپ سے کیا، تو کتنا بلیغ جواب دیا۔فرمایا! لانهما كانا عليني وكنت يديه فكان يقي عينيه بيديه،یعنی حضرات حسنین علیہما السلام ،امیر المومنین علیؑ کی دو آنکھوں کی حیثیت رکھتے تھے اور میں ان کا ہاتھ تھا،لہذا آنکھوں کو ہاتھ سے بچاتے تھے ان الفاظ سے جہاں حضرت علی کے جذبہ کی ترجمانی ہوتی ہے وہاں خود حضرت محمد حنفیہ کی سعادت بھی کس طرح جھلک رہی ہے! خود امیر المومنین علیؑ نے بھی اس سوال پر جنگ صفین کے موقع پر روشنی ڈالی تھی،عین اس وقت جب کہ جنگ زور وشور سے جاری تھی آپ کو اگر فکر تھی، تو بس حسنؑ وحسینؑ کی بار بار با آواز بلند آپ فرماتے تھے،املكوا عنی هذين الفتيين خاف ان ينقطع بهما نسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، یعنی ان دونوں لڑکوں (حسنؑ وحسینؑ) کو روکے رہ، جنگ کے میدان میں نہ کودنے دو، میں ڈرتا ہوں کہیں ایسا نہ ہو کہ جنگ کے میدان میں کود پڑیں۔جام شہادت نوش کریں اور اس طرح نسل رسول صلی اللہ علیہ وسلم منقطع ہو جائے۔

مروج الذہب ومعادن الجواہر (تاریخ المسعودی) حصہ دوم کے ص 350 کے مطابق حضرت علیؓ نے اپنے بیٹوں حسن وحسین ومحمد حنفیہ کو بلایا اور حسن وحسین کو قریب بلا کر درج ذیل وصیت فرمائی ''خدا کی واحدنیت کا لحاظ رکھتے ہوئے ہمیشہ تقویٰ وطہارت پر قائم رہنا، دنیا تم سے کھنچے تو تم بھی اس سے کھنچے رہنا، دنیا کی کوئی شے تمھیں نہ ملے تو اس کی پروانہ کرنا، ہمیشہ حق بات کہنا، یتیموں پر رحم کرنا، کمزوروں کی مدد کرنا، ظالموں کے دشمن اور مظلوموں کے مددگار رہنا اور دنیا کی طرف سے ملامت کی پروانہ کرنا''اس کے بعد محمد حنفیہ کی طرف نگاہ اٹھا کر بولے:۔''تم نے حسن وحسین کے حق میں میری وصیت سنی؟ پھر فرمایا تمہارے لیے بھی میری یہی وصیت ہے اس کے علاوہ یہ کہ اپنے بھائیوں کو عزت وحرمت کا ہمیشہ خیال رکھنا، ان کا ہر حکم ماننا، ان کے حکم کے خلاف کوئی کام نہ کرنا'' پھر حسنؓ وحسینؓ سے فرمایا!'' تمہارے لئے بھی میری اس بھائی کے حق میں یہی وصیت ہے کہ اس کا ہمیشہ خیال رکھنا یہ تمہاری تلوار اور تمہارے باپ کا بیٹا ہے اس کا ہمہ وقت خیال رہے''۔محمد الاکبرؓ عبداللہ بن زبیرؓ کی قید میں بھی رہے مختیار ثقفی نے انہیں رہا کروایا۔آپ رحمتہ اللہ علیہ کا 81ھ میں انتقال ہوا جنت البقیع میں دفن ہیں اس کے علاوہ شام اور طائف بھی جائے مدفن بیان کیے جاتے ہیں۔نسب قریش، تہذیب الانساب، منتقلۃ الطالبیہ، کتاب فی نسب قریش وخیار العرب، عمدۃ الطالب فی نسب آل ابی طالب ومنبع الانساب فارسی اور دیگر کتب کے مطابق آپؒ کے تین فرزندوں ابو ہاشم عبداللہ، جعفر وعلی (علی عبدالمنان) سے نسل چلی۔

حضرت علی عبدالمنان بن حضرت محمد الاکبر (محمد حنفیہؓ):

آپؒ کا نام علی الاکبر تھا اور آپ کے چھوٹے بھائی علی اصغر بھی تھے جو بچپن میں ہی لاولد فوت ہو چکے تھے۔انساب کی اکثر کتب میں علی درج ہے۔المجدی میں درج ہے ''وولد محمد بن علی ابی طالب علیہ السلام، وامہ الحنفیہ، اربعۃ وعشرین ولادا، منھم البنات: بریکۃ، وام سلمۃ، وحمادۃ، وعلیۃ، واسماء وام القاسم، وجمانۃ وام ابیھا، ورقیہ، ریطۃ۔ومن الرجال وھم: الحسن، وجعفر الاکبر، وعلی الاکبر، وعلی، وعبدالرحمٰن، وطالب، وعون الاکبر، وعون، وعبداللہ الاکبر وعبداللہ، وحمزۃ، وابراھیم، والقاسم، وجعفر الاصغر۔   واما عبداللہ الاصغر وعون الاصغر وطالب وعبدالرحمٰن وعلی الاصغر فدرجوا''۔المجدی میں آپ کے پندرہ فرزند الحسن، وجعفر الاکبر، وعلی الاکبر، وعلی، وعبدالرحمٰن، وطالب، وعون الاکبر، وعون، وعبداللہ الاکبر و عبداللہ، وحمزۃ، وابراھیم، والقاسم، وجعفر الاصغر لکھے ہیں جن میں سے پانچ فرزند عبداللہ الاصغر وعون الاصغر و طالب و عبدالرحمٰن وعلی الاصغر لاولد ہوئے۔منبع الانساب فارسی میں درج ہے'' واوراسہ پسر بودمد ابوالہاشم وعلی عبدالمنان و سید جعفر'' انساب کی دیگر کتب میں آپ کا نام علی درج ہے جب کہ مرات مسعودی فارسی میں صرف عبدالمنان لکھا ہے منبع الانساب سے یہ تصدیق ہوا کہ آپ کا نام علی عبدالمنان تھا۔نسب قریش عربی کے مطابق علی عبدالمنان کے چھ فرزند فرزند عون [عرف قطب غازی قطب شاہ اوّل]، حسن، عبیداللہ، عبداللہ، محمد الاکبر ومحمد الاصغر تھے۔

حضرت عون عرف قطب غازی بن علی عبدالمنانؒ (جدامجد بنی عون وقطب شاہی علوی اعوان):

عون عرف قطب غازی لقب بطل غازی قطب شاہ اوّل جدامجد قطب شاہی علوی اعوان تھے آپؒ کا نام انساب کی اکثر کتب میں عون لکھا ہے اور شجرہ نسب عون بن علی بن حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ تحریر ہے۔منبع الانساب فارسی، بحر الجمان وسیّد محمد شاہ گوڑی سیداں مظفر آباد کے ریکارڈ میں آپؒ کا نام عون اور عرف قطب غازی تحریر ہے۔عون عرف قطب غازی کا نام مرات مسعودی، زاد الاعوان، باب الاعوان، تاریخ حیدری، حقیقت الاعوان سوسوال سو جواب وغیرہ اور علوی اعوان قبیلہ کے نسب خوان مولوی ملنگ علی کے قدیم ریکارڈ میں بطل غازی لکھا ہے جس سے معلوم ہوا کہ آپؒ کا نام عون عرف قطب غازی اور لقب بطل غازی ہے۔عون بن علی بن محمد الاکبرؓ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ یحییٰ بن زید (جو کہ رشتہ میں ان کے بھانجے و بھتیجے بھی تھے) کے ساتھ 125 ہجری میں کوفہ سے خراسان (افغانستان)،غزنی وہرات کی جانب ہجرت کر گئے تھے۔121 ہجری میں یحییٰ شہید کے والد زید شہید بن امام زین العابدینؓ بن امام حسینؑ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بنی امیہ والوں نے کوفہ میں شہید کر دیا تھا۔زید شہید کی اہلیہ محترمہ ریطۃ بنت ابی ہاشم عبداللہ غازی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ تھیں۔یحییٰ بن زید کے ساتھ عون عرف قطب غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ کا ہرات وغزنی ہجرت کر کے جانے کے سبب آپؒ کی شہرت بلدی قطب شاہ غزنی اور قطب شاہ ہراتی بیان کی جاتی ہے۔

تاریخ ابن خلدون حصہ دوم صفحہ 698، البدایہ والنہایہ تاریخ ابن کثیر جلد دہم صفحہ 13، وتاریخ طبری جلد پنجم صفحہ 69-267 میں یحییٰ بن زید شہید کا احوال درج ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہشام کی وفات تک یحییٰ بن زید حریش بن عمرو بن داؤد کے پاس بلخ میں مقیم رہے اس کے بعد یحییٰ بیہق (سبزوار) پہنچے بیہق خراسان کی آخری سرحد اور قومس سے خراسان کے شہروں میں سب سے زیادہ نزدیک واقع ہے۔یحییٰ بن زیدؒ کے ہمراہ 70 آدمی تھے جو سب بنی ہاشم تھے اور چند ایک ان کے قریب رشتہ دار تھے۔یحییٰ شہید کا ننیال بھی حضرت محمد حنفیہؒ کا خاندان تھا۔ان 70 آدمیوں نے بصر بن سیار کی طرف سے بھیجے گئے دس ہزار آدمیوں کو شکست فاش دی اور ان کے امیر کو قتل کر دیا اور ان سے بہت سے اموال چھین لیے پھر ان کے پاس ایک اور لشکر آیا جس نے یحییٰ کو بھی شہید کر دیا اور ان کا سر کاٹ لیا اور اس کے

سب اصحاب کو بھی قتل کر دیا۔عون بن علی اور زید بن علی کے مزارات تبریز کی پہاڑی پر ایک ساتھ ہونا بیان کیے جاتے ہیں واللہ العالم باالصواب۔

منبع الانساب فارسی 830 ھجری میں عون کا عرف قطب غازی اور مرات مسعودی فارسی 1037 ھ میں ان کا لقب بطل غازی درج ہے اور منبع الانساب میں عون کے والد کا نام علی عبدالمنان لکھا ہے جب کہ مرات مسعودی میں صرف عبدالمنان لکھا ہے۔عرب میں عون کی وجہ سے بنی عون نے شہرت اختیار کی اور برصغیر پاک و ہند میں بنی عون سے اعوان اور عون کے عرف قطب غازی کی شہرت کی وجہ سے قطب شاہی کے نام سے مشہور ہوا۔اس وجہ سے عون عرف قطب غازی لقب بطل غازی قطب شاہ اوّل کہلائے۔آپؒ کی اولاد مدینہ، مصر، روم و برصغیر پاک و ہند میں آباد ہے جو علوی، بنی عون، بنی تراب اور قطب شاہی علوی اعوان کے نام سے شہرت رکھتی ہے۔آپ کے فرزند محمد اشھل المعروف محمد آصف غازی اور دو بیٹیاں رقیہ وعلیہ تھیں جو کتاب نسب قریش عربی والمنتخب فی نسب قریش وخیار العرب میں ''بنی عون'' درج ہیں۔

محمد اشھل المعروف محمد آصف غازیؒ بن عون عرف قطب غازی لقب بطل غازی (قطب شاہی علوی اعوان):

تاریخ قطب شاہی علوی اعوان کے صفحہ 47 کے مطابق عون قطب غازی بن علی بن محمد الاکبر کی شادی مھدیہ بنت عبدالرحمٰن بن عمرو بن محمد بن مسلمہ الانصاری کے ساتھ ہوئی تھی جن کے بطن سے محمد (آصف غازی)، رقیہ اور علیہ پیدا ہوئے''۔رقیہ کی شادی عبداللہ بن داؤد بن حسن بن حسنؓ بن علیؓ بن ابی طالب سے ہوئی تھی۔کتاب نسب قریش عربی (156ھ-234ھ) کے صفحہ 77 اور کتاب المنتخب فی نسب قریش وخیار العرب عربی 656ھ کے صفحہ 26 پر درج ہے:۔

''وولد عون بن علی بن محمد بن علی بن ابی طالب: محمد اور قیہ وعلیہ بنی عون'' ان دونوں انساب کی کتب کی مندرجہ بالا عبارت سے یہ تصدیق ہوا کہ عون عرف قطب غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علیؓ کی اولاد عرب میں ''بنی عون'' مشہور تھی مولوی ملنگ علی مرحوم ساکن گفانوالہ چکوال کے قدیم ریکارڈ اور مرات مسعودی فارسی 1037 ہجری، زادالاعوان رباب الاعوان اور تاریخ حیدری کے علاوہ دیگر کتب میں عبدالمنان کے فرزند بطل غازی اور بطل غازی کے فرزند آصف غازی درج ہیں۔منبع الانساب فارسی 830 ہجری تالیف سید معین الحق جھونسوی اور بحرالجمان 1917ء تالیف سید محبوب شاہ داتا کے مطابق عون عرف قطب غازی کے فرزند محمد آصف غازی ہیں۔محمد اشھل المعروف آصف غازی کی شادی صفیہ بنت محمد بن حمزہ بن مصعب بن زبیر بن عوام سے ہوئی تھی۔کتاب نسب قریش، المعقبین، تہذیب الانساب عربی، منتقلہ الطالبیہ، مہاجران آل ابی طالب، بحرالانساب عربی وغیرہ میں محمد حنفیہ کے فرزند علی اور علی کے فرزند عون اور عون کے فرزند محمد اسھل درج ہیں جب کہ منبع الانساب فارسی و بحرالجمان میں عون کے فرزند محمد آصف غازی لکھے ہیں جس سے یہ تصدیق ہوا کہ محمد اسھل اور محمد اشھل اور محمد عسل اور محمد آصف غازی سے مراد ایک ہی شخص یعنی محمد آصف غازی ہے۔لہذا مندرجہ بالا کتب کے تقابلی جائیزہ کے بعد شجرہ نسب یوں ہے محمد آصف غازی (محمد اسھل/محمد اشھل/عسل) بن عون عرف قطب غازی لقب بطل غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔اوران کے فرزند شاہ علی غازی تھے۔

شاہ علی غازی بن محمد اشھل المعروف محمد آصف غازی (قطب شاہی علوی اعوان):

شاہ علی غازی کے والد محمد اشھل المعروف محمد آصف غازی تھے۔منبع الانساب فارسی 830 ہجری و تاریخ بحرالجمان میں شاہ غازی نام درج ہے اور ان کے فرزند شاہ محمد غازی لکھے ہیں جب کہ بحرالانساب اور منتقلۃ الطالبیہ و تہذیب الانساب اور المعقبون میں میں محمد بن علی بن محمد اشھل بن عون بن علی بن محمد حنفیہ تحریر ہے جس سے معلوم ہوا کہ کاتب سے شاہ کے بعد علی لکھنا رہ گیا ہے یعنی شاہ علی غازی نام ہے شاہ اور غازی منبع الانساب میں ہر آدمی کے ساتھ لکھا ہے جس سے یہ تصدیق ہوا کہ شاغازی نہیں بلکہ شاہ علی غازی نام ہے اور دیگر انساب کی کتب میں بھی محمد بن علی بن

محمد اشھل درج ہے۔اس طرح آپؒ کا شجرہ نسب یوں ہے''شاہ علی غازی بن محمد اشھل المعروف محمد آصف غازی بن عون عرف قطب غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؓ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ بن ابی طالب'' شاہ علی غازی کے سات فرزند شاہ محمد غازی، شاہ احمد غازی، الحسین، عیسیٰ، الحسن، موسیٰ و علی تھے۔اوّل الذکر پانچ کی اولاد ہند میں آباد ہے اور آخر الذکر دو کی اولاد مصر و روم میں آباد ہے۔

شاہ محمد غازی بن شاہ علی غازی (قطب شاہی علوی اعوان):

آپ کا نام انساب کی زیادہ تر کتب میں محمد درج ہے جبکہ منبع الانساب فارسی میں دو بھائیوں شاہ محمد غازی وشاہ احمد غازی درج ہے جب کہ دیگر انساب کی کتب میں آپ کے مزید پانچ بھائیوں کے نام درج ہیں جو اوپر بیان کیے جا چکے ہیں آپ کے والد کا نام علی انساب کی سب ہی کتب میں درج ہے جبکہ منبع الانساب میں شاہ غازی بن محمد آصف غازی درج ہے۔تہذیب الانساب عربی 449ھ، منتقلۃ الطالبیہ عربی، المعقبون عربی ومنبع الانساب فارسی و بحرالانساب عربی کے مطابق محمد بن علی، احمد بن علی، الحسین بن علی، عیسیٰ بن علی، الحسن بن علی کی اولاد ہند میں جبکہ، موسیٰ بن علی و علی بن علی کی اولاد مصر اور روم میں آباد ہے یہ سات بھائی شاہ علی غازی کے فرزند ہیں اور قطب شاہی علوی اعوان ہیں ان کا شجرہ نسب یوں ہے''محمد، احمد، الحسین، عیسیٰ، الحسن، موسیٰ و علی پسران شاہ علی غازی بن محمد آصف غازی بن عون عرف قطب شاہ غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؓ'' ہے۔محمد بن علی کا نام منبع الانساب میں شاہ محمد غازی ہے جب کہ انساب کی دیگر کتب میں محمد بن علی درج ہے۔شاہ محمد غازی کے فرزند طیب غازی تھے۔لباب الانساب عربی 565ھ و تاریخ قطب شاہی علوی اعوان کے مطابق الحسین، القاسم، منصور، حمزہ وعبدالملک پسران علی بن حسین بن محمد آصف غازی بن عون عرف قطب غازی بن علی عبالمنان بن حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؓ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا سلطنت غزنویہ و دیوان غزنی سے منسلک ہونا درج ہے۔شاہ محمد غازی کے فرزند طیب غازی تھے۔

طیب غازی بن شاہ محمد غازی (قطب شاہی علوی اعوانؒ):

طیب غازی شاہ محمد غازی کے ہاں پیدا ہوئے منبع الانساب، بحرالجمان، تاریخ علوی اعوان، تاریخ حیدری، تاریخ علوی اعوان و تاریخ قطب شاہی اعوان وغیرہ میں طیب غازی بن شاہ محمد غازی نام لکھا ہے۔اس طرح ان کا پورا شجرہ نسب یہ ہے طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ علی غازی بن محمد اشھل بن عون عرف قطب غازی (قطب شاہ اوّل) بن علی بن محمد الاکبر بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ'' طیب غازی کے فرزند طاہر غازی تھے۔

طاہر غازی بن طیب غازی (قطب شاہی علوی اعوان):

طاہر غازی بن طیب غازی قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے چشم و چراغ تھے مرات مسعودی فارسی 1037ھ کے مطابق آپؒ کے فرزند عطااللہ غازی تھے منبع الانساب فارسی، مرات مسعودی، تاریخ علوی اعوان، تاریخ قطب شاہی علوی اعوان اور تاریخ خلاصۃ الاعوان کے مطابق آپ کا شجرہ نسب یوں ہے''طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ علی غازی بن محمد اشھل بن عون عرف قطب غازی (قطب شاہ اوّل) بن علی بن محمد الاکبر بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ''۔آپ کے فرزند عطااللہ غازی منبع الانساب میں درج ہیں جب کہ نصراللہ غازی (لاولد) وحیات اللہ ونوراللہ بھی روایت کیے جاتے ہیں۔تاریخ صالحین بہرائچ تالیف مولانا محمد صدیق حسن بہرائچی نے 1990ء میں تالیف کی جس کے مطابق عطااللہ اور نوراللہ تھے اور نوراللہ کے فرزند قطب شاہ یعنی قطب حیدر علوی تھے جب کہ مولوی حیدر علی اعوان کی تالیف تاریخ حیدری 1909ء کے مطابق عطااللہ غازی کے تین فرزند سالار ساھو غازی، سالار قطب حیدر غازی علوی المعروف قطب شاہ ثانی وسالار سیف الدین غازی تھے۔حافظ ریاض سیالوی نے سوانحیات ملک قطب

حیدرشاہ علوی کے صفحہ 26 پرعطااللہ غازی اورنوراللہ ایک ہی نام لکھا ہے۔جس سے معلوم ہوا کہ سالارقطب حیدرشاہ غازی کے والد کا نام عطااللہ غازی ہی درست ہے۔

عطااللہ غازی بن طاہر غازی (قطب شاہی علوی اعوان):

عطااللہ غازی معروف شخصیت گزرے ہیں۔منبع الانساب فارسی، مرات مسعودی، تاریخ علوی اعوان، تاریخ قطب شاہی علوی اعوان اور تاریخ خلاصۃ الاعوان کے مطابق آپ کا شجرہ نسب یوں ہے ''عطااللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ علی غازی بن محمد اشھل بن عون عرف قطب غازی (قطب شاہ اوّل) بن علی بن محمد الاکبر بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ''۔آپ کے تین فرزند سالار ساھو غازی (سالار داؤد)، سالار قطب حیدر شاہ غازی علوی المعروف قطب شاہ ثانی وسالار سیف الدین علوی تھے۔

سالار ساھو غازی (سالار داؤد) بن عطااللہ غازی (قطب شاہی علوی اعوان):

سالار ساھو غازی، عطااللہ غازی کے بڑے فرزند تھے آپ کا نام غازی سید داؤد، غازی سالا ساہو، ساھو بن عطااللہ بھی بیان کیے جاتے ہیں۔منبع الانساب فارسی کے مطابق آپ کی شادی سلطان محمود غزنوی کی ہمشیرہ سے ہوئی تھی مرات مسعودی اور مرات الاسرار میں سلطان محمود غزنوی کی بہن کا نام ستر معلیٰ لکھا ہے۔تاریخ قطب شاہی علوی اعوان کے صفحہ 73 پر درج ہے۔ قدیم اور مستند کتاب منبع الانساب فارسی 830ھ کے مطابق آپ کا شجرہ نسب یہ ہے''سالار ساھو غازی[سالار داؤد] بن عطااللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ علی غازی بن محمد آصف غازی بن عون عرف قطب غازی بن علی عبدالمنان بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ'' آپ کے فرزند سلطان الشہداء سالار مسعود غازی قطب شاہی علوی اعوان اور بیٹی یادگار بانو تھیں۔عون بن علی بن محمد حنفیہؒ کی اولاد دوسری صدی ہجری کی کتاب نسب قریش عربی اور ساتویں صدی ہجری کے کتاب المنتخب فی نسب قریش وخیار العرب عربی کے مطابق ب ''بنی عون'' ہے اور منبع الانساب کے مطابق عون کا عرف قطب غازی تھا جس کی وجہ سے آپ کی اولاد قطب شاہی بھی کہلائی۔سالار ساہو غازی قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے چشم و چراغ تھے آپ نے اپنے سالار قطب حیدر غازی وسالار سیف الدین غازی اور سلطان الشہداء سالار مسعود غازی اور دیگر ساتھیوں کے ہمراہ جہاد ہند میں عظیم کارہائے نمایاں انجام دیئے۔سلطان محمود غزنوی نے اجمیر کی ریاست آپ کے حوالے کی تھی جس کا ذکر مرات مسعودی کی داستان اوّل میں موجود ہے۔قنوج کے والی جے پال کے ساتھ جنگ میں سالار ساہوؒ نے بطور معظم سپاہ کی حیثیت سے فرائض سرانجام دیے۔مخزن افغانی جس کا ترجمہ مسٹر ڈورن نے کیا ہے اس میں درج ہے کہ سالار شاہو افغان سردار تھے 1000 سواروں کے ہمراہ سومنات کے حملہ میں شرکت کی۔پشتو ڈکشنری ریاض المحبت تالیف محبت خان (1805ء) کے مطابق سالار ساہو زابل کے سردار تھے اور ان کا ایک ہی لڑکا (سالار مسعود غازی) پیدا ہوا جس کی قبر بہرائچ میں ہے۔سالار ساہو غازی قطب شاہی علوی اعوان تھے۔افغان سردار سے مراد افغانستان میں سکونت کی وجہ ہے۔مرات مسعودی، مرات الاسرار، تاریخ قطب شاہی علوی اعوان وسلطان الشہداء وانوار قم وغیرہ کے مطابق سالار داؤد المعروف سالار ساہو بن عطااللہ غازی کا مزار ستر کھ انڈیا میں مرجع خلائق عام ہے۔میر سید عبداللہ زر بخش سبزواری رضوی (جد اعلیٰ رضوی سادات سبزواری) کی شادی سلطان الشہداء سالار مسعود غازی کی بہن یادگار بانو سے ہوئی تھی۔میر سید عبداللہ زر بخش سبزواری رضوی 1034ء میں شہید ہوئے آپؒ کا مزار مبارک امیٹھی متصل لکھنو میں ہے آپؒ کی اولاد زید پور، امروہہ، عبداللہ پور،، بہادر پور ریاست الور، کراروی ضلع الہ آباد، محمود پور، جون پور، عثمان پور، گجرات وغیرہ میں آباد ہے اور اب ان کی اولاد زیادہ تر کراچی، نواب شاہ، خیر پور، لاہور، راولپنڈی وغیرہ میں آباد ہے۔آپ کی اولاد سے ماہر انساب سادات رضوی سید محمد جون علی رضوی ساکن لالہ موسیٰ گجرات بھی قابل ذکر ہیں۔

شجرہ نسب: سید محمد جون علی رضوی التقوی بن سید علی رضا رضوی الوری بن میر سید صابر حسین المعروف بہ سخی

کوثر شاہ رضوی الوری (کوثر بس والے) بن میر سید رضا حسین المعروف بہ رضا محمد رضوی بہادر پوری الوری (1947ء تقسیم ہند کے بعد پاکستان لالہ موسیٰ ضلع گجرات قیام پذیر ہوئے) بن میر سید دلاور حسین رضوی الوری بن میر سید مولانا گلزار علی رضوی الوری بن میر سید بہادر علی رضوی الوری بن میر سید محمد علی رضوی الوری بن میر سید امین رضوی الوری بن میر سید میراں ابوالحسن المعروف بہ ابو رضوی الوری بن سید السادات میراں میر بازید رضوی الوری بن سید میراں میر دیوان عماد الدین رضوی الوری (مورث اعلیٰ سادات بہادر پور ریاست الور ضلع گڑگانوان) بن سید السادات منبع الکمالات میراں میر گلزار علی رضوی الوری بن میر سید مبارک علی شہید المعروف بہ مبارز علی رضوی الوری بن میر سید نصر اللہ سردار رضوی الوری بن میر سید داؤد اولیا رضوی الوری بن میر سید اسماعیل رضوی بن میر سید میراں اسحاق رضوی بن میر سید میراں حسام الدین رضوی بن سید میر میراں شمس الدین رضوی بن میر سید علی خان صوفی رضوی بن میر سید فتح اللہ رضوی بن بن میراں میر سید مبارک علی رضوی بن میر صدر الدین رضوی الوری (مورث اعلیٰ الور) بن میراں میر سید کمال الدین محمد عرف چھتیم رضوی بن میراں میر سید بدر الدین رضوی بن میر سید میراں ابو محمد تاج الدین رضوی شہید بن سید السادات میراں میر یحییٰ رضوی بن میر سید عبدالعزیز زید پوری رضوی بن میر سید ابراہیم رضوی بن میر سید ابوالحسن محمود رضوی بن میراں میر سید زین العابدین المعروف بہ زید شہسوار رضوی (آباد کردہ زید پور ضلع بارہ بنکی اودھ 425ھ) بن سید عبداللہ زر بخش (مورث سادات رضوی التقوی سبزواری) بن سید ابو عبداللہ یعقوب رضوی بن سید ابو عبداللہ احمد نقیب القم بن سید ابو علی علاؤالدین محمد اعرج بن ابو علی احمد ابوالمکارم بن سید ابو جعفر موسیٰ المبرقع بن سید امام ابو جعفر محمد تقی الجوادؑ بن سلطان خراسان سید امام علی الرضاؑ بن حضرت امام موسیٰ کاظمؑ بن حضرت امام جعفر صادقؑ بن حضرت امام محمد باقرؑ بن حضرت امام زین العابدینؑ بن حضرت امام حسینؑ بن امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔

سالار ساہو غازی اور بت سومنات :

مرات مسعودی فارسی کے ص 72و73 جس کا اردو ترجمہ یوں ہے:۔''جیسا کہ تاریخ فیروز شاہی کلاں میں سلطان محمود دو تردد مقدم رکھتا ہے ایک یہ کہ باغیوں کو زیر کیا رائے جے پال کو معہ قلعہ و بت خانوں کے تباہ وبرباد کیا اور ملک ہندوستان کو تسخیر کیا۔دوسرا یہ کہ سلطان لشکر بطرف نہر والہ اور گجرات لے گیا سومنات کے بت کے چار ٹکڑے کرتے ہوئے ایک ٹکڑا جامع مسجد غزنی کی سیڑھیوں پر ڈالا ایک ٹکڑا اپنے محل کے سامنے ایک ٹکڑا مکہ اور ایک ٹکڑا مدینہ بھیج دیا یہ دونوں کام پہلوان لشکر اور سلطان الشہداء کی کوششوں اور مشوروں سے ممکن ہوئے۔تسخیر ہندوستان پہلوان لشکر اور سومنات کے بت کے ٹکڑے ٹکرے کرنا سالار مسعود کی محض مصلحت سے ہی ہوا جیسا کہ ذکر کیا جاچکا ہے کہ امراء سلطان کے لشکر کے کمانڈر انچیف سالار ساہوؒ پہلوان لشکر (قطب شاہی علوی اعوان) تھے اور بہت سے بڑے بڑے امیران وترکان بہادر پہلوان لشکر کے قریبی رشتہ داروں میں سے تھے جس جانب بھی سلطان کا لشکر جاتا ملک گیر فتح حاصل ہوتی فتح تردد اور جانبازی پہلوان لشکر کے قریبی رشتہ داروں یعنی قطب شاہی علوی اعوانوں کی وجہ سے ممکن ہوتی''۔مرات مسعودی فارسی ص 43، مرات الاسرار فارسی ص 144، سلطان الشہداءؒ ص 200 ودیگر کتب میں ''کاہیلر دامن کوہ کشمیر'' کا ذکر ملتا ہے۔انجینئر سمیع الدین سوانح حیات سالار مسعود غازی کے حوالہ سے سلطان الشہداء کے ص 200 پر رقمطراز ہیں''یہ مقام کوٹ کائی ہے دریائے سوات اور دریائے سندھ کے درمیان بلند پہاڑیوں میں واقع ہے اور یہ اس دور میں کشمیر کے دامن کوہ میں واقع تھا۔ایم خواص خان نے تحقیق الاعوان کے ص 195 پر کاہلر سے مراد کلر کہار لیا ہے جو کسی وقت کشمیر کا حصہ تھا۔اس کے علاوہ کاہیلر ضلع حویلی تحصیل خورشید آباد آزاد کشمیر میں واقع ہے۔جو جموں وسری نگر کے دامن میں واقع ہے راقم کا خیال ہے کہ کاہیلر سے مراد یہی ہوسکتا ہے۔سالار ساھو غازی قطب شاہی علوی اعوان کا انتقال 25 شوال 423 ہجری بمطابق 1032ء کو انتقال ہوا آپؒ کا مزار مبارک ستر کھ انڈیا میں مرجع خلائق عام ہے۔

سلطان الشہداءؒ سعید الدین سالار مسعود غازی بن سالار ساہو غازی (قطب شاہی علوی اعوان):

آپؒ کا اصل نام سعید الدین سالار مسعود غازیؒ تھا آپؒ کو دہلی اور اس کے نواحی علاقے میں پیر سلیم کہتے ہیں خراسان میں رجب سالار اور بعض مقامات پر آپؒ کو غازی میاں، بالی میاں، بالا پیر کہتے ہیں آپؒ کے والد ماجد کا نام سید سالار ساہوؒ (سالار داؤد) ہے۔آپؒ کی والدہ ماجدہ بی بی ستر معلیٰ سلطان سبکتگین کی صاحبزادی اور سلطان محمود غزنوی کی حقیقی بہن تھیں جو پارسائے وقت اور عرفان شریعت میں یکتائے روزگار تھیں۔سالار مسعود غازیؒ کی ولادت اتوار کے دن صبح صادق کے وقت یکم شعبان 405ھ میں شہر متبرک دارالسلام اجمیر شریف میں ہوئی۔ ہندوستان جیسے کفر والحاد کی خاردار جھاڑیوں میں زندگی کا راستہ ہموار کرنے کے لئے جن سورماؤں کے قدم پہنچے ان میں سالار مسعود غازی کا نام ہنوز روشن و تابندہ ہے۔آپؒ کی پیدائش سے قبل ہی مقدس ارواح ورجال الغیب نے نشاندہی کر دی تھی آپؒ کی شکل وشباہت سے عکس جمال مصطفوی ﷺ اور مرتضوی جاہ وجلال عیاں تھا۔جس خانوادے کا خمیر عشق ومستی کے جذبہ سے لبریز ہو اس کے چشم و چراغ کا کیا کہنا۔کہتے ہیں کہ جب آپ چار سال چار ماہ چار دن کے ہوئے تو رسم بسم اللہ خوانی کا شاندار اہتمام کیا گیا۔دور اندیش اور مستقبل شناس باپ نے سیّد ابراہیمؒ بارہ ہزاری کو آپ کی تعلیم وتربیت کے لئے مقرر کیا بیش قیمت زر و جواہر کا شاندار نذرانہ استاد محترم کو پیش کیا گیا۔سالار مسعود غازیؒ نے صرف نو سال کی عمر شریف میں تمام علوم باطنی وظاہری میں کمال حاصل کیا۔جوان ہوتے ہی راجگان ہند کے خلاف جہاد میں کود پڑے بے شمار معرکوں میں فتوحات حاصل کیں۔علاوہ ازیں راجگان میں رائے رائب، رائے سائب، رائے ارجن، رائے بھیکن، رائے کنک، رائے کلیان، رائے سکرد، کرن، بیربل، سری پال، ہر پال، رائے نرکھو، جودہاری وغیرہ سے زبردست معرکہ ہوا سلطان الشہداء کا لشکر تعداد میں بہت کم تھا لیکن آپؒ کے لشکر اور آپؒ نے بڑی جوانمردی وبہادری سے دشمن کا مقابلہ کیا اور انہیں بھاری نقصان پہنچایا آخری معرکہ کے دوران ایک تیر آپؒ کے گلے مبارک میں آ لگا جس کی وجہ سے آپؒ نے اوّل وقت عصر روز یکشنبہ (اتوار) بتاریخ 14 رجب المرجب 424ھ بمطابق 1033ء کو جام شہادت نوش فرمایا۔آپؒ کا مزار مبارک بہرائچ شریف ہندوستان میں مرجع خلائق عام ہے۔

سلطان فیروز شاہ تغلق کی ابن بطوطہ کے ہمراہ سالار مسعود غازی شہیدؒ کے مزار پر:

ابن بطوطہ کے فیروز شاہ تغلق کے ہمراہ سلطان الشہداء سالار مسعود غازیؒ (قطب شاہی علوی اعوان) کے مزار مبارک پر حاضری دینے کے لئے حاضر ہوا جس کا ذکر ابن بطوطہ نے اپنے سفرنامہ میں تفصیل سے کیا۔ابن بطوطہ نے ہند کا سفر 734ھ تا 743ھ تک کیا۔سفرنامہ ابن بطوطہ کا اردو ترجمہ خان بہادر مولوی محمد حسین ایم اے ریٹائرڈ سیشن جج نے کیا ہے اس سے اقتباس صفحہ 206 سے پیش کیا جاتا ہے ”پھر بادشاہ (فیروز شاہ تغلق) نے بہرائچ کی طرف جانے کا ارادہ کیا۔یہ ایک خوبصورت شہر دریائے سرجو (دریا نیپال کے پہاڑ سے نکلتا ہے) کے کنارے واقع ہے سرجو ایک بڑا دریا ہے جو اکثر اپنے کنارے گراتا رہتا ہے بادشاہ شیخ سالار مسعودؒ کی قبر کی زیارت کے لیے دریا پار گیا شیخ سالار مسعود غازی نے اس نواح کے اکثر ملک فتح کیے ہیں۔۔شیخ سالار مسعود غازی کی قبر کی زیارت کی ان کا مزار ایک برج میں ہے لیکن میں اژدھام کے سبب سے اس کے اندر داخل نہ ہوسکا“۔

تاریخ فیروز شاہی فارسی تصانیف ضیاء الدین برنی مترجم ڈاکٹر معین الحق اردو سائنس بورڈ لاہور ایڈیشن جولائی 1983ء کے ص 99-698 پر لکھتے ہیں ”سالار مسعود غازی کے مزار کی زیارت: عین الملک کی بغاوت فرو کرنے کے بعد سلطان محمد بانگرمئو سے ہندوستان کی طرف واپس آیا وہ بہرائچ پہنچا جہاں اس نے سالار مسعود شہید (کے مزار) کی زیارت کی جو سلطان محمود ابن سبکتگین کے ساتھیوں عزیزوں اور غازیوں میں سے تھے زیارت کی اور روضے کے مجاوروں کو بہت سے صدقات دیئے“۔

سلطان فیروز شاہ تغلق حضرت میر سیّد ماہؒ کے ہمراہ سالار مسعود غازی کے مزار پر:

مرات مسعودی میں درج ہے کہ ”سلطان فیروزؒ پہلے حضرت میرؒ مذکور کی خدمت میں پہنچے۔بعد ملاقات اس نے کہا میں سلطان الشہداءؒ کی زیارت کے لئے اس جگہ آیا ہوں۔لیکن لوگ اور طرح کی باتیں کرتے ہیں۔میں چاہتا ہوں کہ حضرت کے ہمراہ زیارت سے مستفید ہوں کیوں کہ آپ سے اہل قبور کے حالات پوشیدہ نہیں ہوں گے۔حضرت میر سیّد ماہؒ قدس سرہ نے فرمایا کہ فلاں دن فلاں تاریخ اسی قبر اور روضہ سے حضرت سلطان الشہداءؒ نکل کر تمہاری امداد کے لئے ٹھٹھہ کی جانب گئے تھے۔جب تم اس جگہ فتح یاب ہوگئے تو میں نے دیکھا کہ وہ اس مقبرہ میں آئے۔واقعہ نویس طلب کیا گیا۔کاغذ واقعہ کا مطالعہ کیا گیا وہی روز وہی تاریخ کہ جو حضرت میرؒ قدس سرہ نے فرمایا کاغذ واقعہ کے مطابق نکلا۔سلطان فیروزؒ کو ان دو بزرگوں کی ولایت وکرامات پر یقین پختہ ہوا۔ہمراہ حضرت میرؒ قدس سرہ آستانہ عالیہ سلطان الشہداءؒ پہنچے۔لشکر کے سب آدمی زیارت کے لئے گئے تھے۔آدمی بہت زیادہ تھے۔حضرت میر سیّد ماہؒ قدس سرہ اور سلطان فیروزؒ روضہ متبرکہ کے دروازے پر کھڑے رہے۔جب لشکر کے سب لوگ زیارت سے فارغ ہوں اس وقت میں شرف زیارت کروں گا۔پس سلطان نے رخ حضرت میر قدس سرہ کی جانب کرتے ہوئے اور عرض کی کہ سلطان الشہداءؒ کی کچھ کرامات بیان کیجئے چونکہ اللہ تعالیٰ نے آپؒ کو دو جہاں کی کامل پہچان دی تھی اسی وقت جواب دیا کہ اس سے زیادہ کون سی کرامات سلطان الشہداء کی چاہتے ہیں کہ آپ جیسا بادشاہ اور مجھ جیسا فقیر دونوں دربانی کر رہے ہیں۔سلطان بھی اسی بات کی خواہش رکھتا تھا محظوظ ہوا۔اور شمس السراج واقعہ نویس سلطان فیروز قسم پنجم مقدمہ اوّل بیان مخلوق فیروز شاہ اس طرح نقل کرتے ہیں کہ فیروز شاہ اللہ کی مہربانی سے حضرت شیخ علاؤالدین نواسہ شیخ الاسلام شیخ فریدالدین مسعودؒ اجودہی قدس سرہ العزیز سے عقیدت رکھتا تھا شیخ علاؤالدینؒ نے لکھا جس قدر لوگ مملکت میں شہنشاہ عظام کے تھے ان سب نے اولیاء کرام اطاعت قبول کی۔اس طرح 776 ھجری بمطابق 1374ء میں وہ بغرض مریدی وبندگی سپہ سالار مسعود غازیؒ کے ہاں گیا تھوڑا عرصہ اس جگہ قیام کیا۔اچانک ایک شب سپہ سالار مسعود غازیؒ نے خود سلطان فیروز کو خواب میں دیدار کروایا اور سلطان کے دیکھنے پر ان کے رخ انور مبارک کی جانب اشارہ فرمایا کہ ایام پیری (بڑھاپے کے دن) غالب آگئے ہیں اور استعداد آخرت پیدا کرو (آخرت کی تیاری کریں) اور اس کو یاد میں لاؤ۔چونکہ وہ ایک شہسوار تھے۔دست ہدایت ان کے سر پر پھیرا۔آخرکار سلطان مخلوق کے ساتھ سالار مسعود غازی کے مزار پر صوفیوں کے گروہ میں شامل ہوئے اس دن فیروز شاہ کی محبت میں اس کے گھر والے، شہزادے اور امرائے مملکت بھی شامل ہوئے۔“

حضرت سلطان الشہداء سالار مسعود غازی کے ساتھی شہداء 424ھ کا مختصر تذکرہ:

کتاب سلطان الشہداء (سیّد سالار مسعود غازی) کے مصنف انجینئر محمد سمیع الدین علیگ باب پنجم ص 71 تا 190 میں شہید رفقائے کار کے عنوان سے تفصیل کے ساتھ لکھا ہے یہاں مختصراً درج کیا جاتا ہے:۔سلطان الشہداء سر سے کفنی باندھ کر، جذبہ شہادت سے سرشار، اسلام کا پرچم لہراتے اپنے مٹھی بھر رفقائے کار کے ہمراہ غزنی سے چلے۔ان کو اور ان کے جاں نثاروں کو معلوم تھا کہ شہادت یقینی ہے لیکن جو مرد مجاہد موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دے، بھلا اس کو ڈر کس کا ہوسکتا ہے۔چنانچہ اس چھوٹے سے اسلامی لشکر نے جس سمت بھی رخ کیا، اسلام دشمن قوتیں کائی کی مانند پھٹتی چلی گئیں۔جس نے سر اٹھانے کی کوشش کی، اس کا سر قلم کر دیا گیا، جس نے اطاعت قبول کرتے ہوئے امان چاہ لی، اس کو نواز دیا گیا۔ان کا یہ طریقہ کار رہا کہ وہ راستے میں جہاں بھی خیمہ زن ہوئے، وہاں سے انہوں نے اپنے مختلف سرداران لشکر کی سرکردگی میں تبلیغ کی خاطر قرب وجوار کے علاقوں میں مجاہدین کے دستے روانہ کیے اور پھر خود بھی اسی دھن میں آگے بڑھتے چلے گئے۔آخر کار ستر کھ (بارہ بنکی) پہونچے۔یہاں کی آب وہوا انہیں بہت پسند آئی چنانچہ یہاں کے قیام کا ارادہ کرلیا۔لیکن قیام کا ارادہ تو ان کے نسب العین اور مشیت ایزدی کے خلاف تھا چنانچہ حالات کے پیش نظر ان کو بہرائچ جانا پڑا جہاں

شہادت ان کی اوران کے پرستاروں کی منتظر تھی۔ آپ نے معہ ساتھیوں کے خوشی خوشی آگے بڑھ کر لبیک کہتے ہوئے اسے گلے لگا لیا اور دینا و آخرت میں سرخرو ہو گئے نیز آنے والی نسلوں کو مشعل راہ دکھا گئے۔ اس طرح غزنی سے بہرائچ کے سفر کے کتنے ہی ساتھیوں نے راستے میں بھی جام شہادت نوش کیا جو آج بھی ہماری نظروں سے پوشیدہ رہ کر تصرف فرما رہے ہیں۔ ان میں سے کچھ تو ایسے ہیں جن کے نام آشکارا ہیں لیکن زیادہ تر گمنامی کے سبب ''نوگزا پیر''، ''سیّد بابا''، ''شہید مرد'' کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ علاقے میں آج بھی لوگ بنا امتیاز مذہب وملت ان کا احترام کرتے، چادر اور پھول اچڑھاتے، نیز چراغاں کرتے ہیں۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ شہید کے لیے یہ حکم ہے کہ اس کو جائے شہادت پر ہی سپرد خاک کیا جائے (غزوہ اُحد میں بعض صحابہ اپنے شہداء کو مدینہ لے گئے تھے لیکن خدا کے رسول ﷺ کی طرف سے منادی ہوئی کہ شہداء کو ان کے مقتل میں ہی لے جاؤ ''اصح السیر ص ۱۱۴'') اسی لئے جگہ جگہ شہداء کے مزارات پائے جاتے ہیں۔ چند شہداء جن کے بارے میں معلومات حاصل ہوسکیں، کی ضلعوار تفصلات تحریر کی جا رہی ہیں۔

قصبہ سنبھل میں سالار مسعود غازیؒ شہید کے ساتھیوں کے چھ پختہ مزارات ہیں:

احمد میاںؒ، محمد میاںؒ، گمنام (گولے والے شہید) کے علاوہ دو اور گمنام شہداء کے علاوہ جنید میاںؒ کا مزار ہے۔ قصبہ امروہہ سیّد ابراہیم شہیدؒ، حسن شہیدؒ، محمد شہیدؒ حامد شہیدؒ، عثمان شہیدؒ، ثمن شہیدؒ، مبارک شہیدؒ، ثمن شہید ثانیؒ، ماکم شہیدؒ، جھنڈا شہیدؒ، بھورے خان شہیدؒ، جہانگیر شہیدؒ، عبدالحکیم عباسی شہیدؒ، کنوارے شہیدؒ، جہانگیر شہید ثانیؒ، ہدایت اللہ شہیدؒ، ننھے خان شہیدؒ۔ قصبہ نجیب آباد میں کشمیری میاںؒ اور ننھے میاںؒ کے مزارات واقع ہیں۔ قصبہ کرتپور (تحصیل نجیب آبا) تین شہداء کے مزارات ہیں جن میں نوشاہ میاںؒ اور دولہ میاںؒ ہیں اور تیسرے کا نام معلوم نہیں۔ موضع پرینی تحصیل نگینہ میں شاہ کمالؒ کا مزار مبارک ہے یہ سیّد سالار مسعود غازی کے لشکر کے سردار بتائے جاتے ہیں ان کے علاوہ دو اور قبریں ساتھی شہداء کی ہیں۔ موضع بناؤلی تحصیل دہامپور میں قدیم قبرستان ہے جس میں بے تعداد شہداء آسودہ خاک ہیں ایک پختہ مزار منظور شاہ المعروف بہ منجو شاہ بتایا جاتا ہے۔ موضع حبیب والا تحصیل دہامپور میں شاہ کبیرؒ (سردار لشکر سالار مسعود غازیؒ) و دیگر شہداء کے مزار تغلق دور میں سیّد سالار مسعود غازی اوران کے دیگر رفقائے کار کے مزارات جگہ جگہ پر پختہ تعمیر کرائے گئے۔

قصبہ سیوہارہ تحصیل دہامپور میں سیّد ابراہیم شہید و دیگر شہداء مزار پختہ گنبد دار ہے۔ ضلع بدایوں 419ھ (1028ء) سید سالار مسعود غازی کا لشکر میرٹھ سے قنوج جاتے ہوئے ادھر سے گزرا بدایوں کے گلی کوچے شہداء کے مزارات سے بھرے پڑے ہیں جن میں حضرت میاں جمال شہیدؒ، حضرت غازی احسن شہید المشہور بہ بانکے میاں، حضرت محمد خان شہیدؒ المشہور بہ اوجھل شہیدؒ، حضرت حافظ عمر خطاب شہیدؒ، حضرت حافظ ظہیر الدین دمشقیؒ، حضرت حافظ زکریا شہیدؒ، حضرت خواجہ سید الہام اللہ شہید المشہور بہ الہم شہید، حضرت خواجہ سید حیدر علی غزنوی شہید المشہور بہ حیدر شہید، حضرت خواجہ سید مرتضٰی شہید المشہور بہ بے سر شہید، حجرت سید برہان الدین قتال شہید المشہور بہ کوتال صاحب، سید سلطان ابراہیم یمنی شہیدؒ، حضرت سلطان بایزید زنگی شہید المشہور بہ زنگی شہید، حضرت سید ابراہیم غزنوی شہیدؒ، حضرت سید حسن عرب خورد شہیدؒ، حضرت شاہ اوحد الدین خوازمی شہیدؒ، حضرت شیخ عبداللہ بجستانی شہیدؒ، حضرت شاہ عصمت اللہ شہیدؒ، حضرت شاہ رجب علی شہید المشہور بہ راجا شہیدؒ، حضرت مٹکی پیر شہیدؒ، حضرت مولانا قوم الدین قورجی شہیدؒ، حضرت صفی الدین شہید المشہور بہ رنگیلے شاہ شہیدؒ حضرت میر باقر علیؒ شہید المشہور بہ بزرگ میاںؒ، حضرت میر صفدر علی شہید المشہور بہ چونگی والے پیرؒ، حضرت غازی عبدالرزاق شہیدؒ المشہور بہ میاں کالو سیدؒ، مردان خدا کے ص 77 کے حوالہ سے لکھا ہے کہ ''حضرت خواجہ سیّد عثمان شہید المشہور بہ لوٹن شہیدؒ ہرات کے رہنے والے تھے پانچ سو سواروں کا لشکر جرار لے کر حضرت سید سالار مسعود غازی کے ہمراہ بہ نیت جہاد تشریف لائے تھے آپ کے چھ حقیقی بھائی حضرت حافظ سلیمان ہراتی شہید عرف چھوٹے میاںؒ، حضرت سیّد یعقوب ہراتی شہیدؒ، حضرت سیّد یوسف ہراتی شہیدؒ، حضرت سید ہارون ہراتی شہید، حضرت سید لقمان ہراتی شہید و حضرت سید موسیٰ ہراتی شہیدؒ تھے''۔ حضرت میر صالح شہیدؒ المشہور بہ میاں قطب

شہیدؒ، حضرت شیخ احمد خفیف شیرازی، سیّد ابراہیم شہید المشہور بہ میراں ابراہیم تمن دار و حافظ شمس الدین شہیدؒ۔ قصبہ بسولی میں داؤد میاں شہید المشہور بہ نادان شہید، شاہ علی مردان شہید المشہور بہ روشن شہیدؒ۔ قصبہ اُجھانی میں میاں شرف الدین گنج بخشؒ و دیگر شہداء: حضرت شیخ ابوعلی دقاق نیشاپوریؒ (م 405ھ) کے مرید و خلیفہ تھے گنج شہیداں میں پختہ مزار ہے۔

قصبہ گنور: اس قصبے سے سیّد سالار مسعود غازی کے لشکر کا گذر ہوا ہے اسی وجہ سے قصبے میں سالار باری کے نام سے ایک محلّہ ہے جہاں تاج الدین ترک جو سید سالار مسعود کے لشکر کے ایک سردار تھے کا مزار ہے۔ قصبہ ککرالہ (پرگنہ اسیہٹ تحصیل داتا گنج بخش) سید سالار مسعود کے لشکر کا یہاں سے گذر ہوا پیر جمال مصری شہیدؒ کا پختہ مزار ہے۔ موضع تگوڑا عیسیٰ پور (پرگنہ سہسوان) محمد نور میاں شہید المشہور بہ بھینسوڑ والے پیرؒ۔ موضع باگئو: مولانا نقی شہیدؒ مزار پختہ واقع ہے۔ موضع لکھن پور: کہتے ہیں کہ یہاں سالار مسعود غازی کی انگلی دفن ہے اور گمنا شہداء کی قبریں بھی ہیں۔ موضع نیک پور: غازی شوکت پاشا شہید المشہور بہ مامون پھاڑہ ترکستان کے رہنے والے تھے۔ موضع نوشیرہ: سردار حافظ عبدالملک شہید المشہور بہ ملک شہیدؒ کا بھی پختہ مزار ہے۔ مصنف سلطان الشہداء نے ص 135 پر موضع اسمٰعیل پور نورالدین (تحصیل قنوج): چندن شہیدؒ سالار مسعود غازیؒ کے ساتھیوں میں سے تھے مصنف سلطان الشہداء نے ص 135 پر ڈسٹرکٹ گزیٹیٹر فرخ آباد کے ص 223 و سوانح سید سالار مسعود غازی کے ص 126 کے حوالہ سے لکھا ہے کہ مغل بادشاہ ظہیر الدین محمد بابر نے آپ کے مزار پر ایک شاندار مقبرہ تعمیر کرایا۔ ضلع ہردوئی قصبہ گوپامو: میر سید علی شہید (المعروف بہ میر سید عزالدین المشہور بہ لال پیر): سلطان الشہداء نے اس سمت روانہ فرمایا تھا یہاں آپ کی معرکہ آرائی ہوی جس میں کامیاب ہو گئے لیکن بعد میں سید سالار مسعود کی شہادت کے دو سال بعد پھر معرکہ آرائی ہوئی جس میں آپ شہید ہوئے۔ آپ کی درگاہ کی تعمیر کے لیے خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ نے 630ھ میں سلطان شمس الدین التمش سے خواہش ظاہر کی تھی جو خواجہ تاج الدین حسین چشتیؒ حاکم علاقہ نے تعمیر کرائی۔

قصبہ بواں (ہردوئی): سید سالارؒ نے جو ہراول دستہ قنوج سے روانہ کیا تھا اس کی بواں کے ٹھٹیرا راجپوت راجہ سے مقابلہ آرائی ہوئی تھی اس میں جو مجاہدین شہید ہوئے انہیں ایک مقامی سورج کنڈ کے کنارے سپرد خاک کر دیا گیا۔ قصبہ سانڈی (تحصیل بلگرام) شاہ اللہ بخش درویش، مولانا خالص وغیرہ: یہ دونوں بزرگ سالار مسعود غازی کے ساتھیوں میں سے تھے شاہ اللہ بخش زندہ پیر کے نام سے زیادہ مشہور ہیں۔ ضلع لکھنو: سید ملک آدم غازی شہیدؒ آپ اللہ کے ولی اور سلطان الشہداء کے استاد تھے آپ کا مزار صحبتیہ باغ میں مرجع خلائق ہے کتاب سلطان الشہداء میں ص 265 پر آپؒ کے مزار کی تصویر دی گئی ہے۔ قصبہ بجنور: ملک عمر شہیدؒ المعروف بہ ملک عنبرؒ اور ملک طغرل شہیدؒ۔ قصبہ امیٹھی: جگن شہید سیجا ؤالدین گدا شہیدؒ و دیگر شہداء، میر عبداللہ شہیدؒ [بہنوئی سالار مسعود غازی قطب شاہی علوی اعوان] و دیگر۔ موضع کسمنڈی کلاں (پرگنہ و تحصیل ملیح آباد) سید ہاشم شہیدؒ، سید قاسم شہید و دیگر شہداءؒ۔ موضع چنہٹ (پرگنہ و تحصیل لکھنو) میراں شہیدؒ۔

موضع جگور (پرگنہ و تحصیل لکھنو): ڈسٹرکٹ گزیٹیر لکھنو ص 188 کے مطابق احمد شہیدؒ، قاضی کلن شہیدؒ، زین العابدین شہیدؒ موضع میں ان شہداء کے مزارات موجود ہیں۔ قصبہ بدوسرائے (تحصیل فتح پور): میر سید قاسم شہیدؒ، میاں ابراہیم خواص شہیدؒ، شیخ صدر شہیدؒ، شیخ بدر شہیدؒ و دیگر شہداء کے مزارات واقع ہیں (مراۃ الاسرار اردو ترجمہ ص 450) قصبہ دیوا (تحصیل نواب گنج): سیّد جمال شہیدؒ و سیّد کمال شہیدؒ۔ گل رخ شہید، پیر کھوکھر یا کھوکھر شہیدؒ قصبہ سدھور تحصیل حیدر گڑھ: گل رخ شہید دیگر شہداءؒ کے ساتھ قصبہ سدہور میں مدفون ہیں ان کو پیر کھوکھر یا کھوکھر شہید بھی کہتے ہیں۔ آپ کے مزار دیگر بے تعداد شہداء کے ساتھ قصبہ میں موجود ہیں (مراۃ الاسرار اردو ترجمہ ص 450 و سلطان الشہداء)۔ موضع صجیہ حیدر گڑھ: ترانجی شہدؒ، سور شہیدؒ۔ موضع بلچھت: قاضی طاہر شہیدؒ و دیگر شہداءؒ۔ موضع اینل پورہ: حاجی شریف شہید و دیگر شہداء: انچولی (تحصیل رام سنیہی گھاٹ): گمنام شہداءؒ 423ھ میں سید سالار مسعود غازی کے لشکر کے مجاہدین

سیّد سیف الدین و قاضی کبیر الدین نے دیگر ساتھیوں کے ساتھ بستی پر حملہ کر کے بھار راجہ کو شکست دے کر علاقہ اس سے چھین لیا اس معرکہ آرائی میں کچھ مجاہدین بھی شہید ہوئے۔(ڈسٹرکٹ گزیٹیر بارہ بنکی ص 24-223)۔قصبہ رودولی (تحصیل رام سینہی گھاٹ) ڈسٹرکٹ گزیٹیر بارہ بنکی ص 188 و مراۃ الاسرار ص 451 کے مطابق سید سالارؒ کے لشکر کے کئی شہداء کے مزارات یہاں موجود ہیں۔قصبہ کنتور ضلع رائے بریلی (پرگنہ بدوسرائے) میاں ابراہیم شہیدؒ، ملک مہی بختیار شہیدؒ کے مزارت یہاں موجود ہیں۔

قصبہ ڈالمئو: امیر غالب شہید، ملک علی شہید، ملک ولی شہید و دیگر شہداءؒ۔قصبہ جیس ضلع رائے بریلی: سلطان الشہداؒ کے مصنف ص 157 پر ڈسٹرکٹ گزیٹیر رائے بریلی کے ص 83-182 کے حوالہ سے لکھتے ہیں ''سید امام الدین خلجی شہیدؒ، امیر قطب الدین غازی شہیدؒ و دیگر شہداءؒ سید سالار مسعود غازی نے اس قصبہ کو فتح کرنے کے لئے سید امام الدین کی سرکردگی میں ایک دستہ روانہ کیا تھا بھار راجہ کو شکست دے کر قصبہ پر فتح تو ہوگئی لیکن سید امام الدین، امیر قطب الدین غازی اور کئی دیگر مجاہدین شہید ہوئے ان میں قطب الدین غازی کی قبر تقریباً نو گز لمبی بتائی جاتی ہے۔قصبہ کھیروں: امیر فتح شہیدؒ۔قصبہ ہردوئی آغا شاہد شہیدؒ۔موضع جلال پور دہائی: امیر سیدان شہیدؒ امیر بہلول شہید۔موضع تھلینڈی: ملک تاج الدین شہید و دیگر شہداءؒ۔

ضلع بہرائچ: سالار سیف الدین علوی شہیدؒ: آپ سیّد سالار مسعود غازی (قطب شاہی اعوان) کے حقیقی چچا، 14 رجب المرجب 424ھ بمطابق 1033ء کو شہید ہوئے آپؒ کا مزار شریف سلطان فیروز شاہ تغلق نے تعمیر کرایا۔میر نصر اللہ غازی شہیدؒ: سید سالار مسعود غازی نے آپ کو سالار سیف الدین علوی کے ہمراہ بہرائچ کے نظم و نسق میں مدد کرنے کی خاطر روانہ فرمایا تھا 14 رجب المرجب 424ھ کو شہید ہوئے۔میاں رجب ہٹیلہ غازی شہیدؒ: آپ سالار مسعود غازیؒ کے خاص خدمتگاروں میں سے، لشکر کے کوتوال اور سید سالارؒ کے مزاج شناساؤں میں سے تھے آپ کو بھی سالار سیف الدین علوی کے ہمراہ بہرائچ کے نظم و نسق میں مدد کرنے کی غرض سے بھیجا تھا آپؒ کا مزار سلطان الشہداءؒ کے روضہ سے مشرق کی جانب ہے آپؒ کے نام پر اس مقام پر موضع ہٹیلہ آباد ہوا مقبرہ سلطان فیروز شاہ تغلق نے تعمیر کرایا تھا (مرات مسعودی و سلطان الشہداءؒ ص 160)

سیّد ابراہیم شہیدؒ: مرات مسعودی کے مطابق آپ 15 رجب المرجب 424ھ کو شہید ہوئے آپ نے سلطان الشہداء سالار مسعود غازیؒ کے قتل کا بدلہ قاتل رائے سہر دیو کو قتل کر کے لیا پھر خود بھی جام شہادت نوش فرمالیا۔سکندر دیوانہ شہیدؒ 14 رجب 424ھ کو سلطان الشہداء کے ساتھ شہید ہوئے۔میاں مبارز شہیدؒ و دیگر بہرائچ دریائے کتھلہ کے کنارے شمال کی جانب بے شمار شہداء کے مزارت ہیں ان ہی میں سے ایک آپؒ کا ہے۔امیر خضر شہیدؒ آپؒ کا مزار شریف درگاہ شریف کے نزدانا رکلی جھیل کے کنارے ہے۔خنجر شہیدؒ عالم شہیدؒ بھولے شہید۔قصبہ نواب گنج امیر حسن شہیدؒ ہے۔

ضلع الہ آباد تحصیل سراتھو قصبہ کڑا:

تاریخ قطب شاہی علوی اعوان کے ص 88 و مرات الاسرار اردو ترجمہ کے ص 453 کے مطابق میر ساہو [قطب شاہی علوی اعوان] نے مانک پور کے کفار پر حملہ کر دیا۔ایک خونریز جنگ کے بعد زمینداروں کے دو سردار گرفتار ہو گئے اب ملک عبداللہ کو قصبہ کڑا اور ملک قطب حیدر کو مانک پور تعینات کر کے آپ فتح و نصرت کے باجے بجاتے ہوئے واپس سترکھ تشریف لائے۔۔بستی میں حاجی جمال شہید اور دیگر متعدد شہداء کے مزارات واقع ہیں۔قصبہ مہوبہ: قصبے کے چاروں اطراف میں شہداء نیز دیگر بزرگوں کے مزارات موجود ہیں ان میں قاضی ابراہیم شہیدؒ، امیر شہیدؒ، مبارک خان ہرویؒ، قاضی قطب مجردؒ، حاجی فیروزؒ، مخدوم پاکؒ، زکریاؒ، ملک حسن عرب کلاں شہید۔ضلع ہمیر پور قصبہ مودہا: دلیل شہید بابا (دلیر شہید بابا)، حامد شہید باباؒ، مودی شہید بابا، سرخرو شہید بابا، شیخ چاند شہید بابا، پنچھی شاہ شہید باباؒ، بہار شاہ داتا شہید باباؒ۔موضع پر چھا: بزرگ شہید باباؒ۔موضع کمہریا: مستان شاہ شہیدؒ۔

موضع موچہ: نصیر الدین شہید باباؒ: کہتے ہیں کہ اسپین یا پرتگال کے باشندہ تھے۔موضع کشن پور: روشن شہید باباؒ۔ضلع بنارس: ملک افضل شہید و دیگر شہداء۔ضلع پڑرونہ: برہان شہید و دیگر شہداء (امیر سید برہان الدین یا امیر سید برہان شاہ) سالار مسعود غازیؒ کے ساتھیوں میں سے تھے۔ان کے علاوہ ضلع جون پور، ضلع سلطان پور قصبہ اسولی میں سالار مسعود غازیؒ کے ساتھی گمنام شہداءؒ کے مزارات ہیں۔موضع ساتھن میں شاہ عبداللطیف اور دیگر بزرگوں کے مقبرے واقع ہیں۔ضلع سیتاپور قصبہ بسواں و ضلع آگرہ میں سالار مسعود غازیؒ کے ساتھی شہداء کے مزارات مبارک موجود ہیں۔(بحوالہ: سلطان الشہداء تالیف انجینئر محمد سمیع الدین ص 71 تا 190 و تاریخ قطب شاہی علوی اعوان تالیف محمد کریم اعوان صفحہ 83 تا 89)۔

ملک قطب حیدر شاہ غازی علوی المعروف قطب شاہ ثانی:

قطب حیدر شاہ غازی علوی 358 ہجری کو افغانستان کے مشہور شہر ہرات میں پیدا ہوئے۔اور 1033ء بمطابق 424 ہجری ماہ رجب میں شہید ہوئے۔قطب حیدر کے مختلف القابات قطب غازی، ملک غازی، سالار غازی، ملک حیدر، قطب شاہ وغیرہ ہیں۔تاریخ حیدری کے صفحہ 9 کے مطابق قطب حیدر شاہ، عطاللہ غازی کے فرزند ہیں ملک قطب حیدر شاہ علوی کے دیگر دو بھائی سالار ساہو غازی اور سالار سیف الدین غازی تھے مرات مسعودی کے مطابق سالار ساہو غازی نے قطب حیدر شاہ غازی کو مانک پور کا حاکم مقرر کیا اور عبداللہ کو کڑہ کا مرات مسعودی میں سالار مسعود غازی کے حوالہ سے درج ہے کہ ان کے چھوٹے چچا سالار سیف الدین تھے اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے ان کے بڑے چچا قطب حیدر شاہ غازی ہی تھے جو صدیوں پرانی سینہ بہ سینہ روایات کے مطابق عطاللہ غازی کے فرزند بیان کیے گئے ہیں اور مولوی حیدر علی نے بھی تاریخ حیدری میں انہیں عطاللہ غازی کا فرزند لکھا ہے۔سالار ساہو غازی نے کڑا و مانک پور کو فتح کیا اور قطب حیدر کو مانک پور کا حاکم بنایا۔جیسا کہ مرات مسعودی میں درج ہے'' پہلوان لشکر (سالار ساہو) در ساعت نقارہ فرمود سوار شد سلطان الشہدا را در سترکھ گذاشتہ خود بدولت و اقبال شب درمیان بر سر کفار نکونسار رسید و از انجا دو فوج کرد یکفوج بجانب کرہ و یک بطرف مانکپور تر کان بہادر بسرعت تمام ہر دو مقام ہارا کردند کافران بجنگ در آمدند فاما لشکر اسلام قوی آمد ہزاران کفار را در تہ تیغ آوردہ ہر دو رایان را زندہ گرفتہ بخدمت پہلوان لشکر آوردند ہمان وقت طوق در گلوی انہا انداختہ روانہ بجانب سترکھ کرد سالار مسعود را نوشت کہ حرامخوار نرا خوب بطریق نکاہدارید ۔ سالار مسعود انہا را در بہرائچ پیش سالار سیف الدین فرستاد۔القصہ پہلوان لشکر کرہ و مانکپور را بخاک برابر ساخت و اموال و اسباب و بندی بیشمار بدست لشکریان افتاد۔بعد ازان ملک عبداللہ را جو را در کرہ گذاشت و ملک قطب حیدر را در مانکپور گذاشتہ خود باشوکت و حشمت در سترکھ آمد۔'' سلطان الشہداءؒ کے مولف انجینئر محمد سمیع الدین (علیگ) ص 164 پر ڈسٹرکٹ گزیٹیر پرتاپ گڈھ ص 193 تا 196 و ص 145 تا 146 کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں'' دریائے گنگا کے کنارے، الہ آباد، رائے بریلی اور پرتاپ گڈھ سے تقریباً 58 کلومیٹر فاصلے پر واقع ایک پرانا قصبہ ہے۔۔کہتے ہیں کہ اس کو قنوج کے راجہ بالہ دیو کے سب سے چھوٹے لڑکے مانا دیو نے آباد کیا تھا اور اس کا نام مانپور رکھا تھا۔بعد میں راٹھور خاندان نے قنوج ہی کے راجہ رائے جے چند کے سوتیلے لڑکے مانک چند اس کا نام تبدیل کر کے مانک پور کر دیا تھا۔قصبے کے شمال میں شہنشاہ شاہجہاں کی تعمیر کرائی ہوئی ایک چھوٹی سی مسجد واقع ہے۔گیارہویں صدی عیسوی میں سالار ساہوؒ نے رایان کڑا اور مانک پور کی ریشہ دوانیوں کا قلع قمع کرنے کی غرض سے دونوں علاقوں کا محاصرہ کر کے ان کو فتح کر لیا اور دونوں رایان کو ہتھکڑیاں لگا کر سترکھ روانہ کر دیا۔بعد میں قطب حیدرؒ کو مانک پور کا حاکم مقرر کرتے ہوئے سالار ساہوؒ واپس سترکھ تشریف لے گئے۔بعد میں قطب حیدرؒ کو شہید کر دیا گیا۔ان کا مزار شریف چوکا پار پور جو مانک پور کا ہی ایک حصہ ہے میں مرجع خلائق ہے''۔ملک عبداللہ کڑا کے پہلے مسلمان حاکم (راجہ) تھے اس لئے انہیں راجو بھی کہا جاتا ہے۔سلطان الشہداء کے ص

165 کے مطابق سالار ساہوؒ نے قصبہ کڑا کا محاصرہ کر کے اور یہاں کے راجہ کو شکست دے کر ملک عبداللہ کو یہاں کا حاکم مقرر کر دیا تھا۔ بستی میں حاجی جمال شہیدؒ اور دیگر متعدد شہداء کے مزارات واقع ہیں۔ سوانح حیات قطب حیدر شاہ کے مطابق آپ بلغ کے حاکم بھی تھے۔ آئینہ اودھ کے مولف عبدالرحمٰن ص 36 پر لکھتے ہیں کہ ''سید سالار ساہو غازی خود جانب کڑہ اور مانکپور گئے اور وہاں کے راجاؤں کو بعد شکست دینے کے زندہ گرفتار کیا اور دونوں شہر ونکو پھر تاخت و تاراج کیا اور ملک قطب حیدر کو حاکم مانکپور اور عبداللہ کو حاکم کڑہ مقرر کر کے ستر کہ واپس آئے''

مرات مسعودی فارسی کے مطابق سالار ساہو غازی کے فرزند سلطان الشہداء سالار مسعود غازی تھے اور لاولد شہید ہوئے اور سالار سیف الدین غازی بھی لاولد شہید ہوئے اس طرح ان تینوں بھائیوں میں قطب حیدر شاہ غازی علوی ہی صاحب اولاد ہوئے آپ قطب شاہی تھے اور قطب شاہی سے قطب شاہ مشہور ہوئے۔ منبع الانساب فارسی کے مطابق عون عرف قطب غازی تھے جس کی وجہ سے ان کی اولاد قطب شاہی کہلاتی ہے اس طرح عون عرف قطب غازی قطب شاہ اوّل اور قطب حیدر شاہ علوی المعروف قطب شاہ ثانی تھے اور قطب حیدر شاہ غازی علوی قطب شاہ ثانی، سالار ساہو غازی، سالار سیف الدین غازی، سالار مسعود غازی اور ان کے ساتھ ان کے خاندان کے دیگر علویوں کا لشکر تھا ان میں کچھ ترک بھی تھے لیکن یہ لشکر جو سلطان محمود غزنوی کے ساتھ تھا یہ قطب شاہیوں کا لشکر تھا۔ قطب حیدر شاہ غازی بھی 424 ہجری کو مانک پور میں شہید ہوئے آپ کا مزار مبارک مانک پور میں مرجع خلائق عوام ہے۔ آپؒ کا شجرہ نسب یہ ہے:۔ سالار قطب حیدر غازی علوی المعروف قطب شاہ ثانی بن عطااللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ علی غازی بن محمد آصف غازی (محمد اشھل) بن عون عرف قطب غازی لقب بطل غازی (قطب شاہ اول) بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ بن ابی طالب۔

تاریخ علوی اعوان، تاریخ قطب شاہی علوی اعوان اور دیگر میں زیادہ تر گیارہ فرزند عبداللہ گولڑہ، محمد شاہ کندلان، مزمل علی کلگان، دریتیم جہاں شاہ، زمان علی کھوکھر، فتح علی، محمد علی، نادر علی، بہادر علی، کرم علی، نجف علی درج ہیں۔ سیّد محمد شاہ گوڑی سیداں مظفر آباد کشمیر نے قطب شاہ بابا بادشاہ بن عطااللہ غازی کے زوجہ اوّل سے نو فرزند مزمل علی کلگان، کندلان، گولڑہ، کھوکھر جہاں شاہ اور زوجہ دوم سے اوضبک، صدت، قسمت اور عرب درج کیے ہیں۔ جب کہ نوگراں ہٹیاں بالا و بٹلیاں سے دستیاب قدیم قلمی نسب ناموں میں 1۔ جہان، 2۔ کھوکھر، 3۔ گولڑہ، 4۔ کندلان، 5۔ مزمل علی کلگان، 6۔ بہادر علی طوری، 7۔ نجف علی جاجی، 8۔ نادر علی صدت، 9۔ فتح علی اوضبک، 10۔ قسمت، 11۔ عرب سلیمان، 12۔ دریتیم، 13۔ محمد علی، 14۔ کرم علی بھی درج ہیں۔ گلوسری آف ٹرائبز میں گولڑہ، کندلان، کلگان، جہاں شاہ، کھوکھر اور چوہان کے علاوہ جاجی اور طوری بھی درج ہیں۔

حضرت عبداللہ گولڑہ بن قطب حیدر شاہ غازی علوی:

تحقیق الاعوان، تاریخ علوی اعوان، تحقیق الانساب جلد اول و دوم، تاریخ قطب شاہی علوی اعوان کے مطابق عبداللہ گولڑہ، سالار قطب حیدر شاہ کے فرزند اوّل تھے گوہر علی، گوہر شاہ، گواڑہ و گولڑہ یہ سب آپؒ ہی کے نام ہیں آپ کی والدہ بی بی عائشہ ہرات کے سادات حسینی سے بیان کی جاتی ہیں۔ عبداللہ گولڑہ کا اصل نام گوہر علی تھا، جو بعد میں گولڑہ کے نام سے مشہور و معروف ہوا۔ گولڑہ کی وجہ تسمیہ کے بارے میں مختلف آراء ہیں جو یہ ہیں۔ پہلا قول یہ ہے کہ گوہر علی کا رنگ بہت وسفید تھا جس کی وجہ سے لوگ انہیں گورا کہتے تھے اور بعد میں بوجہ ہنود ہند کی حقارت کے گورہ سے گولڑہ مشہور ہو گئے۔ دوسرا قول حقیقت الاعوان کے مؤلف نے لکھا ہے کہ چونکہ گوہر علی میدان حرب کا ایک بڑا ماہر تھا بایں وجہ جب وہ ہنود کے مقابلے پر میدان حرب میں آتا تھا تو تب ہنود اس کی دہشت سے کانپتے تھے اور بوجہ حد و مخالفت اس کے نام گوہر علی کو ترک کر کے صرف گوہر کو لقب تصغیر (یعنی کہ رائے ہندی والف مقصورہ) کے ساتھ گوہڑا کہتے تھے پس یہی وجہ ہے کہ وہ گوہڑا کے نام سے مشہور ہوا۔ لفظ گولڑہ صدیوں سے بولا اور لکھا جاتا ہے۔ جو ''اعوان'' کی ایک گوت کے نام سے مشہور و معروف ہے

اور سرکاری کاغذات میں اس کا اندراج اس طرح ہے کہ بعض جگہوں پر گورڑہ اور بعض جگہوں پر گولڑہ لکھا ہوا ہے مگر زیادہ تر گولڑہ ہی لکھا اور پکارا جاتا ہے۔ کئی ایک مقامات بھی گولڑہ کے نام سے مشہور ہیں۔

عبداللہ گولڑہ کی اولاد سے مشہور و معروف مصنفین و محققین پیدا ہوئے ان میں سے کھبیکی وادی سون سکیسر سے 1۔ حضرت علامہ یوسف جبریلؒ حال واہ کنٹ مولف ''علوی اعوان قبیلہ'' و دیگر 2۔ بابائے اعوانان ہزارہ ایم خواص خان آف ہیڑاں مولف تحقیق الاعوان 3۔ محبت حسین اعوان آف بیروٹ چیئرمین ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان و مولف، تاریخ علوی اعوان ایڈیشن 1999 و 2009، اعوان تاریخ کے آئینے میں، اعوان اور اعوان گوتیں و تاریخ خلاصۃ الاعوان وغیرہ، 4۔ پروفیسر ڈاکٹر پیر سلطان الطاف علی اعوان ساکن جھنگ (تین درجن کتب کے مولف) 5۔ پروفیسر بشیر احمد سوز ساکن ایبٹ آباد جو تین درجن سے زائد کتب متاع رفتہ (تواریخ ہزارہ ایک نظر میں) وغیرہ، 6۔ حاجی ملک جہانداد آف نالیاں مولف نسب الصالحین، 7۔ حافظ ریاض سیالوی آف گوجرانوالہ مولف تاریخ قطب شاہی اعوان، 8۔ ملک شاہسوار علی ناصر ساکنہ خوشاب مولف جواہر الاعوان، 9۔ پیر نعیم علوی چشتی جوہر آباد خوشاب مولف فیضان قطب شاہ، ملک محبوب الرسول قادری مولف سوانحیات حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ و دیگر وغیرہ ہیں جنہوں نے قبیلہ کی عزت ناموس کے تحفظ کے لئے قلم اٹھایا اور اعوانوں کو ایک متفقہ تاریخ دی کہ قطب شاہی اعوان حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ کی اولاد سے ہیں۔ عبداللہ گولڑہ کی اولاد سے بے شمار اولیاء کرام و مشائخ گزرے ہیں آپؒ کی اولاد پاکستان، آزاد کشمیر و مقبوضہ کشمیر اور ہندوستان وغیرہ میں آباد ہیں۔

محمد شاہ کندلان بن قطب حیدر شاہ غازی علوی: نام محمد کندلان، بعد میں کنڈان بھی مشہور ہوا، گل شاہ محمد شاہ، گل محمد اور سالار محمد زنگی بھی آپ ہی کے نام بتائے جاتے ہیں۔ آپ کی اولاد سے صاحبزادہ پیر روح الحسنین پیر آف دیول شریف، ملک شاکر بشیر اعوان صدر تنظیم الاعوان پاکستان اور امجد حسین علوی چیئرمین تنظیم الاعوان پاکستان قابل ذکر ہیں۔

حضرت مزمل علی کلگان بن قطب حیدر شاہ غازی علوی:

تحقیق الاعوان، تاریخ علوی اعوان و تحقیق الانساب کے مطابق مزمل علی (معروف بہ کلگان) میر قطب شاہ کا تیسرا بیٹا ہے۔ اس کی والدہ کا نام زینب تھا۔ کلگان کی وجہ تسمیہ مختلف مسطور ہیں۔ ایک یہ ہے کہ کلک ایک شہر کا نام تھا جو کہ شمالی کوہستان نمک میں واقع ہے اور مزمل علی چونکہ وہیں پیدا ہوا تھا اس لئے وہ کلگان کے نام پر مشہور ہوا۔ دوسری وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ کلگان کی ماں چونکہ کلگانیہ یعنی کہ شہر کلگ کی تھی۔ اس لئے وہ اپنی ماں کلگانیہ کی طرف منسوب ہو کر کلگان کے نام پر مشہور ہوا۔ تاہم اس نام کے سوا اس کا لقبی نام کلغان بھی تھا جس کے بارے میں تاریخ الاعوان میں تحریر ہے کہ وہ چونکہ ہمیشہ اپنی دستار میں کلغی لگا کر رکھتا تھا۔ اس وجہ سے وہ کلغان کے نام پر مشہور ہوا۔ پس کلگان، کلکان، کلغان، کلغن اور کلغن وغیرہ ایک ہی شخص مزمل علی کلگان کے نام ہیں۔ ایک اور روایت کے مطابق مزمل علی، کلک نامی شہر میں پیدا ہوا تھا اور اس کے القابی نام دو تھے۔ ایک کلگان اور دوسرا کلغان اور وہ صوبہ بہار سے قلعہ دین کوٹ میں آیا۔ تاریخ الاعوان میں لکھا ہے کہ کلگان قلعہ دین کوٹ جو کہ کالاباغ سے جانب مشرق بفاصلہ چار کوہ دریائے سندھ کے کنارے میں سر بفلک پہاڑ پر تھا، میں آیا اور وہاں اس نے آ کر مستقل سکونت اختیار کی۔ قلمی کتاب انساب الاعوان نوشتہ میر نتھو میں لکھا ہے کہ ''بعدہٗ پھر وہ تلونڈی کے قریب تھانیسر کی ایک بستی تراوڑی نامی (معروف بہ ترائن) کے میدان میں ہنود سے جہاد کرتے ہوئے تلوار سے زخمی ہوا اور اس کے ساتھی اس کو وہاں سے لدھیانہ میں لے کر آئے اور وہیں وہ شہید ہوا او پھر وہیں اس کا مزار بھی ہے اور سال بہ سال ایک بڑا عرس اس کے مزار پر ہوتا ہے۔'' مزمل علی کلگان کی اولاد کالا باغ کے کنارے ڈھنکوٹ میں مستقل سکونت پذیر ہوئی اور وہاں سے کچھ لوگ ہجرت کر کے پاکستان کے مختلف علاقوں ہزارہ، پنجاب اور آزاد کشمیر میں جا کر آباد ہوئے۔ پنجاب (انڈیا) کے ایک شہر انبالہ میں بھی مزمل علی کلگان کی اولاد آباد ملتی ہے۔ حضرت باباسجاول علوی قادریؒ بھی مزمل علی کی اولاد سے ہیں آپ کا مزار سجاول شریف مانسہرہ میں ہے۔

مزمل علی کی اولاد سے بذیل قلمکار حضرات پیدا ہوئے:۔1۔ملک شیر محمد خان اعوان آف کالاباغ مولف تاریخ الاعوان وتذکرۃ الاعوان،2۔صوبیدار محمد رفیق اعوان ساکنہ چکوال مولف حقیقت الاعوان،3۔الحاج محمد خورشید علوی آف ہزارہ حال کلفٹن کراچی مولف انوار رحمت العالمین ﷺ،انوار مصباح ارض وسماء،انوار رحمت بیکراں،انوار صبح درخشاں،بکھرے بکھرے شہپارے،انوار بشیر ونذیر وسراج منیر،4۔عظیم ناشاد اعوان ساکنہ مانسہرہ مولف آئینہ اعوان واعوان شخصیات ہزارہ 5۔مولوی حسام الدین بساڑی،6۔ملک اورنگزیب ایڈیٹر ماہنامہ اعوان اسلام آباد و چیف ایڈیٹر ماہنامہ اعوان انٹرنیشنل اسلام آباد،ملک 7۔میر افضل اعوان مولف شجرہائے نسب ہزارہ،8۔گلزار اعوان مصنف انساب الاقوام وغیرہ قابل ذکر ہیں ان کے علاوہ 9۔راقم مولف بھی مزمل علی کلگان کی اولاد سے ہے راقم کی کتب تحقیق الانساب جلد اول، تحقیق الانساب جلد دوم،تاریخ قطب شاہی علوی اعوان، مختصر تاریخ علوی اعوان،سالار مسعود غازی تاریخ کے آئینے میں،حضرت باباسجاول علوی قادری تاریخ کے آئینے میں شائع ہو چکی ہیں ان کے علاوہ زیر طبع کتب میں تاریخ وادی سنگولہ،تحقیق الانساب جلد سوم،تاریخ قطب شاہی علوی اعوان جلد دوم ہیں مولف بھی مزمل علی کلگان کی اولاد سے ہے۔مزمل علی کلگان کے سترہ فرزند مختلف کتب وشجرہائے نسب میں درج ہیں ا۔نذیر علی،۲۔امیر علی،۳۔نصیر علی،۴۔بشیر علی،۵۔غلام علی،۶۔کرم علی (خلیل،کلی وکھلی)،۷۔خیر علی،۱۰۔ابراھیم،۱۱۔محمد مبین،۱۲۔محمد امین،۱۳۔زمان علی اروندہ،۱۴۔نواب شاہ،۱۵۔سلامت،۱۶۔شرف،۱۷۔سام شاہ۔

زمان علی کھوکھر بن قطب حیدر شاہ غازی علوی: نام زمان علی تھا آپ کی والدہ اور بیوی دونوں کا تعلق کھوکھر راجپوت قبیلہ سے تھا اس لیے آپ کھوکھر مشہور ہوئے آپ کی اولاد پاکستان وآزاد کشمیر میں کثیر تعداد میں موجود ہے۔

دریتیم جہاں شاہ بن قطب حیدر شاہ غازہ علوی: آپ کی اولاد سے مولوی حیدر علی اعوان مولف تاریخ علوی اعوان وتاریخ حیدری،اور بابا ہاشم مولف حقیقت الاعوان فی آل حبیب الرحمٰن تھے دونوں نے بعد از تحقیق اپنا شجرہ نسب حضرت محمد حنفیہؒ سے درج کیا ہے۔

حضرت کرم علی (خلیل،کلی وکھلی) بن مزمل علی کلگان:

آپ کا نام کرم علی تھا کرم علی سے کلی،کھلی اور خلیل شاہ مشہور ہوئے۔حضرت باباسجاول علوی قادریؒ کے اجداد میں سے ہیں آپ کے دیگر بھائیوں میں زمان علی اروند تھے جن کے فرزند جھاٹلہ تھے ان کی اولاد جھاٹلہ گوت مشہور ہے ملک شوکت حیات اعوان چیف آرگنائزر وقاضی محمد اقبال حسین اعوان چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان پونچھ ڈویژن قابل ذکر ہیں۔آپ کے فرزند حسین المعروف سینہ (حسینہ) تھے ۔تاریخ علوی اعوان وتاریخ قطب شاہی علوی اعوان کے مطابق آپ کا شجرہ نسب یوں ہے "خلیل بن مزمل علی کلگان بن قطب حیدر شاہ غازی علوی۔

حضرت حسین بابا بن خلیل (کرم علی،کلی وکھلی):

آپ کا اصل نام حسین تھا جو بگڑ کر حسینہ بابا،سانس بھی لکھا جاتا ہے۔آپ کے فرزند قابل خان تھے ایک دو شجرہائے نسب میں کابل اور کامل بھی لکھا ہوا دیکھا گیا درست نام قابل خان تھا۔تاریخ علوی اعوان وتاریخ قطب شاہی علوی اعوان کے مطابق آپ کا شجرہ نسب یوں ہے:۔خلیل المعروف کلی بن مزمل علی کلگان بن سالار قطب حیدر غازی المعروف قطب شاہ ثانی۔

قابل خان بن حسین المعروف حسینہ:

قابل خان حسین المعروف حسینہ یا سینس کے گھر پیدا ہوئے تھا اس کے علاوہ کامل خان،وکابل خان بھی شجرہ نسب میں لکھا ہوا ہے۔آپ کے فرزند بابا کالا تھے ایک روایت کے مطابق دھن کوٹ میں آباد تھے اور آپ ہی کے نام کی وجہ سے کالاباغ نام پڑا۔آپ کا شجرہ نسب یوں ہے:۔خلیل بن مزمل علی کلگان بن قطب حیدر شاہ غازی علوی المعروف قطب شاہ ثانی۔

حضرت بابا کالا بن قابل خان:

آپ قابل خان کے گھر پیدا ہوئے بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت بابا کالا نہایت ہی نیک سیرت بزرگ گزرے ہیں اور دھن کوٹ (کالاباغ) میں سکونت پذیر تھے۔آپؒ کا شجرہ نسب یہ ہے۔حضرت بابا کالاؒ بن قابل خان بن حسین خان بن کرم

علی المعروف خلیل بن مزمل علی کلگان بن قطب حیدر شاہ غازی علوی المعروف قطب شاہ ثانی۔

حضرت مہی پال بابا (مہتاب رمہیا بابا) بن کالا خان:

آپ کا نام بابا مہی پال (مہتاب رمہیا بابا) تھا کچھ میراثیوں کے بنائے ہوئے شجرہ نسب میں مپال بھی لکھا ہوا پایا گیا ہے آپ بھی دھن کوٹ کالاباغ کے سکونتی تھے۔آپ کے دو فرزند بابا پیوشاہؒ و بابا داود قابل ذکر گزرے ہیں آپ کا شجرہ قطب حیدر شاہ غازی علوی تک یوں پہنچتا ہے:۔ بابا مہی پال بن کالا خان بن قابل خان بن حسین بابا بن خلیل بن مزمل علی کلگان بن قطب حیدر شاہ غازی علوی۔

حضرت پیوشاہؒ بن بابا مہی پال (بابا مہتاب رمہیا بابا):

حضرت پیوشاہ دھن کوٹ کالاباغ میں بابا مہی پال (مہیا بابا رمہتاب بابا) کے ہاں پیدا ہوئے آپ کے نام پیوشاہ ،باھو، بھیا اور ابراھیم باھو بھی بیان کیے جاتے ہیں حضرت بابا سجاولؒ کے مزار مبارک کے کتبہ پر پیوشاہ ہی لکھا ہوا ہے۔جناب محبت حسین اعوان ،اعوان مشائخ عظام کے ص 168 پر رقمطراز ہیں" آپ (حضرت بابا سجاول) کے والد بہیایا (بہیو یا بہو) اور والدہ محترمہ بی بی چنن جان اللہ والے لوگ تھے۔نماز پنجگانہ،تہجد،اشراق،تلاوت قرآن حکیم، سینہ بسینہ چلنے والے دوسرے وظائف میں مشغول رہتے ۔دن بھر دونوں میاں بیوی محنت مزدوری اور کاشت کاری کرتے اور شام کو پروردگار عالم کے حضور سر بسجود ہو جاتے"۔آپؒ کا اصل وطن اعوان کاری تھا اور آپ نے شادی بھی وہاں کے ایک اعوان گھرانے سے کی تھی۔بابا سجاولؒ کی پیدائش سے چند ماہ قبل ایک رات پیوشاہؒ کے دشمنوں نے شب خون مارا اور پیوشاہ سمیت گاؤں کے تمام مردوں کو شہید کر دیا۔جس کی وجہ سے آپ کی اہلیہ محترمہ چاند بی بیؒ نے ہزارہ کی جانب ہجرت کی اور 1310ء بمطابق 709ھ میں چاند بی بیؒ کے بطن سے حضرت بابا سجاول جیسی عظیم روحانی و مادرزاد ولی کامل جیسی شخصیت پیدا ہوئے۔بابا پیوشاہؒ چوہاسیدن شاہ اعوان کاری میں مدفون ہیں۔آپ کا شجرہ نسب یوں ہے "پیوشاہ بن بابا مہی پال (مہتاب) بن بابا کالا بن قابل خان بن حسین بابا بن کرم علی (خلیل) بن مزمل علی کلگان بن قطب حیدر شاہ غازی علوی۔

حضرت چاند بی بیؒ المعروف ماں جی والدہ ماجدہ حضرت باباسجاول علوی قادریؒ:

حضرت باباسجاول علوی قادریؒ کی والدہ کا نام چاند بی بی (بی بی چنن جان) تھا اعوان مشائخ عظام کے ص 168 کے مطابق آپ نماز پنجگانہ،تہجد،اشراق،تلاوت قرآن حکیم،سینہ بہ سینہ چلنے والے دوسرے وظائف میں مشغول رہتی تھیں دن بھر دونوں میاں بیوی محنت مزدوری اور کاشت کاری کرتے اور شام کو پروردگار عالم کے حضور سر بسجود ہو جاتے۔چاند بی بی کا تعلق بھی اعوان خاندان سے تھا ہزارہ کی اکثر اعوان برادری آپؒ کو دادی اماں (ماں جی) کے نام سے پکارتے ہیں۔ ملک غلام ربانی اعوان مرحوم کی تحریر اور تحقیق الانساب جلد اوّل ص 78 اور جلد دوم ص 96 کے مطابق "ایک رات ان کے دشمنوں نے شبخون مارا اور آپؒ کے خاوند حضرت بابا پیوشاہؒ سمیت گاؤں کے تمام مردوں کو شہید کر دیا۔حضرت چاند بی بیؒ نے بقول ایک کنیز اور دوسری روایت میں متعدد کنیزوں (خادمہ) کے ساتھ رات کو گاؤں کے قبرستان میں پناہ لی سحر پھوٹنے سے پہلے ان کنیزوں کے ہمراہ دریائے سندھ کے کنارے بہاؤ کے مخالف سمت پرتن بہ تقدیر چل کھڑی ہوئیں اور موجودہ ہزارہ میں داخل ہو کر سابق ریاست امب میں پہنچیں کہ سامان خورد ونوش ختم ہو گیا۔مئی کا مہینہ تھا امب کی ریاست کے گاؤں سیری مسہانہ میں گہیوں کی فصل کاٹی جا رہی تھی حضرت چاند بی بیؒ نے ساتھی کنیزوں سے کہا کہ رزق طیب کے لیے محنت کرنی چاہیئے چنانچہ کنیزوں اور دوسری مزدور عورتوں کے ساتھ آپ کاٹی ہوئی فصل کے گرے پڑے خوشے چننے لگیں ہزارہ میں اسے سلہ چننا کہا جاتا ہے۔ مالک کھیت کی مینڈھ پر ایک درخت کی چھاؤں میں بیٹھا فصل کی کٹائی کی نگرانی کر رہا تھا اس نے طرفہ تماشا دیکھا کہ کہ مزدور عورتوں کے سروں پر ابر کا ٹکڑا

سایہ کیے ان کے ساتھ ساتھ چل رہا ہے اس نے فراست سے معلوم کرلیا کہ ان میں ضرور کوئی برگزیدہ ہستی ہے آخر کار یہ ظاہر ہوگیا کہ ابر کا یہ ٹکڑا حضرت چاند بی بیؒ پر سایہ کیے ہوئے ہے جس کے بطن میں حضرت بابا سجاولؒ جیسی عظیم ہستی پرورش پا رہی تھی ۔ زمیندار عزت وتکریم کے ساتھ آپؒ کو اپنے گھر کے اندر مستورات میں لے گیا اور عرض کی کہ آپ یہاں قیام فرمائیں آپؒ نے اس شرط کے ساتھ منظور کیا کہ وہ چند دن اپنے دیور حضرت بابا داؤد کا انتظار کریں گی جو بغرض تجارت کشمیر گئے ہوئے تھے اور خانہ جنگی سے بچ گئے ہیں۔

کچھ عرصہ بعد حضرت بابا داؤد اپنی بیوہ بھاوج اور خاندان کے بچے کھچے افراد کی تلاش میں سیری مسہانہ پہنچ گئے ۔ایک روایت کے مطابق حضرت چاند بی بیؒ نے بابا سجاولؒ کی پیدائش کے بعد اپنے دیور حضرت بابا داؤد سے نکاح ثانی کیا۔حضرت چاند بی بیؒ کا مزار چندور میں باعث خیر وبرکت ہے موضع چندور چاند بی بیؒ کے نام ہی کی وجہ سے مشہور ہوا۔تاریخ سادات وعلوی اعوان مشائخ کے ص 70 کے مطابق حضرت محمد داؤد بھی مشہور عارف کامل ولی اللہ تھے ان کا مزار نوکوٹ میں مرجع خلائق ہے۔ تحقیق الاعوان کے ص 266 کے مطابق ''گندم کے مالک خان پٹھان نے حال جانچنے کے لئے سب کام کرنیوالوں کو اس سایہ دار کھیت سے باہر دھوپ کی طرف نکل جانے کو کہا تا کہ معلوم ہو سکے کہ سایہ کس کی وجہ سے یہاں پڑ رہا ہے؟ وہ سب نکل گئے مگر ابر بدستور مائی صاحبہ پر سایہ کئے ہوئے تھا جس کھیت میں وہ خوشے چن رہی تھیں مائی صاحبہ کی عظمت ان کے دل میں بیٹھ گئی خصوصاً خان مذکور مائی صاحبہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عذر معزرت کی اور انھیں اپنی کفالت میں رہنے کی پیش کش کی اور کہا کہ آپ نماز روزہ میں مشغول رہیں اور کام کاج وغیرہ ترک کردیں مگر کہتے ہیں کہ کہ مائی صاحبہ نے محنت مزدوری پر ہی قناعت کی اور کسی کے گھر نکما بیٹھ کر زندگی بسر کرنا گوارہ نہ کیا''۔

حضرت چاند بی بیؒ کے ہمراہ کنیز ڈھیلن بھی حاملہ تھیں جن کے بطن سے حضرت بابا دراب (دلھب) پیدا ہوئے ۔حضرت بابا درابؒ نے ساری عمر بابا سجاولؒ کی خدمت کی ۔ بابا سجاولؒ نے ان کے متعلق وصیت فرمائی تھی کہ اسے میری پائنتی کی طرف دفن کرنا اور جو عقیدت مند بھی میری قبر پر حاضری دے وہ پہلے حضرت بابا درابؒ کی قبر پر فاتحہ شریف پڑھے۔ جب بابا سجاولؒ سیری مسہانہ سے شادو کنڈ گئے تو یہ خادم بابا درابؒ بھی ان کے ہمراہ تھے۔ عظیم ناشاد عوان (مولف آئینہ اعوان واعوان شخصیات ہزارہ) روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک دفعہ سیر نامی شخص نے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ حضرت بابا سجاولؒ کا مال مویشی (بیل وغیرہ) چرا کر لے گیا تو حضرت بابا صاحب نے بابا درابؒ کو حکم دیا کہ نوبت (ڈھول) بجاؤ تا کہ لوگوں کو اطلاع ہو۔ بابا درابؒ نے عرض کی نوبت کہاں سے لاؤں؟ تو بابا جی نے فرمایا کہ سیاہ پتھر ہی بجاؤ یہ بجے گا۔حضرت بابا سجاولؒ کی کرامت سے یہ پتھر مثل نوبت (ڈھول) بجنے لگا۔اس طرح وہ لوگ چرایا ہوا مال مویشی چھوڑ کر بھاگ گئے۔لیکن بھاگتے ہوئے ایک بیل ذبح کر گئے۔بابا سجاولؒ نے اس موقع پر بار (دعا) کر کے ذبح کیا ہوا بیل (سانڈ) غربا میں تقسیم کر دیا۔ بابا سجاول کے مزار کے مجاورین شادی کے موقع پر بار پڑھتے ہیں اس کے عوض انہیں نقد رقم کے علاوہ دیگر اشیاء (کپڑے، غلہ، شرینی) بھی دی جاتی ہے۔ تحقیق الاعوان کے مطابق کھر کوٹ ہری پور سے آگے شمال مغرب در بند روڈ پر ۱۵۔۱۶ میل کے فاصلے پر برلب سڑک واقعہ ہے بی بی چنن جان (چاند بی بی) جن کے نام پر اب تناول میں چندور نام موضع مشہور آباد ہے اور وہیں مائی صاحبہ کا مزار بھی ہے۔ مائی صاحبہ کے مدفن کے حوالہ سے نیاز احمد اعوان ایڈووکیٹ بیانی ہیں کہ بابا سجاولؒ کی والدہ اپنے اہل وعیال کے ہمراہ کھر کوٹ ہری پور میں سکونت پذیر تھیں یہ وصیت کر رکھی تھی کہ ان کی وفات کے بعد انہیں مانسہرہ کے اس علاقے میں دفن کرنا جہاں سے وہ ہجرت کر کے یہاں آئی ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مائی صاحبہ کی وفات کے بعد بابا سجاول اور ان کے بیٹوں نے مائی صاحبہ کا جسد خاکی وصیت کے مطابق مانسہرہ کی جانب لے کر جانا شروع کیا اور اس جگہ پہنچے جہاں اب

مائی صاحبہ کا مزار مرجع خلائق عام ہے وہاں آرام کی غرض سے میت جو کہ چارپائی پر تھی زمین پر رکھ دی ۔ بعد از آرام جب چارپائی کو اٹھانا چاہا تو چارپائی کے پائے زمین میں دھنس گئے اور تمام تر کوشش کے باوجود مائی صاحبہ کا جسد خاکی اس جگہ سے نہ اٹھایا جا سکا۔ مائی صاحبہ کی اولاد سمجھ گئی کہ مائی صاحبہ کو یہاں پر ہی دفن کرنا ہے چنانچہ آپ کی میت کو وہاں پر ہی دفنایا گیا۔اس کے بعد آپ کے نام ہی کی وجہ سے اس جگہ کا نام چندور پڑا۔

مائی صاحبہ چاند بی بی کا مزار اینٹوں کا پرانا گنبد دار پختہ مزار ہے اور صرف ان کا ہی وہاں واحد اور اکیلا مزار راستہ کے کنارے چھوٹے جیسے ٹیلے پر واقع ہے وہاں کوئی دوسری قبر نہیں (بحوالہ حاشیہ تحقیق الاعوان ص 266)۔ تحقیق الاعوان کے ص 270 کے مطابق ہر جمعرات و جمعہ کو دور دراز مقامات سے بڑی تعداد میں عقیدت مند مزار پر حاضری دیتے ہیں اور نذر و نیاز و شکرانے ساتھ لے جاتے ہیں اور گلے کی مہلک بیماری اور ہجیڑوں وغیرہ کی صحت یابی کی مجرب روایات رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ ٹھیک اور راس آئی ہیں ۔ واللہ اعلم بالصواب'' مورخہ 24 نومبر 2011 کو اعوان برادری موضع چندور کا ایک نمائیدہ اجلاس بمقام لساں نواب صاحب منعقد ہوا جس میں مزار کی تعمیر اور دیکھ بھال کے لئے بذیل کمیٹی تشکیل دی:۔ بابو شاہ زمان اعوان ، سرپرست اعلیٰ ۔ حاجی گلفراز اعوان چیئرمین پراجیکٹ کمیٹی۔ غلام ربانی اعوان چندور، لعل شہزادا اعوان، عبدالرزاق اعوان چندور، محمد شبیر اعوان چندور، محمد ارشاد اعوان چندور و مقبول الرحمٰن اعوان ممبران کمیٹی چنے گئے ۔ان کے علاوہ ایک رابطہ کمیٹی قاضی محمد فاروق ماڑی، قاضی اسرار الحق پھلڑہ، عبید اللہ اعوان لساں نواب، حاجی گلفراز اعوان چندور، عبدالرزاق اعوان پریس سیکرٹری اور حاجی تنویر احمد اعوان چندور سیکرٹری برائے پراجیکٹ کمیٹی تشکیل دی گئی۔ تنویر احمد اعوان چیف کوآرڈینیٹر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان چندور جو مائی صاحبہ کی اولاد سے ہیں قابل ذکر ہیں۔ علاوہ ازیں مزار کی تعمیر کے لیے فنڈز جمع کرنے کے لیے 31 رکنی ایک علاقائی کمیٹی بھی تشکیل دی گئی ۔ مقامی لوگوں کی کوششوں سے اب مزار جدید کی تعمیر آخری مراحل میں ہے اس وقت تک تقریباً 30 لاکھ روپے صرف ہو چکے ہیں اور تعمیر کا کام جاری ہے مقامی افراد زائرین کو چارپائی بسر اور کھانا صدیوں سے مہیا کر رہے ہیں۔

حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ بن حضرت پیوشاہؒ

حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ کا شمار قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے ان اوّلین اولیاء کرام میں ہوتا ہے جو موجودہ پاکستان میں مدفون ہیں آپؒ کا خاندان بھی انہی خانوادوں میں سے ہے جو کالا باغ کے مالک و رئیس وکوہستان نمک سے تھے اور عون بن علی بن محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہیں یہ خاندان شروع میں حضرت علیؓ کی علوی اور بنی عون اور عون کا عرف قطب غازی کی وجہ سے قطب شاہی بھی مشہور رہے۔

سلسلہ نسب:

انساب کی قدیم کتب وخاندانی شجرہ کے مطابق حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ کا شجرہ نسب یوں ہے''

حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ بن حضرت پیوشاہ (بہیو، بہیا) بن حضرت بابا مہی پال (مہتاب) المعروف مہیا بابا بن حضرت بابا کالا بن حضرت بابا قابل بن حضرت بابا حسین (سائس رحسینہ) بن حضرت بابا کرم علی المعروف کلی یا کھلی یا خلیل بن حضرت مزمل علی کلگان علوی بن حضرت قطب حیدر شاہ غازی علوی المعروف قطب شاہ ثانی بن حضرت عطا اللہ غازی بن حضرت طاہر غازی بن حضرت طیب غازی بن حضرت محمد غازی بن حضرت علی شاہ غازی بن حضرت محمد آصف غازی (محمد اسھل) بن حضرت عون عرف قطب غازی لقب بطل غازی (قطب شاہ اول) بن حضرت علی عبدالمنان غازی بن حضرت محمد الاکبر (محمد حنفیہؓ) بن امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔

سلسلہ طریقت:

حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ کے پیرومرشد کے شجرہ طریقت کے حوالہ سے صرف اتنا معلوم ہوسکا کہ ان کا سلسلہ طریقت قادریہ تھا جس کے بانی حضرت سیّدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ ؒبن ابوصالح موسیٰ جنگی دوست بن ابی عبداللہ عبدالکریم معروف عبداللہ ثالث بن یحییٰ الزاہد بن شمس الدین محمد بن ابی بکر داؤد بن موسیٰ ثانی بن عبداللہ صالح بن موسیٰ الجون بن عبداللہ المحض والمجل بن حسن مثنیٰ بن حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔ راقم مولف بھی سلسلہ قادریہ سے تعلق رکھتا ہے راقم کے پیرومرشد حضرت سیدنا طاہر علاؤالدین القادری الگیلانی البغدادی از اولاد حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ ہیں جن کا مزار مبارک ماڈل ٹاؤن لاہور مرجع خلائق عام ہے۔

حضرت بابا سجاولؒ کی پیدائش، تعلیم وتصوف:

اعوان مشائخ عظام ص 162 تا 187، تحقیق الاعوان ص 265 تا 274، تحقیق الانساب جلد اوّل ص 78 تا 83، تحقیق الانساب جلد دوئم ص 95 تا 110 و اعوان شخصیات ہزارہ کے ص 26 و قلمی تحریریں ملک غلام ربانی اعوان (کاکوٹ)، ملک اورنگزیب اعوان (برٹ حال ماڈل ٹاؤں ہمک اسلام آباد) وملک میر افضل اعوان (سابق ناظم یونین کونسل پاوہ ساکن کاکوٹ حال ایبٹ آباد)، ملک نیاز احمد اعوان ایڈووکیٹ وغیرہ کے مطابق حضرت بابا سجاولؒ، حضرت چاند بی بی رحمتہ اللہ علیہ کے بطن سے موضع سیری مسہانہ ہی میں 1310ء بمطابق 709ھ پیدا ہوئے اور آپ کی والدہ قائم اللیل تھیں اور اکثر روزہ سے رہتی تھیں۔ آپ نے اپنے بیٹے کی تربیت پر خاص توجہ دی۔ ابتدائی دینی تعلیم آپ نے اپنے چچا ہی سے حاصل کی لیکن یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ بعد میں دینی علوم کی تکمیل کہاں سے کی اور کس سے بیعت لی لیکن یہ درست ہے کہ آپ جوانی ہی میں قادری سلسلے میں بیعت ہونے کے بعد مانسہرہ کے گاؤں نوکوٹ (شادوکنڈ) میں منتقل ہوئے۔ آپ صاحب کشف وکرامات مادرزاد ولی کامل ہونے کے ساتھ ساتھ بلند پایہ عالم دین اور اسلام کے سرگرم مبلغ تھے جس کے اثرات ان کی اولاد میں بھی نمایاں ہیں۔ اعوان مشائخ وعظام کے ص 168 کے مطابق حضرت بابا سجاولؒ کے والدان کی پیدائش سے قبل ہی شہید ہوچکے تھے اور بعد کے حالات نے چاند بی بی (بی بی چنن جان) کو اعوان کاری سے تناول ہزارہ موضع چندور کی طرف ہجرت پر مجبور کیا گویا یہ در یتیم ایک پیدائشی ولی تھا وہاں اس نے ہجرت کی سنت بھی اپنی پیدائش سے قبل ہی ادا کی۔ اس کو پیدائش سے قبل اپنے اہل خاندان اور ہم وطنوں نے قبول نہ کیا مگر کسی کو کیا معلوم تھا کہ اللہ کا یہ برگزیدہ بندہ سرزمین ہزارہ کی گود میں جنم لے گا اور اسی دھرتی کی مست ہواؤں اور پاکیزہ فضاؤں میں پروان چڑھے گا۔ واہ رے تقدیر اعوان کاری جس نے مجتہدین، محدثین اور اسلامی علوم وافکار کے ماہرین اپنی گودی میں کھلائے انہیں پروان چڑھایا اور وہ آفتاب جہاں تاب بن کر عالم اسلام کے علمی افق پر ابھرے مگر بابا سجاولؒ کے لئے یہی دھرتی کانٹوں کی سیج بن گئی اور انہوں نے شکم مادر ہی میں ہجرت کا فیصلہ کرلیا اور پھر بہت جلد ہزارہ کے لوگوں نے یہ بھی دیکھ لیا کہ اللہ کی رحمتوں اور برکتوں کے خزینے ان پر کھل گئے۔

یہ روایت تو ہزارہ کے بچے بچے کی زبان زدعام ہے کہ بابا سجاولؒ کی والدہ محترمہ بی بی چنن جان وادی پکھلی کے ایک کھیت میں جو ابھی تک ان کے لئے پردیس تھا اپنی گذر اوقات کے لئے گندم کے خوشے چن رہی تھیں کہ ایک ابر کا ٹکڑا مائی صاحبہ پر سایہ فگن تھا۔ بابا سجاولؒ غریب الوطنی کی کفیت میں دنیا میں تشریف لائے اس کے ساتھ ہی آپ کی والدہ محترمہ اور خالہ (بابا دراب کی والدہ محترمہ) نے دریائے سرن کے کنارے پرفضا مقام شادوکنڈ کے مقام پر مستقل سکونت اختیار کرلی یہ خواتین دن بھر کاشت کاری یا زراعت سے دیگر کاموں لگی رہتی اور شام کے وقت ذکرواذکار میں مشغول ہوجاتیں جس طرح حضرت اسماعیلؑ کی والدہ حضرت حاجرہؑ نے مکہ کے لق ودق صحرہ کو گل گلزار میں تبدیل کردیا تھا اسی طرح چاند بی بی، ان کی سہیلی ننھے بابا

سجاولؒ اور بابا دراب سے شادوکنڈ کے ویرانے میں ایک بہار آگئی جہاں سے گزرتے ہوئے لوگوں کا زہرہ گداز ہوتا تھا اب وہاں پر میلے کا سا سماں تھا بابا سجاولؒ جوں جوں عمر کی سڑھیاں چڑھتے رہے آپ کے زہدوتقویٰ کی کرنیں دلوں کو منور کرتی رہیں آپ کی کرامات نے فیضان کے چشمے کھول دیئے اور نہایت قلیل عرصہ میں بابا سجاولؒ کی شہرت پکھلی کی وادی سے نکل کر سلطنت مغلیہ کی شمالی مغربی سلطنت میں پھیل گئی۔

سیری مسہانہ سے شادوکنڈ (نزدنوکوٹ مانسہرہ) آمد:

حضرت بابا سجاولؒ نے دینی تعلیم کے حصول کے بعد عبادت، چلہ کشی اور ریاضت کی راہ اختیار کی اور سیری مسہانہ سے شادوکنڈ نزدنوکوٹ مانسہرہ پہنچے۔ اس گاؤں کی ایک غار میں عرصہ دراز تک قیام کیا یہاں تک کہ آپ کی شہرت دور دور تک پھیل گئی یہیں آپ نے زندگی کا زیادہ حصہ گزارہ۔ غاروں میں ریاضت کی وہ جگہیں اب بھی موجود ہیں جہاں آپ نے چلہ کشی کی۔

شادی اور اولاد:

حضرت بابا سجاولؒ، دین اور تصوف کے کاموں کے ساتھ ساتھ دنیاوی امور سے بھی آگاہ تھے انہوں نے اس علاقے میں ایک سے زائد شادیاں بھی کیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے پانچ بیٹوں کی صورت میں اولاد عطا فرمائی۔ بابا سجاول معہ اپنی والدہ ماجدہ کے علاقہ پکھلی تحصیل مانسہرہ ضلع ہزارہ موجودہ نوکوٹ کے متصل "شاہ دا کنڈ" یا شادوکنڈ بھی کہتے ہیں آگئے اور بودوباش اختیار کرکے زراعت وغیرہ میں مشغول ہوگئے اور اپنے زہدوعبادت کی وجہ سے کافی شہرت پائی۔ یاد رہے کہ گلی باغ، نوکوٹ، بھیڑ کنڈ، شنکیاری، مانسہرہ کو گزشتہ شاہان مغلیہ سے لیکر ترک اور سکھوں کے عہد تک کافی اہمیت و شہرت رہی ہے گلی باغ علاقہ پکھلی کا صدر مقام رہا ہے نوکوٹ، بھیڑ کنڈ وغیرہ میں ان کے فوجی کیمپ رہا کرتے تھے اور یہاں سے دور دراز مقامات کی حفاظت فوج کشی وغیرہ کا انتظام کرتے۔ شادوکنڈ سے متعلق تین روایات بیان کی گئی ہیں یہ کہ ترک حکمران نے جنگی ضروریات کی وجہ سے تعمیر کیا، یہ کہ بابا سجاول شاہؒ کے نام شاہ کی وجہ اس مقام کو شاہ دا کنڈ کہنے لگے تیسری روایت یہ ہے کہ بابا سجاولؒ کے بیٹے شادو (شادم خان) جن کی اولاد شادو آل اور سادو آل شاخ سے معروف ہے۔ شادو نام کی وجہ سے شادوکنڈ بولنے لگے۔ یہی روایت درست معلوم ہوتی ہے۔ شادوکنڈ کے آس پاس وسیع آبپاش ہوتروں کا رقبہ ہے جس میں فصل دھان کاشت کی جاتی ہے اور ہوتروں میں محنت مزدوری کافی کرنی پڑتی۔

آپؒ کے پانچ فرزند حضرت بابا شادمؒ (شہباز خان شادم عرف شادو بابا)، حضرت سلیمان خان عرف بابا انبؒ، حضرت عماد خان نیلم (بابا نیلؒ یا نیلسی)، حضرت الیاس عرف بابا سپالؒ وتاج گوہرؒ (لاولد) تھے۔ حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ کا انتقال 1412ء بمطابق 815ھ میں ہوا آپ کا مزار مبارک کھرکوٹ ہری پور میں مرجع خلائق عام تھا تربیلا ڈیم کی تعمیر کی وجہ سے 2 اگست 1974ء کو کھرکوٹ سے 562 سال بعد نئی مجوزہ جگہ سجاول شریف شہلیہ مانسہرہ منتقل کیا گیا۔ حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ کے جسد خاکی کو منتقل کرنے کے لیے تحریک منتقلی مزار ہزارہ جو 1968ء میں قائم کی گئی تھی جس کے بانی سیکرٹری جنرل ملک غلام ربانی اعوان تھے اور صدر ملک جہانداد خان اعوان۔ منتقلی مزار 2 اگست 1974ء کے بعد اسی منتقلی مزار تحریک کو تنظیم الاعوان ہزارہ کا نام دیا گیا اور بعد میں اسی تنظیم الاعوان ہزارہ کا دائرہ کار پاکستان وآزاد کشمیر تک بڑھایا گیا اور یہ بھی طے پایا کہ صدر پنجاب سے اور جنرل سیکرٹری ہزارہ ڈویژن سے ہوگا اور اسی اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے جناب ملک غلام ربانی اعوان بانی جنرل سیکرٹری تنظیم الاعوان منتخب ہوئے اور تاحیات اسی عہدے پر قائم رہے۔ حضرت بابا سجاولؒ اپنے آبائی پیشہ کسب زراعت میں زیادہ سے زیادہ مصروف رہے اور اولاد کی بھی یہاں شادیاں کرائی گئیں اور یہ زمانہ پکھلی میں رہائش کا آج تک کے لوگ بیان کرتے چلے آتے ہیں۔ اعوان مشائخ عظام کے مطابق "شادوکنڈ میں بابا سجاول کے بیٹوں کی

شادی کے بعد کئی سال تک ان کے ہاں اولاد نہ ہوئی تو باباجی پریشان ہوئے انہوں نے اپنی اہلیہ کے ذریعہ اپنی بہوؤں سے اس کا سبب دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ باباسجاولؒ کے بیٹے دن بھر کی محنت کی وجہ سے حقوق زوجیت ادا کرنے سے محروم رہتے ہیں چنانچہ باباسجاولؒ نے تبدیلی ماحول اور آب وہوا کی غرض سے شادوکنڈ سے ہجرت کا فیصلہ کیا''۔

ہجرت ثانی شادوکنڈ سے کھرکوٹ:

حضرت باباسجاولؒ نے 50 سال کی عمر میں ہجرت ثانی کا ارادہ کرتے ہوئے گھوڑے وغیرہ تیار کر لئے اور رخت سفر باندھنے لگے عزیزوں اور لواحقین نے پوچھا حضرت کہاں آپ نے اپنے گھوڑے کی لگام فضا میں اچھالی اور کہا جہاں یہ پہنچے گی وہاں ہی اب ہمارا آخری وقت تک قیام ہوگا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ لگام نوکوٹ تحصیل مانسہرہ سے چالیس پچاس میل دور کھرکوٹ تحصیل ہری پور کے ایک درخت پر جا اٹکی۔ لگام بہت خوبصورت تھی جو بھی اسے لینے درخت پر چڑھتا وہ سانپ بن جاتی اتنے میں باباسجاول کا قافلہ وہاں پہنچ گیا۔ باباجی لگام لینے درخت پر چڑھے تو لوگوں نے شور مچایا باباجی مت لو یہ سانپ بن جاتی ہے۔ باباجی نے فرمایا میں اس کا مالک ہوں لگام لے لی علاقہ میں چرچا ہوا باباجی ولی اللہ ہیں۔ آپ نے کھرکوٹ میں اسی درخت کے نیچے ڈیرہ ڈالا۔ کھرکوٹ، چندور اور کھیری کے درمیان واقع ہے۔ کھیری ماڑی ہری پور میں بھی آپؒ کا قیام رہا ہے۔ تحقیق الاعوان ص 270 کے مطابق ''کھیری میں ناڑے اور گھنے درختوں کا جنگل ہے۔ دن میں جہاں شب کی سیاہی کا گمان ہوتا ہے اور آدمی وہاں پہنچ کر دہشت زدہ ہوجاتا ہے کہا جاتا ہے کہ واپسی پر باباصاحب کا وہاں قیام رہا۔ اور یہاں کی سنگلاخ پہاڑی میں آپ کی برکت سے چشمے بھی جاری ہوئے جواب بھی جاری ہیں''۔ حضرت باباسجاولؒ کے فرزند حضرت بابا نیلؒ المعروف نیلسی خانؒ کی قبر بھی کھیری ماڑی میں مرجع خلائق ہے۔ ملک میر افضل اعوان سابق ناظم یونین کونسل پاوہ بیان کرتے ہیں کہ کھیری میں پانی کے سات ناڑے (سات چشمے) ہیں۔ حسن اتفاق دیکھیے بنی سنگولہ راولاکوٹ آزاد کشمیر حضرت باباشادمؒ کے پوتے حضرت بابا بہرام خانؒ نے آباد کیا جہاں پانی بالکل نہ تھا حضرت بابا بہرامؒ کے حکم پر کتوں کو تیز نمک ڈال کر روٹی کھلائی کتوں کو جب پیاس لگی تو انہوں نے زمین کو کھودنا شروع کیا اور پانی کے سات ناڑے (چشمے) جاری ہوئے جو آج تک بہہ رہے ہیں۔

نوکوٹ مانسہرہ سے کھرکوٹ ہری پور تک قیام کے علاقے:

حضرت باباسجاولؒ جب شادوکنڈ سے رخصت ہوئے اور جہاں جہاں قیام کیا آج بھی ان علاقوں کے لوگ سینہ بہ سینہ روایات کے مطابق نشاندہی کرتے۔ باباسجاولؒ اپنے اہل وعیال کے ہمراہ شادوکنڈ سے سب سے پہلے بانڈی مترچھ پہنچے اور کچھ روز قیام کیا۔ وہاں سے کسکی کلاں، ڈالڑی، تیتری اور کھیری ماڑی سے ہوتے ہوئے اس لگام والے مقام کھرکوٹ پہنچے۔ بعد میں آپؒ کی اولاد بھی انہی علاقوں میں سکونت پذیر ہوئی۔ حضرت باباسجاولؒ آخری وقت تک کھرکوٹ ہی میں قیام پذیر رہے۔ آپؒ نے 50 سال نوکوٹ میں اور 52 سال کھرکوٹ میں گزارے اور 102 سال کی عمر میں وفات پائی۔ مولف مرجع خلائق کے مطابق 1412ء میں حضرت باباسجاولؒ کی وفات ہوئی اور مفتی ادریس ایڈووکیٹ کے مطابق 562 سال بعد 1974ء میں آپ کی تدفین ثانی عمل میں لائی گئی۔ اس طرح آپؒ کا سن وفات 1412ء بمطابق 815ھ بنتا ہے۔

حضرت باباسجاولؒ علوی قادری کی وفات:

1۔ حضرت باباسجاولؒ کے مزار پرانوار سجاول شریف مانسہرہ کے کتبہ پر یوں درج ہے:۔'' سلطان العارفین شہباز طریقت قطب الاقطاب۔ ولی مادرزاد جنت آشیانی حضرت باباسجاول قادریؒ وصال نویں صدی ھجری کا آخری عشرہ۔ نویں صدی کے آخر سے ۱۴ صدی کے آخر تک آپؒ کا مزار پرانوار کھرکوٹ میں مرجع خلائق رہا۔ ۲۳ جولائی ۱۹۷۴ء بمطابق ۳ رجب المرجب ۱۳۹۴ھ تنظیم الاعوان ہزارہ نے آپؒ کی تربت سے آپ کے

جسد مبارک کو سالم حالت میں نکال کر محفوظ کر دیا۔ دو اگست ۱۹۷۴ء بمطابق ۱۳ رجب المرجب ۱۳۹۴ھ کو لاکھوں انسانوں نے آپؒ کا نماز جنازہ ادا کیا اور اسی روز آپؒ کی تدفین ثانی عمل میں لائی گئی''۔ یہاں سہواً نویں صدی ہجری کا پہلا عشرہ (815ھ) کے بجائے آخری عشرہ درج ہوا ہے۔

(باباسجالف ولد پیوشاہ)

اگست ۱۹۷۴ء گدی نشین ملنگ خان ولد حاجی امیر خان

آئے عشاق گے وعدہ فردا لے کر اب ڈھونڈا سے چراغ رخ زیبا لے کر

کشتگان خنجر تسلیم را ہرزمان از غیب جان دیگر است

2۔ جناب محبت حسین اعوان چیئرمین ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے مطابق ''جولائی 1974ء کے آخری دنوں میں آسمان سے سورج آگ برسا رہا تھا مگر ٹھیک ۵ صدیوں (562 سال) کے بعد ان ہی ایام میں اللہ کے ایک نیک بندے کی پھر کھرکوٹ سے بارات چلی۔ اس پیدائشی ولی کا نام حضرت باباسجاولؒ ہے۔ انہی کے نام کو ہی کثرت استعمال سے باباسجالف بھی کہتے ہیں۔ باباسجاولؒ قطب شاہ کے معروف بیٹے مزمل علی کلگان کی اولاد سے ہیں''۔

3۔ جلوخان (باباجلوال) بن ہندخان بن سلطان امیر خان تنولی اور حضرت باباسجاولؒ آپس میں دوست تھے۔ ایک روایت کے مطابق ایک دفعہ حضرت باباسجاولؒ چاول کی پنیری لگا رہے تھے اور سخت گرمی تھی تو باباجلوؒ نے کہا خدا آپؒ کو کسی سکون والے علاقے میں لے جائے۔ باباجلوالؒ کے والد ہندخان نے 1472ء میں تناول فتح کیا۔

4۔ تاریخ اقوام پونچھ (سال اشاعت 1935ء) کے ص 632 کے مطابق سادم (شادم) خان بن سجاول خان علاقہ پکھلی (ہزارہ) سے پونچھ کی حدود میں داخل ہوتا ہے جس کو سنگولہ کے حنفیہ اعوانوں کے قول کے مطابق آج چار سو سال سے کچھ زیادہ عرصہ گذر چکا ہے اور چونکہ سادم (شادم) خان سے میاں زمان علی خان تک جن کی عمر اس وقت نوے سال کے قریب ہے۔

5۔ تاریخ ہزارہ کے مصنف ڈاکٹر شیر بہادر خان پنی لکھتے ہیں کہ باباسجاولؒ سیّد جلال بابا کے پکھلی فتح کرنے سے پہلے نوکوٹ سے کھرکوٹ چلے گئے (جلال باباؒ نے پکھلی 1713ء میں فتح کیا)۔

6۔ تاریخ ہزارہ میں قاضی عثمان کے حوالے سے لکھا ہے کہ باباسجاولؒ غالباً اورنگزیب عالمگیر کے دور میں ہزارہ آئے (اورنگزیب عالمگیر کا دور حکومت 1658ء تا 1707ء ہے)۔

7۔ مرجع خلائق مرتبہ حافظ رفاقت علی حقانی نے جولائی 2003 بمطابق جمادی الاول 1424ھ میں حضرت باباسجاول علوی قادریؒ کی اولاد سے برسین کے 77 سالہ بزرگ حاجی گل حسین اعوان بن بابافضل دین جو باباصاحبؒ کے جسد خاکی منتقلی کے عینی شاہد بھی ہیں کی بیان کردہ روایات کے مطابق مرتب کی گئی کے صفحہ 6 پر درج ہے ''جنازے کا وقت ہوا تو سوال اٹھا کہ نماز کی امامت کون کرے گا؟ اس اثناء میں ''سید عمران شاہ لسان والا'' وہاں آ پہنچے تو لوگوں نے کہا پیرزادہ ہے یہی امامت کریں۔ سید عمران شاہ نے کہا کہ شریعت کے مطابق میت دیکھ کر وہ جنازہ پڑھائیں گے۔ چنانچہ میت کا دیدار کر کے اعلان کر دیا کہ شریعت کا حکم پورا ہوگیا ہے لہذا جنازہ پڑھنے کی تیاری کریں اس موقع پر کچھ شرپسند عناصر نے شور مچایا کہ یہ پیر سجالف قادری (باباسجاول علوی قادریؒ) نہیں ہیں اس موقع پر مفتی ادریس ایڈووکیٹ نے قرآن سے مسئلہ واضح کیا اور کہا کہ 562 برس کے بعد حضرت کو نکالا گیا ہے تو 563 برس کی عمر کا شخص آئے اور دیدار کر لے اور لوگوں کو بتائے کہ یہی پیر سجالف قادری ہیں۔۔۔۔! اس مسکت دلیل پر ہر طرف سناٹا چھا گیا اور پھر لاکھوں افراد نے حضرت کا جنازہ پڑھا اور انہیں سپرد خاک کیا'' مرجع خلائق کے اور مفتی محمد ادریس ایڈووکیٹ کے مطابق بھی باباسجاولؒ کی تاریخ وفات 1412ء (814ھ) درج ہے۔

8۔ پشتوں کے اعتبار سے راقم مولف ساکن اعوان منزل دبن سنگولہ راولاکوٹ پونچھ آزاد کشمیر حال مظفر آباد کے

فرزند کیپٹن ڈاکٹر نعمان کریم اور عدنان کریم حضرت بابا سجاولؒ کی 19 ویں پشت میں۔ معروف بین الاقوامی ریسرچ سکالر علامہ حسن میر قادریؒ ساکن دبن سنگولہ کے فرزند عمر حسن قادریؒ حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ کی 19 ویں پشت میں ہیں۔ملک میر افضل اعوان چیف آف سجاول آل ساکن کاکوٹ ایبٹ آباد کے پوتے جو جوان ہیں 19 ویں پشت میں ہیں۔محمد عظیم ناشاد چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان ساکن ہڑیالہ مانسہرہ کے فرزند عماد علی اعوان حضرت بابا سجاولؒ کی 18 ویں پشت میں ہیں۔اور مندرجہ بالا چاروں کی اوسط پشت 18.75 بنتی ہیں اور ایک صدی میں اوسط تین پشت کے حساب سے اوسط 625 سال بنتے ہیں۔اس طرح اوپر شمارہ 7 میں مرجع خلائق میں درج حضرت بابا سجاول علوی قادری کی تاریخ وفات 1412ء بمطابق 815ھ درست معلوم ہوتی ہے۔جس کی مزید تصدیق حضرت بابا سجاول کے فرزند بابا شادم خان جو کہ حضرت شاہ ہمدان کے ہمراہ بغرض تبلغ اسلام کشمیر تشریف لائے اور شاہ ہمدانؒ کی کشمیر آمد 1384ء بمطابق 786 ھجری درج ہے یعنی بابا شادم حضرت بابا سجاول کی وفات سے 28 سال قبل کشمیر آئے۔اس طرح حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ کے وصال کو آج 2019ء میں 607 سال ہو چکے ہیں۔

حضرت بابا سجاول علوی قادری کے مزار اوّل کھر کوٹ کا حال:

تحقیق الاعوان کے ص 271 پر خواص خان لکھتے ہیں ''بابا سجاولؒ کھر کوٹ کے مزار کے ارد گرد دس بارہ فٹ کی اونچی پختہ دیوار لگا کر ٹھیک جانب جنوب ایک بڑا دروازہ داخل ہونے کو لگایا گیا تھا اس دیوار اور احاطہ کو پختہ کئے جانے کی پندرہ سولہ سال کی مدت مجاور زبانی بیان کرتے ہیں اعوان بستیوں سے چندہ جمع کیا گیا تھا پہلے سکھوں کے وقت سے کچی چار دیواری سے احاطہ گھرا ہوا تھا۔احاطہ کے اندر اس وقت تک صرف پانچ قبریں ہیں بابا صاحب کی پشت مشرق کی جانب ان کے کسی لڑکے کی قبر ہے اور بابا صاحب کی قبر کے منہ کے آگے جو کچھ علحٰدہ جانب مغرب واقع ہے بابا دراب کی قبر کے نام سے پکاری جاتی ہے۔بابا صاحب کی قبر کی پاؤں کی طرف جنوب میں دو بڑی قبریں اور ہیں مجاور بیان کرتے ہیں کہ ایک قبر حضرت بابا سجاولؒ کی زوجہ محترمہ کی ہے اور دوسری بابا دراب کی بیوی کی قبر ہے۔مگر ان کی شناخت کہ کونسی قبر خود بابا صاحبؒ کی زوجہ محترمہ کی ہے اور کون سی بابا دراب کی بیوی کی ہے۔اس وقت مجاور جو حاضر تھے شناخت کرنے اور کرانے سے قاصر رہے۔مزار کے احاطے کے باہر ایک چھوٹی سی مسجد ہے پانی کا انتظام ہے ہوٹل اب تک کوئی نہیں مجاور روٹی بسترہ حتیٰ المقدور مسافروں کو مہیا کر دیتے ہیں۔

حضرت بابا سجاولؒ کے مزار کے مجاورین:

مزار کے نزدیک جانب جنوب سڑک کے کنارے ایک چھوٹی سی بستی مجاوروں کی ہے مجاور اپنے آپ کو اعوان ہی بتاتے ہیں مگر کوئی بھی بابا سجاولؒ کی اولاد سے نہیں۔ان مجاوروں نے ہزارہ کی اعوان بستیوں کو آپس میں گن گنا کر بانٹ رکھا ہے گویا یہ ان کی وراثت ہے جس کو وہ ایک دوسرے پر قرضی، بیع رہن بھی کر سکتے ہیں ان بستیوں میں سے کسی ایک کا بھی کوئی آدمی وہاں مزار پر زیارت کے لئے جائے اور اگر وہاں رات گزارنی پڑ جائے تو وہ شناخت نکالکر جس کے حصہ کی بستی کا آدمی ہو وہ اسے مہمان بنا لیتے ہیں بسترہ چارپائی روٹی حسب توفیق مہیا کرتے ہیں اور جملہ نذر و نیاز کا ان سے وہی حقدار سمجھا جاتا ہے جس کا وہ مہمان ہو ہوٹل کوئی نہیں کریانہ، سودا سلف کی ایک دکان ہے بستی کے ترقی کے امکانات قریب نظر آتے ہیں موجودہ مجاوروں کے گھروں کی تعداد 12 بیان کی جاتی ہے اور موجودہ مجاوروں کے نام یہ ہیں۔بابا صفی اللہ جوان سب مجاوروں میں معمر ستر پچتر سال عمر کے لگ بھگ ہوگی نماز گزار ہے ایک قلمی شجرہ بھی لکھا ہوا اس کے پاس محفوظ ہے کہتا تھا کہ کولڑہ شہر لکھا کر لایا گیا ہے اور بابا سجاول کی قبر پر بھی وقتاً فوقتاً جا کر پڑھا تا ہے معلوم ہوا اور سب سے معمر ممتاز اور سرپنچ مانا جاتا ہے۔ان کے علاوہ عزیز الرحمٰن، غلام حسین، بہادر علی، عبدالرحمٰن، علی زمان سائیں، غلام حسین ثانی، نور حسین، حاجی احمد، شیر بہادر، فضل حسین وعبدالغنی۔(بحوالہ تحقیق الاعوان ص 272) یہ مزار

اوّل کا حال ہے جو 2 اگست 1974 میں تربیلہ ڈیم میں ڈوب گیا تھا دیگر تمام قبریں جو اوپر بیان کی گئی ہیں ڈیم میں ہی ہیں صرف حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ کا جسد خاکی وہاں سے 562 سال بعد کھر کوٹ ہری پور سے شہلیہ (سجاول شریف) مانسہرہ لایا اور سجاول شریف میں تدفین ثانی ہوئی جس کی تفصیل آگے بیان کی جائے گی۔

تربیلہ ڈیم:

یہ ہری پور ہزارہ میں واقع ہے۔اس کی منظوری 1965ء میں دی گئی اور کام کا باقاعدہ آغاز 14 مئی 1968ء میں ہوا۔اس کی لمبائی نو ہزار فٹ، چوڑائی 485 فٹ اور بلندی 465 فٹ ہے۔یہ مٹی کی بھرائی سے بنا ہوا اپنی نوعیت کا واحد بند ہے۔بیس کروڑ مکعب گز مٹی اور پتھر استعمال کیا گیا۔دیوار چین کے بعد انسانی ہاتھوں سے تشکیل پانے والی سب سے بڑی تعمیر ہے مجموعی رقبہ سو مربع میل ہے زیادہ حصہ تناول اور کچھ حصہ صوابی کا شامل ہے۔یہاں کے لوگوں نے اس کی خاطر عظیم قربانیاں دیں ہیں۔اپنے آباء واجداد کی قیمتی زمینوں اور گھر بار کو چھوڑنا پڑا۔ایک سو بیس دیہات زیر آب آئے۔96000 متاثرین کو متبادل جگہ پر منتقل کیا گیا۔بے شمار اولیاء کرام کے مزارات زیر آب آئے جن میں حضرت بابا سجاولؒ کی اہلیہ محترمہ، بابا دراب کی زوجہ محترمہ، بابا سجاول کے بیٹوں وغیرہ کی قبریں بھی قابل ذکر ہیں۔تنظیم الاعوان ہزارہ کی کوششوں سے صرف حضرت بابا سجاولؒ کا مزار اقدس تربیلہ ڈیم میں زیر آب آنے والے گاؤں کھر کوٹ سے شہلیہ مانسہرہ (سجاول شریف منتقل کیا گیا۔تحقیق الانساب جلد اوّل ص 81 کے مطابق ''ملک اورنگزیب اعوان بانی سیکرٹری نشر و اشاعت تنظیم الاعوان ہزارہ ڈویژن لکھتے ہیں۔جب فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کے دورہ اقتدار میں تربیلا ڈیم کی تعمیر شروع ہوئی تو حضرت بابا سجاولؒ کی اولاد نے اس بات پر سنجیدگی سے سوچنا شروع کیا کہ ڈیم کے تیار ہونے کے بعد جب جھیل پانی سے بھر جائے گی تو کھر کوٹ کا پورا گاؤں دیگر 80 دیہات سمیت پانی میں ڈوب جائے گا اور اس طرح ہزارہ اور کشمیر سنگولہ وغیرہ میں بسنے والے ہزاروں اعوانوں کے جد امجد حضرت بابا سجاولؒ کا مزار بھی محفوظ نہ رہ سکے گا۔سب سے پہلے موضع کاکوٹ کے حاجی سمندر خان اعوان نے ایک مزار کمیٹی تشکیل دی جس نے منتقلی مزار کا منصوبہ ہزارہ کے اعوانوں کے سامنے پیش کیا اور کمیٹی کے بجائے تنظیم الاعوان ہزارہ کی بنیاد رکھی گئی۔اس تنظیم کا سنہری کارنامہ یہ ہے کہ پورے ہزارہ کے اعوانوں کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کر کے چھ سال کی مسلسل جدوجہد کے بعد 2 اگست 1974ء کو بابا سجاولؒ کا تابوت کھر کوٹ سے شہلیہ مانسہرہ پہنچایا گیا 562 سال بعد جنازہ ثانی میں ایک لاکھ سے زائد افراد نے شرکت کی اس طرح تدفین ثانی مکمل ہوئی۔

حضرت بابا سجاولؒ کی حاجی سمندر خان کو خواب میں مزار کی منتقلی کے لئے بشارت:

تحقیق الانساب مشہور بہ تاریخ اقوام جلد اوّل ص 80 کے مطابق ''ملک میر افضل اعوان ناظم یونین کونسل پاوا ایبٹ آباد لکھتے ہیں'' کہ اپریل 1968ء کی ایک رات خواب میں ان کے والد بزرگوار حاجی سمندر خان اعوان کو حضرت بابا سجاولؒ کی زیارت ہوئی بابا صاحب نے فرمایا کہ میں پانی میں ڈوب رہا ہوں اور میری اولاد سوئی ہوئی ہے۔مجھے یہاں سے دوسری جگہ منتقل کرو (ایک دوسری روایت میں دیگر کئی بزرگوں کو بھی ایسی ہی خواب آئی)۔حاجی سمندر خان اعوان نے ظہر کی نماز کے بعد کاکوٹ کی مسجد میں لوگوں کو جمع کیا اور خواب بیان فرمایا۔تمام لوگوں نے مکمل تعاون کا یقین دلایا اور ہر قسم کی قربانی دینے کا وعدہ کیا۔ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس کے سربراہ حاجی سمندر خان اعوان مقرر ہوئے اور کمیٹی میں ملک غلام ربانی اعوان، ملک عباس خان اور ملک علی اکبر خان بھی شامل کیے گئے تاکہ ہزارہ ڈویژن کے تمام اعوانوں کو خواب سے آگاہ کیا جائے۔ملک غلام ربانی اعوان اس وقت ایبٹ آباد میں سکول ٹیچر تھے۔کمیٹی نے تمام لوگوں کو آگاہ کیا 5 مئی 1968ء اعوان برادری کا پہلا اجلاس ڈسٹرکٹ کونسل ہال ایبٹ آباد منعقد ہوا جس میں ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔حاجی سمندر خان نے قوم سے اپنے خطاب میں اعلان کیا کہ میری واحد ملکیتی رقبہ 15 کنال قلندر آباد کے نزدیک ہے اپنے جد امجد کے مزار کے لیے عطیہ دوں گا اور مالی امداد بھی کروں گا''۔

تحریک منتقلی مزار کی ذیلی کمیٹیوں کا قیام:

تربیلہ ڈیم کی تعمیر کے دوران جب بابا سجاولؒ کے مزار کے زیر آب آنے کا خطرہ پیدا ہو گیا۔اور حاجی سمندر خان ساکن کاکوٹ نے مزار کے لئے اپنا واحد ملکت رقبہ 15 کنال جو قلندر آباد کے نزدیک تھا مزار کے لئے وقف کرنے کی پیش کش کی۔حاجی سمندر خان کی پیش کش کے بعد عبدالعزیز خان ساکن شہلیہ نے 100 کنال آراضی کی پیش کش کی ان کے علاوہ دیگر لوگوں نے بھی مزار کے لئے جگہ دینے کا عندیہ دیا۔چنانچہ 5 مئی 1968ء کو مزار ثانی کے لئے تین کمیٹیاں تشکیل دی گئیں۔

منتقلی مزار کمیٹی حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ:

(1) جناب عبدالعزیز خان صاحب شہلیہ صدر سب کمیٹی، (2) جناب ملک محمد طہماسپ صاحب ایڈووکیٹ سیکرٹری سب کمیٹی، (3) جناب محمد سرور خان صاحب بلہگ، (4) جناب حاجی سمندر خان صاحب کاکوٹ، (5) جناب جہانداد خان صاحب مہار خورد، (6) جناب علی خان صاحب پھلکوٹ، (7) جناب ملک بوستان خان صاحب پچھی، (8) جناب قاضی عبداللطیف صاحب سکندر پور، (9) جناب ملک سعید اختر صاحب ایڈووکیٹ ہری پور۔

حضرت بابا سجاولؒ کے مزار کی منتقلی اجلاس، جگہ کا انتخاب اور اراکین کی انفرادی رپورٹ:

تربیلہ ڈیم کی تعمیر کے دوران جب بابا سجاولؒ کے مزار کے زیر آب آنے کا خطرہ پیدا ہو گیا۔اور حاجی سمندر خان ساکن کاکوٹ نے مزار کے لئے اپنا واحد ملکت رقبہ 15 کنال جو قلندر آباد کے نزدیک تھا مزار کے لئے وقف کرنے کی پیش کش کی۔حاجی سمندر خان کی پیش کش کے بعد عبدالعزیز خان ساکن شہلیہ نے 100 کنال آراضی کی پیش کش کی ان کے علاوہ دیگر لوگوں نے بھی مزار کے لئے جگہ دینے کا عندیہ دیا۔چنانچہ 5 مئی 1968ء کے فیصلہ کی روشنی میں مزار کے لئے مجوزہ جگہ کے لئے جو 9 رکنی کمیٹی تشکیل دی گئی تھی اس نے اپنی انفرادی رپورٹ جائزہ لینے کے لئے ملک غلام ربانی اعوان، بانی جنرل سیکرٹری تنظیم الاعوان ہزارہ وحضرت بابا سجاول ٹرسٹ وسیکرٹری منتقلی مزار کمیٹی معرفت اقبال ہوٹل ایبٹ آباد کو پیش کیں۔
جناب ملک غلام ربانی اعوان نے منتقلی مزار اجلاس کی روئیداد اور مکمل رپورٹس و آمدن از عطیات و اخراجات برائے سجاول شریف از 07-04-1968 تا 10-01-1971 کتابچے کی شکل میں شائع فرمائی تھی جو بذیل ہے:۔

مجلس منتظمہ:

خان محمد سرفراز خان ڈپٹی کمشنر بنوں سرپرست ونگران اعلیٰ۔ڈاکٹر سعید احمد صاحب ایبٹ آباد سرپرست ونگران۔ قاضی عبداللطیف ابن جناب کرنل محمد یوسف صاحب چیف اعوان سرپرست۔ ملک جہانداد خان کنوینر تحریک منتقلی مزار مبارک۔مولانا دوست محمد صاحب مشیر دینی۔مولانا حافظ عبدالواحد علوی مشیر دینی۔مولانا۔مولانا فضل الرحمٰن شہلیہ مشیر دینی۔ ملک محمد یونس صاحب ایڈووکیٹ مشیر قانونی۔ ملک سعید اختر صاحب۔ ملک طہماسپ خان۔ ملک محمد بشیر صاحب۔ ملک محمد اشرف صاحب منگلوری مشیر فنی۔محمد اسلم کھواڑی۔ملک محمد بشیر صاحب اور سیر۔ملک محمد عالم صاحب جامعی مشیر امور خاص و تعلیم۔مولانا محمد ایوب صاحب افسر رابطہ۔مندرجہ ذیل اصحاب نے تحریک کو عطیات کی پیش کش کی ہے ان کے اسماء گرامی پہلے اجلاس کی رپورٹ میں شائع نہیں ہوئے تحریک ان کے عطیات اور اس سے زیادہ ان کے ایثار وخلوص کو قدر کی نگاہوں سے دیکھتی ہے۔محترم جناب عبدالستار صاحب آف چھتے موری =/500 روپے۔محترم بدرالاسلام صاحب 200 روپے۔ محترم غلام حیدر صاحب ملک پورہ 100 روپے۔محترم غلام حیدر صاحب ساکن رچھ بہن =/50 روپے۔

رپورٹس منتقلی مزار حضرت بابا سجاول علوی قادری:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔معزز وقابل احترام اراکین مجلس منتظمہ تحریک منتقلی مزار مبارک حضرت بابا سجاول رحمتہ اللہ علیہ السلام علیکم رحمتہ اللہ وبرکاتہ،مزاج شریف!

تنظیم الاعوان کی تحریک متذکرہ بالا نے ہزارہ کے طول وعرض میں پھیلی ہوئی تقریباً چار لاکھ کی اعوان برادری سے آپ کو اپنی مجلس منتظمہ کے اراکین منتخب کر کے جہاں آپ پر خاص اعتماد کا اظہار کیا ہے وہاں آپ پر بہت سی ذمہ داریاں بھی آپڑی ہیں اور آپ نے ان سے نہایت دیانتداری کے ساتھ عہدہ براہو کر یہ ثابت کر دکھانا ہے کہ تحریک نے آپ پر بجا طور پر اعتماد کیا ہے۔حضرات گرامی! تحریک نے اپنے 5 مئی 1968ء کے ہنگامی اجلاس میں 9 ممبران پر مشتمل ایک سب کمیٹی بنائی تھی جس نے ان مقامات کا جائیزہ لینا تھا جو حضرت بابا صاحب کی اولاد اور قوم نے مزار کی منتقلی کے سلسلے میں پیش کیے تھے وہ چار مقامات یہ ہیں (۱) قلندر آباد جہاں حاجی سمندر خان صاحب (والد محترم حاجی ملک میر افضل اعوان سابق ناظم یونین کونسل پاوہ) نے 15 کنال اراضی اور اس کے ساتھ ہی عبدالجبار صاحب نے تقریباً 7 کنال کی پیش کش کی تھی یہ ٹکڑا اس طرح 22 کنال کا ہے (۲) خوانین کی 100 کنال کی پیش کش (۳) بلہگ میں محمد سرور خان اور اہلیان بلہگ کی پیشکش (۴) لساں کے قریب شکوکی میں وہاں کے باشندوں کی پیشکش۔11 مئی 1968 کو تحریک نے جناب عبدالعزیز خان صاحب شہیلیہ صدر سب کمیٹی، جناب ملک محمد طماسپ خان صاحب ایڈووکیٹ سیکرٹری سب کمیٹی اور جناب محمد سرور خان صاحب بلہگ، جناب حاجی سمندر خان صاحب کاکوٹ، جناب جہانداد خان صاحب مہار خورد، جناب علی خان صاحب پھلکوٹ، جناب ملک بوستان خان صاحب پچھی، جناب قاضی عبداللطیف صاحب خلف الرشید کرنل محمد یوسف خان چیف اعوان سکندر پور، جناب ملک سعید اختر صاحب ایڈووکیٹ ہری پور اراکین سب کمیٹی کو جو ہدایات جاری کیں ان کی نقل آئندہ اوراق میں موجود ہے ان ہی ہدایات کے ماتحت انہوں نے متذکرہ مقامات کو دیکھنا تھا۔19 مئی کو ماسوائے ملک سعید اختر صاحب ایڈووکیٹ کے جو بیمار تھے تمام اراکین نے قلندر آباد میں مزار کے لئے پیش کردہ اراضی دیکھی۔اسی روز کمیٹی نے 26 مئی کا دن شہلیہ میں پیش کردہ اراضی کے دیکھنے کے لئے مقرر کیا۔26 مئی 1968 کو کو شہیلیہ میں 9 اراکین میں سے 7 پہنچے ملک سعید اختر صاحب و ملک بوستان خان ایک حادثہ میں زخمی ہونے کے باعث نہ تشریف لا سکے ان اراکین نے شہیلیہ میں وہ تینوں مقامات دیکھے جو خوانین شہیلیہ کی طرف سے مزار کے لئے پیش کئے گئے تھے اس سے قبل خان عبدالعزیز خان صاحب صدر سب کمیٹی، شکوکی کی پیش کردہ اراضی دیکھ چکے تھے جس کا ذکر انہوں نے اپنی انفرادی رپورٹ میں کیا ہے بلہگ کی پیشکش کے متعلق کہا گیا کہ شہیلیہ کی موجودگی میں بلہگ کا سوال خارج از بحث ہے۔

اب مقابلے میں صرف دو ہی مقامات رہ گئے تھے کیونکہ شکوکی کا مقام بھی اپنی دوری کے باعث بحث سے خارج قرار دیا گیا یہ میں اس لئے کہتا ہوں کہ اراکین کی انفرادی رپورٹوں میں سوائے سب کمیٹی ان دونوں مقامات کو نظر انداز کیا گیا۔شہلیہ میں پیش کردہ مقامات دیکھنے کے بعد پھر اراکین کمیٹی کو یکجا ہونا نصیب نہیں ہوا کہ وہ اجتماعی رپورٹ پیش کر سکتے وہ کیوں یکجا نہ ہو سکے یہ ایک علیحدہ سوال ہے اور اس کا پس منظر وہ اچھی طرح جانتے ہیں جہاں تک تحریک کا تعلق ہے اسے جب مقرر کردہ وقت کے اندر سب کمیٹی کی رپورٹ 30 مئی تک نہ ملی تو پھر 2 جون کو صدر سب کمیٹی اور سیکرٹری سب کمیٹی سے چھٹی نمبر 126-119 کے ذریعہ درخواست کی گئی کہ کمیٹی کی رپورٹ ابھی تک نہیں ملی اگر کمیٹی کو زیادہ وقت درکار تھا تو اصولی طور پر اسے تحریک کو آگاہ کرنا چاہیے تھا۔اسی دن جب چھٹی بھیجی جا چکی تھی صدر سب کمیٹی محترم خان شہلیہ کی انفرادی رپورٹ تحریک کو موصول ہوئی۔دوسرے اراکین کا ایک جگہ جمع ہونا مشکل ہے تو 6 جون کو تحریک کی طرف سے صدر کمیٹی کے سوا تمام اراکین کو انفرادی خطوط بھیج کر درخواست کی گئی کہ اب اراکین کمیٹی نے آہستہ آہستہ 20 جون تک اپنی اپنی انفرادی رپورٹیں بھیج دیں۔لیکن پھر بھی محترم محمد سرور خان صاحب اور ملک محمد طہماسپ خان صاحب ایڈووکیٹ رہ گئے مجبوراً 21 جون کو انہیں پھر یاد دہانی کرانی پڑی جن میں سے ایک رکن کی انفرادی رپورٹ 27-26 کو ملی۔اور انہوں نے اپنی رپورٹ میں اس بات ہی سے انکار کر دیا کہ تحریک کی طرف سے انہیں کسی قسم کی یاداشت برائے ارسال رپورٹ ملی ہے۔دوسرے معزز رکن نے 29 جون کو اپنی رپورٹ بھیجی اور خدا خدا کر کے یہ مرحلہ ختم ہوا جس کے لئے حضرت بابا صاحب کے عقیدت مند مجھ سے زبانی اور تحریری طور پر بار بار دریافت کرتے تھے بعض فرمائش کے طور پر اور بعض تادیباً فرماتے تھے کہ یہ تاخیر تحریک کے لئے سودمند نہیں۔

جون کے پہلے ہی ہفتے میں تحریک اراکین کی سب کمیٹی کی اجتماعی رپورٹ سے مایوس ہوچکی تھی اب اس کے لئے صرف ایک ہی راستہ باقی رہ گیا تھا کہ ان سے انفرادی رپورٹیں لے کرانہیں طبع کرایا جائے اور پھر مجلس منتظمہ کے ہر ممبر کو اس کی ایک کاپی مہیا کی جائے۔تا کہ اس کے مطالعے اور کچھ اپنے فہم وتغیرت سے کام لے کر متفقہ طور پر یا کثرت رائے سے یہ مجلس قلندرآباد اور شہلیہ میں سے کسی ایک مقام کو مزار کی منتقلی کے لئے منتخب کر سکے۔حضرات! آئندہ اوراق میں ممبران سب کمیٹی کی انفرادی رپورٹیں جس ترتیب سے ملی ہیں اسی ترتیب سے من وعن بغیر ایک لفظ کی تبدیلی کے آپ کی خدمت میں پیش کی گئی ہیں۔آپ ان اراکین کمیٹی کی انفرادی رپورٹیں ملاحظہ کر کے خود بھی اندازہ لگالیں گے کہ ان میں سے اکثر نے فیصلہ آپ ہی پر چھوڑا ہے،اور حتمی وقطعی رائے دینے سے گریز کی ہے آپ کی اکثریت قلندرآباد اور شہلیہ ہر دومقامات کو جانتی ہے ۔تحریک نے آپ کو اہل الرائے اور اعوان برادری کی ممتاز شخصتیں تسلیم کرتے ہوئے آپ پر ایک اہم ذمہ داری کا بوجھ ڈالا ہے ۔امید ہے کہ اس تحریر کے آپ کے ہاتھوں میں پہنچنے کے بعد سے اجلاس تک آپ بنفس نفیس اس معاملہ کے ہر پہلو پر غور کریں گے اور اللہ تعالی سے دعا کریں گے یقیناً وہ علیم وحکیم خالق ارض وسما آپ کے اذہان کو بہتر فیصلے کی ضیا سے منور فرمائے گا۔

اے میرے قبیلے کے معزز اور محترم ہستیو! یہاں صرف سوال حضرت جد امجد اعوانان ہزارہ باباسجاول رحمتہ اللہ علیہ ونورالہ مرقدہ کے مزار مبارک کی منتقلی ہی کا نہیں اگر ان کا مزار تربیلہ ڈیم کے گہرے پانیوں ہی میں کھرکوٹ ہی میں رہے تو بھی ان کی مسلمہ عظمت اور روحانی فضیلت میں کوئی کمی واقع نہیں ہوسکتی۔’’ان اولیاء اللہ ولاخوف علہیم ولھم یحزنون‘‘ ہاں ان کے لاکھوں اخلاف کے لئے یہ بات وجہ ندامت ہوسکتی ہے کہ وہ ان کے مزار مبارک کو اپنی آنکھوں کے سامنے پانی کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوبتا دیکھیں اور چپ رہیں۔اس لئے ان کی غیرت اور حمیت کا تقاضا ہے کہ وہ مزار مبارک کے تہ آب آنے سے پہلے حضرت باباصاحب قدس سرہ العزیز کے جسد خاک کو وہاں سے منتقل کریں اور یہ منتقلی ہر مقام پر ہوسکتی ہیا ور پھر تو یہی سب سے بہتر ہے کہ وہاں ہی سے چند فرلانگ کے فاصلے پر جسد مبارک کو منتقل کیا جائے۔لیکن کئی امور ایسے ہیں جن کا تقاضا یہ ہے کہ ان کے جسد خاک کو ایسی جگہ منتقل کیا جائے جو آگے چل کر ہمارا دینی اور روحانی مرکز ہو۔ان کی عظمت کو ان کی اولاد اور قوم کی طرف سے خراج عقیدت پیش کرنے کا طریقہ یہی ہے کہ ان کے مزار کے ساتھ ایک اعلیٰ پایہ کی دینی درسگاہ ہو جہاں قال اللہ وقال رسول اللہ ﷺ کا غلغلہ بلند ہو۔کیونکہ ہمارے نامور اسلاف کا اوڑھنا اور بچھونا صرف دین اسلام ہی رہا ہے تاریخ گواہ ہے کہ وہ دین ہی کی سربلندی اور عظمت کے لئے جئے اور اسی کی بقا اور استحکام کے لئے مرے لیکن آج ہم ان کے اخلاف ننگ اسلاف ہیں۔اور’’میراث پدر خواہی علم پدر آموز‘‘ کی اشد ضرورت ہے اس کے علاوہ اس ہزارہ میں جہاں آپ لاکھوں کی تعداد میں ہیں آپ کی تعلیمی پسماندگی کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے اپنی تعداد کے پیش نظر اسی مزار کے ساتھ آپ اپنے بچوں اور اپنے قبیلے کے نادار اور یتیم بچوں کے لئے ایک یتیم خانہ ایک ہائی سکول بلکہ کالج تک قائم کر سکتے ہیں۔بے شک موجودہ حکومت نے ملک میں درسگاہوں کا جال بچھا دیا ہے مگر زندہ قوموں کے زندہ افراد تعلیمی تناسب کو بڑھانے کے لئے تمام بوجھ حکومتوں ہی پر نہیں ڈالا کرتے۔بلکہ وہ اپنے طور پر بھی بہت کچھ کرتے ہیں اگر یہ لاکھوں افراد باوجود اپنی غربت، افلاس اور ناداری کے کرنے پر آجائیں تو اس سے کئی گنا بڑا کام کر سکتے ہیں اور افلاس کے سنگ گراں کو وہ غیرت کے بل بوتے پر اپنی راہ سے اٹھا کر پرے پھینک سکتے ہیں’’غیرت ہے بڑی چیز جہاں تگ ودو میں‘‘تو عرض یہ ہے کہ اس مزار کو ایک ایسا علمی اور دینی مرکز بنانا مقصود ہے جہاں سے آپ کی آئندہ نسلیں استفادہ کر کے اپنے اسلاف کی صحیح جانشین بن سکیں۔

لہذا آپ نے ایک ایسے ہی روحانی اور دینی مرکز کے لئے مقام کا انتخاب کرنا ہے اور اس انتخاب میں آپ کے پیش نظر تعمیراتی سہولیات ذرائع آمدورفت ورسل ورسائل، مرکزی حیثیت، پانی وبجلی کی بہم رسائی، زائرین کی ضروریات وآرام اور دیگر بہت سے امور ہونے چاہئیں اس سلسلے میں سب کمیٹی کے اراکین کی انفرادی رپورٹوں میں بہت کچھ ذکر کیا گیا ہے۔مگر آپ کو اپنے طور پر بھی تحقیق کر لینا مناسب ہے کہ جو فیصلہ بھی آپ دینا چاہیں، وہ حقیقت پر مبنی ہو۔آپ

نے کسی مخصوص علاقہ کے نقطہ نگاہ سے ہٹ کر رائے دینی ہوگی۔کیونکہ ان ہر دومقامات سے وابستہ افراد کی اکثریت اپنے ہی علاقہ کو ترجیح دینے پر تلی ہوئی ہے،اور حضرت باباصاحب سے بے پناہ عقیدت اور اپنے علاقے سے فطری لگاؤ کے باعث ایک حد تک وہ حق بجانب بھی ہیں۔لیکن کاش وہ سوچتے کہ اجتماعی مفاد کے لئے انفرادی مفاد کی قربانی دینی پڑتی ہے۔قید مقام سے آگے بڑھنا پڑتا ہے اور وسعت نظر پیدا کر کے دانشمندی کا ثبوت مہیا کرنا ہوتا ہے۔

بقول شاعر مشرق: اے کہ نشناسی خفی راازجلی ہشیار باش اے گرفتار ابوبکرؓ وعلیؓ ہشیار باش

تحریک کو آپ پر اعتماد ہے اور انشاء اللہ تعالی امید کی جاتی ہے کہ آپ خالی الذہین ہو کر وسیع تر مفاد کی خاطر کسی ایک ایسے مقام کو مزار کے لئے منتخب فرمائیں گے جو عوام کی خواہشات اور امنگوں کے عین مطابق ہوگا۔اس سلسلے میں اپنے علاقے کے عوام کے جذبات کے علاوہ ہزارہ کے طول وعرض میں پھیلے ہوئے لاکھوں افراد کے جذبات اور احساسات کی بھی آپ کو قدر کرنی ہوگی آیئے خداوند تعالی سے دعا کریں کہ وہ اس نیک اور مقدس کام میں ہماری رہنمائی اور مدد فرمائے۔آمین۔سب کمیٹی کے اراکین کی انفرادی رپورٹوں کے اختتام پر ان اراکین کی فہرست دی گئی ہے جو تحریک نے مجلس منتظمہ کے اراکین کی حیثیت سے چنے ہیں۔5 مئی کے اجلاس میں بھی مجھ سے کہا گیا تھا اور شہلیہ میں 27-26 اپریل کے جلسہ میں محترم محمد سرور خان صاحب نے ان کی فہرست طلب کی تھی چنانچہ آپ ان کی رپورٹ پڑھیں گے تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ اس کے آخر میں انہوں نے میری نیت پر بھی شبہ کا اظہار کیا ہے ان سے کا ی عرض کروں صرف یہی کہ: سر دوستاں سلامت کہ تو خنجر آزمائی۔ہزارہ کے طول وعرض سے ایسے افراد لاکھوں انسانوں میں سے ڈھونڈ نکالنا جو ہر علاقے کی صحیح نمائندگی کرتے ہوں ایک بڑا کٹھن کام ہے اور اس سے عہدہ براء ہونے سے کافی جستجو اور ساتھ ہی وقت کی ضرورت تھی تحریک کو اس کے لئے کتنی کاوش کرنی پڑی یہ تہ چھوڑیے۔لیکن یہ خیال فرمایئے کہ مجلس منتظمہ کے اراکین کی فہرست تحریک نے ہر رکن کو مہیا کرنی تھی اس کے لئے 5 مئی کے اجلاس میں کہا گیا تھا کہ چھپوا کر ہر ممبر کو بھیج دی جائے گی مگر سب کمیٹی مقرر کردہ مقامات کا جائزہ لینے کے بعد دے۔چنانچہ یہ فیصلہ کیا گیا کہ اراکین مجلس منتظمہ کے ناموں کی فہرست اور سب کمیٹی کی رپورٹ ایک ساتھ طبع کرا کر ہر ممبر کو بھیجی جائے جوں جوں رپورٹ کے بھیجنے میں کمیٹی کی طرف سے تاخیر ہوئی اسی نسبت سے مجلس منتظمہ کے اراکین کی فہرست شائع کرنے میں بھی دیر ہوتی گئی۔

قلندرآباد کے قریب رہنے والی اعوان برادری کی تحریک سے قطع تعلقی کی دھمکی یا شہلیہ کے کسی ممبر کی بدگمانی دونوں غلط فہمیاں ہیں تحریک کو نہ قلندرآباد سے دشمنی ہے نہ شہلیہ عزیز ہے اس کا مقصد ارفع اور اعلیٰ اور نیک ہے وہ مقامات کے مخمصوں میں الجھنا سب قوم کے لئے باعث نقصان سمجھتی ہے اور جو لوگ اجتماعی مفاد کو پس پشت ڈال کر فطری خمیری کے جھگڑوں کو لے بیٹھے ہیں وہ تحریک کے کام میں مشکلات پیدا کر رہے ہیں زندہ اور عقلمند قومیں ہمیشہ ملی، اجتماعی اور عظیم مفاد کے لئے انفرادی اور چھوٹے چھوٹے مفادات کی قربانی کرنے میں باک نہیں کرتیں۔اور جس قوم، قبیلے، جماعت یا تحریک کے افراد اپنے چھوٹے مفادات کی قربانی کا حوصلہ نہیں رکھتے ایسی قومیں، قبیلے، جماعتیں اور تحریک مٹ جایا کرتی ہیں اور یہ لکھ لیجئے کہ حضرت بابا صاحب کے معاملے میں جو انسان مخلص نہ ہوگا وہ نقصان ضرور اٹھائے گا۔مقام کے بارے میں مجلس منتظمہ کا فیصلہ قطعی اور آخری ہوگا۔ہم سب کو چاہیے کہ اس فیصلے کے سامنے سر خم کر دیں جب مجلس کسی مقام کے بارے میں فیصلہ کرے گی تو فی الفور ہی اس مقام کی اراضی کے مالک کو جتنی زمین کا وہ وعدہ 5 مئی کے اجلاس میں کر چکا ہے یا بعد میں سب کمیٹی کے سامنے اس کے عطیہ کا اعلان کر چکا ہے وہ تمام اراضی بذریعہ انتقال یا رجسٹری (جسے تحریک مناسب سمجھے) تمام کی تمام مزار حضرت باباصاحب کے نام منتقل کرنی پڑے گی۔مجلس منتظمہ کا اجلاس انشاء اللہ ٹاؤن ہال ایبٹ آباد میں ہوگا جس کا ایجنڈا پیش خدمت ہے۔

(1) مزار کے لئے کسی مقام کا متفقہ طور پر یا کثرت رائے سے آخری اور قطعی فیصلہ کرنا (اس سلسلے میں اگر کوئی صاحب یا صاحبان کسی مقام کے بارے میں مجلس منتظمہ سے خطاب کرنا چاہیں تو اس کے لئے پہلے سے تحریک کو اطلاع دینی پڑے گی۔

(2) مزار کے لئے عطیات فراہم کرنے کا طریقہ کار وضع کرنا اور اس کے لئے نمائیدے مقرر کرنا۔
(3) مجلس منتظمہ کے لئے لائحہ عمل مرتب کرنے کے والی کمیٹی کا انتخاب
(4) مجلس منتظمہ کے ایک بااختیار نمائیدہ بورڈ کی تشکیل۔

آیئے خداوند تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ ہمارے نیک ارادوں میں برکت عطا فرمائیں ہمارے حامی و ناصر ہوں اور ہمیں اپنے مقصد میں کامیاب و بامراد فرمائیں۔ آمین۔ مخلص ملک غلام ربانی، سیکرٹری تحریک منتقلی مزار مبارک۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ (یہ چھٹی اراکین سب کمیٹی کو 11 مئی کو بھیجی گئی) نمبر 128-119

مکرمی جناب:۔ السلام علیکم! آپ کو محترم جہانداد خان کنونیئر تحریک منتقلی مزار مبارک حضرت باباسجاول رحمتہ اللہ علیہ کی طرف سے مبارک باد پیش کی جاتی ہے کہ چار لاکھ اعوانان ہزارہ کے نمائیدوں مین سے آپ کو سب کمیٹی برائے انتخاب مقام مزار مبارک کا رکن منتخب کر کے آپ پر بڑے اعتماد کا اظہار کیا گیا ہے۔ اور مخصوص عزت بخشی گئی ہے تنظیم کے کنونیئر کی ہدایات کے مطابق آپ کی خدمت ذیل گزارشات پیش کی جاتی ہیں:۔

(1) آپ 19 مئی (1968) بروز اتوار 9 بجے صبح قلندر آباد پہنچ جائیں۔ عبدالجبار صاحب کا یہاں ایک چھوٹا سا ہوٹل ہے وہاں ہی دوسرے ممبران کا انتظار فرماویں۔ حاجی سمندر خان سے عرض کی جاتی ہے کہ وہ تمام اراکین کمیٹی کی اس زمین تک رہنمائی فرمائیں جو وہ مزار کے لئے وقف کرنا چاہتے ہیں۔

(2) یہ مقام دیکھنے کے بعد اراکین کمیٹی آپس میں صلاح و مشورہ سے طے کرلیں کہ آیا اسی دن وہ اس 100 کنال کے رقبے کو جو محترم گلزار احمد صاحب شہلیہ میں وقف کرنا چاہتے ہیں اور وہ 150 کنال اراضی جو محمد سرور صاحب بلہگ پائیں میں پیشکش فرماتے ہیں اس دن دیکھنا چاہتے ہیں یا دوسرا کوئی دن مقرر کرتے ہیں۔ لسان کے قریب شکوکی میں جو پیشکش ہے وہ بھی دیکھ لی جائے تو بہتر ہوگا۔

(3) آپ نے پیش کردہ اراضی میں مندرجہ ذیل خصوصیات دیکھنی ہیں:۔
الف: زائرین کی آمد و رفت کے لئے سہولیات (ب): شاہراہ سے دوری (ج): ذرائع رسل و رسائل کیسے ہیں؟ (و) تعمیرات کا سامان آسانی سے اور کم خرچ پر پہنچ سکتا ہے؟ (ص): بجلی اور پانی کی فراہمی کا انتظام (ف) فضا اور ماحول (م): مقام کی مرکزیت اور مناسبت۔

(4) اگر کسی خاص شق اور وجہ نیز کئی وجوہات سے آپ کو دیگر اراکین کی رائے سے اختلاف ہے تو رپورٹ میں اختلافی نوٹ اور وجہ لکھیں۔

(5) کمیٹی کے صدر عبدالعزیز خان صاحب شہلیہ ہوں گے وہ ہر لحاظ سے اس کے مستحق ہیں اور سیکرٹری ملک محمد طہماسپ ایڈووکیٹ مانسہرہ ہوں گے۔

(6) آپ نے مزار مبارک کا انتخاب خالی الذہن ہو کر کرنا ہے آپ نے یہ نہیں دیکھنا کہ فلاں آدمی یا عزیز یا متعلقہ لوگ یہ چاہتے ہیں بلکہ آپ باباصاحبؒ کی قوم کے چار لاکھ افراد کے نمائیدے ہیں اور آپ نے ایک وسیع تر مفاد اور قومی نقطہ نگاہ سے ایک اہم فیصلہ کرنا ہے۔

(7) کمیٹی کی رپورٹ 30 مئی (1968) تک سیکرٹری یا کنونیئر کے پاس پہنچ آنی چاہیے یاد رہے کہ آخری فیصلہ مجلس منتظمہ نے کثرت رائے سے کرنا ہے۔

(8) آپ اس رپورٹ کی کاپی تیار کر کے (صدر کی اجازت سے) اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو کمیٹی مجلس منتظمہ کی پیش کرے گی۔ آخر میں خداوند کریم سے دعا ہے کہ وہ ہمارے حامی و ناصر ہوں وہ ہماری رہبری فرمائیں کہ ہم جو کام بھی کریں اپنے مفاد اور خواہش سے بالاتر ہو کر خالصتاً اور قومی مفاد کے پیش نظر کریں۔ مخلص غلام ربانی سیکرٹری

(1) عبدالعزیز خان صاحب شہلیہ کی انفرادی رپورٹ 2 جون (1968) کو تحریک کو موصول ہوئی۔
رپورٹ دربارہ جگہ برائے منتقلی زیارت حضرت باباجیؒ صاحب کھر کوٹ

1۔ ممبران کمیٹی تحصیل مانسہرہ۔ ایبٹ آباد۔ ہری پور کا پہلا اجلاس بروز اتوار مورخہ 19 مئی 1968ء کو بمقام قلندر آباد ہوا۔ جس میں ایک ممبر کمیٹی کی حیثیت سے میں بھی شامل تھا جگہ تجویز کردہ کو دیکھا گیا یہ جگہ پختہ سڑک سے ایک ہموار راستہ کے ساتھ تقریباً 9 فرلانگ پر واقع ہے۔ بارش کے موقعہ پر راستہ پر موٹر کا جانا تکلیف دہ ہے اور ساتھ ہی موقعہ پر فی الحال پانی بھی موجود نہیں ہے البتہ نیاں کنواں کھود کر پانی حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اہلیان اراضی گردونواح نے بھی بہت اچھے اخلاق کا مظاہرہ کیا اور ان سے کوئی ایسی بات سرزد نہیں ہوئی جس سے ممبران کمیٹی کی طبیعت پر کوئی ناگوار اثر پڑتا۔ رقبہ تجویز کردہ تعدادی 15 کنال حاجی سمندر خان صاحب کی ملکیت ہے اور مستطیل شکل میں ہے ملحقہ اراضی کے مالکوں نے جن کی زمنیں ساتھ واقع ہیں کچھ تھوڑی زمین بھی دینے کی پیش کش کی ہے تا کہ مجوزہ رقبہ مستطیل سے مربع شکل میں تبدیل ہو جائے ان کی اس قربانی پر ممبران کمیٹی بہت خوش ہوئے ہیں آگے دلوں کا حال اللہ بہتر جانتا ہے۔ اجلاس سے قبل ہی ممبران کمیٹی کو چائے پیش کردی گئی تھی اس لئے بعد اختتام جلسلہ ممبران اپنے گھروں کو واپس ہو گئے جلسہ کے بعد ممبران کو روٹی کی دعوت دی گئی تھی لیکن روٹی کا وقت نہ ہونے کی وجہ سے معذرت پیش کردی گئی۔

2۔ میں چونکہ عدیم الفرصت انسان ہوں اس لئے 22-05-68 کو بلا مشورہ اطلاع دیگر ممبران کے لسان شکوکی چلا گیا تھا۔ وہاں ملک صاحب علی بہادر نے تمام برادری کو جمع کر کے میرا تعارف کرایا۔ اور میری آمد کی غرض و غائت انہیں سمجھائی گئی بعد ازاں انہوں نے اپنے گاؤں کے مصافات میں مجھے چار جگہیں دکھائیں اگر چہ میں وہاں پہنچنے پر تھک چکا تھا لیکن ان کے کہنے پر دوبارہ گھوڑے پر سوار ہو کر رقبہ جات تجویز کردہ کے ملاحظہ کے لئے گیا پہلا ٹکڑا زمین جس کا رقبہ 30-35 کنال ہوگا مجھے پسند آیا ہے جس میں ایک بڑ اور گنگڑ کا درخت ہے پانی کا چشمہ بھی قریب ہی ہے جس سے ضرورت کو پورا کیا جاسکتا ہے۔ دوسرا ٹکڑا غالباً جو 20 کنال سے کچھ ہی کم ہے اس کے قریب ہی واقع ہے لیکن میں نے اسے بوجہ سڑک اور ہسپتال کے متصل ہونے کے پسند نہیں کیا۔ تیسرا ٹکڑا زمین لسان مدرسہ کے قریب واقع ہے رقبہ اگر چہ زیادہ نہیں ہے لیکن اتنا کم بھی نہیں کہ مزار کی ضروریات کو پورا نہ کرسکے۔ چوتھا ٹکڑا زمین اہلیان میرا نے دکھایا جو کہ شیخ نورا مانسہرہ والے کے نام الاٹ شدہ ہے۔ شیخ صاحب نے زبانی پیغام بھجوایا تھا کہ جگہ پسند ہونے پر باباجیؒ صاحب کے نام پر انتقال تصدیق کرادوں گا وہاں پر (نوکوٹ) جناب باباداؤدؒ صاحب کی زیارت بھی موجود ہے جو حضرت باباجیؒ صاحب کے چچا ہیں۔ البتہ اندھیرا ہو جانے کی وجہ سے پانی اور دیگر سہولتوں کی میں نہ دیکھ سکا اور دوسرے دن 23-05-68 کو علی الصبح واپس گھر آ گیا جس کی نسبت ایک خط قبل ازیں آپ کی خدمت میں بھیج چکا ہوں۔ دیگر اہلیان میرا شکوکی اور لسان نے ایک ایسا مطالبہ بھی کیا ہے کہ جائے زیارت اگر بغرض محال ہماری ان جگہوں پر نہ بھی بن سکے تو اسے دو جگہوں پر نہ بنایا جائے۔ پہلا مقام نوکوٹ ہے جو کہ اگر چہ پچھلی زیریں کا دل ہے، مگر ہمارے باباجی صاحبؒ کو ناپسند تھا۔ اس لئے وہ وہاں سے نقل مکانی کر کے موجودہ مقام کھر کوٹ میں سکونت پذیر ہوئے تھے۔ دوسرا مطالبہ یہ تھا کہ قلندر آباد میں بھی ان کی زیارت گاہ نہ بنے کیوں کہ وہاں مشن ہسپتال ہے ہماری مستورات جو کہ اکثر جاہل اور ان پڑھ ہیں جب وہاں بغرض زیارت جائیں گی تو اس سے متاثر ہوں گی۔ اور ان لوگوں کی دیکھا دیکھی مزید گمراہ ہو جائیں گی بلکہ ہوسکتا ہے کہ مشن والوں کے اثرات کے تحت اپنے مذہب سے بھی بیگانہ ہو جائیں میں نے اس پر انہیں جواب دیا کہ آپ کی دونوں معروضات اپنی رپورٹ میں شامل کردوں گا۔ اس پر سوچنا یا کوئی کاروائی کرنا بڑی مجلس عاملہ کا کام ہے۔ لہذا حسب وعدہ ان کی دونوں معروضات پیش خدمت ہیں۔

3۔ ممبران کمیٹی تیسرا اجتماع ہمارے گاؤں موضع شہلیہ میں مورخہ 26-05-68 کو ہوا۔ ممبران کمیٹی 11 بجے صبح یہاں پہنچ آئے تھے لیکن ایک ممبر کمیٹی تحصیل ہری پور ماسٹر بوستان خان صاحب بوجہ حادثہ زخمی ہونے کے حاضر نہ ہوسکے جن کی

صحت یابی کے لئے ممبران نے مشترکہ طور پر دعا کی کہ باری تعالیٰ انہیں جلد از جلد صحت عطا کرے اور اپنی برادری کی خدمت کی توفیق عطا کرے بعد از دعا ممبران کمیٹی و تحصیل سیکرٹری مانسہرہ ملک طہماسپ صاحب نے مطالبہ کیا کہ رقبہ تجویز شدہ برائے منتقلی زیارت باباجیؒ صاحب ہمیں دکھائی جائے تاکہ ہم جلدی واپس ہوسکیں کیونکہ میں نے چیف آف اعوان قاضی عبدالطیف صاحب سکندر پور کو دوپہر کی روٹی کی دعوت دی ہوئی ہے۔اس پر میں نے کہا کہ میں آپ کو مجبور تو نہیں کرسکتا جس طرح آپ کی مرضی ہو مجھے منظور ہے لیکن میں نے اپنی طرف سے تمام ممبران کمیٹی اور دیگر اعوان برادری کے افراد کے لئے جن کو میں نے یہاں مدعو کیا ہوا ہے دعوت کا انتظام کردیا ہے۔اس پر تمام ممبران نے میری اس دعوت کو قبول کر کے ممنون فرمایا بعد ازاں دعوت کا پروگرام شروع کردیا گیا جو کہ تقریباً ڈھائی بجے تک ختم کردیا گیا۔دعوت میں ڈالڑی، کھیری ماڑی، چھمبٹی، تھاکھی، لسان وغیرہ اور کافی دور دراز کے ممبران اعوان برادری کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔جنھوں نے شرکت فرما کر میری بہت حوصلہ افزائی کی اس لئے میں ان کی آمد کا بھی ممنون ہوں اور ان کی تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔بعد از نماز ظہر زیر صدارت چیف آف اعوان جناب قاضی عبدالطیف صاحب چنار کے درخت کے نیچے متصل مڈل سکول شہلیہ جلسے کا آغاز کیا گیا۔پہلے مولوی صاحب فضل الرحمٰن امام مسجد موضع جلو نے تلاوت کلام پاک کی بعد میں محمد سرور خان صاحب بلہگ پائیں نے صدر صاحب کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔

پھر صدر جلسہ جناب قاضی عبدالطیف صاحب نے اس جلسہ کی غرض وغائت پر اپنے زرین خیالات کا اظہار کر کے سامعین کو نوازا۔بعد ازاں ملک طہماسپ صاحب نے شہادت امام حسینؓ پر نہایت عالمانہ اور محققانہ تقریر کی جس سے یہ دکھانا مطلوب تھا کہ ایک نیک مقصد کی تکمیل کے لئے کس طرح جانی و مالی قربانی دی جاتی ہے اور ہر قسم کی روکاوٹوں میں پیش بندیوں کا مقابلہ کس طرح سے کیا جاسکتا ہے تکہ اپنے مقصد میں انسان کامیاب ہوجائے، اب حضرت باباجیؒ صاحب کی زیارت کی منتقلی کے لئے ایسے ہی ایثار کی ضرورت ہے بعد ازاں تمام سامعین جلسہ کو اپنے اپنے مقام پر ہی جہاں وہ بیٹھے ہوئے تھے چائے پیش کی گئی جو کہ بغیر کسی گڑبڑ یا شور وغوغا کے جو کہ عموماً ایسے موقعوں پر ہوتا ہے بخیر وعافیت وامن وسکون سے پی گئی۔اور جلسہ برخاست کیا گیا۔بعد ازاں ممبران کمیٹی کو زیارت کی منتقلی کے لئے تین جگہیں دکھائی گئیں۔ان تینوں جگہوں میں سے جو بھی پسند آئے گی جس قدر بھی زمین کی ضرورت ہوگی عندالمطالبہ ممبران کمیٹی پیش کردی جائے گی۔کسی قسم کا کوئی عذر نہ ہوگا۔تعدادی رقبہ کی نسبت صرف اتنی عرض ہے کہ کوئی بھی شریف بیٹا اپنے باپ یا جدامجد کی زیارت گاہ، مسجد، مدرسہ یا دارلعلوم اوران کے گراؤنڈ اور ان کے متعلقین کے لئے رہائشی جگہ کا تقرر نہیں کرسکتا کیونکہ اس کے نزدیک اس کی سب چیز کے وہی وارث اور حقدار ہوتے ہیں ان کو جتنی چیز کی ضرورت ہوگی دینے میں کوئی عذر نہ ہوگا۔اور نہ ہی کوئی عذر ہوسکتا ہے پہلا ٹکڑا زمین جو دکھایا گیا ہے وہ چھپڑا کے نام سے پکارا جاتا ہے اور مانسہرہ لسان روڈ کے دونوں طرف واقع ہے ایک طرف سڑک کے میرے چھوٹے بھائی عزیز محمد خان کی زمین ہے جس میں اس کی بانڈی بھی ہے اور سڑک کے دوسری طرف میرزمین ہے جو بھی طرف پسند آجائے پیش خدمت کردی جائے گی۔پانی کا چشمہ بھی نزدیک ہے اور ویسے بھی زیر زمین پانی کی سطع کافی بلند ہے صرف 6-5 گز کھدائی پر پانی نکل آئے گا۔ساتھ ہی دونوں اطراف پہاڑیاں بھی ہیں یہ ٹکڑا زمین گاؤں سے 4 فرلانگ مغرب کی طرف ہے دوسرا ٹکڑا زمین گاؤں کے پاس ہی مڈل سکول کے ساتھ ملا ہوا ہے اور پانی کے چشمے بھی نزدیک ہی ہیں تیسری جگہ گاؤں سے مانسہرہ کی جانب ایک میل کے فاصلہ پر اور مانسہر سے دو میل کے فاصلہ پر بالمقابل قبرستان گنڈہ برلب سڑک دکھایا گیا، جہاں کہ صرف پانی کے حصول میں تکلیف ہوگی اور کنواں کھود کر پانی حاصل کرنا ہوگا ان تینوں مقامات پر جو بھی جگہ پسند ہو پیش کردی جائے گی تینوں مقامات کو دیکھنے کے بعد ممبران کمیٹی واپس گھروں کو تشریف لے گئے اس جلسہ کے انعقاد کے سلسلہ میں میرے ممبران برادری شہلیہ، جلو، بلہگ اور اہلیان دیہہ نے ہر قسم کی جانی اور مالی امداد دے کر میری عزت افزائی کی ہے اس لئے ان کا انتہائی ممنون ہوں اور تہہ دل سے ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور اپنے نیک

مقاصد میں کامیاب وبامراد کرے آمین۔

آخر میں میں اپنی طرف سے ایک درخواست پیش کرتا ہوں کہ جملہ ممبران کی رپورٹیں موصول ہونے پر ہر رپورٹ کی ۹،۹ نقلیں (کاپیاں) صاف اور واضع لکھوا کر ہر ممبر کمیٹی کو (جملہ ممبروں کی رپورٹوں کی نقل) بھیجی جائیں تاکہ ہر ایک دوسرے کے خیالات اور احساسات سے کماحقہ، آگاہ ہوسکے اور اصل رپورٹیں اپنے پاس ریکارڈ میں رکھ لی جائیں ۔آگے زیارت اللہ تعالیٰ کو منظور ہوئی اور حضرت باباجیؒ صاحب کی جہاں خواہش ہوئی منتقل ہوجائے گی۔کیونکہ اللہ کی رضا اور ان کی مرضی کے بغیر ہم کچھ بھی نہیں کرسکتے۔آخر میں اپنی رپورٹ کو ان الفاظ پر ختم کرتا ہوں کہ اللھہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے اور ہمیں نیک کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور راہ ہدایت پر گامزن کرے آمین۔آپ کا تابعدار عبدالعزیز خان بقلم خود ممبر کمیٹی تحصیل مانسہرہ 68-5-30۔

8 جون 1968ء مضمون یادداشت برائے رپورٹ مقام مزار مبارک حضرت باباصاحبؒ (چٹھی نمبر 160-152 جو اراکین سب کمیٹی کو تحریک کی طرف سے برائے ارسال رپورٹ بھیجی گئی)

بخدمت گرامی جناب۔۔۔السلام علیکم رحمتہ اللہ وبرکاتہ،

تحریک منتقلی مزار مبارک حضرت باباسجاول رحمتہ اللہ علیہ کی مجلس مشاورت نے اپنے 5 مئی 1968ء کے اجلاس میں آپ کو اس کمیٹی کا مقرر رکن منتخب کیا تھا جس نے قلندر آباد، شہلیہ، بلہگ اور شکوکی میں مزار کے لئے پیش کردہ قطعات اراضی دیکھ کر مجلس منتظمہ کو اپنی رائے سے آگاہ کرنا تھا۔چنانچہ اس سلسلے میں تحریک کی طرف سے آپ کو چٹھی نمبر 128-119 بھیج کر درخواست کی گئی تھی کہ آپ 30 مئی تک جگہ کے بارے میں اپنی رپورٹ پیش کردیں لیکن ابھی تک آپ کی طرف سے تحریک کو کوئی رپورٹ نہیں ملی معلوم ہوا ہے کہ اراکین کمیٹی نے پیش کردہ مقامات تو ملاحظہ فرمائے ہیں لیکن آخری بحث اور مشترکہ رپورٹ کے لئے وہ اکٹھے نہیں ہوسکے۔محترم خان آف شہلیہ صدر سب کمیٹی نے اپنی انفرادی رپورٹ کمیٹی کو بھیج دی ہے اب مناسب یہی ہے کہ والا جناب ازراہ کرم جلد از جلد اپنی انفرادی رپورٹ کمیٹی کو بھیج دیں تاکہ تمام اراکین کی رپورٹیں یک جا طبع کروا کر مجلس منتظمہ کے ممبروں کو بھیجی جائیں اور مجلس کا اجلاس بلا کر مزار کے لئے کوئی مقام منتخب کیا جائے امید ہے کہ والا جناب تحریک کی اس یادداشت کو قبول فرماتے ہوئے جلد اپنی رائے بذریعہ ڈاک اس پتہ پر روانہ فرما کر ممنون فرمائیں گے۔مخلص برائے کنوینئر تحریک منتقلی مزار مبارک حضرت باباصاحبؒ پتہ غلام ربانی اعوان سیکرٹری نمبر۲ گورنمنٹ ہائی سکول ایبٹ آباد۔

(2) انفرادی رپورٹ محترم حاجی سمندر خان صاحب ساکنہ کاکوٹ جو 10 جون (1968) کو موصول ہوئی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بخدمت گرامی کنونیئر صاحب منتقلی مزار مبارک ومجلس منتظمہ تحریک منتقلی مزار مبارک حضرت باباسجاول رحمتہ اللہ علیہ۔میں نے دوسرے کمیٹی کے ممبروں کے ساتھ 19/5 کو قلندر آباد اور 26/5 کو شہلیہ دیکھا۔19/5 کو ماسوائے ملک سعید اختر صاحب ممبر کمیٹی اور 26/5 کو ملک موصوف ملک بوستان کے ماسوائے تمام ممبر موجود تھے۔یہ حضرات بیماری اور حادثہ کی وجہ سے حاضر نہ ہوسکے۔19/5 کو قلندر آباد میں وہ زمین دیکھی گئی جو میری طرف سے تعدادی 5 کنال پیش کی گئی تھی۔ملحقہ زمین سالوں نے مزید 7 کنال کی پیشکش موقعہ پر سب کمیٹی کے ممبروں کو کی 6/5 کو شہلیہ میں تین مقامات جو مزار کے لئے ہوئے تھے دیکھے ۔ I گاؤں کے نزدیک II بڑ کے پاس III ٹاہنکری کے راستے میں۔شکوکی کو کمیٹی کے صدر عبدالعزیز خان 25/5 سے پہلے اکیلے دیکھ چکے تھے۔بلہگ کی پیشکش محمد سرور خان صاحب نے واپس لے لی کہ شہلیہ کے مقابلے میں بلہگ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔اب ممبران کمیٹی نے دو مقامات قلندر آباد اور شہلیہ کے متعلق سوچنا تھا لیکن افسوس کہ جس شوق سے انہوں نے ابتداء کی تھی۔آخر میں اتنی ہی بددلی کا مظاہرہ ہوا اور سب کمیتی کے ممبر اکھٹی رپورٹ پیش

کرنے کے جمع نہ ہو سکے ؎ آگ تھے ابتدائے عشق میں ہم خاک ہو گئے انتہا یہ ہے

اس خادم نے کئی حاضریاں ایبٹ آباد یکم جون سے 10/11 جون (1968) تک دیں۔ مگر کمیٹی کے ممبر صاحبان اکٹھے نہ ہو سکے۔ آخر تحریک کی طرف سے مجھے چٹھی بھیجی گئی کہ انفرادی رپورٹ پیش کروں۔ پیرا نمبر 3 میں تحریک کے کنونیئر کی طرف سے کسی مقام میں جو باتیں کمیٹی نے دیکھی تھیں اس کے بارے میں میری ذاتی رائے دو مقامات قلندر آباد اور شہلیہ کے بارے میں یہ ہے:۔

الف۔ زائرین کے لئے آمدورفت کی سہولیات میں قلندر آباد شہلیہ سے بہت بہتر ہے قلندر آباد میں جو مقام مزار کے لئے دیا جا رہا ہے وہ مانسہرہ ایبٹ آباد روڈ سے تین فرلانگ کے فاصلہ پر ہے۔ مانسہرہ ایبٹ آباد روڈ ایسی ہے جس پر دن رات کے چوبیس گھنٹوں میں آمدورفت جاری رہتی ہے پھر اس مقام تک جو مزار کے لئے دیا جاتا ہے پیدل 8/10 منٹ کا راستہ ہے اس کے علاوہ قلندر آباد سے بحالی جانے والی سڑک بھی موجود ہے ہزارہ کے ہر مقام سے زائر نہایت سہولت کے ساتھ صرف ایک دن کی مدت میں مزار پر حاضری دے کر گھر واپس پہنچ سکتے ہیں شہلیہ میں یہ سہولت موجود نہیں ہے کیونکہ مانسہرہ سے آگے 2/3 کچی سڑک ہے جس پر ہر وقت ٹریفک موجود نہیں ہے۔ کمزوروں، ضعیفوں، عورتوں کو وہاں تک بذریعہ سواری پہنچے کے لئے بہت زیادہ خرچ کرنا پڑتا ہے۔

ب۔ ذرائع رسل ورسائل قلندر آباد شارع اعظم پر ہونے کی وجہ سے شہلیہ سے اچھے ذرائع رسل ورسائل کا مالک ہے۔

ج۔ قلندر آباد اور شہلیہ میں سے قلندر آباد کا مقام شاہراہ سے زیادہ نزدیک ہے۔ مزار کے لئے دی جانے والی جگہ 2/4 فرلانگ ہے لیکن شہلیہ میں سب سے قریبی مقام بھی مانسہرہ ہے ایک ڈیڑھ میل ہوگا اور سب سے دور مقام جو مزار کے لئے دیا جا رہا ہے 3 میل سے کم نہیں۔

د۔ شہلیہ میں مزار کے لئے بے شک بہت بڑا قطعہ پیش کیا جا رہا ہے قلندر آباد میں پندرہ کنال + سات کنال بائیس کنال زمین دی جا رہی ہے اور میرے خیال میں 23-22 کنال اتنا بڑا رقبہ ہے کہ اس میں مزار، مسجد، دینی درسگاہ، مسافر خانے اور مجاورین کے مکانات تعمیر ہو سکتے ہیں۔ فضا اور ماحول کا پورا مطلب نہیں سمجھ سکا۔ اگر مراد اس سے یہ ہے کہ اردگرد کیسے لوگ بستے ہیں تو اس کے بارے میں عرض ہے کہ شہلیہ کے مقام پر کے نزدیک شہلیہ، جلو، مدنان، بیدڑہ، بھورج، بسند، چھانجہ، بلہگ بالا، بلہگ پائیں اور پھر اس سے ذرا ہٹ کر کھواڑی، منگلور، جنکیاری، موڑبفہ خورد و کلاں، تھاکھی، نمشیرہ وغیرہ جیسے دیہات ہیں جن میں جزوی یا کلی یا غالب اکثریت میں اعوان قوم بستی ہے۔ قلندر آباد کے نزدیک بھی بانڈی ڈھونڈاں، ٹنٹ، گوجری، متھال، حال میرا بالا و پائین، بجی کوٹ، موہائیاں، حسینیاں، گھرالہ، اور اس سے ذرا ہٹ کر پسوال میاں، کشنا، کاکوٹ، پانڈ وتھانہ، سوہن بالا و پائیں، رچھ بہن، بانڈی مترچھ، تھاکھی، پیال وغیرہ سے چیرا تک علاقہ اعوان آبادی کی اکثریت کا ہے بہت سے گاؤں میں تو ان لوگوں کے سوا ایک گھر بھی کسی دوسرے قبیلے کا نہیں۔ کسکی کلان سے لے کر سیریاں، دھرم پانی، بیرم گلی، بانڈہ پیر خان پسوال، کڑچھ، نیلور، نیز کوتری، نلکی گناڑی اور کنگڑ عالمگاہ ملحقہ ایسے دیہات ہیں جہاں اعوان آبادی کی اکثریت ہے۔ شہلیہ کی نسبت قلندر آباد ان کے زیادہ نزدیک ہے میں تقریباً ان میں سے ہر دیہات کے معتبروں سے ملا ہوں عوام کے ساتھ بھی باتیں کی ہیں سب کی رائے میں قلندر آباد بہتر ہے شہلیہ اور اس سے ملحقہ اعوان آبادی کے بھی یہ مقام شہلیہ کے بعد سب سے زیادہ قریب ہے۔

م۔ مقام کی مرکزیت اور مناسبت میں ہر دو مقامات کا مقابلہ کرنے سے پہلے یہ سمجھتا ہوں کہ میری رائے میں دونوں جگہوں میں سب سے زیادہ جس چیز کو ہم نے دیکھنا ہے وہ مقام کی مرکزیت اور مناسبت ہے۔ بابا صاحبؒ کے عقیدت مند اور ان کی اولاد اگر ایک طرف اوگی بازار کے، شیر گڑھ کے قرب وجوار میں رہتی ہے تو دوسری طرف ڈالڑی کنی کوٹ، سندھ کے آر پار، ہری پور خان پور اور مشرق میں پھلکوٹ لڑی بنوٹہ اور شمال مشرق میں بالاکوٹ اور آزاد کشمیر تک یہ لوگ بستے ہیں۔ اگر ان لوگوں کے

لئے کوئی مرکزی مقام ہے تو قلندر آباد ہی ہے جہاں یہ سب آسانی سے پہنچ سکتے ہیں آمدورفت کی سہولت، رہائش کا آرام اور ضروریات زندگی کی ہر چیز آسانی سے مہیا ہو سکتی ہے یہاں مانسہرہ اور ایبٹ آباد سے بھی سستے داموں پر چیزیں مل سکتی ہیں تعمیرات کے لئے سامان بہ نسبت شہلیہ کے کم خرچ میں اور آسانی سے پہنچ سکتا ہے۔ آپ جس لحاظ سے بھی دیکھیں گے قلندر آباد کی مرکزیت اور مناسبت شہلیہ سے زیادہ ہے اور جگہوں کی قدر و قیمت جگہ اور مرکز ہی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ لہٰذا مندرجہ بالا وجوہات کو سامنے رکھ کر میں قلندر آباد کے مقام پر مزار منتقل کرنے کے حق میں ہوں۔ قلندر آباد کے بعد شہلیہ میں بڑا والا مقام ہے آخری فیصلہ تو مجلس منتظمہ نے کرنا ہے میں نے جو رائے پیش کی ہے نہایت دیانتداری سے کی ہے اور عام فائدے کو سامنے رکھتے ہوئے کی ہے آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ کسی بہتر فیصلے پر پہنچنے میں ہمارا حامی و ناصر اور مددگار ہو۔ حاجی سمندر خان ممبر سب کمیٹی سکنہ کاکوٹ۔

(3) محترم بوستان خان صاحب کی انفرادی رپورٹ جو 15 جون 1968 کو موصول ہوئی۔

رپورٹ در بارہ منتقلی مزار بابا سجاولؒ (کھر کوٹ)

جناب عالی! میں نے بمعیت دیگر ممبران و صدر و سیکرٹری سب کمیٹی مورخہ 68-5-19 کو قلندر آباد میں اس جگہ کو دیکھا جو حاجی سمندر خان نے پیش کش کی ہے۔ 68-5-26 کو شہلیہ والی جگہ دیکھنے کے لئے تاریخ مقرر کی گئی مگر میں بوجہ ایکسیڈنٹ بازو کے سخت زخمی ہونے سے اس تاریخ شہلیہ حاضر نہ ہو سکا۔ جس کی اطلاع قاضی عبدالطیف صاحب چیف آف اعوان آف سکندر پور کو زبانی دی گئی۔ اس کے بعد سیکرٹری سب کمیٹی یا صدر صاحب سب کمیٹی کی طرف سے مجھے مزید کسی کاروائی کی اطلاع نہیں ملی۔ میرا خیال تو یہ تھا کہ تمام ممبران سب کمیٹی کسی موزوں مقام پر جمع ہو کر اپنے بحث مباحثے کے بعد کو متفقہ اور مناسب فیصلہ دیتے۔ لیکن ایسا نہ ہوا آخر مجھے خان غلام ربانی خان اعوان جنرل سیکرٹری کی تحریر کے مطابق اپنی رائے انفرادی طور پر پیش کرنی پڑی۔ جناب والا! قلندر آباد صحت افزا مقام ہے اور حاجی سمندر خان کے جذبات بھی قابل قدر ہیں میں نے ممبران کے ساتھ شہلیہ کی جگہ نہیں دیکھی لیکن مجھے اس جگہ کے متعلق ذاتی معلومات پہلے سے ہیں قلندر آباد میں سردیوں میں سخت سردی پڑتی ہیاور بابا صاحبؒ کی مزار پر آنے والوں کے لئے ضروریات زندگی کی اشیاء نہایت گراں میسر ہوں گی علاوہ ازیں بجری اور پتھر والا مسئلہ بھی ذرا تکلیف دہ ہے جس کو ظاہری طور پر وہاں پر آسان دکھایا گیا ہے شہلیہ کھلی اور پر فضا جگہ ہے اراضی بھی قلندر آباد کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے ندی جورا سے بجری وغیرہ آسانی سے دستیاب ہو سکتی ہے۔ لکڑی مانسہرہ کی منڈی سے بمقابلہ قلندر آباد آسانی سے پہنچ سکتی ہے ضروریات زندگی کی اشیاء ارزاں اور خالص مل سکتی ہیں۔ سردیوں میں نہ سخت سردی کا اندیشہ ہے نہ گرمی میں سخت گرمی کا۔ اس کے علاوہ شہلیہ اعوان کی بہت بڑی قوم تقریباً اس علاقے میں واقع ہے جہاں بابا صاحبؒ کی اولاد سکونت پذیر ہے اور اس طرح سے انہیں بہت بڑی سہولت ہے۔ میری ذاتی دلچسپی کسی خاص جگہ سے نہیں ہے ان حالات کو پیش نظر رکھ کر جو جگہ موزوں اور متفقہ فیصلہ سے ہو مجھے منظور ہے۔ شکوکی، بلہگ کے متعلق میرے خیال میں کوئی موزونیت نہیں جن پر روشنی ڈالی جا سکتی ہے میرے خیال میں بابا صاحبؒ کے مزار کے لئے دو ہی مقام ہو سکتے ہیں۔ قلندر آباد، شہلیہ ان کے متعلق تمام ضروری امور کو پیش نظر رکھ کر جو فیصلہ ہو وہی درست ہے۔

منجانب ایم بوستان خان ممبر سب کمیٹی متعلق مزار بابا سجاولؒ ہری پور ہزارہ۔

(4) محترم جہانداد خان رکن سب کمیٹی کی انفرادی رپورٹ جو 11 جون کو تحریک کو ملی۔

بخدمت گرامی جناب غلام ربانی خان صاحب اعوان! السلام علیکم

عرض خدمت ہے کہ آپ کی ارسال کردہ چٹھی 68-05-12 کو ملی، جس کے مطابق 19/5 کو تمام اراکین کمیٹی نے قلندر آباد کے مقام کا ملاحظہ کیا اور وہاں ہی یہ فیصلہ کیا گیا کہ 26/5 کو بروز اتوار شہلیہ کے مقام کو دیکھنا ہے اور 26/5 کو شہلیہ کا مقام باقاعدگی سے دیکھا گیا۔ اور بعد میں اس انتظار میں کافی دن گزر گئے کہ کمیٹی کے صدر یا سیکرٹری کی

طرف سے کوئی مقرر شدہ دن کی چٹھی مل جائے اور سب اراکین ایک جگہ بیٹھ کر کسی ایک بہتر مقام کی رپورٹ پیش کریں مگر آج تک جناب صدر یا سیکرٹری کی طرف سے ہمین کوئی اطلاع نہیں ملی۔ اور 10 جون کو آپ کی طرف سے دوسری چٹھی ملی کہ سب اراکین اپنی اپنی رائے بھیج دیں۔ جناب عالی میر رائے قلندر آباد کے حق میں ہے کیونکہ جو جگہ ہمیں مزار شریف کے لئے قلندر آباد میں دکھائی گئی وہ جنرل روڈ سے تین فرلانگ کے فاصلہ پر ہے اور کچی سڑک ٹرک موٹر کے لئے اس سے آگے بہت دور تک جاتی ہے پانی کی بہت سہولت ہے۔ اشیائے خوردنی کی بھی وہاں ہر طرح سے سہولت ہے۔ کیونکہ وہاں مشن ہسپتال ہے اس لئے وہاں کافی بازار بن چکا ہے رہائش کا مسافروں کے لئے بھی اچھا انتظام ہے اس کے علاوہ اگر تعمیری کام کیا جاوے تو میٹریل کا بھی وہاں بہت آرام ہے اس لیئے میرے رائے یہ ہے کہ قلندر آباد کے مقابلہ میں مزار مبارک کے لئے اور بہتر مقام کوئی نہیں کیونکہ قلندر آباد اس وقت ایک نظارے کی جگہ ہے۔ اگر یہ جگہ خدا کو منظور نہ ہو اور قوم کو منظور نہ ہو تو اس کے متبادل مانسہرہ سے ایک میل کے فاصلہ پر بڑ والی جگہ منتخب کی جاوے۔ لہذا رپورٹ عرض ہے۔ جہانداد ممبر سب کمیٹی مزار مبارک

(5) محترم علی خان صاحب ممبر سب کمیٹی کی انفرادی رپورٹ۔

جناب کنونیئر صاحب و ممبران مجلس منتظمہ، بحیثیت ممبر سب کمیٹی تحریک منتقلی مزار مبارک حضرت بابا سجاول صاحبؒ میری رپورٹ درج ذیل ہے۔ میں سب کمیٹی کے ایک رکن ہونے کی بناء پر حسب ہدایت 19 مئی کو قلندر آباد پہنچا وہاں دوسرے اراکین بھی موجود تھے سب کی معیت میں وہ جگہ دیکھی جو حاجی سمندر خان صاحب نے مزار بابا صاحب کے لئے پیش کی تھی یہاں موقع پر علاقہ کے لوگ بھی موجود تھے۔ انہوں نے کہا کہ اگر حاجی صاحب کی زمین کے اور زمین بھی مزار کے لئے مطلوب ہو تو ہم دینے کے لئے تیار ہیں۔ اراکین کمیٹی نے 26 مئی کو شہلیہ کا وہ مقام دیکھنے کے لئے مقرر کیا جو خان آف شہلیہ نے مزار کے لئے پیش کیا ہے 26 مئی کو میں دوسرے اراکین کی معیت میں شہلیہ پہنچا وہاں اراکین کمیٹی نے تین مقامات دیکھے جو مزار کے لئے پیش ہوئے تھے۔ پیش کردہ مقامات کو دیکھنے کے بعد میری رائے یہ ہے کہ جن لوگوں نے زمین کی پیشکش کی ہے ان کے ایثار اور قربانی کا شکر گزار ہونا چاہیے۔ یہ جذبہ قابل قدر ہے مگر مزار ایک ایسے مقام پر ہونا ضروری ہے جہاں زائرین کو آمد رفت میں سہولت ہو۔ وہ ایک مرکزی مقام ہو اور وہ کم خرچ اور تھوڑے وقت میں زیارت کر کے واپس گھر پہنچ سکیں۔ ساتھ ہی بجلی، پانی اور دوسری لوازمات کی پوری سہولیات حاصل ہوں۔ بنابرین ایسی جگہ ایبٹ آباد سے مانسہرہ تک سڑک کے کنارے ہی ہو سکتی ہے جہاں ٹریفک عام ہونے کی وجہ سے آسانی سے ضلع کے ہر کونے اور ملک کے دوسرے حصص سے زائرین بآسانی پہنچ سکتے ہیں۔ نیز تعمیرات کی تمام سہولیات با آسانی اور کم خرچ میں میسر آسکتی ہیں۔ لہذا اس وجہ سے قلندر آباد کو فوقیت حاصل ہے ورنہ سڑک پا بالکل لب سڑک اور کوئی قطعہ خرید کر مزار بنایا جائے۔ اب مجلس منتظمہ کثرت رائے سے جیسا مناسب سمجھے میری ذاتی رائے تھی وہ میں نے پیش کر دی۔ علی خان ممبر سب کمیٹی (19 جون کو موصول ہوئی)۔

(6) (محترم قاضی عبدالطیف صاحب کی انفرادی رپورٹ) از سکندر پور

محترم کنونیئر تحریک منتقلی مزار مبارک حضرت بابا صاحبؒ۔ السلام علیکم:۔ آپ کی چٹھی مورخہ 8 جون 1968 کو ملی چونکہ جناب خان صاحب شہلیہ کی طرف یا ملک طہماسپ خان کی طرف سے مشترکہ رپورٹ تیار کرنے کے بحث مباحثے کے لئے مزید کوئی خط و کتابت نہیں ہوئی اس لئے میں نے رپورٹ علیحدہ نہیں بھیجی میری رپورٹ حسب ذیل ہے۔

1۔ تمام حالات کا جائزہ لیا گیا جس کی بنا پر شہلیہ، قلندر آباد ہر دو جگہوں کو مناسب سمجھا گیا۔

2۔ ان دو جگہوں میں ہر قسم کی سہولیات کی دیکھ بھال کی گئی۔ علاقہ کا مناسب ہونا، تعمیر کی سہولت، آبادی کا لحاظ، جگہ کی فراہمی کی جانچ پڑتال کی گئی۔

3۔ قلندر آباد میں مزار مبارک کے لئے جگہ نسبتاً برابر مگر دیگر مسائل ان کے حق میں میری فہم کے مطابق مناسب نہیں۔

4۔ شہلیہ بھی کوئی زیادہ سڑک سے دور نہیں۔ مگر بابا صاحب کی اولاد بھی اس علاقہ میں نسبتاً زیادہ ہے۔

5۔ خان صاحب شہلیہ بذات خود بھی فقیرانہ مزاج رکھتے ہیں اور ان کے چوٹے بھائی تو ہیں ہی فقیر جو مزار مبارک کی تعمیر میں میرے خیال کے مطابق بے حد دلچسپی رکھیں گے۔

مندرجہ بالا وجوہات کی بناء پر میرے خیال میں مزار مبارک بابا صاحب کا علاقہ شہلیہ میں ہونا مناسب رہے گا۔

فقط خیر اندیش قاضی عبدالطیف (یہ رپورٹ 20 جون کو موصول ہوئی)۔

21 جون 1968ء مضمون یادداشت برائے رپورٹ مقام مزار مبارک (چٹھی نمبر 172-171 ان باقی دو افراد کو لکھی گئی جن کی رپورٹ 20 جون تک نہ ملی تھی)

مکرمی جناب السلام علیکم ورحمتہ اللہ و برکاتہ، مزاج شریف!

جناب والا کی اس امر کی پھر یاد دہانی کرائی جاتی ہے کہ آپ کی رپورٹ ابھی تک تحریک کو نہیں ملی۔ اس سے قبل چٹھی نمبر 68-6-8 کے ذریعہ آپ کو یاد دہانی کرائے گئی تھی کہ کمیٹی کی اجتماعی رپورٹ اب ناممکن ہے لہذا آپ انفرادی رپورٹ بھیج دیں لیکن ابھی تک آپ کی رپورٹ نہیں پہنچی۔ اگر 25 جون تک آپ کی رپورٹ نہ ملی تو پھر مجبوراً باقی ممبروں کی انفرادی رپورٹیں طباعت کے لئے دی جائیں گی۔ تاکہ مجلس منتظمہ کا اجلاس ہو سکے۔ رپورٹ کی تاخیر تحریک کے مقصد کو نقصان پہنچا رہی ہے ابھی تک لاتعداد خطوط سب کمیٹی کی رپورٹ کے استفسار کے لئے آچکے ہیں۔ روزانہ لوگ پوچھتے ہیں اور ان میں کچھ مایوسی پیدا ہو چکی ہے۔ بنابریں 25 جون تک آپ کی رپورٹ نہ ملنے کی صورت میں باقی ممبروں کی رپورٹیں اشاعت کے لئے مجبوراً بھیجنی پڑیں گی۔ امید ہے کہ اس ضمن میں آپ تحریک کو معذور سمجھ کر معاف فرمائیں گے۔

والسلام مخلص
سیکرٹری تحریک منتقلی مزار حضرت بابا صاحبؒ

(7) انفرادی رپورٹ محترم محمد سرور خان صاحب 27 جون 68 کو ملی۔ رپورٹ منتقلی مزار مبارک حضرت بابا سجاول صاحبؒ منجانب: محمد سرور خان ممبر سب کمیٹی بموجب حکم بحوالہ چٹھی نمبر 11-5 آمدہ از سیکرٹری صاحب غلام ربانی خانی و تحریک منتقلی مزار مبارک، مورخہ 68-05-19 کو بمقام قلندر آباد پہنچا ماسوائے ملک سعید اختر دیگر تمام حضرات موجود تھے۔ حاجی سمندر خانصاحب کی پیش کردہ پندرہ کنال زمین کو موقع پا جا کر دیکھا گیا۔ بعد فراغت یہ طے پایا کہ آئندہ شہلیہ، بلہگ ترلی شکوکی کی پیش کردہ اراضیات کو بھی دیکھا جاوے مقام شہلیہ کے لئے مورخہ 68-5-26 کو تاریخ کا تعین کیا گیا اور یہ بھی طے پایا کہ دیگر پروگرام بمقام شہلیہ طے کیا جاوے گا۔ تاریخ مقررہ 68-5-26 کو بمقام شہلیہ کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ ماسوائے ماسٹر بوستان خان صاحب، ملک سعید اختر صاحب دیگر جملہ اراکین حاضر تھے۔ خان صاحب شہلیہ نے کمیتی کو اس سے بھی آگاہ کیا کہ رقبہ کے لحاظ سے زمین کی کوئی کمی نہیں ہے جتنی زمین درکار ہوگی مزار مبارک کے لئے استعمال کی جا سکتی ہے۔ ہر چہار قطعات اراضی کو دیکھ کر اراکین کمیٹی واپس ہوئے۔ آئندہ کے لئے وہاں پر کوئی پروگرام مرتب نہیں کیا گیا۔ کہ آیا شکوکی، بلہگ، ترلی کی اراضیات کے متعلق کیا کیا پرگرام ہونا چاہیے۔ یا سب کمیٹی کے اراکین اس ضمن میں آئندہ کیا لائحہ عمل اختیار کریں گے۔ اور کس طرح پروگرام جاری رہے گا یا ختم ہوگا۔ کیا یہ قابل ذکر ہے کہ کمیٹی کی رپورٹ بحوالہ چٹھی مذکورہ 11/5 مورخہ 68-5-30 تک بھجوائی جانی مطلوب تھی۔ اس کے متعلق صدر صاحب اور سیکرٹری سب کمیٹی کو مطلع کیا گیا تھا کہ تاریخ کی رپورٹ بڑھائی جاوے کیونکہ وقت کم ہے میں تنظیم کے تحت اس انتظار میں تھا کہ صدر صاحب اور سیکرٹری سب کمیٹی اپنے پروگرام سے مطلع فرمائیں گے مگر کوئی ہدایت تا حال موصول نہیں ہوئی۔ مورخہ 68-6-20 کو ماسٹر مسعود صاحب موڑ بفہ کلاں کی زبانی علم ہوا کہ میں نے اپنی رپورٹ دفتر متعلقہ ایبٹ آباد کو ارسال کرنے میں تاخیر کی ہے دیگر اراکین سب کمیٹی اپنی اپنی رپورٹ ارسال کر چکے ہیں۔ اس وقت 68-6-20 کو ایک خط غلام ربانی صاحب سیکرٹری تحریک منتقلی مزار مبارک بمقام ایبٹ آباد کو تحریر کر کے واقعات بالا سے روشناس کیا۔ چنانچہ مورخہ 68-6-24 کو ایک خط منجانب سیکرٹری موصوف مجھے دستی ملا، جس میں تحریر کیا گیا ہے کہ میں اپنی رپورٹ مورخہ 68-6-25 کو ارسال کروں گا۔ جب کہ دوسرے

اراکین کی رپورٹ پہنچ چکی ہے۔اور دفتر کا کام میری رپورٹ کی وجہ سے رکا ہے۔حالانکہ بحیثیت ممبر سب کمیٹی میں بغیر حکم صدر دفتر ایبٹ آباد اور اسی طرح بغیر صدر سب کمیٹی ایسا کرنا موزوں نہیں سمجھتا تھا جو کہ غیر اصولی ہے بلکہ غیر تنظیمی ہے۔آج بموجب خط غلام ربانی سیکرٹری موصوف رپورٹ ہذا ارسال ہے۔آپ کی چٹھی نمبر 11/5 کی شق نمبر 3 میں تحریر ہے کہ پیش کردہ اراضیات میں مندرجہ ذیل خصوصیات دیکھی جاویں:۔

الف۔ زائرین کی آمدورفت کی سہولت (ب) شاہراہ سے دوری (ج) ذرائع رسل ورسائل (د) تعمیرات کا سامان کم خرچ سے با آسانی پہنچ سکتا ہے (ص) بجلی اور پانی کا انتظام فراہمی (ف) فضا اور ماحول (م) مقام کی مرکزیت اور مناسبت۔ شق نمبر ۶ میں تحریر ہے کہ اگر کسی خاص شق اور وجہ یا وجوہات سے آپ کو دیگر اراکین کی رائے سے اختلاف ہے تو آپ رپورٹ میں اپنا اختلافی نوٹ معہ دلائل لکھیں چنانچہ سب کمیٹی کے اراکین نے انفرادی رپورٹیں ارسال کی ہیں لہذا اس شق نمبر ۶ کا مطلب فوت ہو چکا ہے۔شق نمبر ۳ کے تحت رپورٹ ارسال ہے:۔

(1) ویسے تو قوم اعوان تقریباً چار لاکھ کی تعداد میں تمام ہزارہ میں پھیلی ہوئی ہے مگر جہاں تک بابا صاحب علیہ رحمۃ کی اولاد اور ان زائرین کا تعلق ہے جو بابا صاحب علیہ رحمۃ کی کرامات پر یقین رکھتے ہیں۔

(2) زائرین جو کرامات پر یقین رکھتے ہیں وہ زیادہ تر دریائے سندھ کے آر پار سابقہ ریاست دربند اور اسی طرح علاقہ بدھنک اور سوہا علاقہ شیرواں کے جانب مغرب۔۔علاوہ دیگر ضلع تقریباً زائرین کی آمدورفت کا تعلق ہے بابا صاحب علیہ رحمۃ کی اولاد تحصیل ہری پور کے کچھ دیہات ایبٹ آباد کے تقریباً 20-15 دیہات اور سب سے زیادہ اکثریت تحصیل مانسہرہ کے علاقہ گڑھیاں میں ہے جو تقریباً 60-50 کی تعداد میں دیہات ملحقہ آباد ہے۔تمام بابا صاحب علیہ رحمۃ کی زیارت سے مستفید ہوتے ہیں اور یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ بابا صاحب علیہ رحمۃ کی اولاد کا طریقہ زیارت کرنے کا کچھ آج سے کئی برس قبل وضع کیا ہوا ہے پہلے دادی صاحبہ اور پھر دادی صاحبہ کا سلام جس کے لئے ہر وقت پیدا ہ چل کر زیارت کی جاتی ہے چونکہ دادی صاحبہ مزار بمقام چندور میں ہے اور وہاں ہی رہے گا تو آداب اور رسم کے پیش نظر زائرین کی سہولت کا سوال چہ معنی وارد۔(ب) زائرین کا تعلق آمدورفت اور شاہراہ سے دوری۔شاہرہ سے سب لوگ دور ہیں۔قلندر آباد یا شہلیہ میں مزار مبارک ہو تو بھی تمام زائرین کو شاہراہ سے خاطر خواہ فائدہ نہیں ہوسکتا ہے۔مثلاً ایک شخص قلندر آباد کا رہائش پذیر ہے اس کو پہلے دادی صاحبہ کا سلام چندور جا کر کرنا ضروری ہوگا بعد میں وہ بابا صاحب کا سلام قلندر آباد کر سکتا ہے اور اسی طرح شہلیہ کے لئے بھگی یہ طریقہ کار ہوگا۔اس صورت حال میں شاہراہ سے استفادہ نہیں کیا جاسکتا اور ہر دو مقامات کے لئے ایک مسئلہ لازمی ہے۔(ج) ذرائع رسل ورسائل قلندر آباد کی نسبت شہلیہ اس لحاظ سے آسان ہے۔قلندر آباد کے نزدیک کوئی بڑا شہر تجارتی مرکز نہیں ہے اور شہلیہ کے نزدیک مانسہرہ شہر تجارت کا مرکز ہے جس میں ہر قسم کا تجارتی سامان با آسانی سستے نرخوں مل سکتا ہے۔(د) تعمیرات کے لئے جگہ وافر: قلندر آباد میں صرف حاجی سمندر خان کی پندرہ کنال اراضی ہے اور شہلیہ میں تعمیرات کے لئے زمین کی کوئی قید نہیں جتنی ضرورت ہو۔(س) تعمیرات کے لئے سامان کم خرچ اور آسانی سے پہنچ سکتا ہو۔تعمیرات کا سامان: سمنٹ،لوہا، اینٹ، پتھر، بجری وغیرہ۔پتھر، بجری وغیرہ شہلیہ سے عام طور پر کئی لوگ مانسہرہ لے جاتے ہیں۔سمنٹ،لوہا، اینٹ کا تعلق وہ مانسہرہ منڈی میں بجائے ایبٹ آباد حویلیاں کے سستے داموں ملتا ہے اور شہلیہ تک پختہ سڑک کی وجہ سے کرایہ میں بھی کافی رعایت ہے کیونکہ مانسہرہ سے قلندر آباد کے بجائے شہلیہ نزدیک ہے۔

(ص) پانی کی افراط: شہلیہ گاؤں کے ہر سمت میں ایک دریائے جورہ کے علاوہ چشمہ جات اتنے زیادہ ہیں کہ کسی وقت کسی موسم میں پانی کی قلت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔البتہ خشک سالی میں دیگر موضعات کے عوام اپنے مال مویشی کو لے جا کر پانی پلاتے ہیں۔بجلی: شہلیہ گاؤں میں عرصہ 6/7 سال سے استعمال کی جارہی ہے۔(گ) فضا اور ماحول: قلندر آباد کے نزدیک بابا صاحب علیہ رحمۃ کی اولاد صرف ایک گاؤں سجی کوٹ میں آباد ہے اور دہلیہ میں 30/35 دیہات بابا صاحب کی

اولاد ہیں۔قلندر آباد میں مشن ہسپتال کی موجودگی میں اکثر لوگ خائف اور معترض ہیں۔شہلیہ اس سے پاک ہے اور دیہاتی قسم کا ماحول ہے۔(م) مقام کی مرکزیت اور مناسبت: قلندر آباد کو اگر ضلع ہزارہ کے سابقہ نقشہ پر دیکھا جاوے تو ضلع کا مرکز ہوسکتا ہے مگر موجودہ ضلع کی حدود جہاں تک پھیلی ہوئی ہے اس میں تحصیل مانسہرہ۔ایبٹ آباد۔ہری پور اور ہر دو تحصیلوں سے بلحاظ رقبہ آبادی زیادہ ہے اس کے ساتھ یہ کہ بابا صاحب علیہ رحمتہ کے مزار مبارک کی منتقلی کا مقصد یہ ہے کہ زیر آب ہونے سے بچا کر کسی ایسی جگہ منتقل کرنا جہاں سے بابا صاحب کی اولاد اور زائرین زیارت مستفید ہوسکیں۔تو اس لحاظ سے جیسا کہ اوپر (جزف) میں عرض کیا جا چکا ہے کہ قوم کا مرکز شہلیہ برسوں سے چلا آیا ہے۔

(۲) یہاں یہ امر قابل غور ہے۔تحریک منتقلی مزار مبارک کے کسی جلسہ میں آج تک ان مظلوم مجاورں کے بارے میں کوئی طریقہ کار لائحہ عمل اختیار یا وضع نہیں کیا گیا۔جب کہ 12-10 خاندان کے افراد نے صدیوں سے آج تک بابا صاحب علیہ رحمتہ کی خدمت کی ہے۔مزار مبارک کے ساتھ ان کی کوئی جائیداد نہیں ہے جس کا حکومت کی طرف سے معاوضہ ملنے کی امید ہو۔صرف رہائشی مکانات ہیں جہاں وہ بسر اوقات کرتے چلے آئے ہیں البتہ مقامی لوگوں کی زمین کاشت کرتے ہیں اور ساتھ ہی بابا صاحب علیہ رحمتہ کی اولاد کی طرف سے کچھ فصلانہ ان کو سابقہ رسم ورواج کے تحت ملتا ہے۔بابا صاحب علیہ رحمۃ کے مزار کی منتقلی کے ساتھ ساتھ ان مجاوروں کی دانش کا مسئلہ۔آخر میں یہ ضروری ہے کہ اس سے قبل مجلس منتظمہ کے اراکین کے متعلق اجلاس ہوا جو زیر صدارت کنونیئر صاحب کیا گیا تھا کہ مجلس منتظمہ کمیٹی کے اراکین اسماء گرامی فہرست ہمیں ارسال کی جاوے۔بعدہ، دوبارہ پھر اس امر کی یاد دہانی بھی کرائی گئی ہے۔مگر تا حال نتیجہ بے نیل ومرام۔سیکرٹری صاحب غلام ربانی نے اس طرف اپنی کسی مصلحت کے تحت توجہ نہیں فرمائی۔اگر اس طرح یہ حالت رہی تو ان کے خیالات دوبارہ منتقلی مزار مبارک جن کا اظہار وہ کر چکے ہیں اس سے کیا قیاس ہوسکے گا۔والسلام ناچیز محمد سرور ممبر سب کمیٹی بالہگ ترلی تحصیل مانسہرہ 68-6-26

(8) جناب سیکرٹری صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،(آخری رپورٹ جناب ملک طہماسپ صاحب)

معذرت چاہتا ہوں۔رپورٹ بھیجنے میں ضرور تاخیر ہوئی لیکن یقین جانئے کہ "ہوئی تاخیر تو کچھ باعث تاخیر بھی تھا" میرا خیال تھا کہ سب کمیتی کے جملہ ممبران یکجا جمعہ ہو کر اپنی رپورٹ مرتب کرتے لیکن ایسا نہ ہوسکا۔حسب ارشاد رپورٹ عرض کرتا ہوں تاخیر کی پھر معافی چاہتا ہوں ہم نے قلندر آباد اور شہلیہ ہر دو مقامات ملاحظہ کیے۔ان ہر دو مقامات کی پوزیشن ذیل ہے:۔

قلندر آباد:۔ایک مرکزی حیثیت رکھتا ہے برلب سڑک ہے پانی، بجلی، لکڑی دستیاب ہے۔مزار شریف کے لئے جو جگہ بتلائی گئی ہے قریباً سڑک پختہ سے نصف میل ہے اور نصف میل کچی سڑک موجود ہے۔اراضی جو حاجی صاحب قبلہ سمندر خان نے عطیہ دینے کا وعدہ کیا ہے وہ 14 کنال ہے مقامی حضرات عبدالجبار خان اور ان کے رشتہ داروں نے 6 کنال تک اور اراضی بشرط ضرورت عطیہ دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔یعنی کل 20 کنال رقبہ موقع پر موجود ہے اس سے زیادہ رقبہ کا مہیا ہونا مشکل ہے مقامی اراضیات کی پوزیشن یہ ہے کہ وہ گراں قیمت پر ہی مہیا ہوسکے گی۔چونکہ قلندر آباد اب ایک منڈی کی حیثیت اختیار کر رہا ہے اس لئے اراضی کی قیمت اگر خریدی جائے تو بہت گراں مل سکے گی شہلیہ کی پوزیشن ذیل ہے۔

شہلیہ کے دو خان بھائیوں یعنی خان عبدالعزیز خان اور خان عزیز محمد خان نے تین جگہیں دکھلائی ہیں جو صرف ان دو برادران کی ملکیت ہیں۔انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ جس قدر رقبہ کمیٹی کو ضرورت ہوگا وہ مہیا کرینگے کم سے کم رقبہ جو انہوں نے عطیہ دینے کا وعدہ کیا ہے وہ 100 کنال ہے اور زیادہ سے زیادہ رقبہ 150 کنال تک عطیہ دے سکتے ہیں۔رقبہ اکٹھا اور یکجا ہے ان تینوں جگہوں کا رقبہ ہم سب اراکین نے دیکھا وہ سب کا سب اکٹھا ہے اور برلب سڑک ہے سڑک کچی ہے اور اس سڑک کے پختہ ہونے کا امکان ہے ہوسکتا ہے کہ تربیلا بند کے بن جانے کے بعد یہ سڑک جرنیلی سڑک میں تبدیل ہو جائے اور شاہراہ بن جائے اور ہری پور اور مانسہرہ کو ملا دے۔بجلی۔پانی اور مقامی مزدور وغیرہ دستیاب ہیں۔میری ذاتی رائے یہ ہے اگر کمیٹی کے خیال میں صرف مزار کی منتقلی ہو اور مزار شریف کے علاوہ اور کوئی سکیم ذہن میں نہ ہو تو ایسی صورت قلندر آباد

موزوں ہے۔ کیونکہ مزارشریف کے لئے 14 کنال یا20 کنال رقبہ کافی ہے اور مرکزی جگہ ہونے کی وجہ سے زائرین کو سہولت ہوگی لیکن اگر کمیٹی کے خیال میں سکیم اور ہے یعنی جیسا کہ میں سمجھ سکا ہوں کہ ایک دارالعلوم ہو، جامع مسجد ہو تو پھر ایسی صورت میں شہلیہ کا مقام موزوں ہے میں پھر اپنی اس رپورٹ میں وضاحت کئے دیتا ہوں کہ قلندرآباد میں اگر 20 کنال سے زیادہ رقبہ ضرورت ہو اور قیمتاً بھی خریدنے کی خواہش ہو تو ہوسکتا ہے کہ معلقہ اراضیات کے مالک فروخت کرنے پر آمادہ نہ ہوں تو ایسی صورت میں بہت زیادہ نقصانات کا احتمال ہے یا کہ جملہ مالکان میں ایک دو ہی بیچنے پر آمادہ نہ ہوسکیں تو پھر بھی تمام سکیم بیکا ہو جائیگی شہلیہ کی موزونیت اس لئے ہے کہ جو رقبہ دستیاب ہے وہ دو بھائیوں کی بلاشرکت غیر ملکیت ہے ہر دو مالکان عطیہ دینے کے لئے آمادہ ہیں رقبہ اکٹھا اور یکجا اور ہموار ہے اخراجات کم ہیں قلندرآباد کے مقابلہ میں اعوان قبیلہ کی اکثریت شہلیہ کے گردونواح میں بہت زیادہ ہے علاقہ شہلیہ کم ترقی یافتہ ہے دارالعلوم کی صورت میں بہت زیادہ اعوان قوم کے بچوں کو فائدہ پہنچے گا۔ چونکہ جہاں تک میں نے کمیٹی کے اراکین سے اور دیگر معززاراکین قوم سے تبادلہ خیالات کیا ہے وہ مزار کے ساتھ ایک دارالعلوم جس میں موجودہ تعلیم کا بھی انتظام ہوسکے حق میں ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیاوی تعلیم بھی ہو۔اس لئے جامع مسجد اور دارلعلوم کا قیام نہایت ضروری ہے میری حقیر رائے میں چونکہ شہلیہ کے گردونواح میں قریباً 50 دیہات اعوان آبادی کے ہیں اس لئے تعمیر وغیرہ میں بہت سہولت ہوگی اور اخراجات میں کافی کمی ہوگی۔ موجودہ سڑک کچی ہے جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ اس کے پختہ ہونے کے امکانات موجود ہیں اور آج کل بھی اس کی مرمت شروع ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے اور کام میں برکت دے میرے لئے دعا کریں کہ اس نیک کام میں آپ کا ہاتھ بٹاسکوں ۔اخلاص ہو تو اللہ تبارک تعالیٰ برکت ڈالتا ہے اور ہر مشکل کام آسان ہوجاتا ہے۔ رقومات کی فراہمی کے لئے آپ کوشش کریں۔ میں یہ عرض کئے دیتا ہوں کہ یہ رائے نہایت دیانتداری سے پیش کرتا ہوں۔ میں پھر تاخیر کی معافی چاہتا ہوں۔ امید ہے کہ اپ معاف کریں گے میں نے مانا کہ میرا پیشہ خطا کوشی ہے مگر میرے اللہ کا شیوہ خطا پوشی ہے اور اللہ والے ہر غلطی اور کوتاہی کو معاف کرتے ہیں۔ آپ کا تابع بھائی محمد طہماسپ 30-06-68

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

معززاراکین مجلس منتظمہ تحریک منتقلی مزار مبارک حضرت سجاول نوراللہ مرقدہ،

(گزیٹیر ہزارہ) تاریخ ہزارہ از جارج ویس مہتمم بندوبست 74-1870ء کی رو سے اس وقت ہزارہ میں ماسوائے اگرور وتناول 686 دیہات شمار کئے گئے تھے ان میں سے 310 دیہات میں اعوان قبیلے کے افراد آباد تھے کسی گاؤں میں جزوی طور پر، کسی گاؤں میں غالب حیثیت سے اور کہیں کہیں پورے کے پورے گاؤں میں قبیلہ آباد تھا۔ اس وقت تحصیل مانسہرہ میں 68، تحصیل ایبٹ آباد میں 104 اور تحصیل ہری پور کے 138 دیہات میں اعوان آبادی کی نشاندہی کی گئی ہے۔ 74-1870ء کی مردم شماری کے رو سے اس قبیلے کی سب سے زیادہ آبادی تحصیل ایبٹ آباد پھر بتدریج ہری پور اور تحصیل مانسہرہ میں آباد تھی (مصنف تحقیق الاعوان نے اپرتناول میں 50 اور اگرور میں 14 دیہات کی نشاندہی کی ہے)74-1870ء کے بعد کئی نئے گاؤں عالم وجود میں آئے جن کا اس وقت نام ونشان بھی نہ تھا اور کئی ایسے دیہات میں اب اعوان قبیلہ بستا ہے۔ تحریک نے ممکن کوشش کی ہے کہ ہر علاقے کو مجلس منتظمہ میں نمائیدگی مل جائے اور اس کے لئے تحریک نے ہر علاقے کے فہمیدہ اور مقتدر وبااثر حضرات سے رابطہ قائم رکھا ہے اور اس علاقے سے عموماً جو نمائیدے شامل ہوئے ہیں ان میں ان کی رائے کو بڑا دخل ہے تحریک نے اپنے طور پر بھی چھان بین کی ہے پھر بھی ممکن ہے کوئی خامی رہ گئی ہو کیونکہ یہ کافی مشکل کام تھا۔ بعض دور دراز علاقوں سے خاطر خواہ رابطہ قائم نہ ہوسکا۔ پھر بھی اسے نمائیدگی دینے کی کوشش کی گئی ۔بعض دیہات کے متعلق فیصلہ نہ ہوسکا کہ ان میں سے کسے مجلس میں لیا جائے ایک سے زیادہ افراد اس کے اہل تھے ایسے مقام پر وہ نام دیئے گئے ہیں جو تحریک کی فراہم کردہ معلومات کی بنا پر اس کے مستحق ہیں اس نیک مقصد کی خاطر وہ خود ایثار سے کام لیتے ہوئے ایک نام بھیج دیں بعض جگہیں خالی چھوڑ دی گئی ہیں کہ ان کے متعلق ابھی تک صحیح جواب اور حالات تحریک کو نہ

مل سکے وہاں سے نمائیدہ لیا جاسکتا ہے۔ تحریک اس کٹھن کام کے لئے محترم محمد اشرف صاحب اکاؤنٹنٹ محکمہ تعلیم ہزارہ کی بڑی ممنون ہے کہ انہوں نے بڑے مخلصانہ وسرفروشانہ طور پر جدوجہد فرمائی۔ اس کے علاوہ محترم عبدالجبار صاحب، قابل احترام خان شہلیہ عبدالعزیز خان صاحب، بابو علی محمد خان صاحب، غلام حیدر صاحب ہیڈ ماسٹر ومولوی محمد ایوب، محمد سرفراز خان کھواڑی مسعودالرحمٰن صاحب اور دیگر حضرات بھی تحریک کے شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے اپنے سپرد کردہ فرائض کی انجام دہی کی کوشش کی مکرمی ومحترمی خان محمد سرفراز خان صاحب پی سی ایس اور مخدومی ڈاکٹر سعید احمد صاحب سرپرستان تحریک کی ہر صاد پر لبیک کہہ کر جس طرح تحریک کی جو حوصلہ افزائی فرمائی وہ قابل ستائش ہے۔ آخر میں اورنگزیب صاحب ممتاز منگلوری، سبجیکٹ سپشیلسٹ مغربی پاکستان بک بورڈ لاہور کی مہربانی کوشش اور خلوص کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ جہنوں نے رپورٹ کی پروف ریڈنگ کی تصیح فرمائی اور بہت جلد معہ فہرست اراکین مجلس منتظمہ طبع کراو کر تحریک کو بھیجی۔ مجلس منتظمہ تحریک منتقلی مزار مبارک حضرت باباصاحبؒ کے اراکین کے ناموں کی فہرست ذیل ہے:۔

گھنول، منول، کاغان: محمد ایوب خان چیئرمین یونین کونسل گھنول۔ ہیڑاں ومضفات، کونش بٹل وغیرہ خواص خان ہزاروی مصنف تحقیق الاعوان ۔شیخ الگڑھی میراں میر سہراب خان، عبدالجبار خان، میر تاج الدین (میں سے ایک) بالاکوٹ، گڑھی حبیب اللہ ومضافات حاجی صفی اللہ ٹھیکیدار۔ لکھوٹہ، عرب کھن وغیرہ ومحمد عرفان ۔عطرشیشہ ومضفات سردار غلام رسول ، سردار محمد افضل (میں سے ایک)۔ پیراں ولنڈہ ظہور خان۔ شہلیہ خان عبدالعزیز خان ۔جلو: وزیر محمد خان۔ بلھگ پائیں سرور خان۔ بلھگ بالا ولی محمد خان۔ دیبگران ومضفات دوست محمد یا افضل الرحمٰن۔

بیدڑاوغیرہ: سعادت خان چیئرمین [آپ چیئرمین یونین کونسل تھے اور تنظیم الاعوان پاکستان کے مرکزی نائب صدر بھی رہے۔ بلاشبہ آپ سیاسی وسماجی شخصیت کے حامل تھے۔ باباسجاولؒ کے مزار کی منتقلی میں آپ کا کردار نمایاں تھا۔ آپ کے تین بیٹے تیمور خان، محسن خان ایڈووکیٹ ناظم یوسی جلو اور یاسر سعادت ہیں]۔ بھورج مضافات عبدالرحمٰن۔ مدن وللو بانڈی بہرام خان ۔بسندھ علی زمان ساکن بسندھ۔ گنڈا، پانوڈھیری، دارا: نواب خان۔ اوگرہ، موہایاں مولوی محمد عرفان۔ پوٹھا ومضافات: علی زمان۔ چھانجہ باؤباندی ملک گل زمان۔ منگلور، پیشگاہ، تریلہ محمد داؤد۔ کھواڑی، نوہا، ٹاہلی ممتاز جیلانی ۔موڑبفہ خورد، موڑبفہ کلاں مولوی عبدالعزیز۔ شیخ آباد وچکیاہ محمد یعقوب۔ تھاتھی، وملحقہ علاقہ ملک داؤد۔ نمشہرہ وملحقہ علاقہ عزیزالرحمٰن۔ برٹ جنکیاری محمد اسلم۔ ہڑیالہ، داتہ، خوشحالہ ملک فقیر محمد ہڑیالہ۔ نوکوٹ ومضافات محمد خان ۔مسوال کھولہ، مولوی عبدالحنان یا خان زمان۔ مرادپور، حفیظ باندی مونگن وغیرہ حاجی قلندر خان، میراجیا، بھیڑکنڈ وملحقہ علاقہ خان زمان یا غازی۔ اوگی، بازار کے]محمد عرفان اوگی۔ کھٹائی، حاجی فقیر شمدھڑہ] غلام نبی کٹھائی۔ اگرور کے تمام دیہات شامل ہیں۔ محمد آمین ومقبول الرحمٰن ایک نمائندہ لیا جائے گا۔ ڈب مانسہرہ ملک شیر زمان۔ ڈھنگری ومضافات حاجی عبدالرحمٰن۔ مانسہرہ محمد اسلم خان۔ مانسہرہ محمد افضل دکاندار۔ مانسہرہ سردار محمد نواز خان۔ ملک محمد طہماسپ خان بحیثیت ممبر سب کمیٹی۔

کھڑی، بجنہ بالا: صوبیدار جلات خان [آپ الحاج محمد خورشید علوی از اولاد حضرت باباسجاولؒ معروف مولف انوار سریز کے والد محترم ہیں] کھڑی۔ رامکوٹ سہکی، سچہ پوراں شیرگڑھ عبدالخالق ۔شیرگڑھ چتیال مولوی عبدالقیوم گڑھواں۔ شکو کی لسان ودیگر مولوی عبدالقادر چتیال۔ مواضعات اپرتناول ملک علی بہادر۔ گڑھواں ودیگر مقامات محمود ایک نمائیدہ لیا جائے گا۔ ایبٹ آباد بانڈ سنجلیاں ولوئر ملک پور غلام حیدر۔ اپر ملک پورہ، لوئر ملک پور فقیر علی ممبر بی ڈی۔ شہر مرکز بابا عبدالجبار۔ مرکز وکریم پورہ سرفراز خان ۔کنج قدیم: محمد اشرف ۔کج جدید : حاجی محمد زمان ۔سلہڈ رفیق اعوان ایڈووکیٹ۔ شیخ البانڈی، دھمتوڑہ محمد اکبر خان حال کریم پورہ۔ نواں شہر شرقی محمد انور ۔نواں شہر ایک نمائندہ اور لیا جائے گا۔ مندوچھ کلاں مندروچھ خورد بہلولیہ، علی زمان مندروچھ بنیاں، گلی، باندی وغیرہ ملک فیض علی خان۔ بنیاں کٹھوال، راولا ہردو عزیزالرحمٰن۔ چھتڑی میرا رحمت خان: دوست محمد ولد عبدالعزیز۔ کھوکھریالہ لڑی، بنوٹہ: صوبیدار قلندر خان۔ ہرنو دیسال وملحقہ علاقہ: حکیم کالا خان

۔پھلکوٹ ومضافات صوفی گل زمان چیئرمین ۔جھوٹ منگ وغیرہ: علی خان ممبر بی ڈی ۔مہار خورد، گل ڈھوگر وغیرہ جہانداد مہار خورد ۔ڈھیری وجبڑیان: محمد شریف ۔اوکھڑیلہ وملحقہ دیہات: خانزمان ولد محمد علی ۔کھڑی بانڈہ پھگواڑیاں، غلام حیدر بی ڈی ممبر ۔بانڈہ خیر علی خان، بانڈہ جلال خان: حاجی بختاور ۔ دوبتھر، دلازاک بانڈہ وغیرہ : محمد خان ۔جھنگی و دیگر بانڈے: بوستان خان ۔نمل کرلی: ملک فیض محمد کونسلر کرلی ۔شنخواہاں، نجوٹ وغیرہ میر زمان خان کونسلر ۔سینہ کٹھا، جولاہ پورہ، ترہانہ: بابو علی محمد ۔بجی کوٹ: زرداد خان [آپ ملک وسیم چیف کوآرڈینٹر کے والد محترم تھے)۔

گوجری ، مانگل، ٹنن وغیرہ: عبدالعزیز خان ۔بانڈی ڈھونڈاں سمیران، بانڈہ گل زمان ۔متہال، موہاولیاں چڑاچھ گل زمان متہال ۔حالمیر ابالا، پائیں، حسینیاں ۔ترنوائی وملحقہ علاقہ قاضی فضل الٰہی ۔اکھوڑہ لونٹر پیتیاں فیروز خان ۔کھرالہ، للے دی بانڈی، موچیکوٹ بابو غلام حیدر ۔کشنہ پسوال میاں، سوہلن قاضی گلاب دین ۔کمہار بانڈی، بودلہ، پاوہ میر زمان ۔رچھ بہن، منڈڑہ، مصر، وغیرہ علی زمان ۔کوٹھیالہ، بنج گلی بگہ کوٹ غلام حسین ۔کاکوٹ سیال وغیرہ: حاجی سمندر خان [آپ ملک میر افضل اعوان سابق ناظم یوسی پاوہ معروف نسابہ ومحقق کے والد محترم تھے] ۔پانڈ وتھانہ باڑہ جگیاں وغیرہ صوبیدار میر عبداللہ ۔تلہار تھاکھی فقیر ملک محمد افضل ۔بانڈی مترچھ، گرامڑی، پیال وغیرہ: ولی محمد خان ۔چیرا، شیروان ملک خانزمان چیئرمین ۔بانڈی نکڑا، بچھاہ وغیرہ گوہر الرحمٰن ۔دھندار اومضافات ملک تاج محمد خان ۔کسکی کلان ومضافات شیر خان ۔صوبوبڑہ پسوال چھتے موری: عبدالستار ۔پائیں نورا، پائیں گوجری ملک علی زمان ، کالا خان ۔بیرم گلی چھتیالا چمہڈ رستم خان ۔باغدرہ، سیریاں محمد عرفان ۔دھرم پانی تلٹ عبداللطیف صوبیدار ۔سوہلن وبرسین ملک عبدالرحمٰن ۔حویلیاں عبدالحیی ، عزیزالرحمٰن ایک نمائندہ ۔ضفات حویلیاں قاضی ذاکر الرحمٰن ۔پنجگرایاں ومضفات سلطان احمد خان ۔بلڈھیر ومقصود جنا مہتاب خان ۔پھڑی بانڈی وملحقہ علاقہ ہری پور خاص حکیم عبدالسلام ۔ہری پور ملک سعید اختر ۔ہری پور مضافات پانڈو وغیرہ غلام حیدر ۔سکندر پور قاضیاں قاضی صادق ۔ سکندر پور قاضیاں قاضی محمد داؤد عرف قاضی دولہا چیئرمین یونین کونسل ۔قاضیان ومضافات قاضی عزیزالحق۔

تلوکر ومضافات: محمد بشیر ایڈووکیٹ ۔تیر وملحقہ علاقہ کالا خان ساکن تیر ۔نیلور وملحقہ علاقہ عطر گل ۔الولی، ملک فضل داد خان ۔ناڑہ ومضافات صوبیدار محمد ایوب ۔کچھی، مراد پور ملک بوستان خان ۔مانکرائے، پنڈ ہاشم خان: عبدالمالک ہیڈ ماسٹر پنڈ ہاشم خان ۔سرائے نعمت خان وملحقہ علاقہ ملک میر افضل خان ۔بانڈہ پیر خان دوست محمد ۔کرچھ وپسوال: ملک خواص خان ۔گڑکی، بھکی، گیانڈی ملک فضل الرحمٰن بی ڈی ممبر ۔کنگڑ علمگاہ وملحقہ عبدالعزیز خان اورنگ زیب (سے ایک) ۔ککوتری، جرال وغیرہ علی محمد ڈی ایف او ۔نلکی، گنہاڑی: عزیز محمد ۔کنی کوٹ وملحقہ علاقہ ۔کھیری وپلڑی قاضی عبدالقیوم ۔ڈالڑی ملک محمد اکرم ۔کھرکوٹ ایک مجاور درگا ہکھتیاں وپلانڑیاں ملک محمد یونس، فقیر محمد ۔بھٹ وکرٹم: خانزمان خان مالک اقبال ہوٹل ۔کاہل ومضافات: غلام ربانی ایڈووکیٹ ۔میرپور: محمد سعید ہیڈ ماسٹر ۔کوٹ نجیب اللہ ومضافات: غلام رسول ایس ۔او ۔ٹی ٹیچر ۔خانپور ملک محمد اختر ایم اے، بی ٹی ۔اوچھلڑ ومضافات: ماسٹر محمد ایوب ۔خانپور علاقہ: ملک محمد صادق (جنرل سٹور) ۔علاقہ خانپور محمد اقبال اعوان سنیئر کلرک سی ۔او ۔ڈی حویلیاں ۔سپلائی (ایبٹ آباد) ٹھیکیدار میر عالم ۔درویش مضافات، الطاف پرواز ۔ہزارہ سے باہر کے نمائندگان ۔ملک اورنگزیب ''تعمیر راولپنڈی'' برائے راولپنڈی ۔حکیم عبدالحمید گوجرانوالہ ۔اورنگزیب ممتاز منگلوری سبجیکٹ سپشیلسٹ ویسٹ پاکستان ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور ۔عبدالسلام نیوفریدی گڈز پشاور ۔محمد اسماعیل، بولان ہوٹل کوئٹہ ۔یہ اصحاب ہزارہ کے رہنے والے اور تحریک کے کارکن ہیں ان مقامات میں ہزارہ کی اعوان برادری کافی ہے جس کے یہ نمائندے ہیں کراچی میں مجلس منتظمہ کے رکن کی جستجو ہے ۔والسلام! ملک غلام ربانی۔

حضرت باباسجاولؒ کے مزار ثانی کے لئے جگہ کا انتخاب بذریعہ ووٹنگ:

منتقلی مزار مبارک کے لئے پہلا اجلاس ڈسٹرکٹ کونسل ہال ایبٹ آباد میں زیر صدارت جناب سرفراز خان صاحب ڈپٹی کمشنر (ریٹائرڈ) ہوا اور تنظیم کا قیام عمل میں آیا ۔05-05-1968 کو دوسرا اجلاس قاضی

محمد صادق کی صدارت میں ڈسٹرکٹ کونسل ہال میں ہوا ۔03-11-1968 کو مغربی پاکستان سطح کا اجلاس ڈسٹرکٹ کونسل ہال میں زیر صدارت ملک محمد اسلم شمس آباد منعقد ہوا ۔اس کے علاوہ شہلیہ، مانسہرہ، نوکوٹ، قلندر آباد، سکندر پور قاضیاں، اور کھرکوٹ میں مقامی اجلاس ہوئے ۔منتقلی مزار کمیٹی مزار ثانی کی جگہ کا تعین نہ کر سکے ان کی انفرادی رپورٹس میں اختلاف ہونے کی صورت میں فصیلہ کیا گیا کہ کے مزار کی جگہ کے تعین کے لئے تنظیم الاعوان ہزارہ کی جنرل کونسل بذریعہ ووٹ اپنی رائے کا اظہار کرے ۔چنانچہ 31 دسمبر 1968 کو تنظیم الاعوان ھزارہ کی جنرل کونسل کا اجلاس ٹاؤن ہال ایبٹ آباد میں ہوا جس میں تقریباً 200 اراکین نے ووٹ کے ذریعے کثرت رائے سے فیصلہ کیا کہ حضرت باباسجاولؒ کی تدفین ثانی شہلیہ مانسہرہ میں کی جائے اور مزار مبارک کے لئے نئی مجوزہ جگہ کا نام حضرت باباسجاولؒ کے نام کی مناسبت سے سجاول شریف رکھا جائے ۔جناب پروفیسر کرم حیدری صاحب پرائنڈ ڈنگ آفیسر اور انجمن اصلاح الاعوان آزاد کشمیر کے جنرل سیکرٹری جناب گل زمان قاصد معاون تھے۔

مکمل رپورٹ آمدن وخرچ برائے سجاول شریف:

مکمل رپورٹ آمدن از عطیات واخراجات برائے سجاول شریف جسے قاضی ذاکر الرحمٰن فنانشل سیکرٹری تنظیم الاعوان نے مرتب کیا اور مالیاتی کمیٹی کی منظوری کے بعد جنرل سیکرٹری غلام ربانی نے طبع کروا کر شائع کیا جو بذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔حرف آغاز ۔حمد وتمید کے لائق ذات باری تعالیٰ ہیں جنہوں نے ہمیں خلعت انسانیت سے نوازہ اور احسان اور لاانتہا فضل وکرم فرماتے ہوئے امت محمد ﷺ میں پیدا کیا ۔ان گنت اور بے شمار درود وصلواۃ فخر موجودات، سرورکائنات محبوب خالق ارض وسماء خواجہ دوسرا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ پر جو رحمتہ للعالمین اور محسن انسانیت ہیں۔

قارئین کرام ومعزز حضرات آئندہ اوراق میں حضرت باباسجاول رحمتہ اللہ علیہ کے مزار مبارک کی منتقلی فنڈ میں آغاز تحریک یعنی 7 اپریل 1968ء سے اب (10 جنوری 1971ء) تک جتنے عطیات موصول ہوئے ہیں تفصیل کے ساتھ پیش کیے جا رہے ہیں اور ساتھ ہی جو اخراجات تعمیر مسجد، تحریک کی نشر واشاعت اور جلسوں وغیرہ پر ہوئے ہیں وہ بھی پوری طرح آپ کے علم میں لانے کے لئے آئندہ سطور میں پیش خدمتہیں آمدن وخرچ کی یہ مکمل رپورٹ ذاکر الرحمٰن صاحب فنانشل سیکرٹری نے تیار کر کے مورخہ 10 جنوری 1971ء ایبٹ آباد میں مالیاتی کمیٹی کے اجلاس میں پیش کی ۔اور اس نے اسے منظور کر کے شائع کرنے کی ہدایت کی جب یہ رپورٹ آپ کی خدمت میں پہنچے تو آپ اسے اچھی طرح ملاحظہ فرمائیں آپ دیکھ لیں کہ آپ نے جو عطیہ دیا تھا اس میں اس کا اندارج وشمار ہے نیز کسی اور پہلو سے آپ کو کوئی خامی نظر آئے تو آپ بحثییت رکن فوراً تنظیم کے علم میں لائیں۔

اس سے قبل 1969ء میں تنظیم کے کئی اجلاسوں کی کاروائی کے ساتھ عطیات واخراجات کی تفصیلی رپورٹ پیش کی گئی تھی چاہیے یہ تھا کہ زیر نظر گوشوارہ اس کے بعد کے عطیات واخراجات پر مشتمل شائع کیا جاتا ہے مگر پیش نظر رپورٹ میں عطیات واخراجات کی جامع تفصیل اس لئے روز اوّل سے دی جا رہی ہے کہ بہت سے لوگ جو آغاز ہی سے تنظیم کے خلاف ہیں ان میں کئی بڑے سرکردہ اور بااثر ہیں ۔وہ آئے دن تنظیم کے خلاف افواہیں اور شگوفے چھوڑتے رہتے ہیں وہ ہم ہی میں سے کئی حضرات کے ذریعے بے بنیاد حکاتیں اور داستانیں پھیلانے میں ہروقت مصروف رہتے ہیں انہیں اس بات کا بڑا خدشہ اور ذہنی صدمہ ہے کہ کہیں سجاول شریف منصوبہ تکمیل پذیر ہو کر اس پسماندہ اور منتشر قبیلے کی اصلاح اور تنظیم کا باعث نہ بنے کہیں ان کی آئندہ نسلیں علم وہنر سے بہرہ مند ہو کر غربت اور جہالت کی تاریکیوں سے نہ نکل جائیں لیکن ہمارے ارادے بلند، نیک اور پکے ہیں ہم اپنے جدامجد حضرت باباسجاول رحمتہ اللہ علیہ کے مبارک جسد خاکی کو تربیلہ ڈیم کے متاثرہ علاقے سے منتقل کر کے سجاول شریف میں لانے عہد کر چکے ہیں اور ساتھ ہی سجاول شریف کو ایسا علمی، اصلاحی اور تعلیمی مرکز بنانے کا تہیہ کر چکے ہیں جو یہاں کے تمام رہنے والوں اور ہماری آئندہ نسلوں کے لئے روشنی کا ایک مینار بن جائے ۔جس کی روشنی اپنے گرد وپیش کو منور کرتی رہے ۔بے شک سجاول شریف کے منصوبے کی تکمیل کے لئے لاکھوں روپے کی ضرورت ہے کیوں کہ

یہاں حضرت بابا صاحب کا مزار اور مسجد شریف ہی تعمیر بلکہ جیسا مئی 1971ء کے سالانہ اجلاس میں (جو میجر جنرل سرفراز خان صدر مرکزی انجمن اعوانان پاکستان کی صدارت میں ہوا تھا) یہ تجویز منظور ہوئی تھی کہ یہاں ایک اعلیٰ پایہ کا کیڈٹ سکول ہوگا۔اس کے علاوہ تنظیم کی منظور کردہ تجویزوں کے مطابق ایک دینی دارالعلوم جس میں مروجہ دینوی علوم بھی پڑھائے جائیں ایک عظیم لائبریری، اجتماعات کے لئے ایک ہال، زائرین کے لئے مسافر خانے اور کئی فنی ادارے جس میں بچوں کو ہنر وفن کی تعلیم دی جاسکے۔ظاہر ہے کہ اتنے اداروں کی تعمیرات کے لئے بے شمار مادی وسائل اور دولت کی ضرورت ہے لیکن جس خداوند تعالیٰ نے خوانین شہلیہ (عبدالعزیز خان وعزیز محمد خان) کو سجاول شریف کے لئے لاکھوں روپے کی اراضی عطیہ دینے کی توفیق بخشی۔وہی قادر کریم اپنے دوسرے سعادت مند بندوں کو نقد عطیات دینے کی سعادت بخشیں گے اور انشاءاللہ یہ کام پایہ تکمیل کو پہنچ کر رہے گا۔آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ تنظیم کی جنرل کونسل نے سجاول شریف میں مزار کی تعمیر سے پہلے یہاں جس پہلی عمارت کی منظوری دی وہ مسجد شریف تھی۔خدا کا نام لے کر اور اسی کے بھروسے پر دسمبر 70ء میں کام شروع کیا گیا۔پہلے پانی کے لئے کنوں کھودا گیا۔کافی گہرائی سے پانی آیا لیکن کافی مقدار میں اور نہایت ہی میٹھا ولذیز اس کے بعد مسجد شریف کے کام کی ابتداء کی گئی۔

جولائی 1970ء کے وسط تک مسجد چھت تک تعمیر ہو چکی تھی کہ کام بوجوہ بند کرنا پڑا اب مسجد شریف کی چھت ڈالنی ہے جس کے لئے چادروں کے عطیئے کی پیش کش کراچی کی تنظیم اور وہاں پر ملازمت اور کاروبار کرنے ، والی ہزارہ کی برادری نے کی تھی۔اس تنظیم کے اہل دل صاحبان فروری 1970ء میں بھی =/1700 روپے کا عطیہ دے چکے ہیں اور مستقبل میں بھی ان سے بڑی امیدیں ہیں تنظیم کی مالیاتی کمیٹی نے راقم السطور کو ہدایت کی ہے کہ میں جلد کراچی پہنچوں اور ان سے چادروں کا عطیہ لاؤں تاکہ سالانہ اجلاس سے پہلے جو اپریل میں ہوگا۔مسجد کی تعمیر مکمل ہو سکے اور مزار مبارک کی تعمیر کا کام شروع ہو سکے۔مالیاتی کمیٹی کے متذکرہ بالا اجلاس میں محترم قلندر خان صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر، عالی سرفراز خان صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر، محترم ملک جہانداد خان صاحب صدر تنظیم، محترم ملک محمد اسلم فنی مشیر تنظیم، محترم قاضی ذاکر الرحمٰن فنانشل سیکرٹری تنظیم، محترم بابو عبدالجبار صاحب، سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ بہت جلد حکام سے رابطہ قائم کر کے حضرت بابا صاحب کے مزار کا معاوضہ تنظیم کو دلائیں۔تاکہ سجاول شریف میں حضرت بابا صاحب کے مزار مبارک کی جا سکے۔یوں تو سالانہ اجلاس 1970ء میں اور اس سے پہلے کے تمام عطیات عطا کرنے والے تنظیم کے شکریہ کے مستحق ہیں مگر کراچی میں ہزارہ کی برادری اور وہاں کی تنظیم، سرائے نعمت خان کے علاقہ کی برادری جہنوں نے فروری 1970ء میں =/2830 روپے کا گرانقدر عطیہ دیا تنظیم ان کی خاص طور پر شکر گزار ہے مالیاتی کمیٹی نے اپنے حالیہ اجلاس میں کراچی میں موجود ہزارہ کی برادری وہاں کی تنظیم اور وہاں کے مخیّر حضرات سے خصوصی اپیل کی ہے کہ وہ اس عظیم دینی مقصد کی تکمیل کے لئے دل کھول کر عطیات عطا فرمائیں۔تاکہ اس نیک مقصد کی تکمیل ہو سکے۔آیئے ہم سب بارہ گاہ ایزدی میں نہایت خصوع وخشوع سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس رفاہی اور دینی کام کے لئے اسباب مہیا فرمائے۔آمین۔خاک پائے حضرت باباسجاول علوی رحمتہ اللہ علیہ غلام ربانی جنزل سیکرٹری تنظیم الاعوان ہزارہ۔

گوشوارہ آمدن وخرچ سجاول شریف:

تاریخ	تفصیل	روپے
07-04-68	کونسل ہال ایبٹ آباد کے پہلے اجلاس میں میر سہراب خان شیخ الگڑھی	100.00
03-11-68	کونسل ہاال ایبٹ آباد کے دوسرے اجلاس میں جو عطیات موصول ہوئے	11627.00
15-09-68	مانسہرہ کے اجلاس میں	300.00

13-10-68	سکندر پور قاضیاں کے اجلاس میں	615.00
2-04-69	سجاول شریف کے سالانہ اجلاس میں	763.00
08-02-70	کراچی کی برادری کے اجلاس میں	1700.00
15-02-70	سریاں دھرم پانی کے اجلاس میں	2830.00
03-05-70	سجاول شریف کے دوسرے اجلاس میں	4186.25
22-05-70	رچھ بہن کے مقامی اجلاس میں	147.00
	تنظیم کی استدعا پر جو رقم بنک میں لوگوں نے خود جمع کرائی	1235.00
	انفرادی طور پر جو عطیات تنظیم کے ذمہ دار حضرات کو دیئے گئے	2991.00
	رکنیت سے جو رقم تنظیم تک پہنچی	483.00
	کاروائی اور دستور کی فروخت سے جو آمدنی ہوئی	296.00
	عطیات اور متفرق سے جو کل آمدن تنظیم کو ہوئی	27273-25

جناب غلام ربانی صاحب نے فرمایا:۔آپ کو یہ رپورٹ اچھی طرح پڑھنی چاہیے اور اگر آپ نے عطیہ دیا ہے تو آپ دیکھیں کہ آپ کا نام اور عطیہ کی رقم کا اندراج ٹھیک ہے اگر نہیں ہے تو اسے تنظیم کے صدر، جنزل سیکرٹری یا فنانشل سیکرٹری کے نوٹس میں لا کر جواب طلبی کریں۔اگر جواب ٹھیک نہ دیا جائے تو آپ سالانہ اجلاس 1971ء میں سر عام کہیں تنظیم نے کئی حضرات کو عطیات کی رسیدات کی کتب دی ہوئی تھیں دو تین صاحبان کے سوا ان رسیدات کی کتب پر کسی نے عطیات وصول کر کے تنظیم کو نہیں پہنچائے۔اس طرح جن صاحبان سے کوئی رقم بھی وصول ہوئی ہے وہ رپورٹ کے آئندہ صفحات میں درج ہے۔باقی کرم فرماؤں کو بار بار یاد دہانی کرائی گئی کہ وہ رسیدات کی کتب کی فنانشل سیکرٹری سے پڑتال کرائیں اور کتب تنظیم کو واپس کر دیں لیکن افسوس ہے کہ انہوں نے کوئی توجہ نہیں فرمائی۔اب پھر ان سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ سالانہ اجلاس سے پہلے تمام عطیات کی رسیدات کی کتب واپس فرمائیں ورنہ سالانہ اجلاس میں ان کے اسمائے گرامی مجبوراً پیش کرنے پڑیں گے۔

اب رہا اخراجات کا معاملہ تو وہ پوری تفصّل کے ساتھ رپورٹ میں دیا گیا ہے۔مسجد کی تعمیر، کنواں کی تیاری اور چوکیدار کے لئے رہائشی کمرہ وگودام بنانے پر مجموعی طور پر 19238.61 کا خرچ ہوا ہے۔پتھر کی خرید کے ماسوا تمام خرچ جناب عبدالعزیز خان آف شہلیہ کی نگرانی، انچارج مستری میر عالم اور خان موصوف کے ہاتھوں ہوا ہے۔باقی 4829.35 روپے کے اخراجات میں سے تقریباً 1500 روپے نشر واشاعت اور طباعت کے سلسلے میں خرچ ہوئے ان میں دو دفعہ تفصیلی طور پر قریباً 40,40 صفحات کی 4000 کاروائی کی کاپیاں چھپوا کر تقسیم کی گئیں۔1000 تنظیم کے دستور کی کاپیاں 300 سب کمیٹی برائے انتخاب مقام مزار مبارک کی رپورٹ کی کاپیاں، متعدد اپیلیں/دعوت ناموں کے خطوط وغیرہ چھاپے گئے۔ 5 1 5 روپے خط وکتابت ،ڈاک خرچ، سٹیشنری، رجسٹرات وغیرہ پر خرچ آئے۔1795.87 روپے کرایوں کی صورت میں نکل گئے ان میں ۹ ماہ دفتر کا کرایہ تھا دو دفعہ کے سجاول شریف کے سالانہ اجلاسوں میں سجاول شریف میں سامان لانے لے جانے کے ٹرکوں کے کرایوں، سامانی یعنی ٹینٹ ،کرسیوں کے کرائے، دوسرائے سالانہ اجلاس میں لاہور کے مہمانوں کو راولپنڈی سے لانے کے کرائے جلسوں میں کارکنوں کو پہنچانے اور جلسوں میں لاؤڈ سپیکروں کے کرائے وغیرہ شامل ہیں۔یوں تو تنظیم کے عہدیداروں نے تنظیم کے کاموں کے سلسلے میں سینکڑوں روپے کرائے کی صورت میں جیبوں سے خرچ کئے ہیں۔حتیٰ کہ وہ کراچی تک گئے ہیں۔بارہا انہیں مختلف مقامات پر جانا پڑا ہے۔لیکن کسی نے کرایہ نہیں لیا۔ماسوا دو تین کارکنوں کے جو مجموعی طور پر 60 روپے تک بمشکل پہنچتا ہے مہمانوں کی تواضع اور خوراک کے صورت میں تنظیم کو 956.72 روپے خرچ کرنے پڑے ہیں۔ان میں 130 روپے

متفرق خرچ شامل ہے۔ یہ خرچ پہلے اور دوسرے سالانہ جلسوں میں جو سجاول شریف میں ہوئے ہیں آیا ہے۔ 1968ء میں ایبٹ آباد کے تین جلسوں کو جو ڈسٹرکٹ کونسل ہال میں ہوئے اور 30 دسمبر 1968ء کو مزار کے مقام کے انتخاب میں مہمانوں کا خرچ صدر تنظیم الاعوان نے برداشت کیا۔ اس میں سے انہیں 750 روپے دوسرے حضرات نے دیئے جن کے اسمائے گرامی اور دی ہوئی رقوم کا اندراج آئندہ اوراق میں موجود ہے۔

10 جنوری 1971ء کو مالیاتی کمیٹی کی میٹنگ ایبٹ آباد میں ہوئی ان میں مندرج ذیل صاحبان موجود تھے محترم ملک جہانداد صدر تنظیم، محترم ملک غلام ربانی جنرل سیکرٹری تنظیم الاعوان، محترم خان عبدالعزیز خان صاحب ممبر جنرل کونسل تنظیم، محترم ملک محمد اسلم صاحب فنی مشیر تنظیم، محترم ملک غلام حیدر ممبر جنرل کونسل تنظیم، محترم فضل الٰہی خان ممبر جنرل کونسل، محترم عبدالجبار صاحب ممبر جنرل کونسل، محترم اورنگزیب ملک ممبر جنرل کونسل تنظیم، اور ان کے علاوہ معزز مہمان پروفیسر کرم حیدری صاحب صدر تنظیم الاعوان راولپنڈی موجود تھے محترم سرفراز خان ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر، محترم ملک طہماسپ صاحب ایڈووکیٹ، محترم فیض عالم صاحب، محترم خواص خان صاحب، اور محترم مسعودالرحمٰن صاحب نہ پہنچ سکے۔ اس میٹنگ میں میں نے بحیثیت فنانشل سیکرٹری آمد وخرچ کی رپورٹ پیش کی تمام حضرات نے جانچ پڑتال کے بعد تصدیق فرما کر رپورٹ شائع کرنے کی اجازت عطا فرمائی تا کہ طباعت کے بعد یہ آپ کے ہاتھوں میں پہنچ سکے۔

میں نے رپورٹ کے آخر میں اپنا تصدیقی سٹیفکیٹ دیدیا ہے اس کے علاوہ تنظیم کے رجسٹرات ایک کھلی کتاب ہیں۔ قاعدے کے مطابق تنظیم کا ہر رکن ہر وقت آمدن وخرچ کے حساب کی جانچ پڑتال کر سکتا ہے افسوس کے ساتھ مجھے آخر میں یہ کہنا پڑتا ہے کہ ہمارا یہ عظیم منصوبہ نہایت سست رفتاری سے آگے بڑھ رہا ہے اس کی بڑی وجہ سجاول شریف کے گردوپیش کی برادری کی عدم توجہی، تنظیم کے اکثر کارکنوں کا تغافل اور حقیقی جوش وخروش کی کمی ہے۔ اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمیں احساس زیاں دے۔ کہ یہی متاع کارواں ہے ہاں ایک ضروری بات عرض کرنی ہے کہ جن حضرات نے 03-11-1968 کے اجلاس میں یا اس کے بعد عطیات کے وعدے فرمائے تھے۔ انہیں از راہ کرم عطیات کے وعدے پورے کرنے چاہیں۔ تا کہ تعمیر کا کام تیز روی کے ساتھ جاری ہو سکے۔ مکرر ان حضرات کی خدمت میں رسیدات کتب کے لئے درخواست کروں گا۔ کہ چند حضرات کے وا ان میں سے کسی نے ان کو کام میں نہیں لایا۔ اور بعض نے عطیات وصول کر کے تنظیم کو نہیں پہنچائے۔ اس لئے ان کی واپسی ضروری ہے۔

والسلام۔ ذاکرالرحمٰن فنانشل سیکرٹری تنظیم الاعوان ہزارہ۔

آمدن از عطیات از 1968-04-07 تا 1971-01-10:

اسمائے گرامی عطیہ دہندگان	رقم عطیہ	اسمائے گرامی عطیہ دہندگان	رقم عطیہ
جناب میر سہراب خان صاحب	100	جناب خانی زمان صاحب کاکوٹ	50
اہلیان چھتڑی بذریعہ دوست محمد	240	جناب اورنگزیب صاحب کنگڑ عالمگاہ	95
جناب خواص خان صاحب ہیڑوی	100	جناب علی زمان صاحب کسکی کلاں	100
جناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب	500	جناب ملک جہانداد خان صاحب کنویز	100
جناب بابو محمد اشرف صاحب ایبٹ آباد	50	جناب خانی زمان صاحب میراجیا	50
جناب علی زمان خان صاحب رچھ بہن	100	جناب محمد عرفان صاحب	25
جناب حاجی صفی اللہ صاحب	25	جناب ملک فضل الرحمٰن صاحب منگلور	100
میزان 68-04-07 تا 68-5-20 وجلسہ مانسہرہ 300، 1968-09-15			=/1635

جلسہ سکندر پور ہری پور مورخہ 13-10-1968

جناب کیپٹن محمد داؤد صاحب	100	جناب مہتاب خان صاحب	400
جناب محمد عمران صاحب	30	جناب خلیل الرحمٰن علوی صاحب	20
جناب عمر بخش صاحب	20	جناب ملک غلام مصطفیٰ صاحب	10
جناب حوالدار عبدالرحیم صاحب پھرہالہ	25	جناب ملک نور احمد صاحب	20
میزان عطیات جلسہ سکندر پور 1968-10-13 یہ رقم سکندر پور میں چیف صاحب نے وصول کی			615

جلسہ کونسل ہال ایبٹ مورخہ 03-11-1968

جناب ملک محمد اسلم صاحب چکوال	50	جناب ملک محمد اکرم صاحب شمس آباد	500
جناب قاضی عبداللطیف چیف اعوان	500	جناب سرفراز خان صاحب	2000
جناب وزیر محمد صاحب نلکی	100	جناب قاضی ذاکرالرحمٰن صاحب	200
اہلیان بانڈی ڈھونڈاں	60	اہلیان سجیکوٹ بذریعہ فضل الٰہی وزرداد خان	1630
جناب ملک بوستان خان صاحب پکھی	100	جناب مولوی عبدالحنان صاحب	35
جناب محمد امین صاحب کٹھائی	50	جناب گل زمان صاحب متہال	135
جناب خلیق الزمان صاحب مہتال	100	جناب کیپٹن اختر ایوب صاحب ہری پور	500
جناب گل زمان صاحب متہال	10	جناب خانی زمان صاحب میراجیا	241
جناب محمد یوسف صاحب جنکیاری	100	جناب گل حسن خان لہنگان	5
جناب سعادت خان صاحب بیدڑہ	200	جناب گلام حسین خان پانڈوتھانہ	40
جناب محمد انور صاحب نواں شہر	100	جناب محمد شفیع بانڈی مترچھ	30
جناب گل زمان صاحب چیرا	30	جناب ملک داؤد صاحب اہلیان منگلور	100
جناب عبدالرحمٰن صاحب میراجیا	290	جناب شیر گل صاحب بانڈہ منیر خان	90
جناب محمد یوسف صاحب چھتے موری	50	جناب محمد زمان صاحب بھورج	100
جناب فضل احمد صاحب ہیڑاں	40	جناب عزیز الرحمٰن رچھ بہن	50
جناب علی زمان صاحب بحالی	30	جناب خانی زمان صاحب	70
جناب بابو غلام حیدر صاحب گھرہالہ	50	جناب گل زمان خانصاحب	50
جناب خانی زمان خان صاحب جیامیرا	100	جناب محمد یعقوب صاحب سیراں	100
جناب صوفی گل زمان صاحب پھلکوٹ	100	جناب خانی زمان صاحب پھلکوٹ	100
جناب خانی زمان صاحب کنی کوٹ	50	جناب محمد اصغر صاحب سجی کوٹ	20
جناب سمندر خان ڈالڑی	20	جناب جمعدار سکندر خان پھرہالہ	400
جناب محبوب خان صاحب پھرہالہ	50	جناب فضل الرحمٰن صاحب مسوال	50
جناب نور عالم صاحب رچھ بہن	50	انجمن اصلاح الاعوان آزاد کشمیر	300
جناب میر غلام صاحب تھنہ	100	جناب عبدالجبار خان صاحب میراجیا	20
جناب حاجی عمر خان صاحب دربند	20	جناب سردار غلام رسول صاحب عطر شیشہ	110
جناب خداداد خان صاحب کاکوٹ	100	جناب بدزمان صاحب کاکوٹ	20
جناب عزیز الرحمٰن صاحب مسوال	10	جناب ملک علی زمان صاحب بائیں نورا	15

جناب پائندہ گل صاحب اچھڑیاں	10	جناب خانی زمان صاحب مدن	25
جناب غلام حیدر صاحب رچھ بہن	10	جناب عبدالجبار صاحب موڑبفہ کلاں	100
جناب خانی زمان صاحب کڑم	340	جناب حاجی سمندر خان صاحب کاکوٹ	640
جناب حکیم عبدالحمید صاحب گوجرانوالہ	1000	جناب عزیز الرحمٰن صاحب نواں شہر	56
جناب محمد اسلم صاحب ملتان	20	نامعلوم صاحبان	100
میزان کل عطیات جلسہ کونسل ہال ایبٹ آباد مورخہ 03-11-1968			11627/=ا
جناب ملک اورنگزیب صاحب روزنامہ تعمیر	200	جناب فیض عالم صاحب موڑبفہ	200
جناب عبدالعزیز خان صاحب شہلیہ	165	جناب ہارون گل صاحب نواں شہر	10
میزان 29-12-1968			575/=

جلسہ 30-04-1969 بمقام سجاول شریف

ملک عبدالرحمٰن صاحب منگلور	2000	طالب علم	5
مولوی فضل الرحمٰن صاحب	25	فیروز الدین صاحب	8
نامعلوم	10	سکندر خان صاحب اوگرہ	10
عبدالوہاب صاحب	5	میرزمان صاحب تھنہ	20
سیف الرحمٰن صاحب	10	سید حسن صاحب مدن	10
نامعلوم	1	گوہر الرحمٰن صاحب	10
حاجی قلندر صاحب (مرحوم)	30	مظفر خان صاحب	5
حاجی رحمت اللہ صاحب	20	فیروز خان صاحب برٹ	10
غلام رسول صاحب	10	صادق صاحب گرائمری	5
محمد یعقوب علوی صاحب مرکزی تنظیم لاہور	100	قلندر صاحب مدن	10
سکندر خان صاحب	25	فقیر محمد صاحب تھنہ	5
محمد ایوب صاحب جلو	40	علی گوہر صاحب	5
بہرام خان صاحب مدن	10	سرفراز صاحب تھنہ	10
گل حسن خان صاحب	10	سلیمان صاحب تھنہ	20
فضل احمد صاحب	10	عزیز الرحمٰن صاحب	5
نام معلوم نہیں	1+1	غلام حیدر صاحب	5
تاج محمد صاحب اوگرہ	10	علی مردان صاحب شہلیہ	5
محمد عرفان صاحب شہلیہ	10	خواص خان صاحب پوٹھہ	5
بوستان خان صاحب	5	میرزمان صاحب تھنہ	20
زعفران صاحب اوگرہ	10	علی اکبر صاحب	2
عبدالرحمٰن صاحب تھنہ	5	نام معلوم نہیں	1
محمد یوسف صاحب دلہال	5	محمد اشرف صاحب	5
دریمان صاحب	3	مسعود الرحمٰن صاحب	5
محمد اقبال صاحب خانپور	10	لیاقت علی، اورنگزیب، سلیمان	6
میزان عطیات سالانہ اجلاس منعقدہ 20-04-1968 بمقام سجاول شریف			763/=

کراچی بھیم پورہ اجلاس مورخہ 08-02-1970

محمد معروف صاحب بلھگ	500	محمد ایوب اعوان صاحب کاکوٹ	23
حیدر زمان صاحب بائیاں	100	فیض علی صاحب موڑبفہ	20
جہانداد صاحب کاکوٹ	50	سیٹھ حیدزمان صاحب موڑبفہ	20
ملک فرید خان صاحب کاکوٹ	30	عزیز الرحمٰن صاحب، موڑبفہ	10
فضل داد خان صاحب کاکوٹ	20	اہلیان موڑبفہ بذریعہ عبدالوہاب صاحب	632
محمد صادق صاحب کاکوٹ	10	محمد اسلم صاحب رچھ بہن	20
محمد یونس صاحب کاکوٹ	20	علی داد صاحب رچھ بہن	5
علی داد صاحب کاکوٹ	20	علی اکبر صاحب رچھ بہن	10
ملک محمد اسلم صاحب کاکوٹ	20	شہزادہ خان بجیکوٹ	20
عزیز الرحمٰن صاحب کاکوٹ	10	محمد سرور خان قیوم آباد	20
رستم خان صاحب کاکوٹ	10	فضل خان صاحب بائیاں	50
میر افضل خان صاحب کاکوٹ	10	جیون خان صاحب چکڑ بائیاں	10
علی بہادر صاحب کاکوٹ	10	جلال الدین صاحب کیمل پور	5
تاج محمد صاحب کاکوٹ	20	میزان اجلا کراچی 08-02-1970	1700/=

جلسہ سیریاں دھرم پانی مورخہ 15-02-1970

اہلیان دھرم پانی بذریعہ عبدالطیف صاحب	460	اہلیان کنگڑ عالم گاہ	100
ملک عبدالرحمٰن صاحب	100	گلاب خان صاحب کنگڑ عالم گاہ	10
اہلیان موضع کڑچھ	100	جہانداد صاحب تنول	10
اہلیان موضع نیلور بذریعہ عطر گل	120	ماسٹر مظفر صاحب تنول	10
اہلیان بانڈہ پیر خان	103	اہلیان موضع سیریاں کرلاں	135
اہلیان کڑم	300	مولانا محمد یعقوب ،،	100
عبدالرحمٰن صاحب	20	اہلیان سیریاں طارق، کالا، سمندر صاحب	48
میر گل صاحب	5	جمعدار سکندر علی صاحب	300
اہلیان بچھاہ ثانی	70	اہلیان تہلڈ 157 و فضل احمد	217
اہلیان سرائے نعمت خان	200	بوستان صاحب چمک میرا	10
اہلیان گل بانڈی	60	عزیز اللہ صاحب برسین	20
جناب گل حسن صاحب گلبانڈی	50	بائیں نورا صاحبان	15
نامعلوم	5	ملک سلطان صاحب بیرم گلی	10
عبدالرحمٰن صاحب	20	جناب ولی محمد صاحب گل بانڈی	20
خلیل الرحمٰن صاحب	20	اہلیان باغ درہ	100
اہلیان کھولیالہ	110	میزان اجلا سیریاں مورخہ 15-02-70	2830/=

دوسرا سالانہ اجلاس بمقام سجاول شریف مورخہ 03-05-1970

جناب مفتی محمد ادریس صاحب ایڈووکیٹ	500	محمد خان تھنہ	400
جناب قلندر خان ڈپٹی کمشنر ریٹائرڈ	500	جناب خلیل الرحمٰن علوی صاحب	20

حضرت بابا جمی صاحب بذریعہ ڈاکٹر بشیر مانسہرہ	500	محمد عالم صاحب تھنہ	10
جناب ملک علی بہادر شکوکی	100	جناب ملک نور احمد صاحب تھنہ	20
ملک دوست محمد صاحب دبگراں	100	میر زمان صاحب تھنہ	10
ملک بشیر احمد صاحب فنی مشیر	50	محمد یوسف اختر لائلپور	5
اہلیان موڑبفہ	100	مولوی صاحب جلو	6
مولوی محمد سلیمان صاحب کھولیالہ	3	کالا خان صاحب جلو	5
محمد اسحاق دکاندار بذریعہ حاجی سمندر صاحب	20	مور عالم صاحب ارچھ بہن	10
حاجی سمندر خان صاحب کاکوٹ	200	محمد غفران صاحب چکیاہ	10
محمد یعقوب علوی سیکرٹری تنظیم لاہور	100	سرفراز صاحب ریہاڑ	5
ملک عبدالغنی صاحب گوپال پورہ	20	خانی زمان صاحب مست میرا	5
مولوی غلام نبی صاحب ڈنگری	20	محمد سلیمان صاحب پوٹھہ	5
عبدالقیوم صاحب گڑھوال	20	پیر صاحب کنگران واہلیان نوشہرہ تھاتھی کمیلا	600
گل زمان خان میرا	50	حبیب الرحمٰن صاحب موڑبفہ	10
حاجی عبدالرحمٰن صاحب ڈنگری	200	علی زمان صاحب رچھ بہن	10
بنارس خان صاحب سیریاں	100	محمد یوسف صاحب پوٹھہ	5
محمد انور صاحب پوپال پورہ لاہور	1001	محمد یوسف صاحب سپلائی	100
ڈاکٹر ظہیر الدین علوی	20	ملک طماسپ صاحب ایڈووکیٹ	50
حاجی امان صاحب دکاندار	50	جناب علی مردان صاحب پوٹھہ	5
منشی عزیز الرحمٰن صاحب پوسٹ ماسٹر	5	سمندر خان صاحب بجکوٹ	50
محمد خالد صاحب اوگرہ	10	محمد جمیل ولد محمد بشیر	11
جناب بابو عبدالخالق صاحب	100	دوست محمد صاحب جلو	5
گل حسن صاحب برسین	10	تاج الدین صاحب شیخ الگڑھی	200
ولی محمد خان صاحب گلبانڈی	10	عبدالقیوم صاحب بذریعہ عبدالخالق صاحب	40
ملک فقیر محمد صاحب موڑبفہ	65	عبدالعزیز صاحب	1.25
مولوی محمود صاحب	20	محمد فرید صاحب بذریعہ محمد اسلم صاحب	30
میزان دوسرا سالانہ اجلاس منعقدہ 03-05-1970 بمقام سجاول شریف مانسہرہ			4186.25

اجلاس موضع رچھ بہن مورخہ 22-05-1970

جناب ملک فقیر محمد صاحب منڈڑہ رچھ بہن	20	میر تاج صاحب	5
اہلیان پانڈوتھانہ	30	جناب عبدالرحیم صاحب منڈڑہ	5
جناب علی زمان صاحب رچھ بہن	5	جناب خواص خان صاحب	5
ہیڈ ماسٹر کالا خان صاحب	10	حاجی میر عبداللہ صاحب	5
جناب حاجی سمندر خان صاحب کاکوٹ	10	عطا محمد صاحب رچھ بہن	1
علی زمان صاحب	5	محمد یوسف صاحب منڈڑہ	10
فقیر محمد رچھ بہن	10	محمد شفیع رچھ بہن	10
خداداد صاحب 5 حیدر زمان 1	6	میزان عطیات جلسہ رچھ بہن 22-5-70	147/=

جناب قاضی پیر محمد صاحب مدظلہ العالی	50	جناب سرور صاحب نوکوٹ	10
اہلیان برٹ بذریعہ ملک اورنگزیب صاحب	61	عزیز الرحمٰن صاحب نواں شہر عطیات منشی	71
جناب محمد اشرف صاحب بائیں نورا	160	خان عبدالعزیز صاحب	106
نائب صوبیدار فضل الٰہی بجکوٹ	15	میزان متفرق	473/=

متفرق آمدنی از فارم رکنیت

سرفراز خان صاحب سرپرست تنظیم	50	تاج الدین خان لائف ممبرشپ	50
ملک جہانداد صاحب	50	قبلہ حکیم نظام جان صاحب	50
ڈاکٹر قاضی محمد بشیر صاحب	50	اہلیان موڑبفہ بذریعہ شیر زمان صاحب	61
محمد اسلم صاحب فنی مشیر	50	عبدالقیوم بانڈہ پھگواڑیاں	10
حکیم عبدالحمید صاحب	50	غلام ربانی صاحب	12
اورنگزیب صاحب ممتاز منگلوری	50	میزان فارم رکنیت	483

کل آمدن وخرچ از 07-04-1968 تا 10-01-1971

کل میزان عطیات از 04-07-1968	25597.25
اخراجات	24067.96

تفصیل اخراجات تعمیر سجاول شریف کنواں، گودام، کمرہ چوکیدار ومسجد شریف

خرید لکھائی اسٹامپ	5	بنوائی وڈھولائی بلاک 10672	719
ادائیگی بل پتھر	2000	خرید اینٹ وکرایہ ومزدوری 12000	1208.751
بنیاد مسجد معرفت عبدالعزیز خان	133	اہلیان موڑبفہ بذریعہ شیر زمان صاحب	61
اجرت مزدوراں بمطابق حاضری رجسٹر	5130.87	خرید لکڑی، چوکاٹھ وپیڑ	1276.75
تنخواہ چوکیدار	165	خرید 24 جستی چادر معہ مزدوری	502
تنخواہ انچارج مستری دسمبر تا جولائی 70	1740	خرید سامان متفرق لوہا، کیل، رسہ بیلچہ وغیرہ	664.28
سیمنٹ 505 بوری معہ مزدوری وکرایہ	4339.75	ٹھیکہ بنوائی کنواں، لکھائی بورڈ بابا سجاول وغیرہ	442.37
ریت بمعہ ڈھلائی	856.74	میزان اخراجات کنوان، گودام ومسجد وغیرہ	19238.61

اخراجات 07-04-68 تا 10-07-1971 نشرواشاعت، ڈاک اور جلسے وغیرہ

میزان اخراجات از 07-04-68 تا 10-07-1971	1100.36

03/11/69 کے اجلاس کے عطیات:

خان محمد سرفراز خان صاحب	500-00	ملک فضل الرحمٰن صاحب	10-00
قاضی ذاکر الرحمٰن صاحب	50-00	جہانداد صاحب میرا خورد	10-00
اورنگزیب صاحب ایڈووکیٹ	50-00	اورنگزیب صاحب نوکوٹ	10-00
خواجہ محمد صاحب صراف	20-00	خان شہلیہ عبدالعزیز صاحب	10-00
غلام حیدر صاحب ملک	30-00	محمد اسلم صاحب	10-00
صوفی گل زمان صاحب	20-00	بابو محمد اشرف صاحب	10-00
ملک دوست محمد صاحب دیگراں	20-00	میزان	750-00

یہ کل 750 روپے بشمول خان سرفراز خان صاحب (ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر) ہوئے۔ انتخابی اور دوسرے تمام اجلاسوں کا خرچ ماسوائے

750 روپے کے ملک جہانداد صاحب صدر تنظیم الاعوان نے اپنی جیب سے ادا کیا۔

10/3/69 بل سالانہ مئی	385-00	کرایہ سامان آمدورفت	125-12
دستور طباعت وکتابت	100-00	موٹرڈیوٹی مانسہرہ	20-00
20/04/69 خوراک اجلاس مانسہرہ	240-31	پمفلٹ برائے اجلاس	62-00
بل ٹینٹ سروس	285-50	چھپوائی خطوط اسٹیشن پریس	19-00
لاؤڈسپیکر	35-00	ٹکٹ واسٹشنری	55-00
کرایہ دیک دوعدد	11-00	چائے وچینی	73-75
پٹرول جیپ	50-00	میزان	1461-68

29/09/69 تا 07/04/1970 تک کے اخراجات

29/5/69 خرید کیش بک دوعدد	9-00	26/8/69' رجسٹری چارعدد	2-80
6/6/69 کرایہ بٹل مولوی محمد ایوب	5-00	3/1/70 چھپوائی اپیل	30-00
1/7/69 کرایہ حویلیاں	1-00	4/1/70 دوعدد مہریں	4-00
5/7/69 بانس وسوتری	16-00	رجسٹری اپیل کراچی بھیجی	2-60
کرایہ پہنچانے کا	1-25	'ٹیلیفون برائے صالح	2-00
ڈاک خرچ برائے رپورٹ	25-00	ڈاک خرچ برے ترسیل ریل	2-40
8/7/69 کرایہ دفتر مارچ، اپریل ومئی	90-00	21/1/70 کرایہ دفتر چھ ماہ جون تادسمبر	180-00
18/8/69 ڈاک خرچ ولفافے	7-75	15/2/70 جیب کرایہ سرائے نعمت خان	40-00
24/8/69 کرایہ لاؤڈسپیکر	30-00	کرایہ ویگن ازہری پورتاسیریاں	55-00
کرایہ موٹرزازایبٹ آباد مانسہرہ	10-00	دیگر متفرق اخراجات ولاؤڈسپیکر	33-00'
یگراخراجات	3-00	بنام نوید فوٹوسٹوڈیو	110-00
اسٹشنری	1-12	7/4/70 اسٹشنری وڈاک خرچ	7-80
26/8/69 تارمبارکباد نورخان گورنر	2-80	میزان	671-52

تفصیل اخراجات دوسرا سالانہ اجلاس منعقدہ 03/05/1970

10/4/70 چھپوائی دعوتی خطوط	25-00	3/5/70 کرایہ موٹرزمانسہرہ تاپنڈی	160-00
سادہ لفافے	7-55	آمدرفت کارکنان	10-00
22/4/70 اشتہارات سالانہ اجلاس	50-00	ڈیوٹی موٹرآمدورفت مہان	50-00
ٹکٹ وڈاک خرچ	12-50	پٹرول برائے جیپ مالک وکارکنان	52-00
کرایہ آمدورفت ترسیل، اشتہارات	3-00	جیپ ڈرائیور، مزدوری وخوراک	15-00
بیج کے لئے کپڑا	5-94	کرایہ مزدوری وترائی سامان	10-00
کپڑا بیج لکھائی	36-99	کرایہ دوٹرک ازایبٹ آبادتاسجاول شریف	200-00
3/5/70 خرچ خوراک	361-00	کرایہ سامان فرنیچر	300-00
خرچ کفیے	83-81	کرایہ سامان ہزارہ ٹینٹ سروس	70-00
مٹکے پانی وغیرہ	13-00	میزان اخراجات	1465-79

کل آمدن واخراجات سجاول شریف از 07/04/1968 تا 10/01/1971

کل عطیات ودیگرزرائع سے آمدنی	25,597-25
کل اخراجات	24,067-96
تنظیم کے پاس موجود رقم 10-01-1971	**1,529-29 روپے**

روئیداد منتقلی مزار حضرت باباسجاول علوی قادریؒ:

اعوان مشائخ وعظام کے مولف محبت حسین اعوان ص 174 پر قمطراز ہیں ''باباسجاولؒ کے مزار، مسجد، مسافر خانوں اور حجروں کے لئے ایک سو کنال اراضی بھی حاصل کرلی گئی اور اس پر کام بھی شروع ہوگیا مگر دوسری طرف کئی ایک ایسے مسائل نے سراٹھایا کہ حضرت باباسجاولؒ کے مزار کی منتقلی 1974ء تک ایک مسئلہ بنی رہی تا آنکہ تربیلہ ڈیم کی تکمیل کے بعد پانی کی سطح بلند ہونے لگی۔ تنظیم الاعوان ہزارہ ڈویژن کا موقف یہ تھا کہ حضرت باباسجاولؒ کے مزار کو بغیر کھولے حکومت یا واپڈا اپنے اخراجات پر شہیلیہ منتقل کرے دوسری طرف تربیلا اور اس سے ملحق ساری زمین ڈیم کی ملکیت تھی اس لئے قانونی طور پر ضروری تھا کہ واپڈا سے باقاعدہ اجازت لی جائے۔ تیسرا بڑا مسئلہ ان مجاوروں کا تھا جو حضرت باباسجاولؒ کے مزار کو اپنی اقتصادیات بنائے ہوئے تھے ان مجاورین کو تربیلا ڈیم کے متاثرین کی انجمنوں کی حمایت بھی حاصل تھی حالانکہ بادی النظر میں دیکھا جائے تو پورے کھرکوٹ کے علاقے میں خال خال اعوانوں کے گھرانے تھے بلکہ اعوان اس علاقے میں آٹے میں نمک کے برابر بھی نہ تھے مگر یہ مجاور اپنے آپ کو نہ صرف اعوان بلکہ حضرت باباسجاولؒ کی اولاد ظاہر کرتے تھے یہ بات اب بھی ہے کہ جس شخص کو کوئی برادری برداشت نہ کرے وہ اپنے ساتھ ملک یا اعوان کا سابقہ اور لاحقہ لگا کر اعوان برادری کا فرد بن جاتا ہے ان مجاورین نے حضرت باباسجاولؒ کے اتنے منفعت بخش مزار پر قبضہ کے لئے اپنے قانونی حق کو مسلمہ بنانے کے لئے اس وقت کے ضلع ہزارہ کے ڈپٹی کمشنر کیپٹن عبدالقیوم کی عدالت میں دعویٰ بھی دائر کردیا تھا ڈپٹی کمشنر نے فریقین کو طلب کرکے دونوں کے بیانات سنے اور پھر صلح صفائی کی بھی کوشش کی جو دونوں فریقوں کے غیر لچکدار رویے سے ناکامی کا شکار ہوگئی اس واقعہ کے بعد تنظیم الاعوان ہزارہ ڈویژن نے اپنے عہدیداروں کے علاوہ پنجاب کے مندوبین پر مشتمل ایک وفد ترتیب دیا جس نے گورنر ہاؤس میں ارباب سکندر خان خلیل سے ملاقات کی اور اپنا موقف وضاحت کے ساتھ پیش کیا۔ گورنر موصوف نے اسی وقت مزار کی منتقلی کا حکم جاری کیا اور وفد کو یقین دلایا کہ یہ مزار جلد ہی دشہیلیہ منتقل کردیا جائے گا۔ تنظیم الاعوان کے وفد کی ارباب سکندر خان خلیل سے ملاقات کے بعد مجاورین مزار کا بھی ایک وفدان سے ملا اور باباسجاولؒ کے جسد خاکی کو منتقل نہ کرنے کے لئے اپنا سارا زوربیان صرف کردیا۔

مفتی ادریس اس سلسے میں رقمطراز ہیں ''میری قیادت میں پاکستان کے اعوانوں کا ایک وفد گورنر سے پشاور میں مل کر ایک فیصلہ لے چکا تھا اس بناء پر گورنر ''گویم مشکل ونہ گویم مشکل'' کے بھنور میں پھنس گئے۔ مزار باباسجاولؒ سے ہوکر وہ میاں فتاح اللہ کاکاخیل کی دعوت پر کہنیاں بمقام مانسہرہ آئے اس دعوت میں میں بھی موجود تھا مزار کے بارے میں جب میں نے بات کرنا چاہی تو وہ گول کرگئے۔۔ کچھ دنوں کے بعد سرحد میں نیپ اور جمعیت کی مخلوط حکومت قائم ہوئی تو حیات محمد خان شیرپاؤ مرحوم سرحد کے گورنر بن گئے تو تنظیم الاعوان ہزارہ کا ایک وفدان سے بمقام غازی ملا انہوں نے بھی اپنے پیشرو کی طرح واپڈا کو ایک خط لکھا جس کی نقل تنظیم الاعوان ہزارہ کو بھیجی مگر عملاً شیرپاؤ نے بھی مزار کی منتقلی کے لئے کوئی ٹھوس اقدام نہیں کیا'' اس کے علاوہ تنظیم الاعوان اور مجاوروں کا مزار کی حق ملکیت کے سلسلے میں بھی مقدمہ چل رہا تھا بالآخر تنظیم الاعوان ہزارہ ڈویژن کے مزار پر حق استحقاق تسلیم کرتے ہوئے حکومت نے منتقلی کی اجازت دے دی جس پر تنظیم کا فوری

اجلاس طلب کیا گیا اور عہدیداروں کو حکومت کے فیصلے کے لائحہ عمل سے آگاہ کیا تو تنظیم کے عہدیداروں نے یہ رائے ظاہر کی کہ قبر کو کھولے بغیر اپنے وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے پورا مزار شہلیہ منتقل کر دیا جائے اس کے لئے مفتی ادریس کی معیت میں ایک وفد نے تربیلا پروجیکٹ کے ڈائریکٹر مسٹر قاضی سے مشورہ کیا تو مزار کی منتقلی میں استعمال ہونے والی ٹیکنالوجی کی غیر موجودگی کی وجہ سے انہوں نے بھی اظہار معذرت کیا جس پر تنظیم الاعوان نے فیصلہ کیا کہ لاہور اور اسلام آباد کی ایسی انجینئرنگ فرموں کو یہ کام دیا جائے جو اسے مطلوبہ نوعیت کے مطابق سرانجام دے سکیں۔ یہ سارا کام تنظیم الاعوان کے جنرل سیکرٹری ملک غلام ربانی کے حوالے کیا گیا اور ان پر یہ ذمہ داری عائد کی گئی کہ وہ رابطہ کر کے ان انجینئرنگ فرموں کو اس کام کے لئے آمادہ کریں چنانچہ انہوں نے راولپنڈی میں ملک اورنگزیب اعوان سرکولیشن منیجر روزنامہ مسلم اسلام آباد (حال چیف ایڈیٹر ماہنامہ اعوان انٹرنیشنل اسلام آباد) جی ایم ملک صدر انجمن اعوانان پاکستان سے ٹینڈر کی نوعیت کے سلسلے میں مشورے کیے ان دونوں نے گیمن انجینئرنگ کمپنی سے صلاح و مشورہ کیا اور اپنا نمائیدہ بھی بابا کے مزار کو دیکھنے کے لئے بھیجا مگر اس فرم نے جولائی 1974 تک اس معاملے کا کوئی جواب نہ دیا۔ بالکل انہی ایام میں تربیلا ڈیم کی انتظامیہ نے تنظیم الاعوان کو مطلع کیا کہ حضرت باباسجاولؒ کے جسد خاکی کو فوری طور پر کسی محفوظ جگہ پر منتقل کیا جائے ورنہ تین چار روز میں مزار پانی میں ڈوب جائے گا۔ ملک اورنگزیب اعوان (چیف ایڈیٹر ماہنامہ اعوان انٹرنیشنل اسلام آباد) کے مطابق جسد خاکی منتقلی کے لئے 23 جولائی 1974 کا دن مقرر ہوا اور رضا کارانہ طور پر حضرت باباسجاولؒ کے جسد خاکی کو شہلیہ لانے کے لئے جن سعادت مند افراد نے اپنے نام پیش کیے ان میں تنظیم الاعوان ہزارہ کے جنرل سیکرٹری ملک غلام ربانی مرحوم، کنونیئر ملک فیروز خان، رابطہ سیکرٹری مولوی محمد ایوب، اور ممبر جنرل کونسل مولوی عبدالغفور، قاضی ذاکر الرحمٰن، قاضی عبدالطیف اور ملک اورنگزیب اعوان شامل تھے اور انہیں ہدایت کی گئی تھی کہ مقررہ وقت پر تنظیم الاعوان کے اراکین تھپلہ پہنچ جائیں اور وہاں سے کھرکوٹ جا کر چیف انجینئر تربیلا ڈیم کی طرف سے فراہم کردہ تابوت میں حضرت باباسجاولؒ کا جسد خاکی منتقل کر کے شہلیہ لے آئیں قاضی محمد ادریس لکھتے ہیں ”دراصل تربیلہ جھیل جس میں غیر متوقع طور پر پانی بھر رہا تھا اس نے سابق ریاست امب دربند، کھرکوٹ، لالوگلی کالجز وغیرہ کو باقی ہزارہ سے بالکل الگ کر دیا تھا کھرکوٹ جہاں مزار تھا وہاں پر موجود مزار کے مجاورین اور اس علاقہ کے تمام لوگ تنظیم الاعوان ہزارہ کے خلاف تھے اور وہ نہیں اور وہ نہیں چاہتے تھے کہ بابا صاحبؒ کا جسد خاکی کھرکوٹ سے منتقل ہو کر شہلیہ جائے ان حالات میں تنظیم الاعوان کے چند اراکین کو تن تنہا وہاں جانا مناسب نہیں تھا مگر تڑپ اور لگن کا معاملہ عجیب ہے۔

مجاورین کی مزار منتقلی میں رکاوٹیں:

تنظیم الاعوان ھزارہ نے جب حضرت باباسجاولؒ کے جسد خاکی کو نئی مجوزہ جگہ شہلیہ منتقل کرنے کا فیصلہ کیا تو مجاوریں کی سخت مزامت کا سامنا کرنا پڑا۔ کیوں کہ مزار ہی مجاورین کا ذریعہ معاش تھا۔ مزار سے متصل ان کے کئی خاندان آباد تھے۔ جہنوں نے ہزارہ کی اعوان بستیوں کو آپ میں بانٹ رکھا تھا اور یہ کسی قیمت پر مزار کی منتقلی کے حق میں نہ تھے۔ مجاورین کو متاثرین تربیلہ ڈیم کی تنظیموں کی حمایت بھی حاصل تھی۔ مجاورین خود کو حضرت باباسجاولؒ کی اولاد ظاہر کرتے ہوئے خود کو ان کا جائز وارث ظاہر کرتے تھے اور انہوں نے DC ہزارہ جناب کیپٹن عبدالقیوم کی عدالت میں دعویٰ بھی دائر کر رکھا تھا لیکن فیصلہ مجاورین کے خلاف ہوا اور تنظیم الاعوان ھزارہ کو حضرت باباسجاولؒ کا جسد خاکی لے جانے کی اجازت مل گئی تھی۔ تنظیم الاعوان ھزارہ کی طرف سے ملک غلام ربانی، ملک فیروز خان، مولوی محمد ایوب، مولوی عبدالغفور، قاضی ذاکر الرحمٰن، قاضی محمد ادریس، محمد اسلم اور ملک اورنگزیب اعوان پر مشتمل قافلہ تھپلہ پہنچا تو مجاورین درگاہ اپنے پشت پناہوں کے ہمراہ موجود تھے۔ تربیلہ اور وہاں ہی سے انہوں نے تو تکار شروع کر دی لانچ میں بھی تنظیم کے کارکنوں اور ان کے درمیان تلخ کلامی جاری رہی بابا صاحب کی قبر کھولنے کے بعد تنظیم کے کارکنوں نے مجاورین کے ارادے بھانپ لئے

کہ یہ حضرت بابا صاحبؒ کے جسد خاکی کو نہیں لے جانے دیں گے اس لئے ملک غلام ربانی اور محمد ایوب کو واپس بھیجا کہ پولیس کی مدد لے آئیں پولیس کی مدد کوئی آسان کام نہیں تھا جب تک ڈی سی ہزارہ پولیس کو نہیں لکھتا اس وقت تک وہ اپنے طور پر نہیں جاسکتی تھی 24 جولائی کی صبح کو میں جلد ایبٹ آباد پہنچا اور فوری طور پر ڈی سی سے ملنے کی کوشش کی مگر معلوم ہوا کہ چند دن رخصت پر ہونے کی وجہ سے وہ موجود نہیں اور قائم مقام کے فرائض اے سی ادا کر رہے ہیں یہ اعوان قبیلے سے تعلق رکھتے تھے انہوں نے پولیس کو امداد کے لئے خط جاری کرنے سے لیت ولعل کی اور کہا یہ بڑا ذمہ داری کا کام ہے قائم مقام کے بس کی بات نہیں ہے میں انہیں گومگو کی حالت میں چھوڑ کر ایس ایس پی کے پاس پہنچا انہوں نے شناسائی کی لاج رکھتے ہوئے مسئلہ حل کر دیا میں انے ان سے ہری پور پولیس کے انچارج کے نام حکم لکھوا کر ملک غلام ربانی کے حوالے کیا۔ ملک غلام ربانی اور مولانا محمد ایوب جب پولیس کی مدد لے کر 24 جولائی کو کھرکوٹ پہنچے تو قاضی ذاکر الرحمٰن اپنے دوسرے ساتھیوں کے ساتھ شوگراں سے واپسی کے لئے لانچ پر بیٹھنے والے تھے وہ مزید لکھتے ہیں۔ قاضی ذاکر الرحمٰن کے مطابق جب حضرت بابا صاحبؒ کا جسد خاکی نکال کر تابوت میں رکھا گیا تو تابوت مجاورین اور ان کے حمایتیوں نے چھین لیا تنظیم کے کارکن صرف چار پانچ تھے اور مجاورین اور ان کے حامی سینکڑوں کی تعداد میں تھے وہاں رات بھر ٹھہرنا ہماری جانوں کے لئے خطرہ کا باعث تھا وہ محمد اقبال رابطہ سیکرٹری تنظیم الاعوان ہزارہ ڈویژن (ساکن چکیاہ مانسہرہ) جو وہاں نزدیک ایک سکول میں ٹیچر تھے اور وہ اپنے ساتھی کے ساتھ ہماری مدد کو آپہنچے اور رات بسر کرنے کے لئے وہ اور ان کا ساتھی ہمیں ساتھ لے گئے ورنہ اس عالم مسافرت مقامی لوگوں کی دشمنی مسلسل بارش، تربیلہ جھیل میں تیزی کے ساتھ پانی جمع ہونے اور لانچ کے نہ ملنے سے ہماری بے چارگی اور پریشانی بڑھ سکتی تھی ادھر مجاورین اپنے ساتھیوں کے ساتھ حضرت بابا صاحبؒ کے تابوت کو تربیلا جھیل کی حدود سے باہر لے گئے اور جہاں انہوں نے اپنے رہنے کے لئے بستی بنائی تھی وہاں دفن کر دیا“ مفتی محمد ادریس کے مطابق ایس ایچ او تھانہ کھلابٹ جو پولیس کے دستے کے ساتھ مدد کے لئے گئے تھے کہ تابوت تنظیم کے کارکنوں کے حوالے کر دیا جائے انہوں نے تابوت دفن کرنے کا سن کر تنظیم کے کارکنوں سے کہا کہ میرا کام ختم ہو گیا اب قبر سے تابوت نکال کر آپ کے حوالے کرنا میر بس کا کام نہیں اور حکام بالا کے حکم سے ہی مجسٹریٹ کی موجودگی ہی میں قبر کھول کر تابوت نکالا جاسکتا ہے چنانچہ مایوس ہو کر 24 جولائی کی شام کو تنظیم الاعوان کے کارکن واپس ایبٹ آباد پہنچ گئے فوری طور پر ایک مٹینگ طلب کی جس نے فیصلہ کیا کہ 29 جولائی 1974ء کو سجاول شریف (شہلیہ کے قریب وہ جگہ جہاں بابا صاحبؒ کولانا تھا) ضلع بھر کے اعوانوں کا جلسہ بلایا جائے اور اس میں حتمی فیصلہ کیا جائے کہ بابا صاحبؒ کے تابوت کو سجاول شریف لانے کے لئے کیا لائحہ عمل اختیار کیا جائے۔

اس کے بعد ملک غلام ربانی، مولانا محمد ایوب، مقبول الرحمٰن، قاضی ذاکر الرحمٰن، عبدالجبار، محمد اسلم اور دوسرے کارکنوں کے حوالے یہ کام کیا گیا کہ وہ اعوان برادری کے زیادہ سے زیادہ افراد کو جلسے میں آنے کی دعوت دیں“ وہ بیان کرتے ہیں ”29 جولائی کو سجاول شریف کے جلسے میں کافی لوگ آئے جلسہ سرفراز خان مرحوم ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر کی صدارت میں ہوا جس میں کافی لوگ آئے جذباتی تقریریں ہوئیں جلسے میں موجود افراد نے عہد کیا کہ اگر حکومت نے یکم اگست 1974ء تک بابا صاحبؒ کے تابوت کو تنظیم کے حوالے نہ کیا تو ہزارہ کے اعوان ہزارہ کے طول وعرض سے تابوت کو ہر قیمت پر حاصل کرنے کے لئے کھرکوٹ پہنچ جائیں گے اس سے امن وامان کی صورت حال میں خلل پڑا تو اس کی ذمہ داری اعوانوں پر نہ ہوگی اس علاوہ یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ 30 جولائی کو ڈی سی ہزارہ سے مل کر تابوت لانے کا حکم حاصل کیا جائے اور 31 جولائی کو مجسٹریٹ اور پولیس کے ساتھ مل کر کھرکوٹ پہنچا جائے اور ان کی مدد سے قبر کھول کر تابوت سجاول شریف لایا جائے حاضرین جلسہ سے کہا گیا کہ وہ یہ خبر ہزارہ کے طول وعرض میں اعوان برادری تک پہنچا دیں کہ ان کے افراد کی بڑی تعداد تھپلہ پہنچ جائیں۔ اللہ کے فضل وکرم سے 30 جولائی کو ڈپٹی کمشنر ہزارہ سے میں نے اے سی ہری پور

کے نام حکم نامہ حاصل کرلیا کہ وہ پولیس کے دستہ کے ساتھ فی الفور کھرکوٹ پہنچے اور مجاورین درگاہ بابا سجاولؒ نے جہاں بابا صاحبؒ کے تابوت کو دفن کیا ہے وہاں سے اپنی موجودگی میں سے نکال کر تنظیم کے اراکین کے حوالے کرے۔

31 جولائی 1974 کو صبح 9 بجے میں تنظیم کے بہت سے اراکین کے ساتھ ہری پور پہنچا اے سی ہری پور کو ڈی سی کا حکم پہنچایا AC میرے پرانے شناساؤں سے تھے میں نے انہیں کہا کہ وہ پولیس کے دستہ کے لے کر ہری پور ڈاک بنگلہ میں پہنچیں میں اور میرے ساتھی وہاں انتظار کریں گے تھوڑی دیر کے بعد اے سی وہاں پہنچے میں نے ان سے کہا کہ چلو کرنل سے ملیں اور ان سے ٹرک اور لانچیں استعمال کرنے کی اجازت لیں اے سی نے کانوں پر ہاتھ رکھ کر کہا کہ یہ کرنل بڑا اکھڑ مزاج ہے وہ کسی کو خاطر میں نہیں لاتا دراصل ڈاک بنگلہ میں کرنل کے ایک فوجی کا قیام تھا یہ کرنل ان تمام لانچوں اور ٹرکوں کا انچارج تھا جو تربیلا کے علاقے سے متاثرین کو نکال رہے تھے اس کے حکم کے بغیر سینکڑوں لانچوں اور ٹرکوں میں سے جو متاثرین کو نکالنے کی ڈیوٹی دے رہے تھے ایک لانچ بھی کوئی استعمال نہیں کرسکتا تھا اے سی کو یوں پہلو تہی کرتے دیکھ کر میں ملک غلام ربانی اور عبدالجبار سیکرٹری کے ساتھ کرنل کے دفتر میں جا پہنچے اور اظہار مدعا کرتے ہوئے کہا کہ میں آپ کی خدمت میں لانچوں اور ٹرکوں کی مدد کے لئے حاضر ہوا ہوں آج تنظیم الاعوان ہزارہ کے اراکین کھرکوٹ سے اپنے جدامجد کا تابوت لا رہے ہیں جس کے لئے لانچ اور دو ٹرک درکار ہوں گے میں نے دیکھا کہ کرنل کا چہرہ ایک دم کھل گیا اس نے کہا کہ میں بابا سجاولؒ کے متعلق سے کچھ جانتا ہوں جو مجھے یہاں ڈیوٹی کے دوران معلوم ہوا ہے یہ ہستی مادرزاد ولی تھے وہ اعوان قبیلہ سے تھے میں بھی اسی نسل سے تعلق رکھتا ہوں مجھے ان پر فخر ہے آپ ان کے تابوت لانے کے لئے جس قدر ٹرک اور لانچ چاہیں استعمال کرسکتے ہیں میں تھپلہ کے انچارج فوجی افسر کو احکام جاری کردیتا ہوں ان احکامات کے بعد میں اور میرے ساتھی معہ اے سی اور پولیس پارٹی کے تھپلہ پہنچے وہاں سے بمشکل دو بجے بذریعہ لانچ کھرکوٹ کے اس مقام پر پہنچے جہاں مجاورین نے بابا صاحبؒ کے تابوت کو دفن کیا تھا“

مجاورین درگاہ اور ان کی پشت پناہی کرنے والے تنظیم کے ہر اقدام سے باخبر تھے لیکن ان کی یہ خوش فہمی تھی کہ تنظیم کے اراکین یکم اگست کے بعد ہی آئیں گے چنانچہ ان لوگوں نے یکم اگست کو اسلحہ کے ساتھ اس مقام تک پہنچنے کا منصوبہ بنا رکھا تھا جہاں بابا سجاولؒ کا تابوت مدفون تھا لیکن ان کی توقع کے خلاف تنظیم کے اراکین 31 جولائی 1974ء کو ان کی بے خبری میں وہاں پہنچ گئے پولیس اور تنظیم کے اراکین کو وہاں دیکھ کر مجاورین پہلے حیرت زدہ ہوئے پھر کچھ اپنے مددگاروں کو بلانے کے لئے ادھر ادھر دوڑے اور کچھ اس جگہ پہنچ گئے جہاں تابوت دفن تھا اور تنظیم کے کارکنوں کو قبر کھولنے سے روکنے لگے تنظیم کے کارکن ڈھائی تین سو کی تعداد میں تھے وہ انہیں سزا دینا چاہتے تھے بڑی مشکل سے روکا گیا اے سی نے مجاورین سے کہا کہ وہ حکام بالا کے حکم کے تحت بابا صاحبؒ کا تابوت ہر قیمت پر یہاں سے لے جائیں گے اگر اس کے سوا ان کی کوئی اور شرط ہے تو وہ بتائیں مجاورین نے جب دیکھا کہ تابوت ہر قیمت پر اور ہر حالت میں یہاں سے جائے گا تو انہوں نے کہا کہ بابا صاحبؒ کا جہاں مزار بنے گا اس کے ساتھ ہم سب مجاورین کو مکانات بنانے کے لئے جگہ اور بدستور مجاورین درگاہ کو رہنے کے لئے تحریر چاہیے اور یہ تحریر تنظیم الاعوان ہزارہ کی طرف سے نہیں بلکہ خوانین شہلیہ کی طرف سے ہو تو ہم بامر مجبوری خاموشی اختیار کرلیں گے خوانین شہلیہ کے بیٹوں نے جو وہاں موجود تھے یہ تحریر دی۔

حضرت بابا سجاولؒ کا جسد خاکی کا تابوت تنظیم الاعوان ہزارہ کے سپرد ہونا:

مجاورین کو خوانین شہلیہ کی طرف سے تحریری طور پر جگہ دیے جانے کے بعد مجاورین تابوت تنظیم الاعوان ہزارہ کے حوالہ کرنے پر راضی ہوئے۔ اس کے بعد قبر کھولی گئی تابوت نکالا گیا اور تنظیم کے اراکین نے کندھوں پر اٹھایا“ عاشق کا جنازہ ہے ذرہ دھوم سے نکلے۔ حضرت بابا سجاولؒ کا تابوت کلمہ طیبہ کے وجد آفرین ورد کرتے ہوئے ہزارہ کے علاوہ پورے پاکستان سے آئے ہوئے اعوانوں اور دیگر برادریوں کے افراد نے اپنے ہاتھوں پر اٹھایا ہوا تھا تھپلہ میں حضرت بابا سجاولؒ

کے تابوت کے استقبال کے لئے ایک اور بڑا جلوس موجود تھا جس پر جولائی کی جھلسا دینے والی آفتابی آتشین کرنوں کو روکنے کے لئے ابر کا وہ ایک ٹکڑا ہمراہ تھا شاید اسے بھی دعوت دی گئی تھی تابوت ٹرک پر رکھ دیا گیا مگر بابا سجاولؒ کے عقیدت مند آہستہ خرام کے حکم پر عمل کرتے ہوئے دھیرے دھیرے شہلیہ (سجاول شریف) کی طرف بڑھنے لگے اور جب نصف شب کو بابا سجاولؒ کی بارات سجاول شریف پہنچی تو سجاول شریف کے بیٹے اور بیٹیوں نے اس دولہا کو گیت گا کر اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ کے ورد کے ساتھ نظریں جھکا کر اور آنکھیں بچھا کر استقبال کیا آج شہلیہ (سجاول شریف) کو یہ سعادت حاصل ہو رہی تھی کہ حرا، کے چاند کا ایک ستارہ اس سرزمین پر اتر رہا تھا اللہ کی رحمتیں اور برکتیں سرزمین سجاول شریف کے مقدر میں لکھی جا چکی تھیں۔ مفتی محمد ادریس مزید لکھتے ہیں ”اورنگ زیب جو اس وقت روزنامہ تعمیر راولپنڈی میں تھے رات کو سجاول شریف پہنچ گئے انہوں نے مرکزی تنظیم الاعوان کے علاوہ دوسری اعوان شخصیات کو بھی بابا سجاولؒ کے جسد خاکی کو سجاول شریف لانے کی اطلاع دے دی۔ سجاول شریف میں تنظیم الاعوان کے اراکین کی ایک میٹنگ ہوئی قرار پایا کہ دوسری نماز جنازہ دو بجے ہو اس وقت تک قبر کھودنے کا کام مکمل ہو جائے۔ سجاول شریف میں تنظیم الاعوان نے مسجد، کنواں، مسافر خانے اور چوکیدار کے رہنے کے لئے کمرے تعمیر کر ڈالے تھے رات بھر تابوت مسجد میں رکھا رہا۔ ہزاروں مرد و خواتین آئے تابوت کو عقیدت کے ساتھ دیکھتے سلام کرتے اور قرآن خوانی و ذکر الٰہی میں مشغول ہو جاتے۔

حضرت بابا سجاولؒ کی نماز جنازہ ثانی کی ادائیگی:

اعوان مشائخ عظام کے ص 184 و ملک اورنگزیب اعوان ساکن برٹ مانسہرہ حال چیف ایڈیٹر ماہنامہ اعوان انٹرنیشنل اسلام آباد کے مطابق 02 اگست 1974ء کو جمعۃ المبارک کا دن تھا اور دو بجے بعد از نماز جمعہ جنازہ ہونا تھا لیکن جنازے میں شرکت کے لئے طلوع آفتاب سے قبل لوگ جوق در جوق آنے لگے دس بجے تک مسجد اور اس کے باہر دور دور تک لوگ ہی لوگ نظر آنے لگے تنظیم نے شامیانوں کا انتظام کیا تھا لیکن اتنے بڑے ہجوم کے سامنے وہ انتظام بہت کم تھا دس بجے سے راقم (ملک اورنگزیب)، سرفراز خان مرحوم اور ملک غلام ربانی مرحوم بار بار حاضرین سے خطاب کرتے رہے دو بجے نماز جمعہ ادا کی گئی۔ اندازے کے مطابق جنازے میں اسی ہزار سے لیکر ایک لاکھ افراد نے شرکت کی تھی جنازے کے بعد ہجوم تابوت کے دیدار کے لئے پروانہ وار ٹوٹ پڑے لیکن منتظمین نے عقیدت مندوں سے کہا کہ وہ اپنی اپنی جگہ پر کھڑے رہیں تابوت لوگوں کے درمیان پھرایا جائے گا اور یوں تابوت زائرین اور عقیدت مندوں کے پاس لے جایا گیا اور اس کی تدفین ثانی عمل میں آئی۔

مرجع خلائق کے صفحہ 6 پر درج ہے ”جنازے کا وقت ہوا تو سوال اٹھا کہ نماز کی امامت کون کرے گا؟ اس اثناء میں ”سید عمران شاہ لسان والا“ وہاں آپہنچے تو لوگوں نے کہا پیرزادہ ہے یہی امامت کریں۔ سید عمران شاہ نے کہا کہ شریعت کے مطابق میت دیکھ کر وہ جنازہ پڑھائیں گے۔ چنانچہ میت کا دیدار کرکے اعلان کردیا کہ شریعت کا حکم پورا ہو گیا ہے لہذا جنازہ پڑھنے کی تیاری کریں اس موقع پر کچھ شر پسند عناصر نے شور مچایا کہ یہ پیر سجالف قادری (بابا سجاول علوی قادریؒ) نہیں ہیں اس موقع پر مفتی ادریس ایڈووکیٹ نے قرآن سے مسئلہ واضح کیا اور کہا کہ 562 برس کے بعد حضرت کو نکالا گیا ہے تو 563 برس کی عمر کا شخص آئے اور دیدار کرلے اور لوگوں کو بتائے کہ یہی پیر سجالف قادری ہیں۔۔۔۔! اس مسکت دلیل پر ہر طرف سناٹا چھا گیا اور پھر لاکھوں افراد نے حضرت کا جنازہ پڑھا اور انہیں سپرد خاک کیا“۔

مزار ثانی کی تعمیر کے لئے تنظیم الاعوان ہزارہ کی کراچی میں مقیم بابا صاحبؒ کے عقیدت مندوں سے اپیل:

حضرات گرامی! آپ خوب جانتے ہیں کہ اولیائے کرام میں ایک بڑی ہستی شیخ الشیوخ مادرزاد ولی کامل آسمان تصوف کے شہباز اور بحر حقیقت کے شناور حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ کی ہے آپ کے مرد خدا ہونے کی دلیل یہ ہے کہ آپ کے وصال کے پانچ صدیوں بعد جب تربیلہ ڈیم سے آپؒ کے مزار کے متاثر ہونے کا خدشہ پیدا ہو گیا تو پاکستان بھر کے عقیدت مندوں نے آپؒ کے مزار کو ڈیم کی دستبرد سے بچانے کا عہد کرلیا اور پھر 23 جولائی 1974ء

جب کہ تربیلہ ڈیم کا پانی آپؒ کے مزار کے بیرونی احاطہ میں داخل ہو چکا تھا۔ آپؒ کی قبر کو کھولا گیا تا کہ جسد مبارک کو دوسری جگہ منتقل کیا جائے (جہاں اس مقصد کے لئے خوانین شہلیہ نے 100 کنال قطعہ زمین دیا تھا) آپؒ کا جسد مبارک بالکل صحیح حالت میں قرآن شریف کی آیت شریفہ ''ان اولیاء اللہ ولہ خوف علیھم ولایحزنون'' کے مصداق بنا ہوا تھا۔ یقیناً خدا کے بندوں کی کرامت کا یہ ثبوت ہے خدا کے فضل و کرم سے حضرت بابا صاحبؒ کے عقیدت مندوں نے گزشتہ آٹھ سال کی مسلسل جدوجہد کے بعد کئی مشکلات پر قابو پا کر حضرت بابا سجاولؒ کے جسد مبارک کو کھر کوٹ (ہزارہ) تربیلہ ڈیم سے مانسہرہ کے قریب شہلیہ کے مقام پر منتقل کر لیا ہے۔ یہ منتقلی 02 اگست 1974ء میں مکمل ہوئی جس کی مکمل رپورٹ آپ اخبارات میں پڑھ چکے ہیں اور اکثر و بیشتر حضرات نے اس تقریب کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ چند برس قبل جب تنظیم الاعوان ہزارہ نے کراچی کے بسنے والے اپنے بھائیوں سے امداد کی اپیل کی تو ملک غلام سرور صاحب، عبدالوہاب صاحب، ملک محمد معروف صاحب، ملک محمد خواص صاحب، خیر علی صاحب، حیدر زمان صاحب و محمد سرور صاحب و دیگر حضرات نے کراچی کے کونے کونے میں آباد حضرت بابا سجاولؒ کے عقیدت مندوں سے رابطہ قائم کر کے ان سے گرانقدر عطیات لے کر مبلغ چھ ہزار روپے کی جستی چادریں -/1700 روپے بذریعہ بنک ڈرافٹ اور -/935 روپے دستی بذریعہ ملک خواص خان ارسال فرما کر اپنے مکمل تعاون کا ثبوت دیا تھا۔ حضرات گرامی اتنے بڑے منصوبے کو قوم کی امنگوں کا مظہر بنانے کے لئے بہت بڑی رقم اور جدوجہد کی ضرورت ہے چنانچہ تنظیم الاعوان ہزارہ نے اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کرتے ہوئے تنظیم الاعوان ہزارہ کے جنرل سیکرٹری ملک غلام ربانی جو ٹرسٹ بابا سجاول کے بھی جنرل سیکرٹری ہیں کو آپ حضرات کے پاس کراچی بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے ہمیں امید ہے کہ آپ حضرات اس کار خیر میں خدا کے دیے ہوئے مال میں سے دل کھول کر عطیات دیں گے تا کہ دینی درسگاہ اور دوسرے رفاعی ادارے حضرت بابا سجاولؒ کے مزار کے پاس قائم ہو سکیں ہمیں امید ہے کہ آپ حضرات کے بھرپور تعاون سے منصوبے کے مطابق زائرین کے لئے قیام گاہیں، دینی درس گاہ اور لائبریری کا قیام قلیل عرصہ میں پائیہ تکمیل کو پہنچ جائے گا انشاءاللہ۔

مزار ثانی سجاول شریف شہلیہ مانسہرہ:

تحریک منتقلی مزار کمیٹی کی کوششوں سے سجاول شریف شہلیہ مانسہرہ میں حضرت بابا سجاولؒ کا سبز گنبد والا خوبصورت مزار مرجع خاص و عام ہے۔ دربار کے قریب وسیع و عریض مسجد اور زائرین کے لیے مسافر خانے بھی تعمیر کیے گئے ہیں۔ جبکہ پانی کے لیے ایک کنواں بھی موجود ہے اس پر بجلی کی موٹر لگی ہوئی ہے جس سے زائرین اور دیگر نمازیوں کو سہولت میسر ہے۔ یہاں پر یہ ذکر کیا جانا ضروری ہے کہ خانان شہلیہ (جو بابا سجاول ہی کی اولاد سے ہیں) نے 100 کنال اراضی مزار کے نام وقف کیے جانے کا اعلان کیا تھا لیکن وہ نہ ہو سکی ورنہ آج تحریک منتقلی مزار کمیٹی کے منصوبے کے مطابق حضرت بابا سجاولؒ کمپلیکس تعمیر ہو چکا ہوتا اور منصوبہ کے مطابق پاکستان بھر کے اعوانوں کے لیے اعوان اکیڈمی بھی تعمیر ہو چکی ہوتی مگر ایسا نہ ہو سکا۔

حضرت بابا سجاولؒ کی کرامات منتقلی مزار کا تذکرہ اور حوالہ جات:

1۔ بیان کیا جاتا ہے کہ لگام نوکوٹ تحصیل مانسہرہ سے چالیس پچاس میل دور کھر کوٹ تحصیل ہری پور کے ایک درخت پر جا اٹکی۔ لگام بہت خوبصورت تھی جو بھی اسے لینے درخت پر چڑھتا وہ سانپ بن جاتی اتنے میں بابا سجاول کا قافلہ وہاں پہنچ گیا۔ بابا جی لگام لینے درخت پر چڑھے تو لوگوں نے شور مچایا بابا جی مت لو یہ سانپ بن جاتی ہے بابا جی نے فرمایا میں اس کا مالک ہوں لگام لے لی علاقہ میں چرچا ہوا بابا جی ولی اللہ ہیں۔ کھر کوٹ آ پہنچے اور اسی درخت کے نیچے ڈیرہ ڈالا جہاں آپ 52 سال تک قیام پذیر رہے اس کے بعد 102 سال کی عمر میں داعی اجل کو لبیک کہا آپ کی تدفین کھر کوٹ ہی میں ہوئی اور مزار مبارک اوّل کھر کوٹ میں تھا۔ اور اب سجاول شریف ہے۔

2۔ سکھوں نے اپنے دور میں عقیدت کی بناء پر آپ کی قبر کے اردگرد حصار قائم کیا کہتے ہیں کہ آپ کے مزار کے بالمقابل سکھ ایک گڑھی (چھوٹا قعلہ) تعمیر کر رہے تھے وہ پتھر آپ کے مزار کی چار دیواری سے اٹھا کر لے گئے کہا جاتا ہے کہ دن بھر گڑھی کی دیواریں اٹھائی جاتیں اور رات کو گر پڑتیں آخر حضرت کے عقیدت مندوں نے بتایا کہ جب تک مزار سے لائے ہوئے پتھر واپس جگہ پر نہ پہنچیں گے اس وقت تک گڑھی نہیں بن سکتی سکھوں نے وہ پتھر واپس پہنچائے تو گڑھی تعمیر ہوئی۔

3۔ سکھوں ہی کے دور میں جب دریائے سندھ میں طغیانی آئی تو سکھوں اور دوسرے لوگوں نے آپ کے مزار کی چار دیواری میں پناہ لی اور وہ بچ گئے۔

4۔ زیارت کے مجاور بیان کرتے ہیں کہ جن مال مویشوں کو پیلا کی مرض ہو وہاں سے لوگ لکڑی کا کھونٹا لے جاتے ہیں اور بیما جانور کو اس سے باندھتے ہیں تو ایسے جانور کو بحکم خدا مرض سے شفامل جاتی ہے۔

5۔ ہر جمعرات و جمعہ کو دور دراز مقامات سے بڑی تعداد میں عقیدت مند مزار پر حاضری دیتے ہیں اور نذر و نیاز و شکرانے ساتھ لے جاتے ہیں حضرت بابا سجاولؒ کی قبر پر ''اولاد نرینہ'' اور مائی صاحبہ (حضرت چاند بی بی) والدہ حضرت بابا سجاولؒ کی قبر واقع چندور پر گلے کی مہلک بیماری ''ہجیروں'' وغیرہ کی صحت یابی کی مجرب روایات رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ ٹھیک اور راس آئی ہیں واللہ اعلم بالصواب (بحوالہ تحقیق الاعوان ص 270)۔

6۔ حاجی ملک میر افضل اعوان سابق ناظم یونین کونسل پاوا لکھتے ہیں کہ بابا سجاول کی اولاد کے اندر ایک رواج ہے کہ ہر سال بابا سجاول کا عرس ہوا کرتا ہے۔ ہری پور، ایبٹ آباد، مانسہرہ میں اپنے اپنے گھروں میں تمام لوگ باوضو ہو کر اہتمام کے ساتھ انفرادی طور پر حسب توفیق عرس (سوچ) کے موقع پر کھانا پکا کر غرباء میں تقسیم کرتے ہیں۔ آنکھوں دیکھا واقع بیان کرتا چلوں کہ ہمارے گاؤں کا کوٹ واقع ایبٹ آباد ایک دفعہ غالباً 1948ء ایک شاہ صاحب ڈسپنسر ہمارے ہاں رہائش پذیر تھا اور بابا سجاول کی سوچ (عرس) کا دن آ گیا ہمارے بزرگوں نے شاہ صاحب کو بتایا کہ آج رات ہمارے بابا جی کی سوچ کا دن ہے۔ رات کو چار پائی الٹی کر کے سونا ہے تو شاہ صاحب نے فرمایا بابا جی آپ کے بزرگ ہیں میں خاندان سادات سے ہوں رات کو سو گئے۔ دو دفعہ زمین پر گر گئے اور فوت ہو گئے قبر کا کوٹ میں ہے اصل رہائش کا پتہ نہ تھا ان کی کرامت اب بھی موجود ہے۔

7۔ منتقلی مزار کے وقت آپ کی بہت سی کرامات کے ساتھ یہ بھی دیکھا گیا کہ جن با اختیار انتظامیہ کے لوگوں یا واپڈا والوں نے مزار کی منتقلی میں رکاوٹیں ڈالی اور سستی و کاہلی سے کام لیا جس کی وجہ سے تنظیم الاعوان کو بند قبر اٹھانے کی جگہ قبر کو کھولنا پڑا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے مواخذہ سے نہ بچ سکے ان کی قسمت میں رسوائی اور ذلت آئی علاوہ ازیں بابا صاحب کی ایک بندوق اور گھوڑوں کی لگام اب بھی شادم خان کی اولاد کے پاس موضع تھاتھی احمد خان کے ملک فرمان کے گھر موجود ہے جو باعث خیر و برکت و جملہ امراض کے لئے اکثیر بیان کی جاتی ہے۔

8۔ ملک محمد عظیم ناشاد آف ہڑیالہ غازی کوٹ مانسہرہ ایک روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک دفعہ سیر نامی شخص نے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ حضرت بابا سجاولؒ کا مال مویشی (بیل وغیرہ) چرا کر لے گیا تو حضرت بابا صاحب نے بابا دراب کو حکم دیا کہ نوبت (ڈھول) بجاؤ تا کہ لوگوں کو اطلاع ہو۔ بابا درابؒ نے عرض کی نوبت کہاں سے لاؤں؟ تو بابا جی نے فرمایا کہ سیاہ پتھر ہی بجاؤ یہ بجے گا۔ حضرت بابا سجاولؒ کی کرامت سے یہ پتھر مثل نوبت (ڈھول) بجنے لگا۔ اس طرح وہ لوگ چرایا ہوا مال مویشی چھوڑ کر بھاگ گئے۔ لیکن بھاگتے ہوئے ایک بیل ذبح کر گئے۔ بابا سجاولؒ نے اس موقع پر بار (دعا) کر کے ذبح کیا ہوا بیل (سانڈ) غربا میں تقسیم کر دیا۔

حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ مصنفین، مولفین و محققین کی نظر میں

1۔ بحرالجمان تالیف سید محبوب شاہ داتا مانسہرہ جو 1917ء میں شائع ہوئی کے صفحہ 135 پر حضرت بابا سجاول علوی قادری کا شجرہ نسب اور ان کی اولاد شہلیہ کا شجرہ نسب شائع کیا ہے جس کے مطابق حضرت بابا سجاول کا شجرہ نسب قطب شاہ بابا از اولاد حضرت ابوالقاسم امام حنیف بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ درج ہے۔

2۔ تاریخ اقوام پونچھ (سن اشاعت 1935) کے مولف مشہور کشمیری مورخ محمد الدین فوق نے ص 625 تا 644 تک اعوانان سنگولہ وغیرہ کے عنوان سے ص 631 پر لکھتے ہیں کہ سادم خان بن سجاول خان علاقہ پکھلی (ہزارہ) سے پونچھ کی حدود میں داخل ہوتے ہیں جن کو سنگولہ کے حنفیہ اعوانوں کے قول کے مطابق آج چار سو سال سے کچھ زیادہ عرصہ گذر چکا ہے۔ فوق نے اعوانان قطب شاہی از اولاد محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد جو حضرت بابا سجاولؒ کی اولاد سے سنگولہ وغیرہ میں آباد ہے تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔

3۔ تحقیق الاعوان (1966) کے مصنف محمد خواص خان گولڑہ ص 265 پر لکھتے ہیں نام ان کا سجاول سے سجالف مشہور ہو گیا۔ سجالف اور سجاول ایک ہی نام ہے تاریخ اقوام پونچھ میں سجاول خان بھی پایا جاتا ہے اور یہ خان کا لقب ہمارے ملک میں اکثر صاحب جائداد و ثروت کے لئے عام مستعمل ہو گیا ہے۔ بابا سجاولؒ مزمل علی کلگان پسر قطب شاہ کی اولاد سے ہیں ان کا شجرہ نسب یوں پرانے نسب نامے میں ملتا ہے۔ سجاولؒ کھر کوٹ بن بہیا پا (بہیو، بہو، پیو شاہ) بن بابا مہی پال (مہتاب، مہیا) بن بابا کالے (کالا) بن بابا کامل بن سینہ شاہ (حسین، سانس) بن قلیل شاہ (کلی) بن کلگان شاہ (مزمل علی کلگان) بن بابا قطب شاہ" مولف مذکور نے 265 تا 274 پر بابا سجاولؒ، ان کے مزار اوّل اور اولاد کے حالات تفصیل سے درج کیے ہیں جن کا ذکر قبل ازیں کیا جا چکا ہے۔

4۔ محمد خواص خان گولڑہ "روئیداد مجاہدین ہند" میں رقمطراز ہیں "نوابان و سرداران تناول کے مزارات: بابا سجاولؒ کا مزار تربیلہ میں پانی بھرنے سے پہلے نکال دیا تھا۔ دوسرے نوابان تناول کے مزارات انب کے مدفن سے نکال کر شیر گڑھ (بالائی تناول) میں منتقل کر دیے تھے۔ فرق صرف یہ ہو کہ بابا سجاولؒ کا مزار پانی بھرنے سے پہلے نکال لیا تھا۔ اور جب تربیلہ ڈیم کی کسی سرنگ میں نقص وارد ہونے کے باعث ڈیم کو خالی کیا گیا تو انب سے دوسرے مرحومین بھی بعد غرقابی کے نکال لائے۔ جن کے مزار منتقل کئے گئے ان میں چند کے نام یہ ہیں۔ سردار پائندہ خان، جہانداد خان بن پائندہ خان، نواب محمد اکرم خان اور سردار خانیز مان خان وغیرہ"

5۔ ہفت روزہ نشیمن ایبٹ آباد چیف ایڈیٹر ملک غلام ربانی اعوان 8 جولائی 1986:

ملک غلام ربانی اعوان بانی سیکرٹری جنرل تنظیم الاعوان پاکستان رقمطراز ہیں:۔ "تنظیم الاعوان ہزارہ ڈویثرن کی جنرل کونسل نے کثرت رائے سے بذریعہ ووٹ 31 دسمبر 1968ء کو یہ فیصلہ کیا کہ مزار بابا سجاولؒ شہلیہ کے مقام پر منتقل ہو گا جہاں پر شہلیہ کے خوانین برادر 100 کنال کی زمین عطیہ دیں گے تو تنظیم الاعوان نے یہ منصوبہ بنایا کہ جہاں بابا صاحبؒ کا مزار منتقل ہو گا اس جگہ کا نام سجاول شریف ہو گا وہاں مزار کے ساتھ ایک ماڈل اقامتی ہائی سکول، ایک اعلیٰ دینی درسگاہ، ایک عظیم الیشان مسجد، ایک معیاری ڈسپنسری ایک بلند پایہ لائبریری، ایک بڑا اعوان ہال اور متعدد فنی ادارے تعمیر کئے جائیں گے جو نئی نسل کو فنون کی تربیت دیں گے شہلیہ میں تنظیم نے عطیہ دینے والے خوانین سے زمین کی نشاندہی کرائی اور اس مقام کا نام سجاول شریف رکھ کر کام شروع کر دیا۔ سب سے پہلے چٹیل پر ہزاروں روپے کے اخراجات سے ایک کنواں تعمیر کیا تا کہ پانی کی خاطر خواہ فراہمی ہو پھر ایک عظیم مسجد تعمیر کی جس میں بیک وقت سینکڑوں افراد نماز ادا کر سکتے ہیں مسجد کے پاس زائرین کے لئے مسافر خانہ بنائے سجاول شریف میں گورنمنٹ سے دو پرائمری اسکول ایک لڑکوں اور ایک لڑکیوں کے لئے منظور کرایا پھر ماہر اہل فن سے مزار کے لئے نقشہ بنوایا اور مزار کی بنیادیں تیار

کرائیں۔ جناب عبدالعزیز خان نے 23 کنال اراضی مزار کے نام کی ان کے دوسرے بھائی عزیز محمد نے جو آج کل مزار کے محافظ ہیں اور جن کی ملکیت پر مزار منتقل ہوا ان کا کہنا ہے کہ ان کا سب کچھ بابا صاحب کا ہے اور وہ ان کی اولاد ہونے کے ناطے اپنی تمام جائیداد بابا صاحب کے نام بطور ٹرسٹ انتقال کروانے کے لئے تیار ہیں بشرطیکہ اس زمین پر تنظیم الاعوان ہزارہ ڈویثرن کے فیصلہ کے مطابق مسجد، اسکول، ڈسپنسری، مسافر خانے اور دیگر رفاعی ادارے تعمیر کروانے کے لئے تنظیم مالی امداد کرے۔ اس وقت مزار شریف کی دیکھ بھال اور تمام انتظامات عزیز محمد کی سرپرستی میں انجام دیئے جا رہے ہیں تاہم مزار کی آمدنی کا حساب کتاب بھی انہی کے پاس رہتا ہے جس کی وجہ سے تنظیم الاعوان ہزارہ ڈویثرن کے کچھ عہدیداروں کا خیال ہے کہ اس حساب کا آڈٹ ہونا چاہیے اور اس آمدنی سے دیگر رفاعی ادارے تعمیر ہونے چاہییں۔ اعوانان ہزارہ ڈویثرن و آزاد کشمیر کو مزار کی آمدنی و اخراجات اور دیگر معاملات کے بارے میں مل بیٹھ کر سوچنا ہو گا تا کہ ہزارہ و آزاد کشمیر کی اکثر برادریوں کے جد امجد کے مزار کی بہتر انداز میں دیکھ بھال ہو سکے اور فیضان کا یہ سرچشمہ تا دیر جاری و ساری رہ سکے۔"

اعوان شخصیات ہزارہ کے مولف محمد عظیم ناشاد اعوان کے مطابق ملک غلام ربانی اعوان کی پیدائش 1920ء میں موضع کا کوٹ تناول پائیں علاقہ شیروان میں ہوئی۔ بعض کتب میں 1918ء بھی لکھی ہے۔ حضرت بابا سجاول علوی قادری کے پوتے بابا دمی خان کے نام کی شہرت کی وجہ سے ان کی اولاد دمی آل کہلاتی ہے ابتدائی تعلیم مڈل تک شیروان سکول میں حاصل کی اس کے بعد اپنے والد کے ساتھ بمبئی چلے گئے اور وہاں انجمن اسلامیہ ہائی سکول سے میٹرک کیا۔ بمبئی کا شہر رومانی شہر ہے۔ وہاں پر ان کو افسانوں اور ناولوں کے مطالعہ کا شوق ہوا۔ وہاں کی مختلف لائبریریوں میں جاتے رہے اور اپنے شوق کی تسکین کا سامان ڈھونڈتے رہے۔ ادبی انجمنوں کے اجلاسوں اور مشاعروں کی محفلوں میں حاضر ہوتے رہے اس دوران مختلف ملازمتیں بھی کیں۔ ملک غلام ربانی 1947ء میں وطن واپس آئے اور فارسی فاضل کا امتحان یونیورسٹی سے اعلی نمبروں کے ساتھ پاس کیا اور یونیورسٹی میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔ اس کے بعد اُردو فاضل کا امتحان فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا۔ یہ امتحانات پاس کرنے کے بعد آپ محکمہ تعلیم سرحد میں مشرقی علوم کے مدرس ہو گئے اور 25 سالوں تک محکمہ تعلیم میں درس و تدریس کے بعد ریٹائرڈ ہو گئے۔

آپ چونکہ فطری طور پر ادب سے گہرا لگاؤ رکھتے تھے۔ ادبی تقریبات میں شرکت کرنا آپ کا معمول تھا اکثر ادبی تقریبات میں شریک ہو کر پر مغز اور معنی خیز تقاریر کرتے اور اپنے تجربات پیش کرتے۔ اس ذوق و شوق کی وجہ سے آپ نے ایبٹ آباد سے 1972ء میں ہفت روزہ "نشیمن" کا اجراء کیا۔ اپنے محدود وسائل کے باوجود موصوف نے تادم مرگ اس اخبار کو جاری رکھا۔ "جمہور" کی طرح ملک صاحب کا یہ پرچہ بھی اردو اور ہندکو ادب کی آبیاری میں پیش پیش رہا۔ ملک غلام ربانی محبت اور شفقت کا پیکر تھے۔ نوجوان نسل خصوصاً طلبہ کی حوصلہ افزائی فرماتے اور ان کی تحریریں نہایت خوشدلی کے ساتھ "نشمین" میں شائع کرتے۔ آپ کی وفات کے بعد مشہور صحافی میر محمد اعوان اس اخبار کا اجراء کرتے رہے۔ ہزارہ کے ادب میں "جمہور" اور "نشیمن" کا کردار مثالی رہا۔ تنظیم الاعوان کے بانی جنرل سیکرٹری تھے اور تاحیات اس عہدے پر فائز رہے۔ حضرت بابا سجاولؒ کے مزار کی منتقلی کے لیے قائم کی گئی تحریک منتقلی مزار کمیٹی کے سیکرٹری تھے اس سلسلہ میں آپ نے ملک بھر کے طوفانی دورے کیے جن میں سنگولہ کا دورہ بھی قابل ذکر ہے اور منتقلی مزار تک چین سے نہ بیٹھے۔ 1974ء سنگولہ کا دورہ کیا اور تنظیم الاعوان کا قیام عمل میں لایا وہ تاریخ ساز جلسہ محمد کریمؒ خان اعوان مولف تحقیق الانساب و تاریخ قطب شاہی علوی اعوان کے مکان کی چھت واقع بیرموں سنگولہ راولاکوٹ میں منعقد ہوا تھا۔ آپ نہایت ہی حلیم الطبع، نیک سیرت، دوراندیش، مدبر و معروف تجزیہ نگار و مشہور و معروف صحافی تھے بطور سیکرٹری جنرل تنظیم الاعوان اور سیکرٹری مزار کمیٹی کے فرائض اتنی عمدگی سے سرانجام دیے کہ کسی کو آپ پر انگلی اٹھانے کی جراءت نہ ہوئی۔ نہایت ہی دیانتداری سے تمام فرائض سرانجام دیے آمدن و خرچ کا باقاعدہ حساب کتاب رکھا جس کا ریکارڈ آج بھی موجود ہے۔

قبیلہ نے آپ کو بابائے قوم کا خطاب دیا۔قوم آپ جیسے عظیم رہنما پر تاحیات فخر کرتی رہے گی۔آپ کا شجرہ نسب یہ ہے:۔ ’’ملک غلام ربانی اعوان بن محمد زمان بن حسن علی بن محبّ اللہ بن زمرد خان بن ماندار خان بن خیر اللہ بن برخودار بن تاوزار بن قدیم خان بن رحم خان بن اچھڑ بن دم خان (دمی آل) بن نیل بابا بن حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ‘‘۔واضع ہو کہ تحریک منتقلی مزار کمیٹی حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ کو بابا صاحب کے مزار کی منتقلی کے بعد تنظیم الاعوان ہزارہ اور بعد میں تنظیم الاعوان پاکستان کے نام سے منسوب کیا گیا اور ملک کرم بخش اعوان تنظیم الاعوان پاکستان کے بانی صدر اور ملک غلام ربانی اعوان اس کے بانی جنرل سیکرٹری منتخب ہوئے اور دونوں رہنما تاحیات اس عہدہ پر متمکن رہے۔

6۔ تاریخ علوی اعوان مشہور بہ اعوان تاریخ کے آئینے میں کے مصنف محبت حسین اعوان ایڈیشن 1999ء کے ص 541 پر رقمطراز ہیں ’’حضرت بابا سجاولؒ: اس پیدائشی ولی کا نام حضرت بابا سجاولؒ ہے۔انہی کے نام کو کثرت استعمال سے بابا سجالف بھی کہتے ہیں۔بابا سجاولؒ قطب شاہ کے ایک معروف بیٹے مزمل علی کلگان کی اولاد سے ہیں اور سات پشتوں کے بعد آپؒ کا شجرہ نسب قطب شاہ تک پہنچتا ہے۔جس طرح یہ اپنے انساب کے لحاظ سے نجیب الطرفین ہیں اسی طرح انہیں اللہ تعالیٰ نے اولاد میں بھی برکت دی۔کھیال اور شدوال (سادو آل) اعوان بابا سجاول کی اولاد کے ہی نام ہیں۔بابا سجاولؒ کے والد کا اصل وطن اعوان کاری تھا اور انہوں نے شادی بھی وہاں کے ایک اعوان گھرانے سے کی تھی‘‘۔جناب محبت حسین اعوان نے تاریخ ہذا میں حضرت بابا سجاولؒ کے مکمل شجرہ نسب ان کی اولاد کے شجرہائے نسب تفصیل سے درج کیے ہیں۔

7۔ **اعوان مشائخ عظام تالیف محبت حسین اعوان:**

اعوان مشائخ عظام کے مصنف محبت حسین اعوان ص 168 پر لکھتے ہیں ’’حضرت بابا سجاولؒ کے والد ان کی پیدائش سے قبل ہی شہید ہو چکے تھے اور بعد کے حالات نے چاند بی بی (بی بی چنن جان) کو اعوان کاری سے تناول ہزارہ موضع چندور کی طرف ہجرت پر مجبور کیا گویا یہ در یتیم ایک پیدائشی ولی تھا وہاں اس نے ہجرت کی سنت بھی اپنی پیدائش سے قبل ہی ادا کی۔اس کو پیدائش سے قبل ہی اپنے اہل خاندان اور ہم وطنوں نے قبول نہ کیا مگر کسی کو کیا معلوم تھا کہ اللہ کا یہ برگزیدہ بندہ سرزمین ہزارہ کی گود میں جنم لے گا اور اسی دھرتی کی مست ہواؤں اور پاکیزہ فضاؤں میں پروان چڑھے گا۔واہ رے تقدیر اعوان کاری جس نے مجتہدین، محدثین اور اسلام علوم وافکار کے ماہرین اپنی گودی میں کھلائے انہیں پروان چڑھایا اور وہ آفتاب جہاں تاب بن کر عالم اسلام کے علمی افق پر ابھرے مگر بابا سجاولؒ کے لئے یہی دھرتی کانٹوں کی سیج بن گئی اور انہوں نے شکم مادر ہی میں ہجرت کا فیصلہ کر لیا اور پھر بہت جلد ہزارہ کے لوگوں نے یہ بھی دیکھ لیا کہ اللہ کی رحمتوں اور برکتوں کے خزینے ان پر کھل گئے یہ روایت تو ہزارہ کے بچے بچے کی زبان زد عام ہے‘‘ جناب محبت حسین اعوان نے کتاب ہذا کے ص 162 تا 187 پر حضرت بابا سجاولؒ اور منتقلی مزار کی روئیداد تفصیل سے درج کی ہے جو کتاب ہذا میں شامل ہے۔

8۔ تاریخ ہزارہ کے مصنف ڈاکٹر شیر بہادر پنی ص 419 پر اقطاب اعوان کے حوالہ سے رقمطراز ہیں ’’اس قوم میں بڑے بڑے اولیاء اللہ ہوئے ہیں ہزارہ میں بابا سجاولؒ نامور بزرگ گزرے ہیں جو سیّد جلال بابا کے پکھلی فتح کرنے سے پہلے مانسہرہ (نوکوٹ) سے کھرکوٹ چلے گئے تھے جس کو چار سو سال کا عرصہ ہوتا ہے۔جن کی زیارت کھرکوٹ، ہری پور، دربند روڈ پر تھی۔تربیلہ ڈیم کی تعمیر سے یہ جگہ زیر آب آنے کی وجہ ان کے جسد مبارک کو نکال کر (02 اگست 1974) کو مانسہرہ کے نزدیک دفن کر دیا گیا اور جگہ کا نام سجاول شریف رکھا گیا‘‘۔

9۔ تاریخ اعوانان کے مولف ملک پرویز ص 156 پر لکھتے ہیں ’’بابا سجاولؒ مزمل علی کلگان پسر قطب شاہ کی اولاد میں سے ہیں۔ہزارہ کی اعوان برادری ان کی نسل واولاد سے کچھ زیادہ ہی نظر آتی ہے،کھیال، شدوال یا سادوال انہی کی اولاد میں سے ہیں۔ص 158 پر مزید لکھتے ہیں بابا سجاولؒ مزمل علی کلگان کی اولاد سے ضلع ہزارہ کے اعوان خاندان سے اونچے درجے کے اولیا اللہ شمار ہوتے ہیں آپ کی اولاد سادوال یا شدوال اعوان آزاد کشمیر ضلع

پونچھ کے علاقہ سنگولہ میں آباد ہیں۔اور بابا سجاولؒ کے بیٹے سادم خان کا مزار بھی وہیں ہے۔اس اولاد کے چند گھر ہجیرہ شہر کے قریب بھی واقع ہیں۔

11۔ تاریخ سادات وعلوی اعوان مشائخ کے مولف زین العابدین علوی ص 70 پر لکھتے ہیں ’’حضرت بابا سجاول ہزارویؒ، حضرت بہو کے ہاں پیدا ہوئے۔آپؒ کے چچا حضرت محمد داؤدؒ بھی مشہور عارف کامل ولی اللہ تھے۔کہا جاتا ہے کہ آپؒ چوہا سیدن شاہ سے نقل مکانی کر کے ہزارہ آئے۔بعض لکھتے ہیں کہ آپؒ کی اولاد آئی تھی۔آپ مزمل علی کلگان کی نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔آپؒ کی آل اولاد کشمیر اور ہزارہ میں بکثرت پائی جاتی ہے۔آپ کے ایک صاحبزادے کا مزار جن کا نام حضرت سادمؒ تھا راولاکوٹ میں موجود ہے۔اور دوسرے صاحبزادے بابا تاج گوہرؒ کا مزار ہری پور کے قریب پایا جاتا ہے۔بے شمار اولیاء اللہ، علمائے وقت اور صالحین آپؒ کی نسل میں ہوئے ہیں۔ہزارہ میں آپؒ کا مزار شہلیہ گاؤں میں موجود ہے‘‘۔

12۔ تذکرہ نوسادات قوموں کا جو کہ۔۔از حاجی اورنگزیب کے مطابق قطب اعوان اس قوم میں بڑے اولیاء اللہ پیدا ہوئے۔ہزارہ میں بابا سجاولؒ نامور بزرگ گزرے ہیں جو سیّد جلال بابا کے پکھلی فتح کرنے سے قبل نوکوٹ سے کھرکوٹ چلے گئے تھے جس کو چار سو سال کا عرصہ ہوتا ہے۔اور جن کی زیارت کھرکوٹ ہری پور دربند روڈ پر تھی۔تربیلہ ڈیم کی تعمیر سے یہ جگہ زیر آب آجانے کی وجہ سے ان کے جسد مبارک کو نکال کر 1974ء کو مانسہرہ کے قریب دفن کیا گیا اور جگہ کا نام سجاول شریف رکھا گیا۔

13۔ عظمت رفتہ کے مصنف سیّد آل رضوی تمغہ امتیاز لکھتے ہیں کہ ’’حضرت بابا سجاول علوی کا شمار نامور اولیاء کرام میں ہوتا ہے کی زندگی زہد وتقویٰ، صبر وقناعت اور وقار وسکون کا مجموعہ تھی۔وہ رضائے الٰہی کے پیکر اور عشق ومحبت کے ترجمان تھے۔آپؒ حضرت قطب شاہ جداعلیٰ اعوان قبیلہ کی آٹھویں پشت سے ہیں۔کہا جاتا ہے کہ آج سے کوئی پانچ سو سال پہلے یعنی دسویں صدی ہجری میں کوہستان نمک کے اردگرد طوائف الملوکی کے سے حالات پیدا ہو گئے۔ایک رات ایک دوسرے قبیلے کے شب خون سے آپؒ کے والد شہید ہو گئے۔بابا سجاولؒ اس وقت شکم مادر میں تھے۔آپؒ کی والدہ اپنی کنیزہ کو لے کر دریائے سندھ کی گزرگاہ کے ساتھ ساتھ ہوتی ہوئی ہزارہ کی ریاست امب دربند کے ایک گاؤں سیر مسہانہ میں پہنچ گئیں۔سیّد آل رضوی نے کرامات کا تذکرہ بھی کیا ہے۔

14۔ نسب الصالحین کے مولف حاجی جہانداد خان اعوان ص 170 پر لکھتے ہیں ’’سنگولہ کے سادو آل: حضرت عوان قطب شاہؒ کے تیسرے بیٹے مزمل علی کلگان کی چھٹی اور بعض مورخین کے نزدیک ساتویں پشت میں بہیا یا پیو کے نام کے بزرگ اعوان کاری میں رہتے تھے دونوں میاں بیوی عبادت، ریاضت، نیکی اور حسن سلوک، طہارت و پاکیزگی حقوق اللہ وحقوق العابد کی ادائیگی میں وہ کوئی لمحہ فروگذاشت نہیں کرتے تھے۔۔۔کچھ عرصہ بعد بچے کی ولادت ہوئی جو بعد میں مشہور ولی اللہ بابا سجاولؒ کے نام سے مشہور ہوئے۔۔۔بابا سجاولؒ کا بیٹا شاد المعروف سادم خان علاقہ پکھلی ہزارہ سے براستہ مظفر آباد ضلع پونچھ کے علاقہ سنگولہ پہنچے اور یہاں ہی مستقل قیام کیا۔بابا سادم خان کے دو بیٹے حمید اللہ عرف بڈھا بابا اور عبداللہ عرف کہانی بابا ہوئے۔بابا سادم خان جو ہزارہ میں شاد مشہور ہیں کی کچھ اولاد پکھلی اور مانسہرہ کے کچھ علاقوں میں آباد ہے جہاں وشدوال اعوان کہلاتے ہیں۔جبکہ سنگولہ میں سادم خان کی اولاد سادو آل مشہور ہے۔حاجی جہانداد خان اعوان نے بھی جناب محبت حسین اعوان کے حوالے سے ص 170 سے 176 تک حضرت بابا سجاولؒ اور ان کی اولاد کے حالات درج کیے ہیں۔

15۔ مرجع خلائق مرتبہ حافظ رفاقت علی حقانی نے جولائی 2003ء بمطابق جمادی الاول 1424ھ میں حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ کی اولاد سے برسین کے 77 سالہ بزرگ حاجی گل حسین اعوان بن بابا فضل دین جو بابا صاحبؒ کے جسد خاکی منتقلی کے عینی شاہد بھی ہیں کی بیان کردہ روایات کے مطابق مرتب کی گئی کے صفحہ 5 و 6 پر درج ہے ’’حضرت

پیوشاہ کی اہلیہ اس خاتون بزرگ نے ایک بچے کو جنم دیا جس کا نام ''سجالف'' رکھا گیا اسی بچے کا والدہ کے بطن میں وجود تھا جس کی باعث قدرت نے تپتے دہکتے سورج سے بچاو کے لیے بادل کی ٹکڑی بھیج دی تھی گویا بچے کو پیدائش سے قبل ہی ولایت عطا کردی گئی تھی اور اس ولایت کے آثار ظاہری کے کئی سو برس بعد بھی اپنا جلوہ دکھانے تھے۔پیر سجالف چنور(چندور ضلع ہری پور) میں رشتہ ازواج میں منتقل ہوئے عقد کے بعد آپؒ نے یہ علاقہ چھوڑ دیا جبکہ ان کی والدہ وہیں مدفون ہیں۔حضرت باباسجاولؒ کا 1412ء میں انتقال ہوا اور 562 سال بعد 1974ء میں آپؒ کے جسد مبارک کو کھرکوٹ سے شہلیہ منتقل کیا گیا۔۔جنازے کا وقت ہوا تو سوال اٹھا کہ نماز کی امامت کون کرے گا؟ اس اثناء میں ''سید عمران شاہ لسان والا'' وہاں آپہنچے تو لوگوں نے کہا پیرزادہ ہے یہی امامت کریں۔سید عمران شاہ نے کہا کہ شریعت کے مطابق میت دیکھ کر وہ جنازہ پڑھائیں گے۔چنانچہ میت کا دیدار کر کے اعلان کر دیا کہ شریعت کا حکم پورا ہو گیا ہے لہذا جنازہ پڑھنے کی تیاری کریں اس موقع پر کچھ شرپسند عناصر نے شور مچایا کہ یہ پیر سجالف قادری (باباسجاول علوی قادریؒ) نہیں ہیں اس موقع پر مفتی ادریس ایڈووکیٹ نے قرآن سے مسئلہ واضع کیا اور کہا کہ 562 برس کے بعد حضرت کو نکالا گیا ہے تو 563 برس کی عمر کا شخص آئے اور دیدار کر لے اور لوگوں کو بتائے کہ یہی پیر سجالف قادری ہیں۔۔۔۔!اس مسکت دلیل پر ہر طرف سناٹا چھا گیا اور پھر لاکھوں افراد نے حضرت کا جنازہ پڑھا اور انہیں سپرد خاک کیا'' مرجع خلائق کے مطابق باباسجاولؒ کی تاریخ وفات 1412ء درج کی ہے۔مرجع خلائق حضرت پیر سجالف قادریؒ تحقیق وترتیب حافظ رفاقت علی حقانی لکھتے ہیں حضرت پیوشاہ کی اہلیہ نے ایک بچہ جنم دیا جس کا نام سجالف رکھا۔پیر سجالف چنور (چندور ضلع ہری پور) میں رشتہ ازواج میں منتقل ہوئے عقد کے بعد آپؒ نے یہ علاقہ چھوڑ دیا جبکہ ان کی والدہ وہیں مدفون ہیں۔حضرت باباسجاولؒ کا 1412ء میں انتقال ہوا اور 562 سال بعد 1974ء میں آپؒ کے جسد مبارک کو کھرکوٹ سے شہلیہ منتقل کیا گیا۔

16۔ سرزمین ہزارہ کے حوالہ سے پروفیسر بشیر احمد سوز ماہنامہ ''پہچان ہزارہ'' شمارہ مارچ/اپریل 2004ء میں رقمطراز ہیں ''یہ میرے وطن کا وہ خوبصورت علاقہ ہے جسے ہزارہ کہتے ہیں۔یہ سرسبز میدانوں، پھلوں سے لدے ہوئے باغات، حسین وادیاں، قیمتی جنگلات، فلک بوس پہاڑوں، قدرتی چشموں، پہاڑی ندی نالوں اور زرخیز زمینوں کا علاقہ ہے۔یہ زرخیز بھی ہے اور مردم خیز بھی۔یہاں حضرت باباسجاولؒ، حضرت خواجہ گل محمد اور حضرت عبدالرحمٰن چھوہرویؒ جیسے مشائخ بھی دفن ہیں۔اور سیّد احمد شہید اور شاہ اسماعیل مرد مجاہد اس علاقے کی توقیر کا سبب بنے ہوئے ہیں سوز صاحب نے باباسجاولؒ کے بارے میں دو صفحات اور تصاویر بھی شائع کیں۔

17۔ ملک اورنگزیب ممتاز منگلوری ماہنامہ الاعوان لاہور شمارہ مئی 1969ء میں لکھتے ہیں ''ہزارہ میں 19 اپریل کی صبح چاروں طرف کالی گھٹائیں چھائی ہوئی تھیں اور رم جھم مینہ برس رہا تھا۔لوگ بھیگ جانے کے خوف سے سڑکوں اور گلیوں میں نکلنے سے خوف کر رہے تھے۔لیکن مانسہرہ سے ڈیڑھ کلومیٹر جنوب میں مانسہرہ منگلور روڈ پر وسیع وعریض کھیتوں میں ایک گروہ بارش، کیچڑ، سردی او ہر شے سے بے نیاز کام میں مصروف تھا۔لیکن یہ کام کیتھی باڑی سے مختلف نوعیت کا تھا۔زمین ہموار کی جا رہی تھی کرسیاں لگائی جا رہی تھیں۔سٹیج بن رہا تھا اور رات کے ایک بجے جبکہ چاروں طرف گھٹا ٹوپ اندھیرا تھا ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دے رہا تھا۔پچھلے بیس گھنٹے سے موسلا دھار مینہ برس رہا تھا۔بادل گھرج رہے تھے اور بجلی چمک رہی تھی یہ مسطح تختہ زمین جو کاغان کے سر بفلک پہاڑوں کی برف پوش چوٹیوں کی یخ بستہ ہواؤں کی براہ راست زد میں تھا، زندگی سے خالی نہ تھا۔اگرچہ برفانی ہوائیں جسموں کو سن کر کے اکڑا رہی تھیں اور رگوں میں خون منجمد ہوتا ہوا معلوم ہو رہا تھا۔لیکن انسانوں کا ایک محدود گروہ یہاں شامیانے لگانے اور قناتیں گاڑنے میں مصروف تھا یہ کون سا جذبہ تھا جسے کاغان کی برفانی ہوائیں سرد نہ کر سکیں۔طوفانی برسات خود جس کے سامنے کف سیلاب تھی اور جس کی تپش، گرمی اور نور

نے رات کی تاریکی پر غلبہ پالیا۔یہ جذبہ باباسجاولؒ سے عقیدت کا جذبہ تھا۔یہ مختصر گروہ تنظیم الاعوان کے ان جیالے اور باہمت کارکنوں کا تھا۔یہ مقام جس کا کل تک کوئی نام نہ تھا اور صرف میلوں تک پھیلے ہوئے مسطح کھیت تھے۔آج سجاول شریف ہے۔یہاں صبح پو پھٹنے کے بعد اعوان برادری جمع ہونے لگے گی اور باباسجاول جدامجد ہزارہ کے مزار کے تعمیری کاموں کا آغاز کرے گی۔حسین، زرخیز اور شاداب وادی میں اس پرفضا مقام پر مزار بنانے کے لئے جناب عبدالعزیز آف شہلیہ نے ایک سو کنال اراضی کا عطیہ پیش کیا۔اور قوم نے ان کے پرخلوص ایثار عظیم پیشکش کو بصد احترام، امتنان قبول کیا۔اس خطہ زمین پر اعوانوں کا ایک مرکز قائم ہوگا۔یہاں سے باباسجاولؒ کے فیوض وبرکات کے روحانی چشمے پھوٹیں گے اور یہاں سے پھیلنے والی روشنی رشد وہدایت کا ذریعہ بنے گی۔یہاں باباسجاولؒ کے مزار پرانوار کے علاوہ زائرین کے لئے زنانہ ومردانہ مسافر خانے بھی ہوں گے۔مجاورین کے لئے قیام گاہیں ہوں گی۔اعوانوں کے جلسوں کے لئے ایک عظیم الشان وسیع ہال ہوگا۔جس سے ملحقہ ایک دینی مدرسے کا قیام عمل میں آئے گا۔۔جہاں تنظیم الاعوان کا ایک ٹرسٹ ہوگا جس کی نگرانی میں ایک خوبصورت ہوادار عمارت میں ایک مثالی ہائی سکول کام کرے گا۔الاعوان اکیڈمی قائم ہوگی۔جہاں اہل قلم تحقیق وتصنیف میں مصروف ہوں گے اور الاعوان رفاہی سینٹر فنون دستکاری بھی خواتین کے لئے ہوگا۔20 اپریل کو بارش بدستور برس رہی تھی لیکن صبح سے ہی انسانوں کا ایک سمندر سجاول شریف کی طرف ٹھاٹھیں مارتا چلا آرہا تھا۔دیکھتے ہی دیکھتے جلسہ گاہ اور ملحقہ کئی کھیت انسانوں سے بھر گئے۔سٹیج سے خوش الحان قاری لاؤڈ سپیکر پر تلاوت قرآن پاک کر رہے تھے یا نعتیں سنا رہے تھے اس جلسہ گاہ میں پہنچے والوں کا لامتناہی سلسلہ جاری تھا۔گیارہ بجے تک وسیع میدان میں تل دھرنے کی جگہ نہ تھی۔گیارہ بجے جلسے کا باقاعدہ آغاز ہوا۔اور یہ سلسلہ چار گھنٹے تک جاری رہا۔۔اس ناسازگار موسم میں سجاول شریف میں اس طرح جمع ہونے والے قرب وجوار کے یا اس علاقے کے باشندے نہ تھے کہ تصور کر لیا جائے کہ ایسے موسموں کے عادی ہونے کی وجہ سے ڈٹے ہوئے تھے ان میں سے ہزاروں تو پندرہ بیس بیس میل کی مسافت پیدل طے کر کے آئے تھے۔اور بیسوں گرم خطے کے معزز مہمان تھے۔جولاہور، مظفر آباد، سیالکوٹ، گوجرانوالہ، مظفر گڑھ اور کئی دیگر مقامات سے موسم گرما کے لباس میں وہاں پہنچ کر دسمبر کی سردی کا مقابلہ کر رہے تھے۔اور بڑی استقامت کے ساتھ اپنی جگہوں پر براجمان تھے۔جلسے کا باقاعدہ آغازی تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔جس کے بعد دوست محمد منگلوری نے اپنی ولولہ انگیز روح پرور تقریر سے حاضرین کے دلوں میں جوش ایمانی کو تازہ کیا۔

تنظیم الاعوان ہزارہ کے جنرل سیکرٹری ملک غلام ربانی اعوان نے تنظیم کی سالانہ رپورٹ پیش کی۔جس سے واقعی ثابت ہو رہا تھا کہ تنظیم ایک زندہ تحریک ہے اور عظیم روحانی، دینی اور سماجی مقاصد اپنے سامنے رکھتی ہے۔سیکرٹری جنرل صاحب کی بیان کردہ رپورٹ بڑی حوصلہ افزا تھی اور دلوں میں یہ یقین پیدا کر رہی تھی کہ اگر یہی اٹھان رہی تو بہت جلد مقاصد کے باہم عروج پر پہنچ جائے گی۔جناب جلال دین (ایبٹ آباد) نے باہمی تعاون کے علاوہ پیشہ وروں کیلئے اپنے دلوں میں عزت وتکریم کا جذبہ پیدا کرنے پر زور دیا کہ ''الکاسب حبیب اللہ''۔جناب نذیر اعوان نے جو کہ گورنمنٹ کالے مانسہرہ کی سٹوڈنٹس یونین کے نائب صدر اور ہونہار طالب علم ہیں، ایک پرجوش تقریر کی۔ملک طہماسپ خان ایڈووکیٹ نے تنظیم کے مقاصد کے حصول کے لئے جدوجہد جاری رکھنے کی تلقین کی۔جناب خلیل الرحمٰن علوی نے نوجوانوں کو اس تنظیم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کا مشورہ دیا۔ملک سعید ایڈووکیٹ لاہور نے اعوان قوم کے شاندار ماضی اور اس کے مشاہیر کے قابل قدر دینی، ملی اور سرفروشانہ کارناموں کی تاریخ کی ورق گردانی کی۔ملک محمد حنیف ایڈووکیٹ لاہور نے مختلف اعوان تنظیموں کے درمیان اشتراک عمل اور مرکزی انجمن کو مستحکم بنانے پر زور دیا۔ملک محمد ایوب اعوان راولپنڈی نے اعوان برادری میں تعلیم عام کرنے کے ذرائع پر غور کرنے اور مناسب لائحہ عمل مرتب کرنے کی ضرورت قرار دیا۔ملک تاج محمد اعوان سیالکوٹ نے باہمی اختلاف ختم کر کے جذبہ خدمت پیدا کرنے پر زور دیا۔جناب مفتی

محمد ادریس ایڈووکیٹ جو کہ ایک قابل قدر عالم فصیح و بلیغ ،شریں بیان مقرر ہیں اپنی شریں بیانی اور فصاحت و بلاغت سے ایک سحر کا عالم طاری کر دیا انہوں نے جناب عبدالعزیز خان کو اس عظیم ایثار پر خراج تحسین پیش کیا۔اور قوم کو ان کی تقلید کی تلقین کی اس کے بعد جلسہ چائے کے لئے ملتوی ہوا اور دوبارہ شروع ہونے پر جناب بوستان خان نے جناب مولانا محمد ایوب خان، جناب ملک جہانداد خان کنونیر تنظیم الاعوان ہزارہ ،جناب ملک احمد سعید گوجرانوالہ اور مولانا محمد اسحاق خطیب ہزارہ نے حاضرین سے خطاب کیا اور اس طرح یہ مثالی تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

18۔ اردو آٹھویں کلاس NWFP ٹیکسٹ بک بورڈ پشاور کے مصنفین ملک ربانی، ڈاکٹر ممتاز منگلوری، محمد سعید جیلانی، صوفی عبدالرشید، ریاض ساغر، عتیق الرحمٰن صدیقی بعنوان ''ایک دلچسپ سفر'' 05 صفحات پر مشتمل نصاب میں شامل کیا ہے جس کا مختصر خلاصہ بذیل ہے:۔

تربیلہ ڈیم کا کام جاری تھا۔ جولائی 1974ء میں ڈیم تیزی سے پانی سے بھر رہا تھا۔کئی گاؤں اس جھیل کی لپیٹ میں آرہے تھے۔ان میں کھر کوٹ نامی گاؤں بھی زیر آب آرہا تھا۔ جہاں پر اعوان قوم کے جد امجد بابا سجاول قادریؒ کا مزار مبارک بھی تھا۔ جو اپنے وقت کے بہت مشہور ولی اللہ ہو گزرے ہیں۔ہم ان کے جسد خاکی کو محفوظ مقام پر پہنچانا چاہتے تھے۔ یہ محفوظ مقام سجاول شریف تھا۔ جو مانسہرہ کے نزدیک تھا۔اور وہاں کافی اراضی حاصل کر کے اسی ولی کے نام پر سجاول شریف رکھا۔ ان کے جسد خاکی کو منتقل کرنے کے لئے حکومت سے باقاعدہ اجازت لے رکھی تھی۔ پراجیکٹ ڈائریکٹر نے اپنے ماتحت افسروں اور دوسرے چار افراد کو ہدایت کی تھی کہ وہ فوراً کھر کوٹ روانہ ہوں تا کہ وہ جسد خاکی کو نکالنے میں مدد دیں۔

جب قافلہ لانچ کے ذریعے کھر کوٹ پہنچا تو مزار کے بیرونی احاطے میں پانی ٹخنوں تک پہنچ چکا تھا۔قافلے کے افراد نے پہنچ کر دعا کی اور پھر قبر کو کھودنا شروع کیا۔ بیرونی دروازہ بند کر دیا تا کہ پانی اندر داخل نہ ہو اسی اثناء ڈیم کے اسسٹنٹ پراجیکٹ ڈائریکٹر اور ان کے ساتھی بھی پہنچ گئے۔انہوں نے قبر کے فوٹو لیے اسی دوران ارد گرد کے لوگ بھی پہنچ گئے۔ابھی پانی ٹخنوں تک تھا کہ تھوڑی دیر بعد پانی پنڈلیوں کو چھونے لگا۔جھیل میں پانی کی سطح تیزی سے بلند ہو رہی تھی۔مزار کا دروازہ بند کرنے کے باوجود پانی دروازے کے لکڑی کے جوڑوں سے آہستہ آہستہ اندر آرہا تھا۔ابھی ہم نے مزار کے اوپر کا خول ہی کھولا تھا کہ آسمان پر کالی بدلیاں چھا گئیں۔سورج غروب ہونے میں کافی وقت تھا لیکن پھر بھی رات کا سماں پیدا ہو گیا۔مگر ہمت نہ ہاری جسد مبارک کو تابوت میں رکھ کر ایک اونچے مقام پر منتقل کیا۔اور وہاں پر دفنا دیا۔اور پھر ایک ہفتہ کے بعد بڑے اہتمام سے ہزاروں آدمیوں اور قافلے کے ساتھ بابا سجاولؒ کے جسد خاکی کو مقررہ مقام پر لا کر تدفین ثانی عمل میں لائی گئی۔

19۔ تحقیق الانساب جلد اوّل ص 80 پر درج ہے ''ملک میر افضل اعوان ناظم یونین کونسل پاوہ ایبٹ لکھتے ہیں ''اپریل 1968ء کی رات ان کے والد حاجی سمندر خان اعوان کو حضرت بابا سجاولؒ کی زیارت ہوئی بابا صاحب نے فرمایا کہ میں پانی میں ڈوب رہا ہوں اور میری اولاد سوئی ہوئی ہے۔ مجھے یہاں سے دوسری جگہ منتقل کرو۔ حاجی سمندر خان اعوان نے ظہر کی نماز کے بعد کاکوٹ کی مسجد میں لوگوں کو جمع کیا اور خواب بیان فرمایا۔تمام لوگوں نے مکمل تعاون کا یقین دلایا اور ہر قسم کی قربانی دینے کا وعدہ کیا۔ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس کے سربراہ حاجی سمندر خان اعوان مقرر ہوئے اور کمیٹی میں ملک غلام ربانی اعوان، ملک عباس خان اور ملک علی اکبر خان بھی شامل کیے گئے تا کہ ہزارہ ڈویژن کے تمام اعوانوں کو خواب سے آگاہ کیا جائے۔ ملک غلام ربانی اعوان اس وقت ایبٹ آباد میں سکول ٹیچر تھے۔ کمیٹی نے تمام لوگوں کو آگاہ کیا 5 مئی 1968ء اعوان برادری کا پہلا اجلاس ڈسٹرکٹ کونسل ہال ایبٹ آباد منعقد ہوا جس میں ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ حاجی سمندر خان نے قوم سے اپنے خطاب میں اعلان کیا کہ میری واحد ملکیتی رقبہ 15 کنال قلندر آباد کے نزدیک ہے اپنے جد امجد کے

مزار کے لیے عطیہ دوں گا اور مالی امداد بھی کروں گا''۔

20۔ تحقیق الانساب جلد دوئم کے صفحہ 95 تا 107 تک حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ کے مزار اوّل و دوم اور بابا صاحب اور ان کی والدہ محترمہ چاند بی بی اور ان کی اولاد کے حالات تفصیل سے درج ہیں یہاں اس مختصراً اقتباس درج کیا جاتا ہے ''جب نصف شب کو بابا سجاولؒ کی بارات سجاول شریف پہنچی تو سجاول شریف کے بیٹے اور بیٹیوں نے اس دولہا کو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ کے ورد کے ساتھ نظریں جھکا کر اور آنکھیں بچھا کر استقبال کیا آج شھیلیہ (سجاول شریف) کو یہ سعادت حاصل ہو رہی تھی کہ حرا، کے چاند کا ایک ستارہ اس سرزمین پر اتر رہا تھا اللہ کی رحمتیں اور برکتیں سرزمین سجاول شریف کے مقدر میں لکھی جا چکی تھیں۔ مفتی محمد ادریس مزید لکھتے ہیں ''اورنگ زیب جو اس وقت روزنامہ تعمیر راولپنڈی میں تھے رات کو سجاول شریف پہنچ گئے انہوں نے مرکزی تنظیم الاعوان کے علاوہ دوسری اعوان شخصیات کو بھی بابا سجاولؒ کے جسد خاکی کو سجاول شریف لانے کی اطلاع دے دی۔ سجاول شریف میں تنظیم الاعوان کے اراکین کی ایک میٹنگ ہوئی قرار پایا کہ دوسری نماز جنازہ دو بجے ہو اس وقت تک قبر کھودنے کا کام مکمل ہو جائے ۔سجاول شریف میں تنظیم الاعوان نے مسجد، کنواں، مسافر خانے اور چوکیدار کے رہنے کے لئے کمرے تعمیر کر ڈالے تھے رات بھر تابوت مسجد میں رکھا رہا۔ ہزاروں مرد و خواتین آئے تابوت کو عقیدت کے ساتھ دیکھتے سلام کرتے اور قرآن خوانی و ذکر الٰہی میں مشغول ہو جاتے ۔2 اگست 1974ء کو جمعۃ المبارک کا دن تھا اور دو بجے بعد از نماز جمعہ جنازہ ہونا تھا لیکن جنازے میں شرکت کے لئے طلوع آفتاب سے قبل لوگ جوق در جوق آنے لگے دس بجے تک مسجد اور اس کے باہر دور دور تک لوگ ہی لوگ نظر آنے لگے تنظیم نے شامیانوں کا انتظام کیا تھا لیکن اتنے بڑے ہجوم کے سامنے وہ انتظام بہت کم تھا دس بجے سے راقم (ملک اورنگزیب)، سرفراز خان مرحوم اور ملک غلام ربانی مرحوم بار بار حاضرین سے خطاب کرتے رہے دو بجے نماز جمعہ ادا کی گئی اندازے کے مطابق جنازے میں اسی ہزار سے لیکر ایک لاکھ افراد نے شرکت کی تھی جنازے کے بعد ہجوم تابوت کے دیدار کے لئے پروانہ وار ٹوٹ پڑے لیکن منتظمین نے عقیدت مندوں سے کہا کہ وہ اپنی اپنی جگہ پر کھڑے رہیں تابوت لوگوں کے درمیان پھرایا جائے گا اور یوں تابوت زائرین اور عقیدت مندوں کے پاس لے جایا گیا اور اس کی تدفین ثالث عمل میں آئی''۔

21۔ اعوان اور اعوان گوتیں کے مولف محبت حسین اعوان ص 175 پر لکھتے ہیں ''شادو آل مزمل علی کلگان کی ساتویں پشت میں مشہور روحانی بزرگ حضرت بابا سجاولؒ کے بیٹے شادم خان گزرے ہیں۔شادم خان حضرت شاہ ہمدانؒ کے ہمراہ بغرض تبلیغ کشمیر میں گئے اور بعد میں مستقل سکونت اختیار کی۔ آپ نے پونچھ کے علاقے جھڑی میں قیام فرمایا کشمیر میں آپ شادم خان کے بجائے سادم خان کے نام سے جانے پہچانے جاتے تھے جس کی وجہ سے کشمیر میں آپ کی اولاد سادو آل مشہور ہے'' ص 177 پر مزید لکھتے ہیں بابا سجاولؒ مدفون شھلیہ (مانسہرہ) ہزارہ کے ایک بیٹے کا نام شاد تھا۔اس کے نام پر اولاد شدوال کہلائی۔ کشمیر میں سادوال اور ہزارہ میں عموماً شدوال کہلاتے ہیں۔

22۔ انوار بشیر نذیر و سراج منیر ﷺ کے مولف الحاج محمد خورشید علوی نے ص 434 تا 489 و 537 تا 584 پر حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ کے مزار کی منتقلی کی روئیداد، کرامات، سیرت اور اولاد کا حال تفصّل سے بیان کیا ہے آپ ص 553 پر رقمطراز ہیں ''حضرت بابا سجاول علوی قدریؒ صاحب کشف و کرامات مادرزاد ولی کامل ہونے کے ساتھ ساتھ بلند پایہ عالم دین اور اسلام کے سرگرم مبلغ تھے جس کے اثرات ان کی اولاد میں بھی نمایاں ہیں''

23۔ یادوں کے دریچے کے مولف الحاج محمد خورشید علوی ص 18 پر لکھتے ہیں اعوان قوم میں بڑے بڑے اقطاب اور اولیاء گزرے ہیں ۔مثلاً مرزا مظہر جان جاناںؒ، سلطان العارفین سلطان باھوؒ اور بابا سجاولؒ وغیرہ۔ بابا سجاول کی زیارت کھر کوٹ ہری پور در بند روڈ پر تھی۔ جب تربیلہ ڈیم بنا تو یہ جگہ زیر آب آنے کی وجہ سے

ان کے جسد مبارک کو نکال کر 23 جولائی 1974 (دو اگست 1974) کو مانسہرہ کے قریب دفن کیا گیا اور جگہ کا نام سجاول شریف رکھا گیا۔ سجاول شریف مانسہرہ سے قبلہ کی جانب تین چار میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ بابا سجاولؒ کے سب سے بڑے فرزند کا نام شاہ باز خان عرف شادم خان تھا۔ شادم خان سے شدوال یا شادوال (سادوآل) مشہور ہوئے۔ بابا شاباز خان (سادم رشادم خان) کی زیادہ تر نسل کشمیر میں آباد ہے۔

24۔ انوار کنز الابرار والاخیار کے مولف الحاج محمد خورشید علوی جو حضرت بابا سجاولؒ کی اولاد سے ہیں کے ص 1065 تا 1086 پر منتقلی مزار کی روئیداد و حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ کی اولاد کے شجرہائے نسب اور درج کیے ہیں۔

25۔ چہرہ درخشان جلد پنجم کے مولف علی ربانی خلخانی، قم ایران ص 290 پر لکھتے ہیں ''امامزادہ ھای معروف کہ مراقد مظھر شان زیارتگاہ خاص وعام می باشدواز نسل سیّد مزمل علی کلغان بن سیّد عون قطب شاہ می باشند، عبارتند از: ا۔ عارگ بزرگوار حضرت سیّد سجاول ھزارویؒ مزار شریف در قریہ شھیلہ استان ھزارہ پاکستان''۔ مولف نے حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ کو سید لکھا ہے جو کہ درست نہیں ہے سید صرف سادات فاطمی کے لیے بولا اور لکھا جاتا ہے۔ جب کہ حضرت بابا سجاول علوی قادری عون بن علی بن محمد حنفیہ بن حضرت علی کی اولاد سے قطب شاہی علوی اعوان ہیں۔

26۔ ماہنامہ اعوان اسلام آباد شمارہ اگست رستمبر 1994ء ص 36 پر محمد اقبال اعوان ایم اے بی ایڈ (ساکن چکیاہ مانسہرہ) کے تعارف میں درج ہے کہ آپ کو یہ شرف حاصل ہے کہ 1974ء میں حضرت بابا سجاولؒ کے جسد مبارک کو کھر کوٹ سے مانسہرہ منتقلی کے وقت قبر کی کھدائی کر کے بابا صاحب کی میت کو پانچ سو سال بعد نکال کر دوسرے بکس میں رکھا اور میت کو اگست 1974 کو مانسہرہ میں شہلیہ کے مقام پر دفن کیا گیا۔ محمد اقبال اعوان کے ہمراہ جن دوسرے دو حضرات نے بابا صاحب کی میت نکال کر منتقل کی ان میں فیروز خان مرحوم سکنہ منگلور اور قاضی ذاکرالرحمٰن صدر تنظیم الاعوان ہزارہ ڈویژن موجود تھے ان تمام حضرات کا تعارف تدفین ثانی کے موقع پر جلسہ عام میں مفتی محمد ادریس ایڈووکیٹ نے کرایا''

27۔ مرآۃ التواریخ کے مولف فضل داد عارف کتاب ہذا کے صفحہ 49 پر لکھتے ہیں ''سادات علوی الاعوان میں سے قطب شاہی اعوان ہیں اور ان میں سے حضرت بابا سجاول خان رحمتہ اللہ مدفون کھر کوٹ ہزارہ آج سے ساڑھے چار سو برس قبل دسویں صدی ربیع ثالث کے عشرہ ثانی میں گزرے۔۔ ان کے چھ بیٹوں میں سے چار بابا شادم، بابا نیل سینھ و بابا انبہ خان اور سپال تھے جو صاحب اولاد ہوئے۔ ان میں سے جیگال وافیال گوتوں کے متعلق اختلاف بیان ہے لیکن اکثر نے ان کو بنی سجاول اعوان میں شمار کیا ہے''۔

28۔ تذکرہ اولیاء کشمیر تالیف سیّد زاہد حسین نعیمی:

تذکرہ اولیاء کشمیر تالیف سیّد زاہد حسین نعیمی کے ص 403 پر درج ہے ''بابا اسماعیلؒ کا تعلق اعوان قبیلے سے ہے۔ آپ کے آباواجداد صدیوں پہلے برصغیر پاک وہند میں آئے۔ پھر وہاں سے مانسہرہ پھر مانسہرہ سے کشمیر میں داخل ہوئے۔ بابا اسماعیل خان کے آباواجداد بابا سجاول خان رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے ہیں۔ بابا سجاول خان کا بیٹا شاد المعروف سادم خان علاقہ پکھلی ہزارہ سے براستہ مظفرآباد ضلع پونچھ کے علاقہ سنگولہ پہنچے اور یہاں ہی مستقل قیام کیا۔ بابا سادم خانؒ کے دو بیٹے حمید اللہ عرف بڈھا باباؒ اور عبداللہ عرف کہانی بابا ہوئے۔ سادم خان جو ہزارہ میں شاد (شادم) مشہور ہیں جبکہ سنگولہ میں سادم خان مشہور ہیں۔ بڈھا بابا کا بیٹا بہرام خان تھا جن کا مزار چوڑوٹ متصل سنگولہ میں ہے بہرام خان کے تین بیٹے سیٹ خان، اسماعیل خانؒ اور جمال خانؒ تھے اسماعیل خانؒ اور جمال خانؒ کے مزارات بمقام ناڑے سنگولہ میں ہیں جبکہ سیٹ خان کا مزار پیرستان تحصیل اوڑی مقبوضہ کشمیر میں ہے۔ تذکرہ اولیاء کشمیر کے ص 405 کے مطابق آپؒ صاحب کرامت بزرگ اور ولی کامل ہوگزرے ہیں۔ جواب بھی عوام علاقہ میں سینہ بہ

سینہ روایات مشہور ہیں۔ آپؒ کا مزار جس مقام پر ہے اسے ناڑے کہا جاتا ہے ناڑے پہاڑی زبان میں ''چشمے'' کو کہتے ہیں۔ بتایا جاتا ہے یہاں پانی نہ تھا بابا اسماعیل خانؒ کی کرامت سے ایک نہیں بلکہ سات پانی کے چشمے پھوٹ پڑے اس لحاظ سے یہ جگہ ہی ناڑے شریف کے نام سے مشہور ہوگئی۔ تذکرہ اولیاء کشمیر کے ص 406 کے مطابق بہرام خان کی قبر چوڑوٹ متصل سنگولہ اور اس کے فرزند اسماعیل خان و جمال خان کی قبر موضع ناڑے علاقہ سنگولہ اور سیٹ خان کی قبر پیرمستان تحصیل اوڑی میں واقع ہے۔۔ بابا اسماعیل خان رحمۃ اللہ علیہ کی قبر انور سے ایک قدیمی درخت جس کی موٹائی تین فٹ (میٹر) سے زائد ہوگی اس نے زیارت پر سایہ کر رکھا ہے۔ یہاں سے لوگ لکڑی وغیرہ کاٹیں تو نقصان ہوتا ہے۔ آپ کا عرس آپ کی اولاد کچھ عرصہ سے بڑی دھوم دھام سے کرتی ہے ہر سال 14، 15 مئی کو عرس ہوتا ہے'' (بحوالہ تذکرہ اولیاء کشمیر ص 403 تا 407)

29۔ تاریخ قطب شاہی علوی اعوان تالیف محمد کریم اعوان آف وادی سنگولہ اور ملک مشتاق الٰہی اعوان آف وادی سون سکیسر کی مشترکہ تالیف ہے کے صفحہ 8 پر حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ کا شجرہ نسب یوں درج ہے ''حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ بن بابا پیو بن بابا مہی پال (بابا مہیا) بن بابا کالا بن بابا قابل بن بابا سانس (سینہ یا حسینہ) بن بابا خلیل بن مزمل علی کلگان بن سالار قطب حیدر شاہ غازی (المعروف قطب شاہ ثانی) بن عطاء اللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ علی غازی بن محمد آصف غازی (محمد اشھل البقیع) بن عون عرف قطب غازی لقب بطل غازی (جد اعلی قطب شاہی علوی اعوان) بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہ بن حضرت علیؓ''۔

30۔ مختصر تاریخ علوی اعوان معہ ڈائریکٹری تالیف محمد کریم اعوان کے صفحہ 7 پر بھی مندرجہ بالا شجرہ نسب ہی درج ہے۔

31۔ تاریخ خلاصۃ الاعوان (2016ء) تالیف محبت حسین اعوان:

تاریخ خلاصۃ الاعوان محبت حسین اعوان چیئرمین ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان نے 2016ء میں شائع کی اس کتاب کی تالیف و تحقیق میں ملک مشتاق الٰہی اعوان ساکن مردوآل وادی سون، محمد کریم خان اعوان ساکن سنگولہ آزاد کشمیر، شوکت محمود اعوان واہ کینٹ نے معاونت فرمائی اس کتاب میں گزشتہ 120 سال سے اعوان قبیلہ کی تاریخ پر اٹھائے گئے سوالات کے جوابات نہایت ہی مدلل انداز میں قدیم عربی و فارسی کتب کے حوالہ سے دیئے گئے ہیں۔ جس کے مطابق حضرت بابا سجاول علوی قادری کے جد امجد حضرت قطب حیدر شاہ غازی المعروف قطب شاہ ثانی کا شجرہ نسب منبع الانساب فارسی 830ھ کے حوالہ سے یوں درج ہے ''سالار قطب حیدر غازی ابن عطاء اللہ غازی ابن طاہر غازی ابن طیب غازی ابن شاہ محمد غازی ابن شاہ غازی ابن آصف غازی ابن عون عرف قطب غازی ابن علی عبدالمنان ابن محمد الاکبر (محمد حنفیہ) ابن حضرت علیؓ''۔

32۔ آئینہ اعوان (2018ء) تالیف محمد عظیم ناشاد اعوان:

آئینہ اعوان محمد عظیم ناشاد اعوان کی تالیف ہے آپ حضرت بابا سجاول کے بیٹے انب کے فرزند کھیا بابا کی اولاد سے ہیں آپ نے بھی حضرت بابا سجاول علوی قادری کے عنوان سے ایک کتاب ترتیب دی ہے جو کہ شائع نہیں ہو سکی۔ علاوہ ازیں علوی اعوان شخصیات ہزارہ بھی تالیف کر چکے ہیں جو زیر طباعت ہے۔ آئینہ اعوان کے صفحہ 6 پر حضرت بابا سجاول علوی قادری کا شجرہ نسب یوں درج ہے شجرہ نسب یوں درج ہے'''' حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ بن بابا پیو بن بابا موپال (بابا مہیا) بن بابا کالا بن بابا قابل بن بابا سانس (سینہ یا حسینہ) بن بابا خلیل بن مزمل علی کلگان بن سالار قطب حیدر شاہ غازی المعروف قطب شاہ ثانی بن عطاء اللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ علی غازی بن محمد آصف غازی (محمد اسھل) بن عون قطب غازی لقب بطل غازی (جد اول قطب شاہی علوی اعوان) بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد الاکبر (محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ''۔

33۔ تذکرہ مانکیال اکوزئی یوسف زئی (2017):

تذکرہ مانکیال اکوزئی یوسف زئی تالیف مولانا مفتی عنایت الرحمٰن ہزاروی کے صفحہ 34 پر حضرت باباسجاول علوی قادریؒ کے جدامجد کا شجرہ نسب یوں درج ہے "قطب حیدرشاہ غازی علوی قطب شاہی بن عطااللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ علی غازی بن محمد آصف غازی (محمد اشھل) بن عون قطب غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ درج ہے"۔

34۔ رحیل کارواں (تاریخ پختون، پختو، پختونولی، شعروادب اور ثقافت تحقیق کے آئینے میں):

رحیل کارواں (تاریخ پختون، پختو، پختونولی، شعروادب اور ثقافت تحقیق کے آئینے میں) آمین یوسف زئی کی تالیف ہے فروری 2019ء میں شائع ہوئی مولف نے دیگر اقوام کے علاوہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کی تاریخ صفحہ 434 تا 438 لکھی ہے نیز حضرت باباسجاول علوی قادریؒ کے جدامجد کا شجرہ نسب یوں درج ہے "قطب حیدرشاہ غازی المعروف قطب شاہ ثانی بن عطااللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن محمد غازی بن شاہ علی غازی بن محمد آصف غازی (محمد اسھل) بن عون قطب غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ"

35۔ تاریخ داعوانانو:

نہار اعوان مردان نے پشتو زبان میں اعوانوں کی پہلی تاریخ 2019ء میں شائع کی۔ جس کے صفحہ 147 پر حضرت باباسجاول علوی قادریؒ کا شجرہ نسب یوں درج ہے "حضرت سجاول علوی قادری بابا زوے د بابا پیو خان زوے د بابا موپال خان زوے د بابا کالا خان زوے د بابا قابل خان زوے د سانس خان زوے د خلیل خان زوے د مزمل کلگان زوے د سالار قطب حیدر غازی زوے د عطااللہ غازی زوے د طاھر غازی زوے د اصف غازی زوے د عون عرف قطب غازی لقب بطل غازی جد اعلی قطب شاھی علوی اعوان زوے د علی عبدالمنان زوے د محمد الاکبر (رض) محمد حنفیہ زوے د حضرت علی کرم اللہ وجہہ (رض)"۔

36۔ مختصر تاریخ قبیلہ اعوان تالیف ملک محمد انور مرحوم صفحہ 158 پر حضرت باباسجاول کے عنوان سے لکھتے ہیں "آپ مزمل علی کلگان کی اولاد سے ہیں ہزارہ ڈویژن اور کشمیر میں آپ کی اولاد آباد ہیں کھیال اور شدوال اعوان ان کی اولاد سے ہے۔۔مزید لکھتے ہیں کہ 50 سال کی عمر میں انھوں نے ہجرتی ثانی فرمائی اور پکھل کے گاؤں شادوکنڈ کو بھی خداحافظ کہا اور ہری پور کے موضع کھرکوٹ میں قیام فرمایا اور پھر وہاں ہی مدفون ہوئے۔ 1974ء میں باباسجاول کے جسد خاکی کو کھرکوٹ سے موضع شہلیہ (سجاول شریف) مانسہرہ منتقل کیا گیا اس وقت شہلیہ کے خوانین جو اعوان ہیں مزار کے متولی ہیں"۔

37۔ اعوان شخصیات ہزارہ تالیف محمد عظیم ناشاد اعوان:

اعوان شخصیات ہزارہ 2019ء میں عظیم ناشاد اعوان نے شائع ہوئی میں حضرت باباسجاولؒ کا تذکرہ تفصیل سے درج ہے اور صفحہ 46 پر یوں "حضرت باباسجاول علوی قادریؒ بن حضرت بابا پیو بن حضرت بابا مہی پال المعروف مہیا بابا بن حضرت بابا کالا بن حضرت بابا کابل بن حضرت بابا سانس، حسین المعروف حسینہ بن حضرت بابا کرم علی المعروف کلی یا کھلی بن حضرت مزمل علی کلگان علوی بن حضرت قطب حیدرشاہ غازی علوی المعروف قطب شاہ ثانی بن حضرت عطااللہ غازی بن حضرت طاہر غازی بن حضرت طیب غازی بن حضرت محمد غازی بن حضرت علی شاہ غازی بن حضرت محمد آصف غازی (محمد اسھل) بن حضرت عون عرف قطب شاہ غازی لقب بطل غازی (جدامجد قطب شاہی علوی اعوان) بن حضرت علی عبدالمنان غازی بن حضرت محمد الاکبر (محمد حنفیہ) بن امیرالمومنین حضرت علیؑ"۔

38۔ پروفیسر عنایت علی خان (کھیا آل قطب شاہی اعوان) پرنسپل کیڈٹ کالج قطبال فتح جنگ:

پروفیسر عنایت علی خان قطب شاہی اعوان (کھیا آل) گاؤں بلہگ پائن تحصیل مانسہرہ حال پرنسپل کیڈٹ کالج قطبال فتح جنگ (اٹک) رقمطراز ہیں:۔ حضرت باباسجاول قادری رحمتہ اللہ علیہ اعوانانِ ہزارہ، کشمیر، اٹک و دیگر علاقہ

جات کے جدِ امجد اور صاحب شریعت بزرگ حضرت پیو شاہؒ ہیں آپ کا اصل علاقہ اعوان کاری چکوال تھا آپ کی والدہ بی بی چنن جان اعوان کاری کے ایک اعوان گھرانے سے تعلق رکھتی تھیں شادی کے کافی سال آپ نے وہاں پر ہی گزارے آپ کے خاوند مبلغ اسلام تھے اور علوم شریعہ کی درس و تدریس اور دعوت کا کام کرتے تھے جس کی وجہ غیر مسلموں کے ہاتھوں آپ کی شہادت کا واقع بھی وہیں پیش آیا اور وہیں دفن ہوئے۔ آپ کی شہادت کے بعد آپکی زوجہ محترمہ چکوال سے ہجرت کر کے سیری مسھانہ نزد نوکوٹ مانسہرہ منتقل ہو گئیں۔ اُسی سال باباصاحبؒ کی ولادتِ باسعادت سیری مسھانہ ہوئی سال پیدائش 1310 عیسوی بمطابق 710 ہجری اور سن وفات 1412 عیسوی بمطابق 814 ہجری بمقام کھرکوٹ ہری پور ہوئی۔

حضرت باباسجاولؒ کا بچپن، لڑکپن اور جوانی بہت شاندار گزرہ نماز روزہ کے زبردست پابند تھے اور اپنے وقت کے ساتھ کے لوگوں کے ساتھ گل مل کے رہتے تھے اپنی والدہ کے از حد مطیع و فرمابردار تھے تھوڑے بڑے ہوئے تو اپنی والدہ کے ساتھ کھیتوں میں کام کرنے جاتے تھے مویشی پالتے تھے، فصلیں لگاتے اور کاٹتے تھے۔ باغبانی کا بھی بہت شوق کرتے تھے۔ سارا دن مشقت کرتے اور رات کو عبادت کرتے تھے۔ نوکوٹ مانسہرہ میں ہی آپ کے پانچ بیٹے پیدا ہوئے جن کے نام یہ ہیں۔ امب خان، شادم خان، نیل خان، پال خان اور تاج گوہر خان (لاولد)۔ آپ کے ان پانچوں بیٹوں کی شادیاں مقامی طور ہوئی اور ان آگے اہل اولاد کا ذکر کچھ اس طرح سے ہے۔ شادم خان کی اولاد ہزارہ اور کشمیر میں آباد ہے شادم خان اپنی جوانی میں ہی سنگولہ ضلع راولاکوٹ تشریف لے گئے تھے آپ کی اولاد شادو آل اعوان کہلاتے ہیں ان میں سے بہت سارے ہزارہ کے کئی علاقوں میں بس رہے ہیں اور باقی اولاد اوڑی، بارہ مولا مظفرآباد اور سنگولہ راولاکوٹ میں ہے۔ امب خان کے بیٹے کھیا بابا کی اولاد ڈھیال اعوان کہلاتی ہے یہ لوگ زیادہ طرح شہلیہ، بلہگ ترلی، بلہگ بالا، جلو، موربفہ کلاں اور موربفہ خورد میں مقیم ہیں۔ خوانین شہلیہ خوانینِ بلہگ ترلی و خوانین جلو آپ کے بیٹے بابا ام کے بیٹے بابا کھیا کی اولاد ہیں اور یہی وہ خانوادہ ہے جنہوں نے 2 اگست 1974ء کو موضع سجاول شریف میں آپ کے نام پر 25 کنال زمین وقف کی اور آپ کے مزار کی کھرکوٹ ہریپور سے سجاول شریف مانسہرہ منتقلی کو عملی جامہ پہنایا۔ آپ اور آپ کی والدہ اور خاندان کے دیگر لوگ نوکوٹ آمد کے تقریباً 45 سال بعد تبلیغ دین اور دعوت کی غرض سے یہاں سے ہجرت کر کے موضع چندور ضلع ہری پور منتقل ہو گے وہی پر آپ کی والدہ ماجدہ بی بی چنن جان فوت ہوئی اور دفن ہیں۔ موضع چندور سے 14 میل براستہ لالوگلی سے آگے موضع کھرکوٹ جو بالکل دریائے سندھ کے کنارے واقع ہے وہاں آپ کی وفات 1412 عیسوی بمطابق 814 ہجری میں ہوئی۔

آپ کا پرانا مزار موضع کھرکوٹ موجودہ تربیلہ ڈیم تحصیل و ضلع ہری پور میں تھا آپ تقریباً 562 سال یہاں دفن رہے۔ جب تربیلہ ڈیم کی تعمیر کا کام شروع ہوا تو آپ کا مزار اور گاؤں کھرکوٹ اور ساتھ کے قریباً چھوٹی بڑی مزید بستیاں بھی تربیلہ جھیل کا حصہ قرار پائیں جس کی وجہ سے آپ کے مزار کو وہاں سے شفٹ کرنے کا کہا گیا۔ 1968 سے تحریک منتقلی مزار ہزارہ اور ہر تین مواضات بشمول خان شہلیہ جناب عزیز محمد خان اعوان، جناب عبدالعزیز خان اعوان موضع بلہگ پائیں سے جناب چیئرمین محمد سرور خان اعوان (میرے تایا جان) اور خان غضنفر حسین خان (میرے والد محترم) موضع جلو سے خان وزیر محمد خان (کونسلر)، ملک طہماسب ایڈووکیٹ منگلور، DC سرفراز خان اعوان لنڈہ، محترم مفتی محمد ادریس اعوان ایڈووکیٹ (تریا) تمام صوبائی صدور سرحد، پنجاب اور سندھ کی مشترکہ کوششوں سے آپ کے جسدِ خاکی کو یکم اگست 1974ء کی شام کو سجاول شریف منتقل کیا گیا ہے۔ اگلے دن 2 اگست 1974ء کو آپ کی جسد خاکی زیارت کرائی گئی اور لاکھوں فرزندانِ توحید نے آپ کی نمازِ جنازہ بعد از نمازِ ظہر پڑھی اور آپ کے جسد خاکی کو دوبارہ سپرد خاک کیا گیا۔ سجاول شریف میں آپ کے مزار سے منسلک ایک علیشان مسجد تعمیر کی گئی ہے اور اس کے ساتھ ایک مدرسہ بھی جاری ہے جس میں قاری اور حفاظ تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ لنگر کا بہترین بندوبست ہے اور زاہرین کی رہائش اور خوارک کا عمدہ بندوبست ہے مزار پر متولی بھی موجود ہوتے ہیں

جومہمانوں اورزاہرین کی خدمت کرتے ہیں۔

آپ سلسلہ قادریہ سے بیعت تھے آپ کے مرشد بھی پیران پیر سید عبدالقادر جیلانیؒ کے متقدین میں تھے۔ آپ نے علوم شریعہ کی تعلیم گھرپر والدہ اور چچا سے اور پھر مزید تعلیم گاؤں اعوان کاری کے امام مسجد سے حاصل کی۔ زیادہ وقت وضو میں رہتے تھے اور قیام لیل کرتے تھے۔ دن کے وقت ذکراللہ اور درودِ ابراہیم پڑھتے تھے ۔آپ نماز، روزہ اور زکواۃ کے سخت پابند تھے۔ آپ نے اپنی اولاد کو بھی یہی نصیحت کی کہ نماز اور روازہ کی پابندی کرو اور تلاوت کلام پاک کو اپنے معمول بنائیں۔ آپ کے مزار پر کوئی سماع نہیں ہوتی بلکہ منع ہے۔ فاتحہ خوانی، قرآنی خوانی اور لنگر کا انتظام ہے۔ اعوان بنیادی طور پر بہادار اور سچائی کے پرستار ہوتے ہیں۔ زمینداری وغیرہ سے بہت شغف رکھتے ہیں۔ مہمان نواز حد درجے کے ہوتے ہیں۔ خصلت کے اعتبار سے کھلے دل کے مالک اور سخی ہوتے ہیں چونکہ بنیادی طور پر عربی النسل سے ہیں لہذا مسلح افواج میں اپنی خدمات خوش سلوبی سرانجام دیتے ہیں۔ اپنی اور اپنی قوم کی عزت وآبرو کو سب سے زیادہ مقدم سمجھتے ہیں۔

گھروں میں دعا، لنگر وخیرات کثرت سے کرتے ہیں۔ حضرت بابا سجاول قادریؒ کی دعا بہت ہی شوق سے کرتے ہیں اور اس کا طریقہ کار بھی کچھ اس طرح سے ہے۔ یہ دعا عمومی طور پر ایک مخصوص حلوے کی اوپر کی جاتی ہے اور پکانے والا یا والی صاف ستھرا لباس پہن کے باوضو ہوکر اسے پکاتا ہے پھر دعا ہوتی ہے کچھ آیات قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے درودِ ابراہیم پڑھا جاتا ہے اور پھر نیاز تقسیم کی جاتی ہے۔ شادی بیاہ کی رسومات بھی کچھ اس طرح سے ہوتی ہیں۔ شادی عام طور پر اپنے گھرانے میں کرتے ہیں شادی کے تیسرے دن دولہا دلہن باوضو ہوکر بیٹھتے ہیں اور اپنا شجرہ نسب اپنے بزرگوں اور رشتہ داروں کے ہمراہ بیٹھ کر سنتے ہیں ساتھ ہی لنگر اور نیاز کا انتظام ہوتا ہے۔ اس کے بعد دولہا دلہن اور ان کے رشتہ دار دادی اماں بی بی چنن جان کے مزار پر حاضری دیتے ہیں جو موضع چندور میں واقع ہے۔ اسی دن واپس آکر سجاول شریف کے مقام پر حضرت بابا سجاول قادریؒ کے مزار پر حاضری دیتے ہیں (یہ رسم چونکہ ہم کھیا آل اعوانوں کی ہیں اور بابا سجاول قادریؒ کے بیٹے امب خان کے بیٹے بابا کھیا خان کی اولاد ہیں جو کہ موضعات جلو، شہلیہ بلہگ ترلی میں آباد ہیں اور پچھلی کم از کم آٹھ پشتوں سے یہ سلسلہ اسی طرح سے چلا آرہا ہے)

ایک اور اہم طور طریقہ جو ہم کھیا آل اعوانوں میں رائج ہے کہ سجاول قادریؒ کی 1974ء میں سجاول شریف کی منتقلی سے پہلے ہر سال جولائی یا اگست (گندم کی فصل کے بعد) ہم تینوں گاؤں کی برادری کے لوگ بمعہ اپنے بزرگوں، بچوں اور نوکروں سمیت بلہگ ترلی سے، لساں ٹھکرال براستہ چکڑ بائیاں سے آگے کشتی کے ذریعے دریائے سرن کو عبور کرکے لساں نواب کے پاس سے گزر کر دادی اماں کے مزار موضع چندور اور وہاں سے آگے براستہ لالوگلی کھرکوٹ ایک ہفتہ کے لیے سلام کے لیے جاتے تھے یہ سارا راستہ انتہائی دشوار گزار تھا اور اس کے آنے جانے میں دو دو دن لگ جاتے تھے۔ کھرکوٹ میں ہماری فیملیز کا قیام تین چار دن ہوتا تھا اور وہاں پر موجود بابا سجاول قادریؒ کے مجاورین وہاں خدمت پر مامور ہوتے تھے یہ سلسلہ میرے پردادا خان سمندر خان اعوان نمبردار رئیس اعظم بلہگ ترلی، خان حاجی امیر خان نمبردار و رئیس شہلیہ اور جلو والے خان قلندر خان کے والد صاحب وغیرہ وغیرہ دور سے بھی بہت پہلے مسلسل یہ سلسلہ چلتا رہا ہے۔ جولائی 1973ء میں اسی طرح کا ایک قافلہ جس میں میرے والدمحترم خان غضنفر حسین خان چیف آف پکھلی کھڑیاں (بلہگ، شہلیہ، بہروج، موربفہ کلاں وموربفہ خرد اور بلہگ بالا) کی سربراہی میں ایک قافلہ گیا میری عمر اس وقت بمشکل 11 سال تھی میرے بڑے بھائی مبارک علی خان، عاشق علی خان، ارشد علی خان ہمارے چچا شیر افضل خان، تایا جان خان سرور خان کے بیٹے حاجی قمر پرویز خان، ولی امان خان کے بیٹے سرفراز خان، جلو سے وزیر محمد خان، یار محمد خان وغیرہ اور ساتھ میں ہمارے چھ نوکر اور گاؤں کے نائی وغیرہ بھی ساتھ گئے۔ اسی دشوار گزار راستے سے گزر کر ہم کھرکوٹ پہنچے چار دن قیام کیا اور واپسی پر بیڑ اور ہری پور کے راستے واپس مانسہرہ آگئے یہ

ہمارا آخری سفر تھا کیونکہ اس کے بعد 2 اگست 1974 میں بابا سجاول قادریؒ کا مزار سجاول شریف میں منتقل ہوگیا تھا جہاں ہم تقریباً ہر روز ہی حاضری دیتے ہیں۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ بابا سجاول قادریؒ کا جسد خاکی مانسہرہ منتقل کیے جانے کے وقت پاکستان بھر کے مہمانان گرامی کی آمد کا سلسلہ 31 جولائی 1974ء سے شروع ہوگیا تھا سندھ، اعوان کاری، پنجاب اور کشمیر کے مہمان آنا شروع ہوگئے تھے جن کی تعداد سو دوسو کے قریب تھی میرے والد صاحب نے ہمیں حکم دیا کہ مہمانوں کے لیے بندوبست کیا جائے اور ہمارے پاس ایک بھینسا اور ایک بیل تھا اور بکرے اور دنبے تھے جو ہم نے مہمانان گرامی کو پیش کیے وہ ایک یادگار دن تھا۔ راقم کا شجرہ نسب یہ ہے "پروفیسر عنایت علی خان بن خان غضنفر خان بن دوست محمد خان بن سمندر خان بن رحمت اللہ خان بن حسین خان بن سردار خان بن رائے پہی خان بن ہانس خان بن جس خان بن بہگا خان بن چن خان حسین خان بن دین خان بن دلبر خان بن بابا کھیا بن بن امب بن حضرت بابا سجاول قادری بن قطب حیدر شاہ غازی المعروف قطب شاہ ثانی بن عطاءاللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن محمد غازی بن شاہ علی غازی بن محمد آصف غازی (محمد اسھل) بن عون قطب غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔

39۔ نیاز احمد اعوان ایم اے، ایل ایل بی ایڈووکیٹ چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان:

نیاز احمد اعون ایڈووکیٹ چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان ٹیکسلہ قمطراز ہیں:۔ میرا گاؤں موہڑہ برسین ضلع ایبٹ آباد کی تحصیل حویلیاں سے مغرب کی جانب 5 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے اس علاقے میں اعوان خاندان ہزاروں کی تعداد میں آباد ہے ہیں ان گاؤں میں موہڑہ برسین، کوکل مرجان، رحمٰن آباد، ٹھنڈا پانی، بڑمار، لکھیا، سوہلن شامل ہیں جو کہ 80 فیصد کھیا آل گوت سے تعلق رکھتے ہیں۔ راقم کو حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ کے جنازہ ثانی کی ادائیگی کا شرف بھی حاصل رہا ہے اس وقت میں پانچویں جماعت کا طالب علم تھا۔ حضرت بابا سجاولؒ کا سالانہ لنگر سچا یا سوچ ہر سال بابا سجاول کی اولاد اور خاص طور پر کھیا آل گوت کے لوگ اپنے اپنے گھروں میں اس دعا رختم رلنگر کا اہتمام بڑے ہی پاکیزہ طریقے سے سرانجام دیتے ہیں جو کہ بابا سجاول کے ایصال ثواب کے لیے کیا جاتا ہے۔ روایات میں آتا ہے کہ یہ سالانہ لنگر رعرس بابا سجاولؒ کے زمانے سے جاری ہے انہوں نے اپنے بیٹے امب کو وصیت کی پھر بابا امب نے اپنے بیٹے بابا کھیا کو وصیت کی کہ ان کی اولاد سالانہ اپنے ہر گھر میں حسب استطاعت کوئی چیز پکا کر اس پر دعا کرکے خود بھی کھائے اور باقی لوگوں کو بھی تقسیم کرے۔ یہ فریضہ الحمداللہ گزشتہ 6 صدیوں سے بابا کھیا کی نسل کھیا آل میں جاری چلا آرہا ہے چنانچہ ہم چار پانچ گاؤں کے لوگ ہر سال مارچ کے مہینے میں ایک تاریخ جمعرات اور جمعہ مقرر کرلیتے ہیں اور پھر ان دنوں میں ہر گھر میں ختم قرآن مجید کیا جاتا ہے اور پھر ہر گھر میں اپنی اپنی استطاعت کے مطابق کھانے وغیرہ پکائے جاتے ہیں پہلی دعا جمعرات کی عصر اور شام کے وقت کی جاتی ہے اور پھر بڑی دعا جمعہ کی رات تہجد کے بعد کی جاتی ہے اس عرس میں جسے مقامی زبان میں بابا صاحب (سجاول) کا سچا یا سوچ یا سچم بھی کہتے ہیں بہت دور سے لوگ آکر اس میں عقیدت سے شریک ہوتے ہیں تبرک کھاتے بھی ہیں اور ساتھ بھی ضرور لے جاتے ہیں۔ ان عقیدت مندوں کی عقیدت دیکھنے کے قابل ہوتی ہے۔ باقی عرس یا لنگر اور بابا سجاول کے لنگر یا عرس میں فرق یہ ہے کہ اس لنگر میں شروع سے لے کر آخر تک ہر کام باوضو ہوکر کیا جاتا ہے اور استعمال کی ہر چیز برتن جگہ وغیرہ دھوکر پاک وصاف کرکے استعمال کیا جاتا ہے اور دعا سے پہلے کسی کھانے کی چیز کو کسی طرح بھی استعمال نہیں کیا جاسکتا حتیٰ کے نمک بھی نہیں چیک کیا جاسکتا۔ دعا کے بعد اس لنگر کو عام لوگوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

مستند روایات کے مطابق جب دادی اماں (چاند بی بیؒ) نے اعوان کاری سے ہجرت کی تو اس وقت ان کی خادمہ یعنی بابا دراب کی والدہ بھی ہمراہ تھیں چنانچہ بابا درابؒ اور بابا سجاولؒ ہمعصر تھے جھنوں نے اپنی تمام زندگی بابا سجاول صاحب کی خدمت میں گزار دی۔ مشہور روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت بابا سجاولؒ تشریف فرما تھے اور انہوں نے بابا دراب کو

کچھ پریشان دیکھا اور وجہ پوچھی بابا درابؒ نے فرمایا یہ میں سوچ رہا ہوں کہ آپ کی تو کافی اولاد ہے جب کہ میری کوئی اولاد نہیں ہے اور اگر میری بھی اولاد ہوتی تو میری وفات کے بعد میرے لیے دعا کرتی۔ حضرت بابا سجاولؒ نے فرمایا اتنی سی بات ہے تو بابا درابؒ نے فرمایا جی حضور! حضرت بابا سجاولؒ نے فرمایا جاؤ جب میری اولاد میرے لیے دعا کرے گی تو مجھ سے پہلے وہ آپ کے لیے دعا کرے گی۔ اس کے بعد بابا سجاول نے اپنے بیٹوں کو نصیحت فرمائی کہ اپنی اولاد کو یہ وصیت کرنا کہ وہ سب سے پہلے بابا دراب کے لیے دعا کرے گی۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت بابا درابؒ نے ساری عمر حضرت بابا سجاولؒ کی خدمت کی اور بابا سجاولؒ نے بابا دراب سے متعلق یہ بھی وصیت فرمائی تھی کہ اسے میری پائنتی کی طرف دفن کرنا اور جو عقیدت مند بھی میری قبر پر حاضری دے وہ پہلے حضرت بابا درابؒ کی قبر پر فاتحہ شریف پڑھے۔ بابا درابؒ کی قبر ڈیم سے نہ نکالی جاسکی چنانچہ آج چھ سو سال بعد بھی ہمارے گھر جو سالانہ لنگر کی دعا ہوتی ہے اس میں ہم سب سے پہلی دیگ پر بابا دراب کے ایصال ثواب کے لیے فاتحہ خوانی کرتے ہیں یہ بھی بابا سجاولؒ کی کرامت ہے جو آج تک جاری وساری ہے بابا صاحب سے منسوب بے شمار کرامات ہیں ان میں سے چند ایک کتاب ہذا میں قلمبند کی جا چکی ہیں۔

دادی اماں (چاند بی بیؒ) کے مدفن کے حوالہ سے بیان کیا جاتا ہے کہ بابا سجاولؒ کی والدہ اپنے اہل وعیال کے ہمراہ کھر کوٹ ہری پور میں سکونت پذیر تھیں یہ وصیت کر رکھی تھی کہ ان کی وفات کے بعد انہیں مانسہرہ کے اس علاقے میں دفن کرنا جہاں سے وہ ہجرت کر کے یہاں آئی ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مائی صاحبہ کی وفات کے بعد بابا سجاول اور ان کے بیٹوں نے مائی صاحبہ کا جسد خاکی وصیت کے مطابق مانسہرہ کی جانب لے کر جانا شروع کیا اور اس جگہ پہنچے جہاں اب مائی صاحبہ کا مزار مرجع خلائق عام ہے وہاں آرام کی غرض سے میت جو کہ چار پائی پر تھی زمین پر رکھ دی۔ بعد از آرام جب چار پائی کو اٹھانا چاہا تو چار پائی کے پائے زمین میں دھنس گئے اور تمام تر کوشش کے باوجود مائی صاحبہ کا جسد خاکی اس جگہ سے نہ اٹھایا جاسکا۔ مائی صاحبہ کی اولاد سمجھ گئی کہ مائی صاحبہ کو یہاں پر ہی دفن کرنا ہے چنانچہ آپ کی میت کو وہاں پر ہی دفنایا گیا۔ اس کے بعد آپ کے نام ہی کی وجہ سے اس جگہ کا نام چندور پڑا۔

راقم کافی عرصہ سے ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان سے وابستہ ہے اور بطور چیف آرگنائز تحصیل ٹیکسلہ فرائض سرانجام دے رہا ہے راقم کا شجرہ نسب یہ ہے:۔ نیاز احمد ایڈووکیٹ بن بابا شیخ احمد بن بابا محمد بن بابا حسن علی بن بابا قمر علی بن بابا بھندو بن بابا گل محمد بن بابا خوشحال بن بابا نیک محمد بن بابا عزیز بن بابا یٰسین بن بابا کیابت بن بابا امانت بن بابا دین محمد بن بابا حسین بن بابا دلبر بن بابا کھیا (محمد خیاص) بن بابا امب بن حضرت بابا سجاولؒ۔ نیاز احمد اعوان ایڈووکیٹ کے فرزند اویس احمد اعوان MBA اور ایک بیٹی ہیں اویس احمد اعوان بھی ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے متحرک نوجوان و چیف کوآرڈینیٹر ہیں۔

40۔ پروفیسر محمد طفیل حسین علوی پوسٹ گریجویٹ کالج راولاکوٹ ساکن دبن سنگولہ راولاکوٹ:

پروفیسر محمد طفیل حسین علوی (شادوآل) ایم فل ریسرچ سکالر وایگزیکٹو ممبر ریسرچ کونسل ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان و تحقیق الاعوان بک بورڈ ساکن دبن سنگولہ راولاکوٹ آزاد کشمیر رقمطراز ہیں:۔ ''حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ بن حضرت پیوشاہ جدامجد ہزارہ وکشمیر مادرزاد ولی کامل بزرگ تھے آپ کے فرزند حضرت بابا شادم خان جو کشمیر میں سادم خان کے نام سے مشہور ہوئے حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ کے فرزند حضرت بابا شادم 786ھ دیگر سات سو مبلغین کے ہمراہ بغرض اشاعت اسلام کشمیر وارد ہوئے آپؒ کی قبر مبارک چھڑی ہورنہ میرہ پونچھ برلب سڑک اوپر والی سائیڈ پر باعث خیر و برکت ہے آپ کے دو فرزند عبداللہ عرف کہانی بابا اور حمیداللہ عرف بڈھا بابا تھے کہانی بابا کی ساری اولاد اور بڈھا بابا کی کچھ اولاد ہزارہ میں ہی آباد ہے۔ حمیداللہ عرف بڈھا بابا کی قبر کیتھان دھمنی نزد ٹرانسفر مر سڑک کی نچلی طرف ہے۔ ایک روایت کے مطابق حضرت بابا ابراہیم المعروف بابا بہرامؒ کی قبر اور ان کے والد بڈھا بابا کی قبر علی محمد شیخ مرحوم کے گھر کے ساتھ ہیں۔ جب منتقلی مزار کی تحریک عروج پر تھی تو اس وقت ہمارے یکجدی ملک غلام ربانی اعوان مرحوم اور مولوی محمد اقبال

اعوان مرحوم ہزارہ 26 نومبر 1973ء کو سنگولہ بیرموں میں تشریف لائے تھے۔ جناب غلام ربانی اعوان مرحوم نے بابا صاحب کے مزار اول اور تربیلہ ڈیم میں آنے اور منتقلی کی تمام تر کوششوں سے اہلیان سنگولہ کو آگاہ کیا۔ سنگولہ کے معززین میں سردار محمد خان اعوان نمبردار، سردار مان علی خان، شیر احمد خان، ملک محمد یعقوب اعوان جو کہ اس جلسہ کے روح رواں تھے نے بھی خطاب کیا ان کے علاوہ دیگر مقررین نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا مولوی محمد ایوب اعوان جو کہ شاعر بھی تھے نے ایک نظم پیش کی جس کا عنوان تھا ''سنگولوی نوجوانو وطن کے پاسبانو''۔ اس جلسہ عام کے بعد اہلیان سنگولہ نے بھی اپنے جدامجد کے مزار کی منتقلی کے حوالہ سے تحریک منتقلی مزار کے جنرل سیکرٹری ملک غلام ربانی اعوان سے رابطہ رکھا اور اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔ تحریک منتقلی مزار کی کوششوں سے 2 اگست 1974ء کو حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ کی تدفین ثانی سجاول شریف مانسہرہ عمل میں لائی گئی لاکھوں لوگوں نے 562 سال بعد بابا صاحب کے جسد خاکی کا دیدار حاصل کیا راقم کے والد محترم جو کہ تربیلہ ڈیم کی تعمیر میں بطور فورمین فرائض سرانجام دے رہے تھے وہ اس ساری صورت حال کے عینی شاہد بھی تھے۔ حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ کی تیسری پشت میں حضرت بابا اسماعیل، حضرت بابا جمال اور حضرت بابا سیٹھ معروف ولی اللہ گزرے ہیں ان تینوں کی اولاد بالترتیب سنگولہ، بن بیک اور مقبوضہ کشمیر میں آباد ہے۔

حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ صاحب کشف وکرامات مادرزاد ولی کامل ہونے کے علاوہ بلند پایہ عالم دین اور اسلام کے سرگرم مبلغ تھے جس کے اثرات ان کی اولاد میں بھی نمایاں ہیں۔ آپؒ کے والد پیدائش سے قبل ہی شہید ہو چکے تھے اور بعد کے حالات نے آپؒ کی والدہ چاند بی بی (بی بی چنن جان) کو اعوان کاری سے تناول ہزارہ موضع چندور کی طرف ہجرت پر مجبور کیا گویا یہ در یتیم ایک پیدائشی ولی تھے وہاں انہوں نے ہجرت کی سنت بھی اپنی پیدائش سے قبل ہی ادا کی۔ اس کو پیدائش سے قبل ہی اپنے اہل خاندان اور ہم وطنوں نے قبول نہ کیا مگر کسی کو کیا معلوم تھا کہ اللہ کا یہ برگزیدہ بندہ سرزمین ہزارہ کی گود میں جنم لے گا اور اسی دھرتی کی مست ہواؤں اور پاکیزہ فضاؤں میں پروان چڑھے گا۔ واہ رے تقدیر اعوان کاری جس نے مجتہدین، محدثین اور اسلامی علوم وافکار کے ماہرین اپنی گودی میں کھلائے انہیں پروان چڑھایا اور وہ آفتاب جہاں تاب بن کر عالم اسلام کے علمی افق پر ابھرے مگر بابا سجاولؒ کے لئے یہی دھرتی کانٹوں کی سیج بن گئی اور انہوں نے شکم مادر ہی میں ہجرت کا فیصلہ کر لیا اور پھر بہت جلد ہزارہ کے لوگوں نے یہ بھی دیکھ لیا کہ اللہ کی رحمتوں اور برکتوں کے خزینے ان پر کھل گئے یہ روایت تو ہزارہ وسنگولہ کے بچے بچے کی زبان زد عام ہے کہ بابا سجاولؒ کی والدہ محترمہ بی بی چنن جان وادی پکھلی کے ایک کھیت میں جو ابھی تک ان کے لئے پردیس تھا اپنی گذر اوقات کے لئے گندم کے خوشے چن رہی تھیں کہ ایک ابر کا ٹکڑا سایہ فگن تھا۔ بابا سجاولؒ غریب الوطنی کی کفیت میں دنیا میں تشریف لائے۔ آپؒ سلسلہ قادریہ سے بیعت تھے آپ کے مرشد بھی پیران پیر سید عبدالقادر جیلانیؒ کے متقدین میں تھے۔ آپ نے علوم شریعہ کی تعلیم گھر پر والدہ اور چچا سے حاصل کی۔ آپؒ کے پانچ فرزند شادم خان، امب خان، نیل (نیلسی) خان، پال خان اور تاج گوہر خان (لاولد) تھے۔ شادم خانؒ کے پوتے حضرت بابا ابراہیم المعروف بابا بہرام خانؒ نے سنگولہ آباد کیا آپؒ کی اولاد سنگولہ، بن بیک اور اوڑی مقبوضہ کشمیر میں آباد ہے۔ سنگولہ ابتداء میں ایک گاؤں تھا مگر اب اس کی آبادی میں اضافہ ہو چکا ہے اب اسے ایک مکمل یونین کونسل کا درجہ حاصل ہو چکا ہے۔ قبل ازیں سنگولہ تحصیل باغ کے موضع جات دھڑے وساہلیاں پر مشتمل ایک یونین کونسل تھی بعد ازاں آبادی میں اضافہ کے بعد دھڑے کو الگ یونین کونسل کا درجہ دیا گیا۔ اور اس کے بعد ساہلیاں اور سنگولہ پر مشتمل ایک یونین کونسل سنگولہ تھی۔ 1996ء میں سنگولہ کو عوام علاقہ کی تحریک پر تحصیل باغ سے خارج کرتے ہوئے تحصیل راولاکوٹ حلقہ تین میں شامل کیا گیا۔

سنگولہ کے لوگ چونکہ نسبی اعتبار سے بنیادی طور پر عربی النسل مسلمان ہی تھے اور تبلغ اسلام ان کے آباء واجداد کی میراث تھی ریاست پونچھ کے مشہور مورخ محمد دین فوق مولف تاریخ اقوام پونچھ کے مطابق 1921ء تک سنگولہ میں 21 مساجد تعمیر ہو چکی تھیں جن میں لوگ نمازیں ادا کرتے تھے اور رمضان المبارک میں نماز تراویح بھی اہتمام کے

ساتھ ادا کی جاتی تھیں اور ان مساجد میں درس و تدریس شرعی مسائل وغیرہ کی لوگوں کو تعلیم دی جاتی تھی۔ سنگولہ چونکہ جری، بہادر، دلیر، نڈر، غیور اور مایہ ناز سپوتوں کا مسکن رہا ہے چنانچہ سنگولہ کے جری و بہادر جوانوں نے ہر میدان میں کثیر کامیابی کے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے جس کا واضح ثبوت جہاد آزادی کشمیر 48-1947 میں 47 جوان شہید ہوئے، جنگ 1965ء۔20، جنگ 1971ء۔18 اور تاحال 7 اور اس طرح کل شہداء سنگولہ و بن بیک کی تعداد 93 ہے اس کے علاوہ ہمارے دو بٹالین کمانڈر کرنل عالمشیر اعوان تھرڈ باغ بٹالین اور کرنل غلام رسول اعوان فورتھ باغ بٹالین رہ چکے ہیں ان بٹالین اور سکنڈ باغ بٹالین میں غالب اکثریت اعوانان سنگولہ و بن بیک کی تھی۔ جنگ عظیم اول میں برٹش آرمی کی طرف سے جنگ میں سنگولہ کے 250 افراد سے زائد نے حصہ لیا جیسا کہ تاریخ اقوام پونچھ کے صفحہ 634 پر محمد دین فوق نے لکھا ہے کہ جنگ عظیم میں سنگولہ کے جوانوں کی تعداد دو اڑھائی سو سے کم نہ تھی۔ جن میں ایک نمایاں بہادر و جری شخصیت میں دبن کے سردار گوہر خان قطب شاہی علوی اعوان تھے جنہوں نے جنگ عظیم اول میں جرات، بہادری و دلیری کی عظیم داستان رقم کی جس کی وجہ سے حکومت برطانیہ نے انہیں احسن کارکردگی کی بنیاد پر بہادری کے تمغہ جات سمیت نقد انعامات اور کئی ایکڑ زمر بع زمین دینے کا فیصلہ کیا تو اپنے وقت کے لحاظ سے اس عظیم ویژنری شخصیت نے زمین اور نقد انعام لینے سے انکار کرتے ہوئے انگریز سرکار سے مطالبہ کیا کہ اسے کے بجائے میرے گاؤں سنگولہ میں سکول قائم کر دیں چناچہ آپ کے مطالبہ کو منظور کرتے ہوئے 1923ء کو بیر موں (وسطی) سنگولہ کے مقام پر سری راجہ سکھ دیو سنگھ بہادر والی پونچھ نے ایک گورنمنٹ پرائمری سکول سنگولہ بیر موں کے مقام پر قائم کیا جو آج کل گورنمنٹ مڈل سکول بیر موں ہے جس کے صدر معلم محمد نسیم اعوان بن محمد غلام بن حشمت علی نمبردار بن غلام علی نمبردار بن فیض بخش نمبردار بن حضرت بابا تاج محمد نمبردار اوّل سنگولہ از اولاد حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ ہیں۔

راقم حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ کی اولاد سے ہے۔ راقم کے والد محترم معلم تھے اور راقم کے بڑے بھائی محمد اقبال حسین اعوان گریڈ 19 سے ماہر مضمون ریٹائرڈ ہوئے۔ راقم کا شجرہ نسب یہ ہے "محمد طفیل حسین علوی بن سید زمان بن زمان علی بن محمد بخش بن نورولی بن حضرت بابا تاج محمد خان المعروف تاجو سردار (نمبردار اوّل سنگولہ) بن آفتاب المعروف تابو خان بن مومن خان بن رحمت اللہ خان بن کالا خان بن کلو خان بن محمود خان بن گوہراج خان بن فیروز خان بن حضرت بابا اسماعیل خانؒ بن حضرت ابراہیمؒ (بہرام) بن حمید اللہ عرف بڈھا بابا بن حضرت بابا حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ بن بابا پیو شاہ بن بابا مہتاب المعروف بابا مہی پال بن بابا کالا خان بن بابا قابل خان بن بابا حسین المعروف حسینہ (سین) بن خلیل المعروف کلی بن مزمل علی کلگان بن سالار قطب حیدر غازی علوی المعروف قطب شاہ ثانی بن عطا اللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ علی غازی بن محمد اصھل المعروف محمد آصف غازی بن عون عرف قطب غازی لقب بطل غازی المعروف قطب شاہ اول بن علی عبد المنان بن حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہ بن حضرت علیؓ۔

41۔ سیّد علی وسیم شاہ گردیزی ساکن کلسن سنگولہ راولاکوٹ پونچھ آزاد کشمیر:

سید علی وسیم شاہ گردیزی ساکن کلسن سنگولہ راولاکوٹ پونچھ لکھتے ہیں کہ ہمارے اجداد صدیوں سے سنگولہ میں سکونت پذیر ہیں اور سادات گردیزیہ پونچھ بھی صدیوں سے پونچھ میں آباد ہیں اور انہوں نے پونچھ و گردونواح میں دین اسلام کی شمع کو روشن رکھا۔ تاریخ گردیزیہ پونچھ، تاریخ سادات و تاریخ انساب القبائل اکبریا و تحقیق الانساب جلد اول و دوم سادات گردیزیہ کا احوال مفصل درج ہے۔ پونچھ کی سرزمین میں تبلغ اسلام میں سادات گردیزیہ اور اعوانان سنگولہ کا زبردست کردار رہا ہے۔ اعوانان سنگولہ اور سادات گردیزیہ پونچھ دونوں یکجدی ہیں یعنی سادات گردیزیہ حضرت منور شاہ سچیار از نسل حضرت امام حسین علیہ السلام بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہیں اور اعوانان قطب شاہی سنگولہ حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ از نسل حضرت محمد الاکبر (محمد ابن حنفیہؒ) بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہیں۔ سرزمین کشمیر میں حضرت میر سید علی ہمدانی جو شاہ ہمدان کے نام سے مشہور ہیں اور تولی پیر نزد سنگولہ میں ان کی بیٹھک بھی ہے 786ھ میں سات سو مبلغین کے ہمراہ بغرض

اشاعت اسلام کشمیر تشریف لائے۔ صدیوں پرانی سینہ بہ سینہ روایات سے ہم سنتے آ رہے ہیں کہ سنگولہ کے جدامجد (حضرت بابا سادم خانؒ جدامجد سادو آل اعوان) بھی ان کے ہمراہ بغرض تبلغ کشمیر تشریف لائے تھے۔ حضرت بابا سجاولؒ کے مزار کی منتقلی کے حوالہ سے ان کی اولاد جو ہزارہ میں ہے ان میں سے ملک غلام ربانی صاحب 1973ء میں اپنے ساتھیوں کے ہمراہ سنگولہ تشریف لائے تھے حضرت بابا سجاول اور ان کی اولاد سے حضرت بابا اسماعیل جن کی قبر ناڑے شریف ہمارے پڑوس میں ہے قابل ذکر اولیاء میں شمار ہوتے ہیں جس کا ذکر سادات گردیزیہ پونچھ کے عظیم سپوت تذکرہ اولیاء کشمیر کے مولف سیّد زاہد حسین نعیمی صاحب نے اپنی کتاب میں یوں کیا ہے "حضرت بابا سجاول خان قادری رحمتہ اللہ علیہ ولی کامل اور صاحب کشف و کرامت بزرگ گزرے ہیں جن مزار مانسہرہ میں آپؒ کے نام کی نسبت سے "سجاول شریف" کے نام سے مشہور مقام پر مرجع خلائق ہے۔ بابا اسماعیلؒ کا تعلق اعوان قبیلے سے ہے۔ آپ کے آبا و اجداد صدیوں پہلے برصغیر پاک و ہند میں آئے۔ پھر وہاں سے مانسہرہ پھر مانسہرہ سے کشمیر میں داخل ہوئے۔ بابا اسماعیل خان کے آبا و اجداد بابا سجاول خان رحمتہ اللہ علیہ کی اولاد سے ہیں۔ بابا سجاول خان کا بیٹا شاد المعروف سادم خان علاقہ پکھلی ہزارہ سے براستہ مظفر آباد ضلع پونچھ کے علاقہ سنگولہ پہنچے اور یہاں ہی مستقل قیام کیا"۔ سادات گردیزیہ پونچھ کے جدامجد حضرت منور شاہ سچیارؒ کا مزار پھلگراں میں ہے۔ ان کی اولاد سے سید نظام شاہ کی اولاد سنگولہ، موہری فرمان شاہ، ڈھنڈی، سنگھڑ بڈیار، کیاٹ کلاں ونڑیولہ باغ وغیرہ میں میں آباد ہے۔ راقم سید نظام شاہ کی اولاد سے ہے اور راقم کا شجرہ نسب یہ ہے "سید علی وسیم شاہ گردیزی بن سید نذیر حسین شاہ بن سید عبدل حسین شاہ بن سید فضل حسین شاہ بن سید کرم حسین شاہ بن حسین شاہ بن مصطفیٰ شاہ بن ملاقی شاہ بن زبیر شاہ بن اسد اللہ شاہ بن شیر علی شاہ بن غلام شاہ بن جنگ ولی شاہ بن سید مالک شاہ بن سید احمد شاہ بن سید نظام شاہ بن حضرت منور شاہ سچیارؒ بن سید نور محمد شاہ بن سید شاہ محمد گردیزی بن سید عبدالرحمٰن گردیزی بن سید احمد شاہ بن مخدوم عبدالصمد گردیزی بن سید احمد عماد الدین بن سید محمد یوسف گردیزی بن سید ابوبکر گردیزی بن سید علی شاہ قسور گردیزی بن ابوعبداللہ بن سید احمد بغدادی بن حضرت عیسیٰ بن سید حسین قطعی بن سید موسیٰ بن سید عبداللہ بن سید حمزہ داعی بن سید ابوشفاء یوعم بن حضرت سید احمد شعرانی بن حضرت علی عریض بن حضرت امام جعفر صادقؑ بن حضرت امام باقرؑ بن حضرت امام زین العابدین بن حضرت امام حسینؑ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ"۔

4 سیدمحبوب علی شاہ گیلانی مولف تذکرہ بڑے صاحب چنگی بانڈی ہری پور:

سیّد محبوب علی شاہ گیلانی مولف تذکرہ بڑے صاحب سید حضرت زین العابدین گیلانی قادریؒ ساکن چنگی بانڈی ہری پور کے مطابق حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ کا نسبی تعلق اعوان قبیلہ سے تھا اور قادری سلسلہ طریقت سے تھے۔ سید محبوب شاہ داتا مانسہرہ نے بحر الجمان کے صفحہ 36-135 پر آپؒ کا شجرہ نسب لکھا ہے جس کے مطابق آپ قطب شاہی علوی اعوان از اولاد حضرت محمد الاکبر جو کہ امام حنیفؒ بن حضرت علی المرتضیٰ کے نام سے بھی مشہور تھے۔ آپ کا شمار ہزارہ کے مشہور و معروف کامل اولیا کرام میں ہوتا ہے۔ تربیلہ ڈیم کی تعمیر کی وجہ سے بابا صاحب کا مزار ڈیم میں آ گیا تھا لوگوں کی کوششوں سے بابا صاحب کا جسد خاکی ڈیم سے نکالا گیا اور 2 اگست 1974ء کو نئی مجوزہ جگہ سجاول شریف شہلیہ مانسہرہ میں تدفین ثانی کی گئی جس دن حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ کا جسد خاکی منتقل کیا جا رہا تھا اس وقت راقم بدوھڑہ تناول پوسٹ آفس میں خدمات سرانجام دے رہا تھا۔ کھرکوٹ سے مانسہرہ تک لوگ جگہ جگہ ٹولیوں کی شکل میں حضرت بابا سجاولؒ کے جسد خاکی کے دیدار کے لیے جوق در جوق کھڑے تھے صدیوں بعد ان کی تدفین ثانی ہوئی۔ بابا سجاول علوی قادریؒ قطب شاہی اعوان کی اولاد ہزارہ اور سنگولہ کشمیر وغیرہ میں آباد ہے۔ راقم حضرت سیّدنا میر زین العابدین المعروف بڑے صاحب سلطان پوریؒ کی اولاد سے ہے جن کا نسب حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے ہوتا ہوا حضرت امام حسنؓ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے ملتا ہے راقم کے اجداد کی فروغ اشاعت دین اسلام کے لئے خدمات جلیلہ سے ہر مسلمان آگاہ

ہے۔نوراسلام کی شمع فروزاں کرنے اوراس کی روشنی کوچاردانگ عالم میں پھیلانے کے لئے ان بزرگوں نے جومحنت،کاوش کی اور جومصائب اورتکالیف اس راہ میں برداشت کیں وہ اسلامی تاریخ کا سنہرا باب ہے آپ کی انہی مسلسل اور پیہم کوششوں کے نتیجے میں لاکھوں بھٹکے ہوئے انسانوں کوصراط مستقیم پر چلنے کی توفیق اور ہدایت نصیب ہوئی۔بابا سجاولؒ حضرت محمدابن حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی اولاد سے ہیں اور ہمارے اجداد حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی اولاد سے ہیں راقم کا شجرہ نسب یہ ہے:۔''سیّدمحبوب علی شاہ گیلانی بن سیّدمحمد یوسف شاہ گیلانی بن سیدشہاب الدین احمد بن حضرت سیدقطب عالم پوہارویؒ بن حضرت سیداسحاق شاہ پوہارویؒ بن حضرت سیدزین العابدین گیلانیؒ بڑے صاحب بن حضرت سیدحسن بادشاہ پشاوریؒ بن حضرت سیدعبداللہ شاہ صحابی بن حضرت سیدمحمودالحموی بغدادی بن حضرت سیدعبالقادر ثانیؒ بن حضرت سیدعبدالباسط بن حضرت سیدشاہ حسینؒ بن حضرت سیداحمد شاہ عمانیؒ بن حجرت شرف الدین ابی قاسمؒ بن حضرت سیدشرف الدین یحییٰ ثنی بن حضرت سید بدرالدین حسنی البغدادی بن حضرت سید علاؤالدین علیؒ بن حضرت سیدشمس الدین محمد بن حضرت سیدشرف الدین یحیٰ قطبؒ بن حضرت سیدشہاب الدین احمدؒ بن حضرت سیدصالح ابی نصرؒ بن حضرت سیدتاج الدین عبدالرزاقؒ بن حضرت سیدشیخ عبدالقادر جیلانیؓ بن حضرت سیدابوصالح موسیٰ جنگی دوست بن حضرت سیدعبداللہ جیلیؒ بن حضرت سیدیحییٰ زاہدؒ بن سید شمس الدین محمدزکریاؒ بن سیدابوبکرداؤدطائیؒ بن حضرت سیدموسیٰ ثانی بن حضرت سیدعبداللہ صالحؒ بن حضرت سیدموسیٰ الجونؒ بن حضرت سیدعبداللہ المحضؒ بن حضرت سید امام مثنیٰؒ بن حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ''۔

43۔ حکیم سیّدعبدالوحید حسین شاہ ڈھیری سیّداں ضلع کوٹلی آزاد کشمیر

حکیم سیّدعبدالوحید حسین شاہ رقمطراز ہیں''حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ کا شمار اوّلین صوفیا کرام میں ہوتا ہے۔آپ اعوان قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں آپ کا شجرہ قطب حیدرشاہ علویؒ سے ہوتا ہوا حضرت محمدابن حنفیہؒ بن حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے ملتا ہے۔آپؒ کا مزار تربیلہ ڈیم میں آگیا تھا۔اہلیان ہزارہ نے دن رات کی کوششوں سے ڈیم سے نکال کر مانسہرہ تدفین کی۔عینی شاہدین بیان کرتے ہیں کہ آپ کا جسم مبارک 562 سال بعد بھی درست حالت میں تھا۔ آپ کی دوبارہ نماز جنازہ ادا کرتے ہوئے 2اگست 1974ء سجاول شریف مانسہرہ سپردخاک کیا گیا۔آپ کی نسل سے سنگولہ آزاد کشمیر کا معروف اعوان قبیلہ ہے ان کے علاوہ ہزارہ اور مقبوضہ کشمیر میں بھی بابا صاحب کی اولاد موجود ہے۔ بابا صاحب سلسلہ قادریہ سے بیعت تھے جو ہمارے جدامجد حضرت سیّدعبدالقادر جیلانی رحمتہ علیہ کی نسبت سے قادریہ کہلاتا ہے۔راقم الحروف حضرت غوث الاعظم سیّدعبدالقادر جیلانیؒ کی اولاد سے ہے۔ہمارے اجداد میں سے سیّداکبرشاہؒ مغلیہ دور میں دہلی پہنچے اور وہاں سکونت اختیار کی۔ان کے فرزند سیّدصدیق شاہؒ نے مغلیہ خاندان کی خاتون آمنہ بی بی سے شادی کی۔ ان کے فرزند سیّدمحمد حنیف شاہؒ سلسلہ طریقت قادریہ کے بزرگ کے ہاتھوں بیعت ہوکر گجرات چلے آئے اور اپنے مُرشد کے حکم پر رشدوہدایت کا سلسلہ جاری کیا۔ان کے فرزندان حضرت پیرسیّدلنگرشاہ گیلانیؒ اور حضرت پیرسیّدفضل شاہ گیلانیؒ تبلیغ و اشاعت دین کے سلسلہ میں 1223ھ بمطابق 1806ء گجرات سے براستہ بھمبر کوٹلی تشریف لائے،آپؒ کی تعلیمات سے متاثر ہوکر راستے میں آنے والے درجنوں موضع جات کے ہزاروں لوگ آپ کے ہاتھ پر بیعت ہوکر حلقہ ارادت میں داخل ہوئے۔حضرت باباسیّدلنگرشاہ گیلانیؒ اوراُن کے بھائی حضرت باباسیّدفضل شاہ گیلانیؒ کے مزارات ڈھیری سیّداں کوٹلی میں ہیں جہاں ہرسال ماہ مئی میں عرس پاک کی محافل منعقد ہوتی ہیں۔ان بزرگان کی اولاد ڈھیری سیّداں کوٹلی میں آباد چلی آرہی ہے۔راقم کا شجرہ نسب اس طرح ہے''سیّدعبدالوحید حسین شاہ بن سیّدامداد حسین شاہؒ بن سیّدحیدرشاہؒ بن سیّدولائت شاہؒ بن سیّدبرکت علی شاہؒ بن سیّدحسین شاہؒ بن سیّدلنگرشاہؒ بن سیّدمہتاب شاہؒ بن سیّدحنیف شاہؒ بن سیّدصدیق شاہؒ بن سیّد اکبرشاہؒ بن سیّدمحمدصلاحؒ بن سیّدمحمدپناہؒ بن سیّدمحمدصالحؒ بن سیّدبرخوردارشاہؒ بن سیّدعظیم القادرؒ بن سیّدشرف الدینؒ بن سیّدعلی الدینؒ بن سیّدشمس الدینؒ بن سیّداحمد حسین ریزہؒ بن سیّداحمد علی شاہؒ بن سیّدقاسم علی شاہؒ بن سیّدشرف الدین یحییٰؒ بن سیّد

شہاب الدین احمدؒ بن سیّدعمادالدین ابی صالح نصرؒ بن سیّدتاج الدین ابوبکرعبدالرزاقؒ بن سیّدعبدالقادر جیلانیؓ''

44۔ سیّدمحبوب علی شاہ کاظمی ساکن پمروٹ راولاکوٹ پونچھ حال مقیم راول ٹاؤن نزدراول ڈیم اسلام آباد:

سیدمحبوب شاہ کاظمی ساکن پمروٹ راولاکوٹ حال مقیم راول ٹاؤن نزدڈیم اسلام آباد رقمطراز ہیں:۔حضرت شاہ جنیدؒ اوران کی اولاد کا احوال تاریخ اقوام پونچھ ص665 وتحقیق الانساب جلداوّل ص46 وجلددوم ص68 وغیرہ میں درج ہے کے مطابق شاہ جُنید سلطان مظفرشاہ کے عہد میں مظفرآباد چلے گئے۔حضرت شاہ جنید کے پانچ فرزند سید باقر علی شاہ (راجکنڈی)،سید معظم شاہ،سیدغلام علی شاہ،سیدمحمداشرف شاہ وسیدرضاشاہ تھے سید باقر علی شاہ کے دوفرزند سیدعبداللہ شاہ وسیدجلال شاہ تھے سیدجلال شاہ کے دوفرزند سیدنورحسن شاہ کاظمی (زیارت باڑی والی بھنگیاں بالاکوٹ) وسیدحبیب شاہ کاظمی (زیارت بھنگیاں بالاکوٹ) تھے سیدحبیب شاہ کے تین فرزند سیدمحبوب شاہ،سیدگلاب شاہ وسیدمحمد علی شاہ تھے۔حضرت سیدگلاب شاہ کے چھ فرزند سیدمحمد شاہ،سیدنادرشاہ،سیدمزمل شاہ،سیدمحمودشاہ،مولوی سیدمہدی شاہ وسید شیرشاہ تھے حضرت سیدمزمل شاہ کاظمی (پمروٹ پونچھ) کے پانچ فرزند سیدغلام حیدرشاہ،سیدغازی شاہ،سیدحلیم شاہ والحاج سیدلعل شاہ کاظمی (رقبہ نیلی ڈاب چھوٹا گلہ راولاکوٹ پونچھ) تھے۔الحاج سیدلعل شاہ کاظمی کے چھ فرزند سیدمحرم شاہ کاظمی (پمروٹ)،سیدخادم حسین شاہ (لوئرچھوٹا گلہ)،سیدصادق حسین شاہ اختر (اپرچھوٹا گلہ)،حاجی سیدمحمد عبداللہ شاہ (ہٹالہ قبرستان چھوٹا گلہ)،حاجی سیدجماعت علی شاہ (ساکن پنوال چکوال) وسیدمحبوب شاہ کاظمی ہیں۔

سیّدمحبوب شاہ کاظمی پمروٹ راولاکوٹ ضلع پونچھ میں 1941ء میں پیداہوئے اور 1948ء میں ہجرت کرکے جہلم آئے۔FA انٹرمیڈیٹ کالج جہلم سے کیا اور گریجویشن کی تعلیم سرورشہید کالج گوجرخان سے حاصل کی۔جامع مسجد گلزار مدینہ اہلسنت والجماعت راول ڈیم اسلام آباد میں عرصہ تک خطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔دوبار قانون ساز اسمبلی آزاد کشمیر کے لیے حلقہ ایل اے 6 جموں سے الیکشن لڑا۔آل جموں وکشمیر مسلم کانفرنس کی مرکزی مجلس عاملہ کے ممبر وچیئرمین رہے چوہدری غلام عباس،سردار ابراہیم،سردار عبدالقیوم خان،سردار سکندر حیات، چوہدری نورحسین،جنرل حیات اور سردار عتیق احمد خان کے ساتھ بھرپور کام کیا۔پاکستان عوامی تحریک سے بھی وابستہ رہے اور الیکشن 2001ء میں آپ نے 30 ٹکٹ تقسیم کیے اور سب سے اہم بات یہ کہ علامہ حسن میر قادری جو حضرت بابا سجاول علوی قادری ازاولاد حضرت محمدحنفیہؒ بن حضرت علی کی اولاد سے سنگولہ کے قطب شاہی اعوان ہیں انہیں بھی حلقہ ایل اے 19 پونچھ 3 سے قانون ساز اسمبلی کا ٹکٹ دیا۔اور سب سے اہم بات یہ کے بابا سجاول علوی قادریؒ کے منتقلی مزار از کھرکوٹ تا سجاول شریف مانسہرہ کے عینی شاہد ہیں آپ کئی بار دربارعالیہ حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ پر حاضری دے چکے ہیں اوراس سے بھی اہم بات یہ کہ آپ حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ کی جواولاد سنگولہ پونچھ میں آباد ہے ذاتی طور پراور آپ کے اجداد پشت درپشت سے اچھی طرح جانتے ہیں اور آپ کے ذاتی مراسم بھی اس خاندان سے رہے ہیں۔ سیّدمحبوب شاہ کاظمی معروف نسب دان بھی ہیں آپ کی چھ کتب زیرتالیف ہیں جن میں دوسادات کاظمیہ پرا۔گلستان سید شاہ جنیدؒ اور ۲۔گلستان سید حبیب شاہؒ کے علاوہ جھیل کے کنارے،اور شاعری مجموعہ جات قابل ذکر ہیں۔آپ کے صاحبزادے سعیداحمد کاظمی،سیدخورشیداحمد کاظمی،سیدظہیراحمد شاہ کاظمی (چیئرمین یوسی 24 راول ٹاؤن رمارگلہ ٹاؤن اسلام آباد)،حاجی سیدکوثرعلی شاہ کاظمی،سیدمدثرعلی کاظمی وسیدراشدعلی کاظمی ایڈووکیٹ ایم فل ریسرچ سکالرزیرتعلیم پی ایچ ڈی قابل ذکر ہیں۔آپ کا شجرہ نسب یوں ہے''سیدمحبوب شاہ کاظمی بن الحاج سیدلعل شاہ کاظمی بن حضرت سیدمزمل علی شاہ بن حضرت سیدگلاب شاہ بن حضرت سیدحبیب شاہؒ بن حضرت سیدجلال شاہ بن سید باقرعلی شاہ بن حضرت سیّدشاہ جنید کاظمی (روضہ مبارک گھن چھتر مظفرآباد) بن سیدشاہ ابراہیم کاظمی المعروف مشہدی بابا (روضہ چمبہ نزحویلیاں) بن سید محمداولیاء بن سیدشاہ عبدالعزیز بن سیدشاہ عبدالغالب بن سیدشاہ عبدالغنی بن سیدشاہ حسینؒ (روضہ کرسال چکوال) بن سید شاہ آدم کاظمی بن حضرت سیدعلی شیر بن حضرت سیدعبدالکریم (آمد کسران گوجرخان و بعدہ سیددوآباد کردسید کسراں

مشہور شد) بن سید وجیہہ دین بن سید محمد ولی الدین بن سید محمد ثانی الغازی بن سید رضا الدین کاظمی بن سید صدر الدین بن سید محمد احمد (سابق) بن سید ابوالقاسم حسین المشہدی (آمد سکھر 610ھ بحوالہ تاریخ فرشتہ) بن حضرت سید علی امیر (بربر کے پیر) بن سید عبدالرحمٰن بن سید اسحاق ثانی بن سید ابوالحسن موسیٰ زاہد بن سید محمد عالم بن سید ابوالقاسم عبداللہ بن سید محمد اول بن حضرت سید اسحاق الموفق بن حضرت امام موسیٰ کاظمؓ بن حضرت امام جعفر صادقؓ بن حضرت امام محمد باقرؓ بن حضرت امام علی زین العابدینؓ بن شہزادہ کونین حضرت امام حسینؓ بن امام المشارق والمغارب حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔

45۔ سیّد آزاد علی شاہ بخاری پرائیویٹ سیکرٹری وزیر اعظم سیکرٹریٹ مظفر آباد آزاد کشمیر:

سیّد آزاد علی شاہ بخاری پرائیویٹ سیکرٹری وزیر اعظم سیکرٹریٹ مظفر آباد ساکن اتراسی مظفر آباد رقمطراز ہیں:

۔سلطان الفقراء حضرت سید حاجی امام نوری پیر بخاری کی ولادت حضرت پیر سید شاہ عیسیٰ قتال کے حجرہ میں عیسیٰ بلوٹ شریف میں ہوئی۔ سادات کرام نے پورے برصغیر پاک و ہند میں جگہ جگہ جا کر دین اسلام کی تبلیغ کی جن میں سید حاجی امام نوری پیر بخاری کا کردار نمایاں ہے آپ نے بلوٹ شریف کی مخدومیت چھوڑ کر فقیری کو اختیار کیا آپ نے اس ریاضت وعبادت میں کشمیر ایبٹ آباد ہری پور ضلع اٹک اور دیگر علاقے منتخب کیے اور ہزاروں لوگوں کو مشرف با اسلام کیا۔ خصوصاً صوبہ سرحد میں کھکھڑ قوم اور پنجاب میں ہٹڑ قوم کو اپنی جد کی طرح روحانیت سے فیض یاب کیا اور مشرف با اسلام کیا آپ سے بے شمار کرامات منسوب ہیں۔ علاوہ ازیں امیر کبیر سید علی ہمدانی (حضرت شاہ ہمدانؒ) کے ہمراہ بھی سات سو مبلغین کشمیر وارد ہوئے۔ ان مبلغین میں حضرت بابا سجاول کے فرزند حضرت بابا شادمؒ قطب شاہی اعوان جو حضرت محمد ابن حنفیہؒ کی اولاد سے ہیں بھی کشمیر آئے سادات کرام جہاں بھی آباد ہوئے ان کے ساتھ ان کے اعوان کے طور پر اعوان بھی آباد ہوئے یہی وجہ ہے کہ سنگولہ، اعوان پٹی، اتراسی وغیرہ میں جہاں جہاں سادات کرام آباد ہیں وہاں اعوان بھی آباد ہیں۔ حضرت بابا سجاولؒ کا شمار معروف اولیاء میں ہوتا ہے ان کی تدفین ثانی اور 562 سال بعد جسد خاکی صحیح سلامت ہونا واضع دلیل ہے۔ راقم کا شجرہ نسب یہ ہے" سید آزاد علی شاہ بخاری بن سید مردان علی شاہ بن سید خیر شاہ بن سید سمندر شاہ بن سید شیر شاہ بن سید قاسم علی شاہ بن سید گل حسین شاہ سید نور شاہ بن پیر سید شاہ صفدر امام بخاری بن پیر پناہ علی شاہ بن پیر حاجی شاہ بن شاہ عیسیٰ قتال بن شاہ عبدالرحمٰن نوری بن سید عبدالوہاب حسین بن سید قطب عالم بن پیر شاہ جنید بن سید عبدالرحمٰن بن سید عبدالکریم بن نصرت شاہ سید نورالدین بن شاہ سید محمد بن شاہ سید ابوسعید بن سید محمد غوث بن سید جلال الدین سرخ بخاریؒ بن سیّد علی موئید بخاری بن سیّد محمد جعفر ثالث بن سیّد محمد بن سیّد محمود بن سلطان سید احمد بن سیّد عبداللہ بن سیّد علی اصغر بن جعفر ثانی بن حضرت امام علی نقیؑ بن حضرت امام محمد تقیؑ بن حضرت امام علی رضاءؑ بن حضرت امام موسیٰ کاظمؑ حضرت امام جعفر صادقؓ بن حضرت امام محمد باقرؓ بن حضرت امام علی زین العابدینؓ بن شہزادہ کونین حضرت امام حسینؓ بن امام المشارق والمغارب حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔

حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ کی اولاد ہزارہ میں

حضرت بابا سجاول علوی قادری کی اولاد کے شجرہائے نسب تحقیق الاعوان، تاریخ علوی اعوان و تحقیق الانساب جلد اوّل و دوئم، مختصر تاریخ علوی اعوان معہ ڈائریکٹری اور آئینہ اعوان وغیرہ میں درج ہو چکے ہیں اور کچھ جدید اندراج کے ساتھ درج کیے جاتے ہیں مندرجہ بالا کتب کے مطابق ایبٹ آباد کا کوٹ، بانڈی مترچھ وبجی کوٹ وغیرہ میں حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ کی اولاد آباد ہے آپؒ کے پانچ فرزند حضرت بابا شادمؒ (شہباز خان شادم عرف شادو بابا)، حضرت سلیمان خان عرف بابا انبؒ، حضرت عماد خان نیلم (بابا نیلؒ یا نیلسی)، حضرت الیاس عرف بابا سپالؒ (اولاد تلہاڑ، پانڈو تھانہ، ہڑیالہ، اوگرہ، مانسہرہ وایبٹ آباد) وتاج گوہرؒ (لاولد) تھے۔ بابا شادمؒ کی اولاد ہزارہ میں شادو آل اور کشمیر میں شادو آل وسادو آل مشہور ہے۔ بابا انب کے دو فرزند بابا کھیا واسماعیل خان تھے کھیا بابا کی اولاد

کھیا آل اور اسماعیل کے دو فرزند کالا خان وعبداللہ کی اولاد مانسہرہ وایبٹ آباد میں آباد ہے۔

حضر عماد خان المعروف بابا نیل کے فرزند دم خان المعروف دمی بابا تھے جن کی اولاد دمی آل مشہور ہے ان گیارہویں پشت میں محمد زمان و دوست محمد پسران حسن علی بن محبّ اللہ بن زمرد خان بن ماندار خان بن خیر اللہ بن برخوردار بن تاوزار بن قدیم بن رحم بن اشرف (اچھڑ) بن دم خان (جدامجد دمی آل) تھے۔ محمد زمان کے دو فرزند ملک غلام ربانی اعوان وفضل الٰہی تھے۔ ملک غلام ربانی اعوان بانی جنرل سیکرٹری تنظیم الاعوان ہزارہ وتحریک منتقلی مزار کمیٹی آپ اور مولوی محمد ایوب اعوان شاعر 26 نومبر 1973ء کو راقم مولف کے گاؤں سنگولہ راولاکوٹ تشریف لائے تھے او ر پہلا باقاعدہ اعوان کنونشن بمقام بیرموں سنگولہ منعقد ہوا جس کے مہمان خصوصی ملک غلام ربانی اعوان تھے اس روز تنظیم الاعوان سنگولہ قائم کی گئی اور ملک یعقوب اعوان اس کے صدر منتخب ہوئے۔ ملک محمد یعقوب اعوان دبن سنگولہ (راقم کے چچازاد بھائی) اس طرح ہزارہ وسنگولہ کے دو بچھڑے ہوئے خاندانوں کا پہلا باقاعدہ رابطہ ہوا جو ملک محمد یعقوب اعوان کی کوششوں کا نتیجہ تھا۔ حضرت بابا سجاولؒ کے مزار کی تعمیر کے لیے انجمن اصلاح اعوان آزاد کشمیر کی جانب سے پہلے ہی مبلغ -/300 روپے بطور چندہ 03 نومبر 1968ء کو جمع کروائے گئے۔ جناب ملک غلام ربانی اعوان ہر دلعزیز شخصیت کے مالک تھے اعوان قبیلہ کے چشم وچراغ تھے 1920ء میں پیدا ہوئے اور ستمبر 1987ء میں وفات پائی آپ کی نرینہ اولاد نہ تھی دو بیٹیاں ہیں۔ فضل الٰہی کے فرزند افتخار احمد تھے ان کے تین فرزند ابرار، توصیف ووقار احمد ہیں۔ دوست محمد کے تین فرزند مظفر خان، گل حسین وفقیر محمد تھے مظفر خان کے فرزند ڈاکٹر دلبر اعوان چیف کوآرڈینٹر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کا کوٹ قابل ذکر ہیں آپ کے تین فرزند آصف محمود اعوان، طاہر محمود اعوان، کاشف محمود اعوان و بیٹی روزینہ ہیں آصف محمود اعوان کے دو فرزند احمد اعوان منیجر الفلاح بنک، وانجینئر حمزہ اعوان ہیں طاہر محمود اعوان کے دو فرزند عمیر اعوان سیلز آفیسر وکیڈٹ عذیر اعوان ہیں کاشف محمود اعوان کے تین فرزند عمان اعوان، شعبان اعوان وسمیر اعوان ہیں۔ تاریخ علوی اعوان ایڈیشن 2009 کے ص 695، تحقیق الانساب جلد اوّل ص 83و348 و358 وجلد دوئم ص 110 کے مطابق حضرت بابا شادم خان کی 6ویں پشت میں راجہ خان (اولاد کا کوٹ، نمشیرہ، جنکیاری، بحالی، ڈھانگری مانسہرہ وغیرہ)، بیر خان (اولاد کسکی کلاں) ونورسہ خان (اولاد کا کوٹ وغیرہ) پسران عبداللہ عرف ٹھوڈا بابا بن لودہ خان بن ریشم خان بن بابا طوغان بن عبداللہ عرف کہانی بابا تھے۔ راجہ خان کی تیسری پشت میں شرف الدین، کریم اللہ، کرم دین و عزیز خان پسران جہاں بابا بن فتح اللہ تھے۔ شرف الدین کے فرزند محمد سعید خان تھے ان کے دو فرزمد ملاں سید میر و محمد جی تھے ملاں سید میر (قبر کا کوٹ) کے دو فرزند غلام دین لاولد و غلام نور تھے غلام نور (قبر کا کوٹ) کے تین فرزند مولوی عبداللطیف، مولوی محمد اکبر ومولوی محمد عالم تھے۔ مولوی عبداللطیف کے اکلوتے فرزند حاجی سمندر خان بانی تنظیم الاعوان ہزارہ تھے۔ آپ کے دو فرزند ملک فضل الرحمٰن اعوان وملک میر افضل اعوان ہوئے۔

ملک میر افضل اعوان چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان ساکن کا کوٹ ضلع ایبٹ سابق ناظم وچیف آف سجاول آل اور نسابہ بھی ہیں آپ کا احوال تفصیل سے تحقیق الانساب جلد اول و دوم میں درج ہے یہاں مختصر تذکرہ کیا جاتا ہے۔ آپ نے راقم مولف کی دستار بندی کرتے ہوئے اپنا جانشین مقرر کیا ہوا ہے آپ کے تعاون سے راقم نے تحقیق الانساب جلد اول، دوم ومختصر تاریخ علوی اعوان میں ہزارہ کے اعوانوں کے شجرہائے نسب شائع کیے ہیں آپ نیک سیرت، ہمدرد، خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ہیں اعوانوں کی عزت نفس پر کی حفاظت کے لیے آپ نے دامے درمے اور سخنے کردار ادا کیا عدالت میں کیس دائر کیا اور مقدمہ کی پیروی کر رہے ہیں آپ کے ساتھ تعاون کرنے والے وکلا صاحبان میں ملک مسلم اعوان ایڈووکیٹ چیف کوآرڈینٹر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان تحصیل ایبٹ آباد، ملک امجد اعوان ایڈووکیٹ چیف کوآرڈینٹر تحصیل حویلیاں، ملک قاضی اظہر اعوان ایڈووکیٹ، ملک سعید اعوان ایڈووکیٹ، ملک شوکت تاج اعوان ایڈووکیٹ وناظم ضلع کونسل ہری پور وچیف کوآرڈینٹر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان ہری پورر، ملک مسعود اعوان ایڈووکیٹ، ملک

سجاول ایڈووکیٹ وملک غلام مصطفیٰ اعوان ایڈووکیٹ قابل ذکر ہیں۔

موہڑہ برسین وکوکل برسین تحصیل حویلیاں ضلع ایبٹ آباد:

موہڑہ برسین میں ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے چیف کوآرڈینیٹر نیاز احمد اعوان ایڈووکیٹ قابل ذکر ہیں آپ کا شجرہ نسب صفحہ 130 پر درج ہے۔بابا سجاول علوی قادریؒ کی آٹھارہوین پشت میں مفتی تنویر احمد اعوان چیف کوآرڈینیٹر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان برسین ایبٹ آباد ہیں آپ کا شجرہ نسب یوں ہے ''مفتی تنویر احمد اعوان بن محمد اشرف بن حاجی محمد عرفان بن حاجی قمر علی خان بن حاجی ناصر خان بن فیض محمد خان بن سربلند خان بن بابا گل محمد بن بابا خوشحال بن بابا نیک محمد بن بابا عزیز بن بابا یٰسین بن بابا کیابت بن باباامانت بن بابا دین محمد بن بابا حسین بن بابا دلبر بن بابا کھیا (محمد خیاص) بن بابا امبؒ ۔نواں شہر میں ثاقب اعوان ایڈووکیٹ وداؤداایڈووکیٹ بھی بابا سجاولؒ کی اولاد سے ہیں۔

بڈھا آل اعوان شاہ کوٹ ایبٹ آباد: حضرت بابا سجاولؒ کی 14ویں پشت میں بابا غلام، بابا ستار و بابا سردار پسران بابا بیرو (ببرو) بن بابا گدائی بن بابا صدیق بن بابا پاگو بن بابا صادق بن بابا مست بن بابا پیرو بن بابا دلیر (ڈیسر، ڈار) بن بابا دیو (دے بن) بن بابا نور بن بابا آدم بن بابا بڈھا بن بابا شادم خان تھے۔بابا ستار کی تیسری پشت میں الف دین، خواص، میر محمد، غلام حسین، گلاب دین، حاجی محمد یعقوب و حاجی احمد (لاولد) پسران امیر عبداللہ بن حبیب اللہ بن بابا ستار ہوئے۔الف دین کے فرزند جمعہ خان ہیں ان کے فرزند لیاقت علی ہیں خواص کے تین فرزند تاج محمد، روشن دین و محمد صابر ہیں میر محمد کے تین فرزند مسکین، کالا خان ومنظور ہیں غلام حسین کے چھ فرزند محمد زبیر (لاولد)، محمد پرویز، محمد اقبال، محمد جاوید (لاولد)، محمد ظہور و اظہر حسین (لاولد) ہیں محمد پرویز کے تین فرزند ہیں محمد اقبال کے فرزند ظفر اقبال ہیں محمد ظہور کے فرزند جنید ظہور ہیں گلاب دین تین فرزند صابر حسین، محمد سلطان ومحمد سعید (لاولد) ہیں صابر حسین کے دو فرزند عبدالوحید ونوید اختر ہیں محمد سلطان کے فرزند ذیشان ہیں حاجی محمد یعقوب کے چار فرزند سردار محمد، شوکت علی، ساجد علی و عاشق علی ہیں شوکت علی کیفرزند ثاقب شہزاد ہیں۔(بحوالہ ملک میر افضل اعوان، کاکوٹ سابق ناظم)

ڈاکٹر محمد اقبال اعواان چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان صوبہ خیبر پختون خواساکن گلاب آباد مانسہرہ:

ڈاکٹر محمد اقبال اعوان 13 ستمبر 1969ء کو محمد گلاب خان اعوان کے ہاں مانسہرہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے اجداد میں الہ دین، فضل دین وامام دین پسران نجیب اللہ گزرے ہیں الہ دین کے تین فرزند جمال دین، سلطان محمد (لاولد) وعبداللہ تھے امام دین کے دو فرزند امیر زمان وغلام حیدر خان تھے امیر زمان کے چار فرزند بوستان خان، علی زمان، ایوب خان وملک امان تھے ملک امان کے دو فرزند سلیم وندیم ہیں۔غلام حیدر خان کے چار فرزند سمندر خان، قلندر خان (لاولد)، نواب خان وگلاب خان تھے سمندر خان کے دو فرزند عبدالرحمٰن وغلام ہیں نواب خان کی بیٹی حلیمہ بی بی اٹارنی جنرل صباملائشیا ہیں گلاب خان 1900ء میں پیدا ہوئے نیک سیرت اور اعلیٰ اوصاف کے مالک تھے 1957ء کی بات ہے کہ ماسٹر غلام رسول وماسٹر محمد یونس وسائیں خان جن کے نام پہ سائیں آباد مشہور رہے بیانی ہیں کہ حد براری (بنہ) کی نشاندہی پر ان کا پڑوسی (نام لینا مناسب نہیں) قرآن مجید ہاتھ میں لیے بنہ سے گزرا اور 50 کنال زمین گلاب خان کی ناحق ہتھیا گیا اتفاق سے دوسرے دن اسی وقت اسی جگہ کہسی آئی اور اس کا اکلوتا بیٹا موقع پر جان بحق ہوگیا اور یوں پوری نسل ختم ہوگئی اور وہ آراضی ان کے کام نہ آسکی۔آپ نے 5 کنال آراضی روڈ وقبرستان کے لیے بھی وقف کی۔آپ کے نام کی شہرت کی وجہ سے یہ محلّہ گلاب آباد مشہور ہے۔آپ کے تین فرزند میر افضل، محمد افضل وڈاکٹر محمد اقبال اعوان ہیں محمد افضل کے فرزند محمد احمد وتین بیٹیاں ہیں ڈاکٹر محمد اقبال اعوان نے شاہنواز چوک تا ڈائیواڈہ کے لیے 6 کنال اراضی فی سبیل اللہ مہیا کی۔ ڈاکٹر صاحب نے ابتدائی تعلیم مانسہرہ میں حاصل کی اس کے بعد ڈپلومہ آف میڈیسن کیا اور DHMS بھی کیا۔اس طرح آپ ہومیو ڈاکٹر بھی ہیں۔شنکیاری روڈ مانسہرہ میں کلینک ہے۔ادارہ تحقیق الاعوان

پاکستان صوبہ خیبر پختون خوا کے چیف آرگنائزر اور تنظیم الاعوان ضلع مانسہرہ کے صدر کے علاوہ میلاد کمیٹی ضلع مانسہرہ کے صدر بھی ہیں۔میلاد کمیٹی کو مانسہرہ شہر میں دفتر بھی فراہم کیا ہے۔حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ کے نام سے الاعوان پبلک سیکرٹریٹ مانسہرہ میں ڈیجیٹل لائبریری قائم کی ہے جس کے مہتمم ہیں آپ نے دیگر کئی ویلفیئر کے منصوبے شروع کرر کھے ہیں جن میں بیوؤں کی امداد قابل ذکر ہے۔آپ کی بڑی بیٹی لیڈی ڈاکٹر عروج کنول وومن کالج سے MBBS ہیں۔آپ کے تین فرزند ڈاکٹر فرہاد اقبال اعوان MBBS، حماد اقبال اعوان ایڈووکیٹ اور شہریار اعوان کیڈٹ کالج بٹراسی میں زیر تعلیم ہیں۔

کتاب ہذا کی اشاعت میں آپ کا کردار مثالی رہا ہے۔آپ نے ''حضرت بابا سجاول علوی قادری تاریخ کے آئینے میں'' اور ''اعوان شخصیات ہزارہ'' کی تقریب رونمائی حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ کے دربار پر کیے جانے کا اعلان کرر کھا ہے اور اس سلسلہ میں آپ نے محترم ملک منظور اعوان مرحوم کے جنازے کے دن تھٹہ بسال جنڈ اٹک میں پوری مرکزی تنظیم الاعوان پاکستان کی باڈی جو وہاں موجود تھی خاص طور پر ملک شاکر بشیر اعوان صدر تنظیم الاعوان پاکستان، ملک صفدر علی اعوان چیف آف اعوان اور ملک مظہر اعوان سرپرست اعلیٰ تنظیم الاعوان پاکستان کو کتب ہذا کی تقریب رونمائی کی دعوت عام دی۔کتاب ہذا کی اشاعت میں بھی آپ نے بھرپور تعاون کیا۔ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان اور تنظیم الاعوان کے پلیٹ فارم سے آپ کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔آپ نے مانسہرہ کی اعوان برادری کو ایک پلیٹ فارم پر لانے کے لیے شب وروز محنت کی اور کبھی بھی کسی جانی ومالی قربانی سے دریغ نہیں کیا۔اپنی برادری کے ہر فرد سے تعاون کے لیے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں۔یہ آپ کا اپنی برادری سے محبت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار اعلیٰ اوصاف کے مالک ہیں۔آپ کا شجرہ نسب بذیل ہے:۔ڈاکٹر محمد اقبال بن گلاب خان اعوان بن غلام حیدر خان اعوان بن امام دین اعوان بن نجیب اللہ بن عبدالکریم بن عبداللہ بن فیروز خان بن احمد خان بن نور دین خان بن سعید احمد بن گلاب خان بن محمد یوسف بن کمال دین بن نواب خان بن ہاشم خان بن شریف خان بن کریم بابا بن شادم خان بن حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ بن حضرت پیوشاہ بن مہتاب المعروف مہی پال بن کالا خان بن کابل خان بن حسین خان (حسینہ یا سائس) بن کرم المعروف خلیل (کلی) بن ملک قطب شاہ حیدر غازی بن عطاء اللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ علی غازی بن محمد آصف غازی (محمد اشھل) بن عون عرف قطب غازی لقب بطل غازی بن علی عبدالمنان بن محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؓ (امام حنیف) بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔

محمد عظیم ناشاد اعوان مولف آئینہ اعوان واعوان شخصیات ہزارہ وچیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان:

محمد عظیم ناشاد اعوان ہڑیالہ مانسہرہ کے سکونتی ہیں آپ ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے چیف آرگنائزر ہیں آپ نے آئینہ اعوان اور اعوان شخصیات ہزارہ تالیف فرمائی ہیں اعلیٰ تعلیم یافتہ اور محقق ہیں۔حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ کی 11ویں پشت میں بہادر خان نمبردار مشہور گزرے ہیں ان کے پوتے نور عالم تھے ان کے تین فرزند میانداد، علی داد و ولی داد (لاولد) تھے۔میاں داد کے فرزند عبدالقیوم ہوئے ان کے چھ فرزند عبدالسلام، وقار احمد، تعظیم، راشد، آصف و یاسر ہیں۔عبدالسلام کے دو فرزند محسن اعوان وحسن اعوان ہیں۔وقار احمد کے دو فرزند محمد علی اعوان ابوبکر اعوان ہیں۔تعظیم کے دو فرزند ضیاء اعوان وفہد اعوان ہیں۔آصف کے دو فرزند حسنین وشیان اعوان ہیں۔یاسر اعوان کے فرزند نورالاسلام ہیں۔علی داد کے فرزند محمد نواز کے پانچ فرزند عظیم ناشاد اعوان، شیراز احمد، سراج، فخر السلام وفخر عالم عرف بلال اور تین دختران صبیحہ بی بی، عائشہ بی بی وسدرہ نواز (ہومیو پیتھک ڈاکٹر) ہیں۔عظم ناشاد کے تین فرزند وقاص علی (مرحوم)، عماد علی وجواد علی اور دو دختران کنول وطیبہ ہیں۔شیراز احمد کی بیٹی ایمن عرف گڑیا ہے۔شجرہ نسب محمد عظیم ناشاد:۔''عظیم ناشاد اعوان بن محمد نواز بن علی داد بن نور عالم بن نادر خان بن بہادر خان بن نور محمد بن جنگ خان بن امیر خان بن داؤد بن

مغل بن عباس بن پال بن فیروز بن کھیا بابا (جدامجد کھیا آل اعوان) بن انب خان بن بابا سجاولؒ علوی قادری''۔

کھیا آل قطب شاہی اعوان مانسہرہ شہر (ملک نذر حسین اعوان چیف آف اعوان ضلع مانسہرہ):

حضرت بابا سجاول علوی قادری کی دسویں پشت میں مرید خان (لاولد)، حمید خان، ہمت خان و ہیبت خان پسران عدل خان بن باباجیا بن احمد علی بن محبوب بن باباکور بن بابا مظفر (مصفر) بن درتوخ بن بابا کھیا بن بابا امب گزرے ہیں۔ حمید خان کے دو فرزند دواللہ و سعد اللہ تھے دواللہ کے دو فرزند امان اللہ و حیات اللہ (لاولد) تھے امان اللہ کے چار فرزند کالاخان، میرزمان، بوستان و فقیر خان تھے کالاخان کے دو فرزند سید عالم (لاولد) و یعقوب ہیں یعقوب کے چار فرزند عبدالخالق، عبدالرزاق، اسحاق و اشفاق ہیں عبدالخالق کے دو فرزند نیاز و ایاز ہیں عبدالرزاق کے دو فرزند افتخار و وقاص ہیں میرزمان کے دو فرزند علی گوہر و محمد زمان ہیں علی گوہر کے دو فرزند محمد شوکت و محمد مبارک ہیں محمد مبارک کے چار فرزند بشارت علی، راجہ دانیال، طارق نعمان و حبیب الرحمٰن ہیں محمد زمان کے چار فرزند محمد صادق، محمد نواز، لیاقت و پارس ہیں محمد صادق کے دو فرزند محمد تنویر و منیر ہیں لیاق کے فرزند رفاقت ہیں۔ حمید خان کی پانچویں پشت مین دلبر بن حیات بن عبداللہ بن سعداللہ ہیں۔ ہمت خان کے چار فرزند مہر (مٹھا)، امیر، ماہولی و ہاشم علی تھے مہر (مٹھا) کے فرزند احمد جی تھے ان کے دو فرزند فقیر عرف لاہوری و سید عالم (لاولد) ہیں فقیر کے دو فرزند میر افضل و یونس ہیں میر افضل کے دو فرزند فدا و غلام مصطفیٰ ہیں یونس کے چار فرزند راشد، ارشد، یاسر و وسیم ہیں۔ امیر کے تین فرزند راجولی (لاولد)، اکبر علی (لاولد) و ملک نادر خان تھے ملک نادر خان کے دو فرزند ملک دریمان و ملک محمد عرفان ہوئے ملک محمد عرفان نے جنگ عظیم دوئم اور جنگ 1965 میں حصہ لیا اور بہادری کے تمغہ جات حاصل کیے ان کے سات فرزند ملک فدا حسین، ملک غلام مصطفیٰ، ملک نذر حسین، ملک مبارک حسین، ملک زبیر حسین، ملک ذوالقرنین و ملک شفقت حسین ہیں ملک فدا حسین کویت میں پاکستان کے سفیر رہ چکے ہیں آپ کے چار فرزند ملک مصدق حسین، ملک یاسر حسین، ملک ناصر و ملک باسط ہیں ملک غلام مصطفیٰ کے کے فرزند ملک مجتبیٰ ہیں۔ ملک فدا حسین (کویت میں پاکستان کے سفیر رہے)، ملک غلام مصطفیٰ، ملک مبارک حسین، ملک زبیر حسین، ملک شفقت حسین اور ملک بابو ذولقرنین (کونسلر) آپ کے بھائی ہیں۔ ملک نذر حسین اعوان چیف آف اعوان ضلع مانسہرہ ہیں اور سپریم کونسل تنظیم الاعوان ضلع مانسہرہ کے چیئرمین ہیں۔ پراپرٹی کے کام سے منسلک ہیں۔ آپ نے 1990ء میں مانسہرہ کے شہری حلقہ سے صوبائی اسمبلی کا الیکشن بھی لڑا۔ خدمت خلق کا جذبہ بدرجہ اتم موجود ہے آپ کے تین فرزند ملک محمد علی اعوان (چیف کوآرڈینٹر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان تحصیل مانسہرہ)، ملک اظہر حسین اور ملک محمد عمر ہیں۔ ملک مبارک حسین کے تین فرزند ملک مراد حسین و ملک تبارک حسین ہیں ملک شفقت حسین کے فرزند ملک شہباز ہیں۔ ہیبت خان کے فرزند جیا خان تھے ان کے پانچ فرزند احمد علی، مہند علی، عبداللہ، خیر اللہ و مہرولی (لاولد) ہیں احمد علی کے چار فرزند میرزمان، خانیزمان، بوستان و فقیر ہیں بوستان کے دو فرزند عبدالجبار و علی گوہر ہیں عبدالجبار کے دو فرزند عبدالغفار و محمد فاروق ہیں عبدالغفار کے دو فرزند وقار و شار ہیں محمد فاروق کے تین فرزند محمد طاہر، محمد زبیر و محمد فیصل ہیں۔

بنکوٹ اوگی (نورالرحمٰن اعوان چیف کوآرڈینٹر) مانسہرہ، منجھا کوٹ کنڈر ضلع تورغر (کالاڈھاکہ و صوابی میرا ہری پور:

بنکوٹ گاؤں تحصیل اوگی ضلع مانسہرہ سے شرقاً تقریباً تین کلومیٹر کی مسافت پر ہے دامن کوہ میں واقع ہے جہاں تین قبائل نونیری، تناولی اور اعوان آباد ہیں یہ تمام قبائل باہمی بھائی چارہ کی زندگی میں وقت بسر کررہے ہیں اس گاؤں میں سب سے پہلے شدوال اعوان شاخ کے ناصر بابا آئے تھے بابا ناصر کی زیادہ تر اولاد بنکوٹ میں آباد ہے اور کچھ منجھا کوٹ تحصیل کنڈر ضلع تورغر (کالاڈھاکہ) اور کچھ صوابی میرا ضلع ہری پور میں بھی آباد ہے۔ شجرہ نسب کے مطابق حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ کی 12 ویں پشت میں بابا ناصر بن سرانداز بن فتح محمد بن میانداد بن خیر بن شکرم بن پینڈا بن داؤد بن درویش بن بابا نور خان بن عبداللہ عرف کہانی بابا بن بابا شادو (بابا شادم) بن حضرت بابا سجاولؒ ہوئے۔ بابا ناصر کے دو فرزند حبیب و برکات تھے حبیب کے پانچ فرزند سعداللہ (اولاد منجھا کوٹ کالاڈھاکہ)، سلام دین، قلم دین، زرید (ان تینوں کی اولاد صوابی میرا ہری پور میں آباد ہے) و معتدین (لاولد) تھے۔ برکات کی اولاد بنکوٹ میں

آباد ہے آپ کے چار فرزند سید نور، حبیب اللہ، فضل و محمد نور تھے سید نور کے دو فرزند سبز علی و غلام علی ہوئے سبز علی کے چھ فرزند محمد دین، عبدالعزیز، محمد شریف، عبداللطیف، نورالرحمٰن و محمد حبیب (چیف کوآرڈینٹر ادارہ تحقیق الاعوان اوگی) ہیں محمد دین کے فرزند کالوخان ہوئے ان کے چار فرزند نور محمد، میر محمد، مقدر خان و محمد عارف ہوئے نور محمد کے تین فرزند محمد مدثر، محمد مبشر و مزمل احمد ہیں میر محمد کے فرزند جواد میر ہیں عبدالعزیز کے فرزند عطاء الرحمٰن ہیں محمد شریف کے تین فرزند جمعہ الرحمٰن، رحمت خان و آفتاب احمد ہیں جمعہ الرحمٰن ڈائریکٹر پی ڈی اے پشاور کے دو فرزند صلاع الدین (بی ایس سی الیکٹرونکس انجینئر) و احتشام الحق ہیں رحمت خان کے تین فرزند مہتاب احمد (DAE)، شہاب احمد و زین العابدین ہیں محمد شریف کے فرزند آفتاب احمد (بی ایس سی الیکٹریکل انجینئر) ہیں عبداللطیف ایم اے ایم ایڈ ریٹائرڈ پرنسپل کے فرزند محمد ادریس ایم ایس سی جیالوجی امریکن آئل کمپنی میں جیالوجسٹ ہیں ان کے فرزند محمد معظم ہیں۔

نورالرحمٰن پاک آرمی میں خدمات سرانجام دے چکے ہیں آپ وزارت داخلہ حکومت پاکستان اسلام آباد میں ڈیپوٹیشن پر 5 سال تک بطور ہیڈ کلرک فرائض سرانجام دے چکے ہیں آپ ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان تحصیل اوگی کے چیف کوآرڈینٹر ہیں آپ نیک سیرت پابند صوم وصلواۃ خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار اور اعلیٰ اوصاف کے مالک ہیں تحقیق سے بھر دلچسپی رکھتے ہیں ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کا قیمتی سرمایہ ہیں آپ کے تین فرزند عنایت الرحمٰن، انیس الرحمٰن (بی بی اے آنرز) و ضیاء الرحمٰن (بی ایس سی انجینئر الیکٹرونکس) ہیں عنایت الرحمٰن (ایم ایس سی جیالوجی ملازم امریکن آئل کمپنی) کے فرزند عاصم ہیں محمد حبیب (ایم ایس سی جیالوجی، ریٹائرڈ جیالوجسٹ امریکن آئل کمپنی) بھی نیک سیرت، خدمت خلق کا عملی جذبہ رکھتے ہیں آپ کے دو فرزند وقاص احمد و اسد علی ہیں غلام علی کے دو فرزند غلام جان و عبداللہ جان ہوئے غلام جان کے فرزند وزیر الرحمٰن ہیں ان کے فرزند ذیشان ایم اے پرائمری ٹیچر ہیں عبداللہ جان کے تین فرزند قدرالزمان، محمد عمران و نعیم الرحمٰن (ایم ایس سی کمپیوٹر) ہیں قدرالزمان ریٹائرڈ چیف ورانٹ آفیسر پاکستان ائرفورس کے فرزند فہیم و کامران (بی ایس سی انجینئر نگ الیکٹرونکس) ہیں محمد عمران ایس ای ٹی بی۔ 17 کے تین فرزند محمد عثمان، محمد اسد و محمد قاسم ہیں نعیم الرحمٰن (ایم ایس سی کمپیوٹر) کے دو فرزند محمد آیان و محمد ہشام ہیں۔ برکات کے فرزند دوم حبیب اللہ کے تین فرزند سائیں عبیداللہ، حیات اللہ و خلیل الرحمٰن تھے سائیں عبیداللہ کے دو فرزند نذیر احمد (لاولد) و بشیر احمد ہوئے بشیر احمد کے چار فرزند محمد زاہد، تنویر احمد، محمد وقاص و محمد کاشف ہیں محمد زاہد کے فرزند آذان ہیں تنویر احمد کے فرزند مکرم ہیں محمد وقاص کے فرزند عبدالاحد ہیں۔

حیات اللہ کے پانچ فرزند محمد سلیمان، دریامان، نورزمان، محمد ایاز و حاجی عبدالرشید ہیں محمد سلیمان کے دو فرزند شاہ رحمٰن و گل رحمٰن ہیں شاہ رحمٰن کے تین فرزند محمد بلال حسنین و ذوہیب ہیں گل رحمٰن کے تین فرزند عبدالرحمٰن، محمد سجاد و شاکرالرحمٰن ہیں دریامان کے چار فرزند محمد الطاف، محمد اشفاق، محمد مشتاق و محمد امتیاز ہیں محمد الطاف کے دو فرزند محمد نعمان و محمد عثمان ہیں محمد امتیاز کے فرزند محمد آیان ہیں نورزمان کے چار فرزند محمد جاوید، چن ویز، احمد زمان و گڈو ہیں محمد جاوید کے دو فرزند محمد اویس و جواد ہیں محمد چن ویز کے فرزند عاصم ہیں احمد زمان کے فرزند ولید ہیں محمد ایاز کے فرزند وہاج اور حمزہ ہیں حاجی عبدالرشید کے چھ فرزند دانش، محمد عادل، محمد عباس، محمد حسن، محمد قدیر و اشتیاق احمد ہیں محمد عادل کے فرزند محمد یوسف ہیں محمد عباس کے فرزند عیسیٰ ہیں محمد حسن کے فرزند ابوسفیان و عبداللہ ہیں اشتیاق احمد کے تین فرزند ذکریا، جنید و محمد طیب ہیں۔
خلیل الرحمٰن کے چار فرزند عزیز الرحمٰن، شیر افضل، میر افضل و عمرزمان ہیں عزیز الرحمٰن کے چار فرزند خوشحال خان، محمد صدیق، محمد ارشد و محمد سدھیر ہیں خوشحال خان کے تین فرزند محمد نعمان، محمد ارسلان و توقیر احمد ہیں محمد صدیق کے دو فرزند بابر علی و نادر علی ہیں محمد ارشد کے دو فرزند محمد راشد و محمد خالد ہیں محمد سدھیر کے فرزند عمر شہزاد ہیں شیر افضل کے پانچ فرزند قمرزمان، ولی امان، محمد قاسم، علی فرمان و محمد رضوان ہیں ولی آمان کے دو فرزند محمد سدلیس و ابراہیم ہیں محمد قاسم کے فرزند ذوالقرنین ہیں محمد رضوان کے دو فرزند عبدالصمد و تبارک ہیں میر افضل کے چار فرزند محمد ندیم، علی رضا، سہیل احمد و محمد شعیب ہیں عمرزمان کے چار فرزند لعل زمان، محمد عرفان، عبدالرحمٰن و فرہان ہیں لعل زمان کے فرزند مصور ہیں محمد عرفان کے فرزند

دانیال ہیں فضل ولد برکات کے فرزند زید اللہ تھے ان کے پانچ فرزند محمد معروف، علی خان، عبدالحمید، عبدالجلیل (لاولد) و محمد اسماعیل ہوئے محمد معروف کے چار فرزند محمد سجاد، محمد نواز، محمد ریاض و محمد الیاس ہیں محمد سجاد کے دو فرزند محمد عالیان و محمد سلیمان ہیں محمد نواز کے تین فرزند شہباز علی، رجب علی و محمد آیان علی ہیں محمد ریاض کے تین فرزند محمد حسن علی، محمد حماد علی و حیدر علی ہیں علی خان کے پانچ فرزند چن زیب، محمد شیراز، محمد فراز، محمد عامر و عارفین ہیں چن زیب کے فرزند شاہ زیب ہیں عبدالحمید کے چار فرزند محمد قیصر، محمد عابد، محمد عدیل و راحت علی ہیں محمد اسماعیل کے تین فرزند محمد عبید، محمد اویس و محمد عزیز ہیں۔ محمد نور ولد برکات کے تین فرزند مبین (لاولد)، جیا و احمد علی (لاولد) تھے جیا کے دو فرزند محمود و محمد یعقوب (لاولد) ہوئے محمود کے فرزند محمد مسکین ہیں محمد مسکین کے چار فرزند محمد ہارون، محمد ذاکر، محمد ساجد و محمد ہمایوں ہیں محمد ہارون کے تین فرزند احسن، محسن و حذیفہ ہیں محمد ہمایوں کے پانچ فرزند محمد واجد، محمد فیضان، محمد شجاعت، ضیاء الدین و محمد کلیم ہیں۔ سعد اللہ ولد حبیب کے تین فرزند شیر گل، حیات گل و محمد گل تھے۔

شیر گل کی اولاد بنکوٹ میں آباد ہے ان کے دو فرزند گل احمد و میر احمد ہوئے گل احمد کے فرزند دوست محمد ہوئے ان کے فرزند محمد فرید ہیں ان کے پانچ فرزند محمد الطاف، محمد شاہد، عامر سعید، محمد عارف و محمد اسد ہیں محمد شاہد کے دو فرزند اکرام شاہد و زیشان شاہد ہیں عامر سعید کے دو فرزند ریحان و کاشان ہیں میر احمد کے فرزند کالا خان کے چار فرزند محمد ظہور، محمد اسلم، محمد آصف و محمد صداقت ہیں محمد ظہیر کے دو فرزند ثاقب و عاقب ہیں محمد اسلم کے فرزند عبید ہیں محمد آصف کے فرزند ساحل ہیں حیات گل کے فرزند علیم گل تھے ان کے فرزند دوست محمد ہوئے ان کے پانچ فرزند نور محمد، سخی محمد، سخی شاہ، صاحب شاہ و نصیب شاہ ہیں نور محمد کے تین فرزند واجب شاہ، زرین شاہ و حبیب شاہ ہیں واجب شاہ کے تین فرزند احمد، مجاہد و شاہد ہیں زرین شاہ کے فرزند مجیب ہیں سخی محمد کے سات فرزند رحمٰن شاہ، اقبال شاہ، مومن شاہ، بخمین شاہ، محبوب شاہ، زاہد شاہ و کاظم شاہ ہیں رحمٰن شاہ کے فرزند عبدالباصر ہے سخی شاہ کے چھ فرزند مقبول شاہ، اجمل شاہ، ابوسعید، محمد رشید، محمد خالد و محمد حامد ہیں صاحب شاہ کے تین فرزند مقام اللہ، انعام اللہ و احسان اللہ ہیں نصیب شاہ کے فرزند پہلوان ہیں محمد گل کے فرزند ناز گل تھے ان کے فرزند سید محمد ہیں ان کے دو فرزند محمد شاہ و ظاہر شاہ ہیں محمد شاہ کے تین فرزند فضل جلیل، عبدالباسط و عبدالباری ہیں۔ سلام دین ولد حبیب کی اولاد صوابی میرا ضلع ہری پور میں آباد ہے کے چار فرزند نور احمد، میر زمان، میر احمد و شیخ احمد ہوئے نور احمد کے عبدالحمید و عبدالرزاق ہیں عبدالحمید کے تین فرزند ارشاد محمد، الیاس و گلستان ہیں ارشاد محمد کے فرزند محمد اویس ہیں الیاس کے فرزند محمد اجمل ہیں گلستان کے فرزند محمد عثمان ہیں عبدالرزاق کے پانچ فرزند محمد اسحاق، غلام مرتضیٰ، عبدالوہاب، محمد اسماعیل و محمد بختاور ہیں غلام مرتضیٰ کے فرزند فدا حسین ہیں میر زمان کے تین فرزند عبدالجلیل، محمد یوسف و عبدالقیوم ہیں محمد یوسف کے فرزند محمد نزاکت ہیں ان کے دو فرزند غلام مصطفیٰ و غلام علی ہیں عبدالقیوم کے فرزند سجاد احمد ہیں میر احمد کے فرزند ذکریا ہیں شیخ احمد کے چار فرزند محمد یونس، محمد امین، محمد اشرف و محمد ہارون ہیں۔ کلام دین بن حبیب کی اولاد صوابی ضلع ہری پور میں آباد ہے کے تین فرزند عبدالرحیم، صالحین و محمود ہیں عبدالرحیم کے پانچ فرزند غلام رفیق، فرزند علی، محمد صدیق، صفدر زمان و نور زمان ہیں غلام رفیق کے فرزند ابوذر ہیں صالحین کے دو فرزند محمد سراج و محمد ریاض ہیں محمود کے تین فرزند علی اصغر، داؤد (گونگا) و گوہر الرحمٰن ہیں زرید بن حبیب کی اولاد بھی صوابی ہری پور میں آباد ہے ان کے دو فرزند علی حیدر و سلیمان ہیں علی حیدر کے تین فرزند علی الرحمٰن، علی مردان و محمد دین ہیں علی مردان کے فرزند قربان علی ہیں سلیمان کے دو فرزند محمد غالب و گونگا ہیں۔

سجی کوٹ قلندر آباد:

حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ کی 15 ویں پشت میں رحمت اللہ، برکت اللہ، شریف، کالا و سمندر پسران فقیر محمد تھے رحمت اللہ کے دو فرزند ملک بوستان خان و ملک زرداد خان تھے ملک بوستان خان کے دو فرزند ملک جہانداد و ملک

اورنگزیب ہیں ملک جہانداد کے تین فرزند ملک نیاز، ملک راشد و ملک ندیم ہیں ملک اورنگزیب کے چار فرزند سمیر، بیدار، شمس و ملک عاشق ہیں ملک زرداد خان بابا سجاول کمیٹی کے ممبر اور قابل ذکر شخصیت تھے ان کے پانچ فرزند ملک سلیم، ملک وسیم، ملک شمیم، ملک آصف و ملک عابد ہیں ملک سلیم کے تین فرزند ملک فہیم، ملک فرحان و ملک ابراہیم ہیں ملک وسیم قابل ذکر ہیں شجرہ نسب آپ ہی کے توسط سے شامل کتاب ہوا آپ کراچی پورٹ ٹرسٹ میں ملازم ہیں آپ کے پانچ فرزند ملک نعمان، میجر ملک سلال حیدر، ملک ارشان، ملک امان و ملک معاذ ہیں ملک شمیم کے دو فرزند ملک خضر حیات و ملک حذیفہ ہیں برکت اللہ کے فرزند ملک عبدالجبار ہیں ان کے سات فرزند ملک شہزاد، ملک محمد آزاد، ملک محمد دلدار، ملک محمد اقبال، ملک محمد خوئیداد، ملک محمد ریاض و ملک محمد نذیر ہیں ملک شہزاد کے تین فرزند ملک خورشید، ملک شاہد و ملک طاہر ہیں۔ شجرہ نسب: ملک وسیم بن ملک زرداد بن رحمت اللہ بن فقیر خان بن منیر خان بن نعمت خان بن گلاب خان بن ولایت خان بن چھڑا خان بن بابر خان بن بخو خان بن عبداللہ بن چک بابا بن آسی بابا بن کہانی بابا بن بابا شادم بن حضرت بابا سجاولؒ۔

کھیا آل قطب شاہی علوی اعوان شہلیہ (گدی نشین سجاول شریف) مانسہرہ:

تحقیق الانساب جلد اول ص 383 کے مطابق سردار خان کے دو فرزند قمر علی خان و حسین خان تھے قمر علی خان کے فرزند محمد خان تھے ان کے تین فرزند شیر زمان خان، میر زمان خان و جمال خان تھے۔ شیر زمان خان کے چھ فرزند محمد امین خان (لاولد)، میر عالم خان، شریف خان (لاولد)، احمد خان، عباس خان و قلندر خان تھے۔ میر عالم خان کے فرزند حاجی امیر خان ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ تھے ان کے دو فرزند عبدالعزیز خان و عزیز محمد خان تھے ان دونوں بھائیوں نے حضرت بابا سجاول علوی قادری کے مزار کے لئے اپنی اراضی وقف کی تھی۔ عبدالعزیز خان کے فرزند محمد نسیم خان ہیں ان کے تین فرزند اظہر خان، مظہر خان و زبیر خان ہیں عزیز محمد خان کے دو گلزار احمد خان و نصیر احمد خان ہیں گلزار احمد خان گدی نشین دربار عالیہ حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ ہیں آپ کے تین فرزند اعظم گلزار خان (سینئر نائب صدر تنظیم الاعوان ضلع مانسہرہ)، خضر خان و عاصم خان ہیں نصیر احمد کے تین فرزند عبدالقادر خان، شیر افگن و مبشر خان ہیں۔ احمد خان کے دو فرزند محمد عمر خان و محمد ایوب خان تھے محمد عمر خان کے دو فرزند محمد اشرف خان و فدا محمد خان تھے محمد اشرف خان کے دو فرزند راشد خان و کاشف خان ہیں فدا محمد خان کے تین فرزند شاد محمد، محمد آصف خان (سابق ناظم یونین کونسل جلو) و ظہیر خان ہیں۔ شجرہ نسب گلزار احمد خان اعوان گدی نشین دربار عالیہ سجاول شریف بن عزیز محمد بن محمد امیر بن میر عالم بن شیر زمان بن محمد خان بن قمر علی بن سردار خان بن پہی خان بن یاسین (پالس) بن جس خان (حسن) بن بگاہ خان بن چن خان بن حسین خان بن دین خان بن دلیر خان (دہر) بن کھیا بابا بن انب خان بن حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ۔

الحاج محمد خورشید علوی کھڑی (علاقہ تناول) تنوہ مانسہرہ:

الحاج محمد خورشید علوی مولف انوار سریز قابل ذکر شخصیت ہیں۔ انوار کنز الابرار والاخیار کے ص 1065 تا 1086 پر منتقلی مزار کا احوال درج کیا ہے ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے چیف کوآرڈینیٹر کلفٹن کراچی ہیں آپ کا شجرہ نسب یہ ہے "الحاج محمد خورشید علوی بن محمد جلات علوی بن بابا نعمت بن بابا صابر علی بن بابا سمندر بن بابا پینلا بن بابا حسین بن بابا سردار خان بن بابا بہی بن محمد بخش بن بابا پالس بن بابا جس بن بابا بقا محمد بن بابا چاند زیب بن حسین ثانی بن دین محمد بن دلبر بن کھیا بابا بن انب بن بابا سجاولؒ۔

کھیا آل پوٹھہ مانسہرہ و جوڑ اپنڈ وغیرہ: کھیا بابا کی پانچویں پشت میں بابا مقرب و بابا ساوا پسران بابا شکر تھے بابا مقرب کی اولاد پوٹھہ میں آباد ہے ان کی تیسری پشت میں عبداللہ، امام جی و خانیزمان پسران اکبر علی بن صاحب دین بن بابا مقرب تھے۔ عبداللہ کے پوتے محمد رحمٰن، سائیں محمد و محمد فاروق پسران محمد حسن تھے محمد رحمٰن کے فرزند محمد سعید ہیں ان کے دو فرزند خضر و مدثر ہیں سائیں محمد کے پانچ فرزند خورشید احمد ناز اعوان، محمد شفیق، عامر نوید، نائید نیاز و رفیق احمد ہیں خورشید احمد ناز اعوان چیف کوآرڈینیٹر مانسہرہ شہر ہیں ان کے دو فرزند بلاول خورشید و مدبر رحمٰن ہیں عامر کے فرزند اویس و مزمل ہیں ناہید کے فرزند

ایان ہیں رفیق احمد کے فرزند شایان ہیں امام جی کے پوتے محمد اکرم بن غلام حسن ہیں۔خورشید احمد ناز اعوان بن سائیں محمد بن محمد حسن بن عبداللہ بن اکبر علی بن صاحب دین بن بابا مقرب بن بابا شکر بن بابا امیر بن بابا نور بن بابا فیروز بن بابا کھیا بن بابا۔
کھیا آل شاخ سے ہی پروفیسر محمد علی خان اعوان بن محمد جاوید خان ایڈوکیٹ بن غلام سرور خان بن علی اکبر خان بن متولی خان سید عالم خان بن چوہڑ خان بن سعادت خان بن امیر خان بن محمد یار خان بن حسین خان بن ہنستا خان بن بہگا خان بن چن خان بن حسین خان بن دین خان بن دلبر خان بن بابا کھیا بن بابا امب بن بابا سجاول علوی قادریؒ ہیں۔

کھیا آل قطب شاہی اعوان بلہگ پائیں مانسہرہ:

کھیا بابا کی 16 ویں پشت میں سرور خان و غضنفر خان پسران دوست محمد خان بن سمندر خان بن رحمت اللہ خان بن حسین خان بن سردار خان بن رائے پہی خان بن ہانس خان بن جس خان بن بہگا خان بن چن خان حسین خان بن دین خان بن دلبر خان بن بابا کھیا بن حضرت بابا سجاول قادریؒ قابل ذکر گزرے ہیں۔سرور خان چیئر مین و خان غضنفر خان نے 1974ء میں حضرت بابا سجاولؒ کی تربت کی منتقلی میں گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ سرور خان چیئرمین کے پانچ فرزند حاجی محمد پرویز، ڈاکٹر اختر خان، انجینئر سجاد علی خان، شجاعت علی خان و امجد علی خان ہیں خان غضنفر خان چیف آف اعوان کے چار فرزند مبارک علی خان ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر، عاشق علی خان کسٹم انسپکٹر، ارشد علی خان نائب ناظم و پروفیسر عنایت علی خان ہیں۔پروفیسر عنایت علی خان اعوان یکم اپریل 1968ء بلہگ پائیں میں خان غضنفر حسین خان چیف آف اعوان کے گھر پیدا ہوئے پنجاب یونیورسٹی سے بی ایس سی کیا اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور سے انگریزی ادب میں ماسٹر کیا۔آرمی برن ہال کالج ایبٹ آباد برائے طلبا میں انگریزی کے لیکچرر رہے کیڈیٹ کالج سکردو کے پرنسپل اور ڈائریکٹر آرمی پبلک سکولز اینڈ کالجز کوئٹہ ریجن تعینات رہے۔آرمی کالج چترال، آرمی کالج لورہ لائی بلوچستان کے پرنسپل کے طور پر بھی خدمات سرانجام دیں۔آج کل کیڈیٹ کالج قطبال فتح جنگ کے پرنسپل ہیں۔حکومت پاکستان نے آپ کو دوبار پرائیڈ آف پرفارمنس کے لیے نامزد کیا۔ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے چیف آرگنائزر و مرکزی ریسرچ کونسل کے ایگزیکٹو ممبر اور تنظیم الاعوان ضلع مانسہرہ کے وائس چیئرمین بھی ہیں خدمت خلق کا جذبہ بدرجہ اتم موجود ہے عمدہ خوبیوں کے مالک ہیں آپ کے خاندان نے مسجد، روڈ، عیدگاہ کی تعمیر و ترقی میں نمایاں حصہ لیا۔

کھیال پانوڈھیری بہلگ: نور محمد کے فرزند شاہولی تھے ان کے دو فرزند ملک عبداللہ و راجہ تھے ملک عبداللہ کے چار فرزند میر زمان، خواج محمد، غلام محمد و اشرف تھے۔میر زمان کے دو فرزند ولی محمد و یونس ہوئے۔ولی محمد کے تین فرزند خورشید انور، اعجاز و ارشاد ہیں خورشید انور کے دو فرزند شازیب و ملک نعمان ہیں یونس کے تین فرزند عارف حسین، رفاقت و ثاقب ہیں خواج محمد کے دو فرزند نیاز محمد و فیاض محمد ہیں غلام محمد کے دو فرزند ملک بابر و ملک ناصر ہیں ملک بابر کے دو فرزند شہباز و زیبی ملک ہیں اشرف کے تین فرزند ملک نسیم، ملک شکیل و نصیر ہیں۔

پانڈ وتھانہ ایبٹ آباد: کھیا بابا کی آٹھویں پشت میں شاہ محمد، تاج دین، چھتہ خان و بگاہ خان پسران گوگا خان بن شکورہ خان بن شکر اللہ بن فقیر اللہ بن لعل خان بن دین خان بن دلبر خان بن کھیا بابا بن انب خان بن بابا سجاولؒ تھے۔
چھتہ خان کی چوتھی پشت میں محمد طارق اعوان بن محمد اشرف بن عبدالرحمٰن بن ماہولی ہیں۔

شادو آل اعوان منگلور مانسہرہ (محمد ساجد منگلوری چیف کوآرڈینیٹر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان منگلور:

تحقیق الانساب جلد اوّل صفحہ 358 کے مطابق قیام دین، تمبر خان، محمد زبیر و شاہ ولی پسران ملاں مستقیم بن ملاں مصری بن ابراہیم خان بن کالا خان بن اسماعیل خان بن نورسہ خان بن عبداللہ المعروف ٹھوڈا بابا بن لودہ بابا بن ریشم خان بن بابا طوغان بن عبداللہ عرف کہانی بابا بن حضرت بابا شادم خان (بابا سادم خان) بن حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ تھے۔قیام دین کی اولاد منگلور مانسہرہ میں آباد ہے ان کے دو فرزند فیض علی عرف فیضو و شہباز علی تھے فیض علی عرف فیضو کے فرزند غلام علی تھے ان کے نو فرزند عبداللہ، برکت اللہ، محمد سعید (لاولد)، گل زمان، محمد حیات، رحمت اللہ، محمد حسین و سمندر (لاولد) تھے عبداللہ کے چار فرزند فقیر محمد (لاولد)، عبدالطیف، محمد عالم و نور عالم ہوئے عبدالطیف کے دو فرزند غلام صدیق و محمد شفیق ہیں غلام صدیق کے دو فرزند محمد جمیل و عبدالقدیر ہیں محمد شفیق کے فرزند شرجیل احمد ہیں محمد عالم کے تین فرزند

عبدالغفور (لاولد)، عبدالرشید (لاولد) و اورنگزیب ہیں اورنگزیب کے فرزند صداقت علی ہیں نور عالم کے تین فرزند محمد رفیق، محمد فاروق (لاولد) و محمد ابرار (لاولد) ہیں محمد رفیق کے تین فرزند شکیل احمد، محمد عقیل و محمد ناصر ہیں شکیل احمد کے فرزند محمد عثمان ہیں محمد ناصر کے فرزند ابوہریرہ ہیں۔برکت اللہ کے چار فرزند محمد شریف، سعید الرحمٰن (لاولد)، عبدالرحمٰن (لاولد) و عزیز الرحمٰن (لاولد) ہوئے محمد شریف کے چھ فرزند محمد افضل، محمد حسین، غلام حسن، میر افضل (لاولد)، محمد اشرف، محمد نثار و محمد رفیق (لاولد) ہیں محمد افضل کے تین فرزند محمد اسلم، محمد زبیر و محمد جاوید ہیں محمد اسلم کے فرزند عاطف اسلم ہیں ان کے محمد زید اسلم ہیں محمد زبیر کے دو فرزند عادل حسین و محمد فاضل ہیں محمد جاوید کے تین فرزند محمد مصدق، شاہد و عدنان ہیں محمد مصدق کے دو فرزند عباد الرحمٰن و عبدالباسط ہیں شاہد کے فرزند عبداللہ ہیں محمد حسین کے پانچ فرزند محمد ریاض (لاولد)، محمد ایاز (لاولد) ذوالفقار احمد، وقار حسن و فہیم حسن ہیں ذوالفقار احمد کے تین فرزند سراج احمد، عزیز علی و ضرار احمد ہیں وقار حسن کے فرزند ولید حسن ہیں فہیم حسن کے فرزند وجیہہ الحسن ہیں غلام حسن کے تین فرزند تنویر حسین، محمد نصیر و محمد تعظیم ہیں تنویر حسین کے تین فرزند نعمان، فیضان و علی رضا ہیں محمد نصیر کے تین فرزند ذیشان، ارسلان و حمزہ ہیں محمد تعظیم کے تین فرزند کبیر علی، معظم علی و صغیر حسین ہیں محمد اشرف کے دو فرزند محمد ثاقب، عبدالمتین ہیں محمد نثار کے تین فرزند تنویر احمد، اسماعیل و ابراہیم ہیں تنویر احمد کے دو فرزند ابوبکر و ابوذر ہیں اسماعیل کے فرزند احمد ہیں۔گل زمان کے دو فرزند غلام حیدر (لاولد) و محمد خلیل (لاولد) ہیں غلام علی کے فرزند محمد حیات کے پانچ فرزند عبدالجلیل (لاولد)، فیروز خان، سید عالم اعوان، عبدالجبار و شیر زمان ہیں فیروز خان کے فرزند وزیر محمد ہوئے ان کے فرزند رفاقت علی ہوئے ان کے چار فرزند محمد خزیمہ فیروز، عبدالعلیم فیروز و محمد عمار فیروز ہیں سید عالم اعوان کے تین فرزند علی اکبر (لاولد)، رستم خان و محمد ساجد منگلوری ہیں رستم خان محکمہ تعلیم سے بطور ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر ریٹائرڈ ہوئے آپ کے دو فرزند محمد شعیب عالم اعوان و محمد ابراہیم عثمانی ہیں محمد شعیب عالم اعوان کے فرزند عبدالرافع عالم اعوان ہیں محمد ابراہیم اعوان کے فرزند محمد ثناء اللہ ہیں۔
محمد ساجد منگلوری ایم اے بی ایڈ ریٹائرڈ ٹیچر قابل ذکر شخصیت ہیں شجرہ ہذا آپ ہی نے ترتیب دیا ہے راقم نے بطور خاص ان کی دعوت پر منگلور کا تحقیقی دورہ بھی کیا آپ ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان منگلور کے چیف کوآرڈینیٹر ہیں آپ کے دو فرزند مجتبیٰ احمد صدیقی المعروف شبلی (پرنسپل اقراء روضۃ اطفال میر پور AJK) اور مرتضیٰ احمد صدیقی (سٹوڈنٹس بی ایس سی) ہیں عبدالجبار کے پانچ فرزند محمد یوسف، نیاز محمد، محمد سعید، محمد خالد اعوان و محمد نواز ہیں محمد یوسف کے تین فرزند عبدالواحد، عبدالودود و محمد شہزاد ہیں عبدالواحد کے چار فرزند محمد مزمل، عبدالمعز، ابوذر و عباد علی ہیں نیاز محمد کے تین فرزند احمد علی، خرم شہزاد و محمد سرمد ہیں احمد علی کے فرزند ایان علی ہیں محمد سعید کے دو فرزند عبدالماجد و وقاص احمد ہیں محمد خالد اعوان کے فرزند فرخ اعوان ہیں محمد نواز کے دو فرزند ذوہیب علی و محمد سہراب ہیں شیر زمان کے فرزند محمد نذیر ہیں ان کے دو فرزند محمد اسماعیل و محمد عبداللہ نذیر ہیں محمد اسماعیل کے فرزند ثوبان نذیر ہیں۔رحمت اللہ کے تین فرزند علی گوہر، محمد یعقوب و غلام حسین ہوئے علی گوہر کے چار فرزند تاج محمد، ارشا محمد، مشتاق احمد و سجاد اعوان ہیں تاج محمد کے تین فرزند محمد اشتیاق، شیراز احمد و لیاقت علی ہیں محمد اشتیاق کے فرزند زہیر گوہر ہیں شیراز احمد کے دو فرزند عمر شیراز و خضر شیراز ہیں لیاقت علی کے تین فرزند شجاعت علی، رمیض علی و سمیر علی ہیں ارشا محمد کے دو فرزند حمید احمد و نوشاد انجم ہیں حمید احمد کے دو فرزند دلاور خان و عبدالباسط ہیں نوشاد انجم کے فرزند محمد شماس ہیں سجاد اعوان کے تین فرزند محمد فرہاد، عدیل احمد و محمد ندیم ہیں محمد فرہاد کے دو فرزند محمد ایان و محمد اذان ہیں محمد یعقوب کے دو فرزند خواج محمد و عبدالروف ہیں خواج محمد کے تین فرزند حامد محمود، راشد محمود و یاسر محمود ہیں راشد محمود کے چار فرزند عبدالحسیب، عبدالمعز، دانیال و عبدالمنان ہیں عبدالروف کے دو فرزند دبلال احمد و عباس علی ہیں غلام حسین کے دو فرزند محمد رفیق و ظہیر احمد ہیں محمد رفیق کے دو فرزند عبدالوہاب و حارث اعوان ہیں ظہیر احمد کے دو فرزند عمیر ظہیر و حیدر ظہیر ہیں۔محمد حسین کے دو فرزند عبدالعزیز و محمد صادق ہوئے عبدالعزیز کے پانچ فرزند عبدالقدیر، عبدالمعیز، شاہجہان، جہانگیر و اعظم حسین ہیں عبدالقدیر کے دو فرزند عبدالرحمٰن و واصف علی ہیں عبدالمعیز کے تین فرزند ہاشم منیر، توقیر منیر و حضر منیر ہیں شاہجہان کے دو فرزند شفاعت علی و طیب جہان ہیں جہانگیر کے دو فرزند دیان و صائم ہیں اعظم حسین کے فرزند محمد عامر ہیں محمد صادق کے دو فرزند عمران احمد و عنایت الرحمٰن ہیں عمران

احمد کے فرزند شہیر عبداللہ ہیں۔شہباز علی کے دوفرزند مہر علی واحمد علی تھے مہر علی کے دوفرزند ارسلا خان وفیروز خان تھے ارسلا خان کے دوفرزند محمد مسکین ومحمد رستم ہوئے محمد مسکین کے تین فرزند شفقت حسین، محمد شہزاد ومحمد وسیم ہیں محمد رستم کے تین فرزند عتیق الرحمٰن، عدیل احمد ومحمد حماد ہیں عتیق الرحمٰن کے دوفرزند محمد امین ومحمد مبین ہیں عدیل احمد کے دوفرزند محمد علی ومحمد حنین ہیں فیروز خان کے تین فرزند اورنگزیب المعروف ڈاکٹر ممتاز منگلوری، محمد زبیر منگلوری ومحمد نثار ہوئے اورنگزیب المعروف ڈاکٹر ممتاز منگلوری معروف مصنف نصابی بیورو صوبہ کے پی کے گزرے ہیں آپ کے تین فرزند جمیل احمد، شکیل احمد وظہیر احمد ہیں جمیل احمد کے فرزند رضوان جمیل ہیں شکیل احمد کے دوفرزند محمد بلال وذیشان ہیں ظہیر احمد کے فرزند محمد اظہر ہیں محمد نثار کے فرزند طلعت حسین ہیں۔احمد علی کے فرزند فقیر محمد ہوئے ان کے فرزند محمد سعید ملک ہیں۔

موضع چندور حاجی تنویر اعوان چیف کوآرڈینیٹر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان چندور (نگران مزار مبارک ماں جی):

تحقیق الانساب جلد اول ص 89 وتحقیق الانساب جلد دوم ص 119 پر اس شاخ کا مکمل شجرہ نسب درج کیا جاچکا ہے۔جس کے مطابق حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ کی 19 ویں پشت میں عتیق الرحمٰن اعوان، حاجی تنویر احمد اعوان ومہتاب احمد اعوان پسران شفیع الرحمٰن ہیں عتیق الرحمٰن اعوان ایبٹ آباد ڈویلپمنٹ بورڈ میں بطور ڈپٹی ڈائریکٹر فرائض سرانجام دے رہیں ہیں ان کے فرزند حسیب الرحمٰن ہیں حاجی تنویر احمد اعوان ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سیکرٹریٹ ایبٹ آباد میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں آپ ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان چندور کے چیف کوآرڈینیٹر ہیں خدمت خلق کا بھرپور جذبہ رکھتے ہیں آپ کے فرزند منیب الرحمٰن ہیں۔مہتاب احمد اعوان اسسٹنٹ پراجیکٹ منیجر خیبر پختون خوا اتھارٹی ہیں۔چندور میں حضرت چاند بی بی رحمہ اللہ علیہ کی اولاد ماں جی کے مزار مبارک کی دیکھ بھال کرتے ہیں اور زائرین کو کھانا چارپائی بستر مفت مہیا کرتے ہیں اور اپنی مدد آپ کے تحت حضرت چاند بی بیؒ کے مزار کی تعمیر شروع کررکھی ہے اب تک 30 لاکھ روپے خرچ کیے جاچکے ہیں اور مزید کام جاری ہے۔شجرہ نسب: تنویر احمد اعوان (چیف کوآرڈینیر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان چندور) بن شفیع الرحمٰن بن غلام حیدر بن بابا محمد عرفان بن محمد حسین بن محمد ایاز بن قیام دین بن مولوی عبدالحکیم بن بابا درمحمد بن بابا شادی گل بن بابا نت اللہ بن بابا حسن بن بابا پہوچر بن بابا سہیل بن بابا مہند بن بابا بیگ بن بابا ہجرال بن عبداللہ عرف کہانی بابا بن حضرت بابا شادم خانؒ بن حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ۔

کھیا آل اعوان بُسند نزد بلہگ مانسہرہ:

موضع بُسند میں 98 فیصد اعوان آباد ہیں ان میں گولڑہ ، کھیا آل اور شادو آل ہیں ان میں وزیر محمد کونسلر، میر عبداللہ، محمد اقبال، فضل الرحمٰن ودریمان وغیرہ قابل ذکر ہیں۔حضرت بابا سجاول کی چودھویں پشت میں عبداللہ و بوندا پسران سعداللہ گزرے ہیں عبداللہ کے پانچ فرزند رحمت اللہ نمبردار، خیر اللہ، امان اللہ، جمعہ وحیات اللہ (لاولد) تھے رحمت اللہ نمبردار کے دوفرزند برکت اللہ نمبردار وخانہ (لاولد) تھے برکت اللہ نمبردار کے چھ فرزند محمد معروف اعوان نمبردار، محمد ایوب، مقبول، فرید، فاروق (لاولد) وجاوید ہوئے۔محمد معروف نمبردار اپنے نام کی طرح معروف شخصیت ہیں خدمت خلق کا جذبہ بھرپور رکھتے ہیں برادری کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں ادارہ تحقیق الاعوان بُسند کے چیف کوآرڈینیٹر ہیں آپ کے دوفرزند محمد سعید اعوان ومحمد وحید اعوان ہیں محمد سعید کے فرزند زین ہیں اور محمد وحید کے فرزند طیب ہیں۔محمد ایوب کے فرزند عتیق ہیں ان کے تین فرزند احسان، آذان وحسنین ہیں۔مقبول کے چار فرزند حفیظ، قدیر، نصیر وعدیل ہیں حفیظ کے دوفرزند ولید وحسیب ہیں قدیر کے فرزند توصیف ہیں فرید کے تین فرزند حنیف، صغیر وتوقیر ہیں جاوید کے پانچ فرزند منیر، نوید، زبیر واحمد ہیں منیر کے فرزند سعد ہیں۔خیر اللہ کے دوفرزند علی بہادر وفقیر محمد (لاولد) تھے علی بہادر کے تین فرزند محمد سلیمان، فضل الرحمٰن وعزیز الرحمٰن ہوئے محمد سلیمان کے تین فرزند محمد انور، سرور وآصف ہیں۔

محمد انور اعوان (چیف کوآرڈینیٹر ادارہ تحقیق الاعوان مانسہرہ) بن علی بہادر بن خیر اللہ بن عبداللہ بن سعداللہ بن زرولی بن نوبہ بن حسن بن بگاہ خان بن گوگا خان بن شکورا بن شکر اللہ بن فقیر اللہ بن لعل خان بن دین خان بن دلبر خان بن کھیا بابا بن بابا امب بن حضرت بابا سجاولؒ۔محمد انور اعوان نے اپنے دیگر ساتھیوں محمد سلیم اعوان وملک حفیظ اعوان وغیرہ کے ساتھ مل کر ترتیب دیا ہے آپ کے دوفرزند محمد عمر وخرم اعوان ہیں سرور کے دوفرزند خضر وہاشم علی ہیں فضل الرحمٰن کے دوفرزند عامر شہزد ورستم شہزاد ہیں عامر شہزاد کے دوفرزند علی وصائم علی ہیں۔امان اللہ کے فرزند گل زمان تھے ان کے دوفرزند علی زمان و دریمان تھے علی زمان کے فرزند ولی امان ہوئے ان کے تین فرزند زکیب، شعیب وزوہیب ہیں دریمان کے فرزند بدر زمان ہیں ان کے دو معابدر وعمر بدر ہیں۔جمعہ کے یاسین تھے ان کے فرزند یعقوب ہوئے یعقوب کے دوفرزند محبوب وعابد ہیں محبوب کے فرزند اسد ہیں عابد کے فرزند احمد ہیں۔بوندا کے پانچ فرزند فقیر محمد، ہاشم علی، حسن علی وعلی محمد تھے۔فقیر محمد کے فرزند اکبر علی تھے ان کے دوفرزند محمد یعقوب ومحمد مسکین ہوئے محمد یعقوب کے چار فرزند محبوب، ایوب، مطلوب ومنیر ہوئے محبوب کے دوفرزند فہد وسعد ہیں ایوب کے تین فرزند ثناء اللہ، سعد اللہ وعبدالرافع ہیں منیر کے فرزند زین العابدین ہیں۔محمد مسکین کے فرزند سلیم اعوان ہیں ان کے تین فرزند عبداللہ، مطیع اللہ واحسام اللہ ہیں ہاشم علی کے فرزند کالو خان ہوئے ان کے فرزند غلام حیدر ہیں غلام حیدر کے فرزند چن زیب ہیں ان کے تین فرزند شاہ زیب، زوہیب ودانیال ہیں حسن علی کے فرزند قلندر خان تھے ان کے فرزند عبدالمجید اعوان ہوئے ان کے دوفرزند جمیل اعوان وفیصل اعوان ہیں جمیل اعوان کے حسنین ہیں فیصل اعوان کے دوفرزند عبدالباری وعبدالرافع ہیں علی محمد کے دوفرزند فیض عالم وقلندر خان ہوئے فیض عالم کے تین فرزند یونس، یوسف وصدیق ہیں یونس کے تین فرزند نصیر، سعید، وامد محمد تنویر ہیں یوسف کے چار فرزند وحید، نوید، امجد واظہر ہیں صدیق کے چار فرزند شکیل، جمیل، جلیل وعقیل ہیں قلندر خان کے تین فرزند اسماعیل، اسرائیل وعمران ہیں اسماعیل کے شبیر، خالد وسلیم ہیں اسرائیل کے تین فرزند آصف، سجاد وحنیف ہیں عمران کے تین فرزند راشد، عاطف ویاسر ہیں۔

شادو آل ڈھانگری مانسہرہ وغیرہ: حضرت بابا سجاول کی چوتھی پشت میں دیو ودرویش پسران نور خان بن عبداللہ بن شادم خان تھے درویش کے فرزند داؤد کی اولاد بن کوٹ اوگی میں ہے دیو کے فرزند پیرو وسدو خان تھے پیرو کی اولاد داوگرہ، ڈھانگری مانسہرہ میں آباد ہے پیرو کی 12 ویں پشت میں قاری محمد اکبر، محمد افضل، علی اصغر ومحمد سعید پسران درایمان بن غلام حیدر بن برہام الدین بن وہاب الدین بن دیندار بن ثوبہ بن صاحب بن خوشحال بن سیف بن جان محمد بن سندوہ بن پیرو ہیں۔بابا سجاول کی چھٹی پشت میں دولت وشیر پسران ملوک بن کوگڑ بن دین خان بن عبداللہ بن شادم خان تھے شیر کے پوتے رحمت اللہ بن باز چراٹھی لوہر تناول میں آباد ہیں دولت خان کی پانچویں پشت میں راجولی وجونا بابا پسران مرید بن شاہ کلی بن عنایت بن بیرو تھے راجولی کی چوتھی پشت میں منیر بن زدین بن زمان علی بن محمد علی ہیں جونا بابا کی چھٹی پشت میں ملک محمد عارف بن ملک میر محمد بن محمد عالم بن رحمت اللہ بن امان اللہ بن امیر بابا قابل ذکر ہیں۔

قاری محمد فیاض الرحمٰن علوی سابق MNA کا تعلق چکیاہ مانسہرہ سے کی شادو آل شاخ سے ہے۔آپ کا شجرہ نسب یہ ہے:۔قاری فیاض الرحمٰن علوی بن محمد دین بن فقیر محمد بن میر عالم بن جیا خان بن سامدین بن خان بیگ بن فقیر محمد بن بابا شاہ بن جوگی بن ملو خان بن جگ خان بن دین خان بن عبداللہ بن شادم خان بن بابا سجاول علوی قادری۔

شجرہ نسب محمد ریاض اعوان، محمد فیاض اعوان، محمد مشتاق اعوان ومحمد نیاز اعوان چکیاہ، پوٹھہ وٹاؤن شپ مانسہرہ:

حضرت بابا سجاول کی پندرہویں پشت میں حاجی جہانداد ومحمد زمان چکیائی پسران کالا خان بن نادر علی بن حبیب اللہ بن مرید بن رحم بیگ (پوٹھہ) بن عزیز بن حسو بن شیر بن جمعہ بن شیخ بن حاجی بن نور بن عبداللہ بن سادم خان تھے حاجی جہانداد کے چار فرزند محمد ریاض، محمد فیاض، محمد مشتاق ومحمد نیاز ہیں محمد زمان کے چار فرزند علی زمان، شوکت رحمان، محمد سلیم ومحمد پرویز ہیں علی زمان کے دوفرزند محمد اکرم ومحمد اشرف ہیں شوکت رحمان کے پانچ فرزند اشتیاق احمد، اعجاز احمد، سجاد، نعمان ودانش ہیں محمد سلیم کے تین فرزند زین، حسنین وآذان علی ہیں محمد پرویز کے تین فرزند عزیز، زوہیب وعبید ہیں۔

جھچہ یوسی دیولی مانسہرہ: حضرت بابا پیوشاہ کے چھوٹے بھائی حضرت بابا داؤد کی پشت سے صوبیدار محمد سلطان اعوان بن مٹھا

بن جمال دین بن میر بن مقیم بن دریا بن لعل بیگ بن خان بابا بن امام بابا بن عبداللہ بن کلا بابا بن مندو بابا بن بابا داؤد قابل ذکر ہیں اسی شاخ سے قاری اسد بن حاجی شاہ رحمن بن حاجی ملک امان بن مہر دین بن شاہ میر بن بگا بابا بن گکھڑ بابا بن مرزا بابا بن شام بابا بن خان بابا بن امام بابا ہیں علاوہ ازیں مولوی شاکر الحق وقاری جمیل الرحمٰن بھی اسی شاخ سے تعلق رکھتے ہیں۔

کھیا آل اعوان بٹگرام (اشرف خان اعوان چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان ہزارہ ڈویژن):

کھیا بابا کی نویں پشت میں محمود بابا بن احمد بابا بن حسنہ بابا بن نتھو خان بن نیاز بابا بن جھٹا بابا بن بیگا بابا بن اوگی خان (ارگی) بن دلبر خان چٹہ بٹہ عطر شیشہ سے نقل مکانی کرتے ہوئے بٹ گرام آباد ہوئے ان کے دو فرزند رحمت گل واحمد گل تھے۔ رحمت گل کے کے فرزند رحیم اللہ (حال لاہور) ہوئے ان کے تین فرزند منور خان، انور خان وظفر خان ہیں منور خان کے فرزند عمر خان ہیں انور خان کے دو فرزند عثمان خان و سلمان خان ہیں۔ ظفر خان کے فرزند عمیر ہیں۔ احمد گل کے دو فرزند نعمت اللہ ومحبّ اللہ (لاولد) ہوئے۔ نعمت اللہ کے پانچ فرزند حضرت عمر، عبدالرشید، عبدالواحد، محمد فراز و نیاز محمد ہوئے۔ حضرت عمر کے تین فرزند عبدالقیوم، عبدالحکیم وعبدالتسلیم ہیں عبدالقیوم کے تین فرزند انعام اللہ، احتشام و ذیشان ہیں۔ عبدالحکیم کے دو فرزند سلمان ووقاص ہیں۔ عبدالرشید کے تین فرزند محمد اجمل، امجد وزاہد ہیں۔ محمد اجمل کے فرزند عبداللہ وعبدالرحمٰن ہیں امجد کے فرزند عثمان ہیں۔ عبدالواحد کے چھ فرزند محمد اشرف خان اعوان، محمد اکمل، عبیداللہ، غلام اللہ، امان اللہ وعبداللہ ہیں۔ حاجی محمد اشرف خان اعوان قابل ذکر شخصیت ہیں آپ ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان ہزارہ ڈویژن کے چیف آرگنائزر ہیں آپ کے فرزند عمر خان اور پانچ بیٹیاں ہیں۔ محمد اکمل کے فرزند معاویہ ہیں۔ محمد فراز کے دو فرزند محمد فیاض ومحمد ریاض ہیں۔ نیاز محمد کے چار فرزند اسامہ، الیاس، ہشام ومبین ہیں۔

قطب شاہی علوی اعوان راولپنڈی (تنویر ملک علوی چیف آرگنائزر اور ان کا خاندان):

تحقیق الانساب جلد اول صفحہ 375 کے مطابق حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ کے فرزند بابا نیل تھے ان کے فرزند دمی بابا تھے جن کے نام کی نسبت سے ان کی اولاد دمی آل کہلاتی ہے ان کی بارہویں پشت میں ملک غلام ربانی اعوان مرحوم بانی سیکرٹری تحریک منتقلی مزار کمیٹی حضرت بابا سجاولؒ وبانی جنرل سیکرٹری تنظیم الاعوان پاکستان معروف شخصیت گزرے ہیں آپ کے چچازاد بھائی ڈاکٹر دلبر اعوان بھی قابل ذکر شخصیت ہیں۔ دمی بابا کی تیسری پشت میں حسین خان و شمریز خان (اولاد کا کوٹ ایبٹ آباد) پسران معراج خان المعروف مورا بن اشرف المعروف اچھڑ بابا تھے حسین خان کی اولاد سجی کوٹ میں آباد ہے تحقیق الانساب کے صفحہ 381 کے مطابق حسین خان کی تیسری پشت میں فیض علی، احمد علی، حسن علی وشیر علی پسران ناصر خان تھے فیض علی کے دو فرزند محمد زمان وخانی زمان تھے حمد علی کے دو فرزند غلام وہدایت اللہ تھے حسن علی کے دو فرزند عبداللہ وفقیر تھے شیر علی کے دو فرزند برکت اللہ وسمندر خان تھے برکت اللہ کے تین فرزند خواص، میر حسین و فیروز تھے سمندر خان کے چار فرزند عزیز الرحمٰن، فضل داد، گوہر الرحمٰن وعبدالجبار ہوئے۔ ہدایت اللہ کے فرزند بوستان خان 1935 میں سجی کوٹ سے راولپنڈی آباد ہوئے ان کے تین فرزند فرزند علی گوہر، محمد سلطان ومحمد عرفان تھے علی گوہر کے پانچ فرزند گل شان، محمد بنارس، ملک چن زیب، ملک اورنگزیب وملک جاوید ہوئے گل شان کے فرزند عبدالقدیر ہیں محمد بنارس کے پانچ فرزند عامر ملک، فاروق ملک، وقاص ملک، آصف علی واحمد علی ہیں عامر ملک کے دو فرزند عبدالصمد ومعیز ہیں آصف علی کے فرزند حیدر علی ہیں ملک چن زیب کے تین فرزند جنید ملک، جمشید ملک وطیب ملک ہیں جنید ملک کے دو فرزند طلحہ ملک اور حنظلہ ملک ہیں جمشید ملک کے فرزند مبین ہیں۔ ملک اورنگزیب کے تین فرزند تنویر ملک علوی، سفیر ملک وتوقیر ملک ہیں تنویر ملک علوی 21 اگست 1979ء پیدا ہوئے آپ ڈائمنڈ فلور مل ٹیکسلا کے مالک ہیں۔ ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان راولپنڈی ڈویژن کے چیف آرگنائزر اور تنظیم الاعوان پاکستان کے مرکزی وائس چیئرمین ہیں۔ ادارہ

اور تنظیم الاعوان کے پروگرامز میں بھرپور حصہ لیتے ہیں خدمت خلق کا جذبہ بھرپور رکھتے ہیں جانی پہچانی شخصیت ہیں شجرہ ہذا آپ ہی کی کوششوں کا ثمر ہے کتاب ہذا کی اشاعت میں خصوصی دلچسپی رکھتے ہیں آپ کے تین فرزند محمد جواد ملک، عبدالوہاب ملک و بیٹی ایمان ملک ہیں۔ سفیر ملک کے فرزند حارث ملک ہیں ملک جاوید کے دو فرزند اسود ملک وسعد ملک ہیں۔ محمد عرفان کے فرزند محمد صدیق ہیں اور ان کے دو فرزند ملک فیصل اور اسامہ ملک ہیں۔ آئینہ اعوان کے صفحہ 61 اور اعوان شخصیات ہزارہ کے صفحہ 12 پر شجرہ نسب یوں درج ہے:۔ ''تنویر ملک علوی بن ملک اورنگزیب بن علی گوہر بن بوستان بن ہدایت اللہ بن احمد علی بن ناصر خان بن حسین علی خان بن معراج المعروف موارہ خان بن اچھڑ خان بن بابا دم بن عماد خان نیلم عرف نیل بابا بن حضرت باباب سجاول قادریؒ بن قادریؒ بن بابا پیو بن بابا مہی پال (بابا مہیا، مہتاب) بن بابا کالا بن بابا قابل بن بابا سانس (سینہ یا حسینہ) بن بابا خلیل بن مزمل علی کلگان بن سالار قطب حیدر شاہ غازی (المعروف قطب شاہ ثانی) بن عطاءاللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ علی غازی بن محمد آصف غازی (محمد اشھل) بن عون عرف قطب غازی لقب بطل غازی (قطب شاہ اول) بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ''۔

شادو آل موضع کیا کھبل ضلع ہری پور:

شہلیہ مانسہرہ سے دو بھائی غیرت بابا اور کالو بابا ہجرت کر کے کیا کھبل ہری پور میں آباد ہوئے تربیلہ ڈیم کی تعمیر کے وقت یہ خاندان اسلام پور لب ٹھٹو تحصیل ٹیکسلہ میں آباد ہوا غیرت بابا کے فرزند مہابت بابا تھے ان کے فرزند الٰہی بخش و پیر بخش تھے الٰہی بخش کے تین فرزند عبدالرحمٰن (لاولد)، حبیب الرحمٰن ونورالرحمٰن ہوئے حبیب الرحمٰن کے چھ فرزند حاجی گوہر الرحمٰن، محمد فاروق، محمد ریاض (صدر معلم GHS لب ٹھٹھو ٹیکسلہ)، محمد الیاس، علی اصغر اعوان (چیئرمین تنظیم الاعوان یوتھ وچیئرمین UC لب ٹھٹھو) ومحمد خالد اعوان ہیں۔ پیر بخش کے فرزند محمد یوسف ہوئے ان کے فرزند توقیر ناصر اعوان ہیں۔

نواں شہر ایبٹ آباد: غلام حیدر اعوان بن امام دین بن عزیز اللہ بن معز اللہ بن عبداللہ، مٹھا وخیر محمد از اولاد حضرت بابا سجاولؒ تھے۔ غلام حیدر اعوان کے فرزند علی اصغر اعوان سبجیکٹ سپیشلسٹ محکمہ تعلیم و جماعت اسلامی نواں شہر کے بانی تھے آپ کے دو فرزند ثاقب اصغر اعوان ایڈووکیٹ و آصف اصغر اعوان ہیں ثاقب اصغر ایڈووکیٹ کے دو فرزند حافظ ابراہیم احمد اعوان ومحمد علی اعوان ہیں آصف اصغر اعوان کے دو فرزند حذیفہ علی اعوان و وہاج علی اعوان ہیں۔ اسی شاخ سے محمد داؤد اعوان ایڈووکیٹ نواں شہر ومظفر آباد میں سعید الرحمٰن اعوان وعمران اعوان قابل ذکر ہیں۔ خیر محمد کے فرزند جمال کی اولاد بٹگرام میں آباد ہے ڈاکٹر شاہد اقبال اعوان، ڈاکٹر ارشد علی اعوان وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

ہزارہ میں بابا سجاولؒ کی نسل سے اعوان شخصیات

ملک غلام ربانی اعوان بانی جنرل سیکرٹری تحریک منتقلی مزار و تنظیم الاعوان پاکستان، ملک میر عالم اعوان سابقہ ڈپٹی اسپیکر سرحد اسمبلی ڈب مانسہرہ، ملک محمد ایوب اعوان شاعر، ملک خواج محمد جنرل سیکرٹری لیبر ونگ PPP پاکستان (تین دفعہ منسٹر افرادی قوت ومحنت صوبہ سندھ) چکیاہ مانسہرہ، قاری فیاض الرحمٰن علوی سابقہ ایم این اے پشاور (امیر JUI خیبر پختونخواہ)، ڈاکٹر داؤد اعوان وائس چانسلر ہزارہ یونیورسٹی موڑ بفہ مانسہرہ، پروفیسر ڈاکٹر محمد ارشاد وائس چانسلر زرعی یونیورسٹی پشاور پوٹھا مانسہرہ، ملک نذر حسین اعوان چیئرمین تنظیم الاعوان مانسہرہ، ڈاکٹر محمد اقبال اعوان صدر تنظیم الاعوان مانسہرہ، ملک اورنگزیب اعوان برٹ، محمد سرور اعوان سابقہ DEO جنکیاری، پروفیسر ڈاکٹر محمد ریاض چیئرمین ایبٹ آباد بورڈ، علی اکبر اعوان سابقہ ADEO جنرل سیکرٹری تنظیم الاعوان مانسہرہ، عبدالماجد اعوان سابقہ ایس ڈی او ایجوکیشن مانسہرہ، محمد اقبال اعوان رہیڈ ماسٹر (سابقہ جنرل سیکرٹری تنظیم الاعوان مانسہرہ) چکیاہ، کرنل محمد انور جنکیاری، سابقہ ناظم آصف خان جلو، تحصیل ممبر یوسی بحالی ملک عرب خان، الحاج خورشید علوی مولف انوار سیریز 50 کتب (اوگی) ملک ناصر تحصیل ممبر یوتھ مانسہرہ، واجد سلیمان اعوان جنرل کونسلر صدر تنظیم الاعوان مانسہرہ سٹی، پروفیسر عنایت علی خان اعوان بلھگ پائیں (پرنسپل کیڈٹ

کالج قطبال فتح جھنگ)، ساجد علی خان اعوان بہلگ پائیں (چیف اکاؤنٹ آفیسر ہزارہ یونیورسٹی) محمد ندیم خان اعوان جلو (صدر پیرامیڈیکس سول ہسپتال مانسہرہ)، نورالرحمٰن اعوان چیف کوآرڈینیٹر تحصیل اوگی، اظہر علی خان اعوان شہیلیہ (نائب صدر تنظیم الاعوان مانسہرہ) مختاراحمد اعوان میڈیا سیکرٹری تنظیم الاعوان مانسہرہ، ملک میر محمد اعوان سابق صدر پریس کلب ایبٹ آباد، محمد عادل خان اعوان جلو (صدر پولٹی فارمنگ ایسوسی ایشن ہزارہ)، مظہر مظفر غازیکوٹ TRO ہری پور، محمد صدیق اعوان صدر تنظیم الاعوان صوبہ سندھ، ملک میر محمد اعوان صدر پریس کلب ضلع ایبٹ آباد، ملک تنویر علوی چیف آرگنائزر راولپنڈی ڈویژن ووائس چیئر مین تنظیم الاعوان یوتھ پاکستان، مختیار احمد اعوان صدر ٹی وی یونین آف جرنلسٹس ضلع مانسہرہ، واجد سلیمان جنرل کونسلر ہڑیالہ، پروفیسر عبدالرزاق اعوان پڑھنہ، مولانا محمد انس خطیب جامع مسجد جلال آباد مانسہرہ، محمد جاوید اعوان سابقہ ایس ڈی او ایجوکیشن مانسہرہ سرور آباد، پروفیسر ملک محمد علی سرور آباد، محمد سرور آباد سابقہ DEO جنکیاری، پروفیسر محمد اشتیاق پرنسپل پٹن کالج، محمد شفیق اعوان صدر یونین آف جرنلسٹ تحصیل مانسہرہ، علی اکبر اعوان ر ADEO چکیاہ و جنرل سیکرٹری تنظیم الاعوان ضلع مانسہرہ، ملک عبدالرحمٰن پوٹھا، چیف کنزیویٹر محکمہ فارسٹ KPK، کنسلٹنٹ ور، محمد فرید اعوان سابقہ جنرل پوسٹ ماسٹر، ملک مجتبیٰ ڈب نمبرا (ایڈیشنل سیکرٹری قانون KPK) ملک محمد ملک محمد صدیق اعوان آف مانسہرہ حال صدر تنظیم الاعوان سندھ، ملک فدا حسین ڈب، کویت میں پاکستان کے سفیر، ملک عرب خان تحصیل ممبر یوسی بحالی، محمد آصف خان اعوان سابقہ ڈسٹرکٹ ممبر جلو، ملک میر افضل اعوان سابق ناظم یوسی پاوا ایبٹ آباد، ثاقب ایڈووکیٹ (نواں شہر)، ملک یونس اعوان سابقہ ڈسٹرکٹ ممبر سرائے نعمت خان، نوید احمد اعوان سابقہ نائب ناظم یوسی داتہ، ملک اشتیاق اعوان سابقہ نائب ناظم یوسی داتہ حال ایس پی ملیر کراچی، ملک ناصر یوتھ کونسلر تحصیل مانسہرہ، کرنل فاروق اعوان پوٹھہ، کرنل محمد بشیر اعوان جنکیاری، خوشی محمد اعوان ناظم کلنجر و سابقہ امیدوار قومی اسمبلی، کرنل مرغوب عمشیدہ، میجر ایوب کاکوٹ، کرنل فضل داد کسکی، محمد اشرف اعوان بٹگرام چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان ہزارہ ڈویژن، صوبیدار میجر قاضی سیف الرحمٰن علوی، پروین اختر سیف چکیاہ مصنف شاعرہ اور ادیب، ملک غلام مصطفے ایڈووکیٹ پانڈوتھانہ، عبدالعزیز خان اعوان شہیلیہ، عزیز محمد خان شہیلیہ، فدا محمد خان جلو، گلزار خان اعوان شہیلیہ، ڈاکٹر محمد اسماعیل خوشحالہ، ملک شبیر عرفان شیخل گڑھی سیکرٹری انفارمیشن تنظیم الاعوان پاکستان، ملک محمد عظیم ناشاد اعوان ہڑیالہ مانسہرہ (چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان وایگزیکٹو ممبر مرکزی ریسرچ کونسل وممبر تحقیق الاعوان بک بورڈ وسیکرٹری انفارمیشن تنظیم الاعوان ہزارہ ڈویژن، محمد بشیر اعوان نائب صدر تنظیم الاعوان پاکستان کالج دورائیہ مانسہرہ، ساجد اعوان منگلوری۔ کاکوٹ میں حاجی میر عبداللہ، ملک عباس، علی اکبر خان، حاجی جہانداد، ملک محمد تاج۔ کاکوٹ کے کونسلر ملک محمد نواز کمانڈو، ملک محمد بشیر تلہار، ملک نصیر عرف ڈی سی پانڈوتھانہ، عتیق الرحمٰن پانڈوتھانہ۔ کاکوٹ۔ II محمد اکبر گرائمڑی، محمد نذیر، بنارس خان، عمر جاوید و علی مردان وغیرہ وغیرہ۔

حضرت باباسجاول علوی قادریؒ کی اولاد کشمیر میں

مشہور ولی کامل حضرت باباسجاول علوی قادریؒ جد امجد اعوانان ہزارہ و کشمیر سے متعلق گزشتہ صفحات میں لکھا جاچکا ہے۔ آپؒ کے پانچ فرزند حضرت باباشادمؒ (شہباز خان شادم عرف شادو بابا)، حضرت سلیمان خان عرف بابا انبؒ، حضرت عماد خان نیلم (بابا نیلؒ یا نیلسی)، حضرت الیاس عرف باباسپالؒ (اولاد تلہاڑ، پانڈوتھانہ، ہڑیالہ، اوگرہ، مانسہرہ وایبٹ آباد) وتاج گوہرؒ (لاولد) تھے۔ باباشادمؒ کی اولاد ہزارہ میں شادو آل اور کشمیر میں شادو آل وسادو آل مشہور ہے۔ بابا انب کے دو فرزند بابا کھیا واسماعیل خان تھے کھیا بابا کی اولاد کھیا آل اور اسماعیل کے دو فرزند کالا خان و عبداللہ کی اولاد مانسہرہ و ایبٹ آباد میں آباد ہے۔ بابا نیلؒ کی اولاد ہزارہ کے علاوہ مظفر آباد اوڑی کے موضعات دوار پدی، نور کھاہ و چند اور دیہات میں آباد ہونا بتائی جاتی ہے۔ شادم خان جو شاد، شادو بابا، سادم خان، سادو بابا جیسے ناموں سے مشہور ہیں آپؒ مبلغین کی ایک جماعت جو امیر کبیر سید علی ہمدانیؒ کی قیادت میں 786ھ بمطابق 1384ء کو بغرض تبلغ اسلام کشمیر آئی کے ہمراہ آئے اور یہاں ہی مستقل سکونت اختیار کی۔

حضرت باباشادم خانؒ (جداعلیٰ شادو آل قطب شاہی علوی اعوان) پونچھ آزاد کشمیر

حضرت بابا شادم خان شادوکنڈ نوکوٹ مانسہرہ ہزارہ میں حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ کے گھر پیدا ہوئے شادوکنڈ بھی آپؒ کے نام کی نسبت سے معروف ہوا۔ آپؒ علوم ظاہری کے عالم اور مکاشفات و مشاہدات کے مقامات واحوال میں کامل تھے آپؒ نے لوگوں کو رشد وہدایت فرمائی اور ان کو کفر سے ایمان کی طرف معصیت سے اطاعت کی طرف اور نفسانیت سے روحانیت کی طرف لائے۔ سینکڑوں غیر مسلم آپ کے واعظ حسنہ سے حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ آپ کی کشمیر میں ہجرت کی بھی مختلف روایات بیان کی جاتی ہیں یہ کہ آپؒ بوجہ خانگی تنازعہ کشمیر چلے گئے تھے۔ یہ کہ آپ ان سات سو مبلغین میں شامل تھے جو حضرت شاہ ہمدانؒ کے ہمراہ بغرض تبلغ کشمیر 786ھ بمطابق 1384ھ میں کشمیر آئے۔ چونکہ حضرت شاہ ہمدانؒ کے ہمراہ سات سو سادات کا براستہ پکھلی کا کشمیر میں آنا ثابت ہے۔ اور حضرت باباشادمؒ بھی پکھلی کے باسی تھے اور شاہ ہمدانؒ کا انتقال بھی پکھلی میں ہوا تھا۔ حضرت باباشادم خانؒ کے تین فرزند تاریخ اقوام پونچھ میں درج ہے کہ سادم خان اپنے پوتے بہرام خان کے ہمراہ براستہ پکھلی ہزارہ ومظفر آباد پونچھ کے مقام چھڑی میں قیام پذیر ہوئے آپ کی قبر بھی چھڑی ہورنہ میرا میں ہے۔ تاریخ اقوام پونچھ میں سادم خان کے بیٹے حمید اللہ کا ذکر نہیں ہے جبکہ ان کے بیٹے حمید اللہ عرف بڈھا بابا بھی ان کے ہمراہ تھے یا بعد میں آئے ان کی قبر بھی چوڑوٹ متصل سنگولہ وکمیں ہے۔ حضرت باباشادم خانؒ کے بیٹے عبداللہ عرف کہانی بابا کی اولاد بدستور ہزارہ میں ہے کاکوٹ ایبٹ آباد میں ملک میر افضل اعوان سابق ناظم یونین کونسل پاوہ وادارہ تحقیق الاعوان پاکستان ضلع ایبٹ آباد کے چیف آرگنائزر قابل ذکر ہیں۔ آپ کے والد حاجی سمندر خان اعوان اور آپ نے ہزارہ اور کشمیر کے شجرہائے نسب مرتب کیے۔ تاریخ اقوام پونچھ کے مولف محمد دین فوق ص 288 پر رقمطراز ہیں ”حضرت سادوؒ مرحوم تحصیل باغ کی ایک بزرگ ہستی تھے اعوانوں کا فرقہ سادووال انہی کے نام پر اور انہی کی اولاد سے ہے“۔ تحقیق الاعون کے مصنف ایم خواص خان ص 273، تاریخ پونچھ کے مصنف سیّد محمود آزاد ص 299، حقیقت الاعوان کے مصنف صوبیدار محمد رفیق ص 186، تاریخ علوی اعوان کے مولف محبت حسین اعوان ص 711، نسب الصالین ص 172، اعوان اور اعوان گوتیں ص 115 و 126 و تحقیق الانساب ص 166 و ص 347 پر آپؒ کا شجرہ نسب اور احوال درج کیا ہے۔ حضرت باباشادم خانؒ کے تین فرزند حمید اللہ عرف بڈھا بابا، عبداللہ عرف کہانی بابا اور کریم اللہ بابا تھے۔ اوّل الذکر کی اولاد سنگولہ کشمیر اور ہزارہ میں آباد ہے اور آخر الذکر دونوں کی اولاد ہزارہ میں آباد ہے۔

حضرت حمید اللہ عرف بڈھا بابا بن حضرت باباشادم خانؒ:

حضرت حمید اللہ عرف بڈھا بابا کھرکوٹ ہری پور ہزارہ میں پیدا ہوئے آپ بھی حضرت شاہ ہمدانؒ، اور اپنے والد حضرت شادم خانؒ اور اپنے بیٹے حضرت بابا ابراہیم اور دیگر سات سو مبلغین کے ہمراہ 786ھ بمطابق 1384ء کشمیر آئے اور پونچھ کے مقام جھڑی ہورنہ میرہ قیام کیا اور حضرت باباشادمؒ کی وفات کے بعد وہاں سے نقل مکانی کرتے ہوئے دھمنی کیتھان متصل سنگولہ سکونت پذیر ہوئے آپؒ کی وفات کیتھان میں ہی ہوئی آپ کی قبر سے متعلق دو روایات بیان کی جاتی ہیں یہ کہ کیتھان ٹرانسفرلب روڈ نیچے والی سائیڈ پر بیاڑوں کے جھنڈ میں قدیم قبرستان میں ہے اور دوسری روایت کے مطابق آپ کی اور آپ کے فرزند بابا ابراہیم المعروف بابا بہرام خان کی قبر کے ساتھ چوڑوٹ علی محمد شیخ کے گھر کے ساتھ چاردیواری کے اندر ہے۔ آپ کے دو فرزند بابا ابراہیم المعروف بہرام خانؒ اور بابا آدم خان (اولاد شاہ کوٹ ایبٹ آباد وغیرہ) تھے۔

حضرت بابا ابراہیم المعروف بابا بہرام خانؒ حمید اللہ عرف بڈھا بابا (بانی سنگولہ)

حضرت بابا ابراہیم المعروف بابا بہرام خانؒ کھرکوٹ ہری پور میں پیدا ہوئے آپ بھی حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی المعروف شاہ ہمدانؒ، اور اپنے والد حضرت بابا بہرام خانؒ، دادا حضرت شادم خانؒ اور دیگر سات سو مبلغین کے ہمراہ 786ھ بمطابق 1384ء کشمیر آئے اور پونچھ کے مقام جھڑی ہورنہ میرہ قیام کیا اور دادا حضرت بابا شادمؒ کی وفات کے بعد وہاں سے نقل مکانی کرتے ہوئے دھمنی کیتھان متصل سنگولہ سکونت پذیر ہوئے آپؒ کی وفات کیتھان میں ہی ہوئی آپ کی قبر چوڑوٹ متصل سنگولہ علی محمد شیخ کے گھر کے ساتھ چاردیواری میں ہے۔ آپؒ نے سنگولہ کی بنیاد ڈالی اور اپنی اہلیہ اور تین بیٹوں کے ہمراہ سنگولہ ہی میں مستقل سکونت اختیار کی۔ ناڑے شریف سنگولہ بنی میں اس وقت پانی نہ تھا آپؒ ایک ولی کامل تھے آپؒ دعا فرمائی اور کتوں کو روٹی میں تیز نمک ڈال کر کھلایا انہیں جب شدید پیاس لگی تو زمین کو کھودنا شروع کیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپؒ کی دعا سے پانی کے سات چشمے جاری کر دیئے جو آج تک بہہ رہے ہیں۔ اس وجہ سے اس جگہ کا نام سات ناڑے پڑ گیا آپؒ کے تین فرزند حضرت بابا محمد اسماعیلؒ، حضرت بابا جمالؒ اور حضرت بابا سیٹھؒ تھے جب تینوں فرزند جوان ہوئے تو آپ نے تینوں کو ایک ایک درخت کاٹنے کا حکم دیا جب درخت کٹ گئے تو آپؒ نے فرمایا جس بیٹے کا درخت جس سمت گرا ہے وہ اسی طرف ہجرت کرے گا۔ حضرت بابا اسماعیلؒ کا درخت تنے پر ہی اٹک گیا آپ نے انہیں سنگولہ ہی میں قیام کا حکم دیا۔ حضرت بابا جمالؒ کا درخت تنے کے قریب جنوب مشرق کی جانب گرا آپؒ نے انہیں جبوتا بن بیک کی طرف تبلیغ کے لئے روانہ کیا اور حضرت بابا سیٹھ خانؒ کا درخت تنے سے دور شمال کی جانب گرا آپؒ نے انہیں اوڑی (مقبوضہ کشمیر) کے گردونواح کی جانب تبلیغ کرنے کا حکم دیا تینوں بیٹوں نے باپ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے عمل کیا۔ حضرت بابا بہرام خانؒ اور ان کے تینوں بیٹے بلند پایہ عالم دین تھے جنھوں نے دین اسلام کی روح کو اوڑھنا بچھونا بنا لیا، جس کے لئے انہیں اپنے باپ دادا کے گھروں کو خیر آباد کہنا پڑا۔ اس لیے انہوں نے وہ مقام حاصل کیا جسے حاصل کرنے کے لئے بڑے بڑے زاہد و عابد ساری عمر ذکر، مجاہدہ و مراقبہ میں گزارتے ہیں آپؒ کی اولاد سے بھی کثیر تعداد میں ممتاز عالم دین، اولیاء کرام و مشائخ عظام گزرے ہیں۔ آپؒ کا مزار مبارک چوڑوٹ متصل سنگولہ باعث خیر و برکت ہے آپؒ کے مزار کے پڑوسی مولوی شیخ علی محمد بیان کرتے ہیں کہ ان اولیائے کرام کی بہت سی کرامات ہیں سب سے بڑی کرامت یہ ہے کہ حضرت بابا بہرام خانؒ کے مزار کی دیکھ بھال و خدمت کی وجہ سے انہیں بھرپور ترقی و خوشحالی نصیب ہوئی۔ آپؒ کی بیٹھک برلب نالہ (کس) سنگم دومیل (ملیانی ٹھن) بیرموں سنگولہ نزد مکان محمد کریم خان اعوان مولف کتاب ہذا ہے۔ آپؒ کے نام ابراہیم کی ہی کی وجہ سے اس جگہ کا نام بیرموں نام پڑا۔ آپؒ کے تین فرزند حضرت بابا اسماعیلؒ، حضرت بابا جمالؒ و حضرت بابا سیٹھ خانؒ تھے آپؒ کا شجرہ نسب یوں ہے "حضرت بابا بہرامؒ بن حمید اللہ عرف بڈھا بابا بن حضرت بابا سادم خان بن حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ۔

حضرت بابا اسماعیل خانؒ بن حضرت بابا ابراہیم المعروف بابا بہرام خانؒ (جدامجد سنگولہ)

حضرت بابا اسماعیلؒ کیتھان دھمنی میں حضرت بابا بہرام خانؒ کے گھر پیدا ہوئے۔ بابا بہرامؒ 1384ء میں اپنے والد اور دادا کے ہمراہ کشمیر آئے قیاساً حضرت بابا اسماعیلؒ کی پیدائش 1400ء کے بعد ہی کی معلوم ہوتی ہے۔ آپؒ نے دینی تعلیم اپنے والد سے گھر پر ہی حاصل کی آپؒ ممتاز عالم دین وقت و صاحب کشف و کرامات و معروف ولی اللہ گزرے ہیں آپ سے کئی کرامات منسوب ہیں۔ تذکرہ اولیاء کشمیر تالیف سیّد زاہد حسین نعیمی کے ص 403 پر درج ہے "بابا اسماعیلؒ کا تعلق اعوان قبیلے سے ہے۔ آپ کے آباواجداد صدیوں پہلے برصغیر پاک و ہند میں آئے۔ پھر وہاں سے مانسہرہ پھر مانسہرہ سے کشمیر میں داخل ہوئے۔ بابا اسماعیل خان کے آباواجداد بابا سجاول خان

رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے ہیں۔ بابا سجاول خان کا بیٹا شاد المعروف سادم خان علاقہ پکھلی ہزارہ سے براستہ مظفرآباد ضلع پونچھ کے علاقہ سنگولہ پہنچے اور یہاں ہی مستقل قیام کیا۔ بابا سادم خانؒ کے دو بیٹے حمید اللہ عرف بڈھا باباؒ اور عبداللہ عرف کہانی بابا ہوئے۔ سادم خان جو ہزارہ میں شاد (شادم) مشہور ہیں جبکہ سنگولہ میں سادم خان مشہور ہیں۔ بڈھا بابا کا بیٹا بہرام خان تھا جن کا مزار چوڑوٹ متصل سنگولہ میں ہے بہرام خان کے تین بیٹے سیٹ خان، اسماعیل خانؒ اور جمال خانؒ تھے اسماعیل خانؒ اور جمال خانؒ کے مزارات بمقام ناڑے سنگولہ میں ہیں جبکہ سیٹ خان کا مزار پیرستان تحصیل اوڑی مقبوضہ کشمیر میں ہے۔ تذکرہ اولیاء کشمیر کے ص 405 کے مطابق آپؒ صاحب کرامت بزرگ اور ولی کامل ہو گزرے ہیں۔ جواب بھی عوام علاقہ میں سینہ بہ سینہ روایات مشہور ہیں۔ آپؒ کا مزار جس مقام پر ہے اسے ناڑے کہا جاتا ہے ناڑے پہاڑی زبان میں "چشمے" کو کہتے ہیں۔ بتایا جاتا ہے یہاں پانی نہ تھا بابا اسماعیل خانؒ کی کرامت سے ایک نہیں بلکہ سات پانی کے چشمے پھوٹ پڑے اس لحاظ سے یہ جگہ ہی ناڑے شریف کے نام سے مشہور ہو گئی۔ تذکرہ اولیاء کشمیر کے ص 406 کے مطابق بہرام خان کی قبر چوڑوٹ متصل سنگولہ اور اس کے فرزند اسماعیل خان و جمال خان کی قبر موضع ناڑے علاقہ سنگولہ اور سیٹ خان کی قبر پیرمستان تحصیل اوڑی میں واقع ہے۔۔ بابا اسماعیل خان رحمۃ اللہ علیہ کی قبر انور سے ایک قدیمی درخت جس کی موٹائی تین فٹ (میٹر) سے زائد ہوگی اس نے زیارت پر سایہ کر رکھا ہے۔ یہاں سے لوگ لکڑی وغیرہ کاٹیں تو نقصان ہوتا ہے۔ آپ کا عرس آپ کی اولاد کچھ عرصہ سے بڑی دھوم دھام سے کرتی ہے ہر سال 14، 15 مئی کو عرس ہوتا ہے"۔ (بحوالہ تذکرہ اولیاء کشمیر ص 403 تا 407 و تحقیق الانساب جلد اول ص 165 و جلد دوم ص 305)

کرامات: مزار کے پڑوسی محمد یعقوب اعوان ولد نواب علی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ بابا صاحب کے مزار سے ایک درخت بوجہ برفباری گر گیا تھا میں اس کی لکڑی اپنے گھر لے آیا ان کا گھر مزار کے نیچے والی سمت میں ہے، ایک بزرگ سرخ ریش مبارک خوبصورت چہرہ وجیہہ خدوخال رات کو خواب میں آئے اور کہا یہ لکڑی جہاں سے لائے ہو واپس رکھ دو۔ ڈر کے مارے میں رات بھر سو نہیں سکا لکڑی بہت وزنی تھی ورنہ میں رات کو ہی واپس رکھ دیتا صبح ہوتے ہی لکڑی واپس مزار کے احاطے میں پہنچائی۔ قاضی محمد خان ولد غلام علی ساکن دبن سنگولہ بیان کرتے ہیں کہ میں مزار مبارک کی تعمیر کی بنیادیں ڈال رہا تھا ایک پٹھان مزدور میرے ساتھ کام کر رہا تھا اس کو میں نے سمجھا دیا تھا کہ یہ زیارت بہت گرم ہے یہاں احتیاط سے کام کرنا اس کے تقدس کا خیال رکھنا لیکن اس نے میری بات پر توجہ نہ دی اور وہ قبر پھلانگ کر پتھر لاتا رہا جب تیسری بار اس نے ایسا ہی کیا تو اس بار زور سے دور جا کر گرا جیسے کسی نے اٹھا کر پھینکا وہ دوبار سنبھل نہ سکا اس نے مزدوری بھی نہ لی اور کام چھوڑ کر غائب ہو گیا بعد کا حال معلوم نہیں۔ مزار کے پڑوسی بیان کرتے ہیں کہ اگر کسی کا سامان چوری ہو جائے تو بچا ہوا سامان یا اس گھر کی کوئی چیز مزار کے درخت کے ساتھ رکھ دی جائے تو سامان مل جاتا ہے۔ اگر بارش نہ ہوتی ہو تو یقین کے ساتھ مزار سے کنکریاں لا کر مزار کے ساتھ والے چشمے (ناڑے) کے نیچے دبا دی جائیں تو بارش ہو جاتی ہے اس طرح کی بے شمار کرامات صاحب مزار کی بیان کی جاتی ہیں۔ آپؒ کے مزار کا سنگ بنیاد ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے چیئرمین جناب حاجی محبت حسین اعوان نے مورخہ 14 مئی بروز پیر 2001ء رکھا۔ حاجی محبت حسین اعوان دوران تقریر بیان کیا کہ میں نے آج سے تقریباً 6 سال قبل خواب دیکھا تھا کہ میں ایک بزرگ کے مزار کا سنگ بنیاد رکھ رہا ہوں آج میں نے زیارت دیکھی اور خواب والی یہی زیارت تھی یہاں یہ وضاحت کرتا چلوں کے میں نے آج تک کبھی بھی سنگ بنیاد نہیں رکھا میں کٹر قسم کا وہابی ہوں لیکن آج اس مزار کا سنگ بنیاد رکھوں گا آپ نے مزار کی تعمیر کے لئے مبلغ 5000 روپے بھی نقد دیے۔ جب آپ مزار مبارک کے پاس پہنچے تو آپ پر سکوت طاری تھا اور آنکھوں سے آنسو جاری تھے یہ وہی جگہ تھی جو آپ کو خواب میں دکھائی گئی تھی۔

جن دیگر مقررین نے جلسہ سے خطاب کیا ان میں ملک جان محمد خان ایڈووکیٹ آف سنگولہ ریٹائرڈ ڈپٹی

سیکرٹری وفاقی حکومت ومرکزی ممبر مجلس عاملہ آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس، ملک جہانداد اعوان (مرحوم) مصنف نسب الصالحین، ملک اورنگزیب اعوان (مرحوم) شادوال آف برٹ مانسہرہ سابق ایڈیٹر ماہنامہ اعوان اسلام آباد و چیف ایڈیٹر ماہنامہ اعوان انٹرنیشنل اسلام آباد (یک جدی سنگولہ)، ملک شوکت محمود اعوان جنرل سیکرٹری ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان۔ پروفیسر غلام مرتضٰی ملک (مرحوم) مولف ''شیر جنگ'' نے صدارتی خطبہ دیا اور حاجی محمد یوسف (مرحوم) سابق ممبر نے دعا کی پروفیسر طفیل حسین علوی نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیے ان کے علاوہ جن مقامی مقررین نے خطاب کیا ان میں زبیر احمد قادری، ملک محمد خان کشمیری (مرحوم)، جاوید اقبال بن بیک اور محمد کریم خان اعوان مولف کتاب ہذا، سیٹھ محمد صدیق وغیرہ تھے۔ جناب محبت حسین اعوان کی آمد پر دوسروں کے علاوہ ملک محمد یعقوب اعوان، صدر ادارہ تحقیق الاعوان سنگولہ، نائب صوبیدار عبدالعزیز اعوان سابق چیئرمین یونین کونسل سنگولہ، نائب صوبیدار میر عالم سابق چیئرمین زکواۃ سنگولہ، نائب صوبیدار محمد ایوب اعوان سابق چیئرمین زکواۃ سنگولہ، ممبر محمد اعظم اعوان چھمب، محمد صدیق اعوان بنک منیجر، ملک محمد بشیر اعوان کونسلر آزاد کشمیر سکول ٹیچر آرگنائزیشن، محمد اقبال حسین اعوان صدر معلم مڈل سکول بیرموں، حکیم محمد حکیم اعوان سینئر معلم، جاوید اقبال اعوان صدر معلم مڈل سکول نکر، محمد افسر اعوان سیکرٹری مزار کمیٹی، محمد نجیب خان اعوان، حاجی محمد سعید اعوان مرکزی ممبر مجلس عاملہ مسلم کانفرنس، چودھری محمد بشیر اعوان، خلیفہ مولوی محمد گلزار اعوان، ماسٹر محمد اشرف، ماسٹر محمد نصیب اعوان کونسلر آزاد کشمیر سکول ٹیچر آرگنائزیشن، سابق ممبر حوالدار دلاور خان اعوان، ممبر حاجی محمد اطوار اعوان، سابق ممبر نائب صوبیدار محمد نور، صوبیدار شیر اکبر خان، محمد قابل، حاجی محمد افسر، دکاندار محمد بشیر، شوکت روشن، محمد عباس، محمد اطورار، عمران سعید، عرفان سعید، محمد عزیز، محمد سردار، محمد افراز کے علاوہ سینکڑوں افراد موجود تھے۔ اس تقریب سے قبل اسی طرح کی ایک تقریب میں اہلیان سنگولہ کی کثیر تعداد نے مزار کا سنگ بنیاد رکھا تھا ایک بڑی چادر میں پتھر رکھ کر معززین علاقہ نے چادر کو پکڑا ہوا تھا اور خلیفہ مولوی محمد گلزار اعوان و صوبیدار (ر) محمد افسر اعوان چیئرمین یونین کونسل سنگولہ نے اس پتھر کو نصب کیا خلیفہ مولوی محمد گلزار اعوان نے مزار کی تعمیر کے لئے مبلغ 7000 روپے نقد چندہ چوہدری محمد بشیر اعوان پراجیکٹ لیڈر مزار کو دیا۔ آپؒ جدامجد اعوانان سنگولہ ہیں اس کے علاوہ ہجیرہ، بھورکہ، بھاٹہ سنگڑھ اور چھم گراں میں بھی آپؒ کی اولاد آباد ہے جس کی 43 ذیلی شاخیں ہیں آپؒ کا شجرہ نسب یوں ہے ''حضرت بابا اسماعیلؒ بن حضرت بابا بہرامؒ بن حمید اللہ عرف بڈھا بابا بن حضرت بابا سادم خان بن حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ۔ حضرت بابا اسماعیلؒ کی اولاد سے بے شمار اولیائے کرام و مشائخ عظام گزرے ہیں ان میں سے چند ایک کے حالات دستیاب ہوئے ہیں جو قلمبند کیے جاتے ہیں اور باقی اولیائے کرام کا تذکرہ انشاء اللہ آئندہ ایڈیشن میں کیا جائے گا۔ آپؒ کے تین فرزند حضرت بابا فیروز خانؒ، حضرت بابا ہست خانؒ و حضرت بابا حسو خانؒ تھے۔

مختصر تعارف وادی سنگولہ راولاکوٹ پونچھ آزاد کشمیر

سنگولہ تحصیل راولاکوٹ ضلع پونچھ قانون ساز اسمبلی حلقہ ایل اے 19 پونچھ 3 کی یونین کونسل ہے جس کی سات وارڈز بنی، دبن، چھمب، ہیمہ ناڑی، آگرہ، کلسن اور نکر ہیں۔ قبل ازیں یہ تحصیل باغ کا حصہ تھا عوام کے پرزور مطالبہ پر اور جناب مجاہد اوّل سردار محمد عبدالقیوم خان مرحوم وزیر اعظم وقت کی خصوصی مہربانی سے حکومت آزاد کشمیر کے نوٹیفیکیشن نمبر ب آر/45-2035/96ء مورخہ 20 جون 1996ء کو تحصیل باغ سے خارج کرتے ہوئے حلقہ نمبر ایل اے 19 راولاکوٹ شہر 3 ضلع پونچھ میں شامل کیا گیا ہے۔ یہ راولاکوٹ سے صرف چار کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ تاریخ اقوام پونچھ کے مصنف محمد دین فوق صفحہ 636 پر رقمطراز ہیں ''سنگولہ تحصیل باغ کا ایک مشہور

گاؤں ہے۔ جس کی آبادی مردم شماری 1921ء کے مطابق زن و مرد سمیت 2185 ہے اور جہاں صنعت کاروں کے چند گھروں کے علاوہ باقی سب ہی لوگ اعوان ہی ہیں''۔ اس گاؤں کی وجہ تسمیہ سے متعلق کاغذات مال میں درج ہے کہ ''رقبہ دیہہ ہذا جنگل اجاڑ اور غیر آباد تھا مدت بعید گزری کہ قوم اعوان کے کسی بزرگ [حضرت بابا ابراہیم المعروف بابا بہرام خان] نے اس دیہہ کی بنیاد ڈالی۔ یہی قوم آج تک اس پر مسلسل قابض چلی آئی ہے۔ یہ گاؤں چونکہ ایک سخت پہاڑی پر ہے۔ جہاں عام طور پر برف اور اولے پڑا کرتے تھے۔ اس لیے آبادی کے بعد اس کا نام سنگ اولہ مشہور ہو گیا یہی لفظ بگڑ کر اب سنگولہ ہے'' کاغذات مال میں مزید درج ہے کہ ''دیگر اقوام رفتہ رفتہ حاکم وقت و قوم اعوان کی اجازت سے وارث و قابض ہونے لگے۔ جب گاؤں آباد ہوا تو کسی قسم کا مالیہ وغیرہ نہ تھا۔ قابض اراضی کو کاشت کرتے تھے۔ زمانہ آپ راجی کے وقت کچھ مالیہ اور کچھ غلہ پر دخل ہوتا رہا۔ آخر کار 1908 بکرمی بمطابق 1851ء میں مالیہ 666 روپے ہوا اور 1912 بکرمی بمطابق 1855ء میں 1000 روپے مالیہ مقرر ہوا۔ مردم شماری 1998ء کے مطابق سنگولہ کی آبادی 11546 تھی۔ مردم شماری 2017ء کے مطابق سنگولہ کی آبادی 18460 نفوس پر مشتمل ہے۔ سنگولہ میں بذیل قبیلے آباد ہیں:۔ 1۔ سادات گردیزیہ، 2۔ قطب شاہی علوی اعوان، 3۔ قریشی، 4۔ سدھن، 5 مغل، 6۔ دلی، 7۔ جنجوعہ راجپوت، 7۔ نارمہ راجپوت، 8۔ بھٹی راجپوت، 9۔ کیانی راجپوت، 10۔ گوجر۔ دیگر قبائل کا بھی سنگولہ کی تعمیر و ترقی میں زبردست حصہ ہے جہاد آزادی کشمیر میں دلی قبیلہ کے صوبیدار محمد افسر مرحوم، مغل قبیلہ کے محمد دین شہید، سدھن قبیلہ کے بہادر علی شہید نے 48-1947ء میں زبردست کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ان کے ساتھ سنگولہ و بن بیک کے 45 جوانوں نے جام شہادت نوش کیا جن کا ذکر آگے کیا جائے گا۔ دیگر قبائل کی قابل ذکر شخصیات میں محمد صابر ریٹائرڈ پرنسپل، قاضی محمد اسحاق، سعید ظفر، پروفیسر محمد شریف نثار، ظفر حسن ظفر، محمد رحیم، ماسٹر محمد اسحاق، کامران حسرت، راجہ محمد عارف وغیرہ قابل ذکر ہیں راجہ محمد عارف نے ''سنگولہ تاریخ کے آئینے میں'' کی تالیف میں نمایاں حصہ لیا جو ان شاء اللہ جلد شائع ہو گی۔

سنگولہ میں اس وقت ایک بوائز ہائیر سیکنڈری سکول، دو گرلز ہائی سکول، ایک گرلز مڈل سکول، تین بوائز مڈل سکول اور آٹھ پرائمری سکول ہیں اور الفرقان ماڈل سکول اعوان منزل دبن سنگولہ، محمڈن پبلک سکول بنی سنگولہ، اور ہرونڈ میں اور بن بیک میں تقریباً ایک ایک پبلک سکول ہے۔ سنگولہ میں اس وقت اعلیٰ تعلیم یافتہ مرد و خواتین گریجویٹ و پوسٹ گریجویٹ سینکڑوں میں ہیں ان میں علمائے کرام، ڈاکٹرز و انجینئرز کے علاوہ اعلیٰ سول و فوجی آفیسران بھی ہیں۔ سنگولہ میں مساجد کی تعداد 38 ہے جن میں جامع مسجد بنی سنگولہ، جامع مسجد حنفیہ رضویہ انوار مدینہ ڈنہ عیدگاہ دبن سنگولہ، جامع مسجد سیدنا علی المرتضٰیؓ دبن سنگولہ، جامع مسجد ہیمہ ناڑی، جامع مسجد آگرہ سنگولہ، جامع مسجد محمدیہ غوثیہ ہاڑولی بازار کلسن سنگولہ، جامع مسجد انوار مدینہ بیرموں سنگولہ، جامع مسجد صدیق اکبرؓ دیری بازار سنگولہ و جامع مسجد نکر سنگولہ قابل ذکر ہیں ابتداء میں سنگولہ میں صرف ایک عیدگاہ ملیانی ٹھن نالہ کلسن و نالہ دبن کے سنگم میں تھا راقم مولف کے گھر کے پاس بیرموں سنگولہ میں عیدگاہ اور بعد میں جامع مسجد انوار مدینہ بیرموں سنگولہ تعمیر کی گئی ان مساجد میں سے چند ایک مساجد میں حفظ و ناظرہ کی تعلیم دی جاتی ہے۔ خواتین کے لیے بھی مدرسہ تعلیم القرآن قمر الاسلام سلیمانیہ للبنات دبن سنگولہ، ایک پختہ سڑک کرنل غلام رسول اعوان شیر جنگ کے نام سے منسوب راولاکوٹ نالہ بازار سے براستہ سنگولہ کرنل غلام رسول اعوان کے گھر واقع کلری ٹوپی سے ہوتی ہوئی باغ بھونٹ بھائیاں سے ملتی ہے۔ دوسری سڑک کرنل عالمشیر اعوان راولاکوٹ تا کیتھاں سنگولہ و پڑیاں تا خوشیانی بیک تا نکر معروف سیاحتی مقام تماں کرنل عالمشیر اعوان کے گھر سے ہو کر دیری تک جاتی ہے۔ تیسری سڑک سپلائی بازار سے براستہ بائی منگ سے ہوتی ہوئی راقم کے گھر واقع بیرموں سنگولہ سے ہوتی ہوئی دیری سے ملاپ کرتی ہے اس کے علاوہ پانچ لنک روڈز بھی ہیں۔ یہاں دو سول ڈسپنسریاں بھی ہیں۔ سنگولہ کا کل رقبہ سنگولہ جنوبی 10031 کنال 9 مرلہ، سنگولہ وسطی 11516 کنال 12 مرلہ اور سنگولہ شمالی 11620 کنال 1 مرلہ اور کل یونین کونسل سنگولہ کا رقبہ 33168 کنال

2 مرلے ہے۔مردم شماری 1998 کے مطابق سنگولہ کی وارڈ وائز آبادی بذیل تھی:۔

نام وارڈ/ونڈ	عمارات	کل گھرانے	مرد	عورتیں	کل آبادی
بنی سنگولہ	275	214	801	788	1589
دبن سنگولہ	407	284	1195	1090	2285
چھمب سنگولہ	198	156	636	595	1231
ہیمہ ناڑی سنگولہ	341	210	858	792	1650
آگرہ سنگولہ	381	306	1062	1028	2090
کلسن سنگولہ	213	202	781	796	1577
نکرسنگولہ	226	145	594	530	1124
میزان	2031	1517	5927	5619	11546

مردم شماری 2017ء کے مطابق سنگولہ کی آبادی 18460 نفوس پر مشتمل ہے۔

حضرت باباسجاول علوی قادریؒ کی اولاد سے قطب شاہی علوی اعوان سنگولہ کے ٹبر/شاخیں:

حضرت باباسجاول علوی قادریؒ کے پانچ فرزند حضرت باباشادم، حضرت باباانب، حضرت بابانیل، حضرت باباپال وحضرت باباتاج گوہر(لاولد) تھے۔حضرت باباشادم کے تین فرزند حمیداللہ عرف بڈھابابا، عبداللہ عرف کہانی بابااور کریم باباتھے۔کہانی بابااور کریم باباکی اولاد ہزارہ میں آباد ہے۔حمیداللہ عرف بڈھابابا کی اولاد ہزارہ اور کشمیر میں آباد ہے ان کے فرزند حضرت باباابراہیم المعروف بابابہرام خانؒ نے سنگولہ آباد کیا آپ کے تین فرزند حضرت بابااسماعیلؒ، حضرت باباجمالؒ وحضرت باباسیٹھ تھے حضرت بابااسماعیلؒ کی اولاد سنگولہ کی تمام وارڈ کے علاوہ میراہجیرہ، ڈونگاہجیرہ بھاٹاسنگڑ، بھورکا، ننگاپانی وموہری فرمان شاہ میں آباد ہے بابااسماعیل کے تین فرزند فیروزخان، ھست خان(جدھست آل) وحسوخان(جدحسوآل) تھے فیروزخان کے دوفرزند گوہرخان المعروف گھراج اور معراج تھے۔گوہراج کے دوفرزند محمودخان ومبریز(چھمب) تھے محمودخان کے چارفرزند کلوخان، ملک خان(سردارسنگولہ)، محمدخان المعروف مندوخان وحسین خان(جدحسین آل دبن) تھے۔کلوخان کے فرزند کالاخان تھے جودبن(دیوان) کے بانی ہیں ان کی اولاد کالاآل کہلاتی تھی جس کی اب مزید آٹھ شاخیں ہیں کالاخان ہی کے نام ہی کی نسبت سے کالے ناگلہ مشہورومعروف ہے۔کالاخان کے پانچ فرزند رحمت اللہ، دیرااللہ المعروف دھروپ اللہ(جددیروپ آل)، مہک اللہ، سعداللہ(جدسعداللہ آل) وسکراللہ(جدسکرآل) تھے رحمت اللہ کی اولاد(رحمت آل) اوراب چارمزید ٹبر/شاخوں میں تقسیم ہے جب کہ ان چاروں شاخوں کے جدامجد رحمت اللہ ہیں ان کے دوفرزند مومن خان وسیف خان(جدسیف آل) تھے مومن خان کے تین فرزند آفتاب المعروف تابو، منگاخان(جدمنگاآل) وچھتاخان(جدچھتاآل) تھے۔آفتاب المعروف تابوخان کے فرزند سردارتارج محمدخان نمبرداراوّل(جدتاجوآل) ہیں مہک اللہ کے دوفرزند فیض اللہ وفقیرمحمد تھے فیض اللہ کے فرزند خان محمد تھے ان کے فرزند مستاخان(جدمستاآل) تھے فقیرمحمد کے فرزند کالوخان(جدکالوآل موہری فرمان شاہ) تھے۔مبریزخان بانی ونڈچھمب جن کی اولاد ابتدامیں مبریزآل کہلائی اب ان کی اولاد بھی تقریباًچھ شاخوں میں تقسیم ہے مبریزخان کے فرزند رحیم خان تھے ان کے تین فرزند مکھوخان(جدمکھوآل)، قیاس خان(جدقیاس آل) وسہراب خان(جدسہراب آل وجام آل) تھے مکھوخان کے فرزند کمال خان تھے ان کے دوفرزند فقیروخان(جدفقیروآل) ومنگاخان(جدمنگاآل) تھے۔محمدخان المعروف مندوخان کی اولاد مندوآل کہلاتی ہے آپ ہیمہ ناڑی کے بانی ہیں آپ کے اولاد سے مزید تین شاخیں ہیں مندوخان کے فرزند فتح خان تھے ان کے فرزند سجاول خان تھے ان کے تین فرزند ماجوخان(جدماجوآل)، منگل خان المعروف منگوخان

(جدمنگوآل) وبسی خان تھے بسی خان دوفرزند نورخان(جدنورآل) وتاجوخان تھے۔

ملک خان سنگولہ کے سرداریعنی سربراہ تھے آپ درویش صفت بزرگ گزرے ہیں آپ کی پانچویں پشت میں پھلاخان(جدپھلاآل دبن) بن سعداللہ بن مصرخان بن عبدل خان بن سمندرخان تھے۔معراج خان کے دوفرزند نکوخان(جدنکوآل آگرہ) وزربخش تھے۔نکوخان کے دوفرزند فقرخان(جدفقرآل) وبیرم خان تھے بیرم خان کے دوفرزند سکرکلی(جدسکرکلی آل آگرہ، بھاٹاسنگڑھ وبھورکا) تھے۔مصری خان چارفرزند رانجاخان(جدرانجاآل)، تبڑخان، جمعہ خان وشاہدخان خان تھے رانجاخان کے پانچ فرزند کاماخان(جدکاماآل)، منگل خان نمبردار، نیازخان(جدنیازآل)، میرولی ومناخان(جدمناآل) تھے میرولی کے فرزند کیڑاخان(جدکیڑآل) تھے۔جمعہ خان کے فرزند تھوخان(جدتھوآل) تھے شاہدخان کے پوتھے جنڈخان(جنڈآل) بن تاجو تھے۔زربخش خان کے دوفرزند لالوخان(جدلالوآل کلسن) وبانی کلسن ونصرخان(جدنصرآل نکر) تھے لالوخان کے پانچ فرزند مہری خان(جدمہری آل)، بگاہ خان(جدبگاہ آل کلسن/ربنی)، بھڈخان(جدکلسن ننگاپانی وڈونگاہجیرہ) کالاخان(جدکالاآل) وکاخان تھے۔مہری خان کے فرزند کوڑاخان(جدکوڑآل) ونمتاخان(جدنمتاآل) تھے کوڑاخان کے تین فرزند خیرمحمد، گیگاخان وچھلاخان تھے خیرمحمد کے فرزند تاج محمد تھے ان کے فرزند بوڑاخان(جدبوڑآل) تھے۔نمتاخان کی تیسری پشت میں محمدخان(جدمحمدوآل) بن جابوخان بن تاج محمد تھے۔نصرخان کے دوفرزند ولی بیک وحیات خان تھے ولی بیگ کے دوفرزند فتح محمد(جدفتوآل) ودارا خان(جددارآل) تھے۔حیات خان کے فرزند مارچ خان تھے ان کے فرزند پھلاخان تھے ان کے چارفرزند فقیرخان، فتح محمد، مٹھاخان(جدمٹھاآل) وکالاخان تھے۔فقیرخان کے دوفرزند مستوخان(جدمستوآل) وجابوخان تھے جابوخان کے فرزند میرولی تھے ان کے فرزند جنگی خان(جدجنگی آل) تھے فتح محمد کے فرزند تیمورخان(جدتیمورآل) ومیرداد(جدمیردادآل) تھے۔حضرت باباجمالؒ کی قبرناڑے شریف سنگولہ میں ہے آپ بن بیک کے بانی ہیں آپ کی پانچویں پشت میں حضرت باباڈھیلو(جدڈھیلوآل بن بیک وسنگولہ)، کاظم خان وبختیارخان(لاولد) تھے حضرت باباڈھیلوؒ کے پانچ فرزند کوڑاخان، جموں خان(جدجموں آل)، چوڑخان، پھلاخان(پھلاآل) وکمال خان(جدکمال آل) تھے چوڑخان کے فرزند غازی خان(جدغازی آل) تھے کوڑاخان کے گیارہ فرزند موظوخان(جدموظوآل)، بلندخان(جدبلندآل)، ہنسوخان(جدہنسوآل) بچاخان(جدبچاآل) نیک محمد(جدنیکاآل)، نکہ، کرم داد، لولاونام نامعلوم تھے۔

(نوٹ: سنگولہ میں آبادتمام قبائل وٹبرشاخ ہاکے شجرہائے نسب تحقیق الانساب جلداول 2007ء، تحقیق الانساب جلددوم 2013ء اور مختصرتاریخ علوی اعوان معہ ڈائریکٹری 2015ء میں شائع ہوچکے ہیں اورمزید تاریخ وادی سنگولہ میں زیرطباعت ہیں متعلقین ان کتب کا مطالعہ کریں اوراگرکسی شاخ کا شجرہ نسب اورتاریخی احوال درج نہ ہوتو راقم سے فون نمبر 03129206639 پررابطہ کرتے ہوئے درج کروائیں)

بنی سنگولہ:

بنی سنگولہ:

تاریخ اقوام پونچھ کے مصنف محمددین فوق صفحہ 642 پرلکھتے ہیں "ونڈبنی: اسماعیل خان کے ایک بیٹے کا نام حسوخان تھا۔اسی کے نام پر یہ ونڈحسوآل کے نام سے مشہور ہے۔حسوخان کی آٹھویں پشت میں منگل خان اس ونڈ میں سب سے پہلانمبردار تھاموجودہ نمبردارخان محمدخان منگل خان کی چوتھی پشت میں ہے۔مزید لکھتے ہیں کہ اسماعیل خان کے فرزند دوم ہست خان کی اولاد ہستال کہلاتی ہے اس کے نام پرونڈکوئی نہیں متفرق ونڈوں میں اس کی اولاد موجود ہے اس ونڈ میں متولی خان وغیرہ ہستال موجود ہیں۔"اس ونڈ میں بگاآل، بوڑآل، محمدوآل، فقیروآل، تاجوآل، منگاآل، سکرآل، ڈھیلوآل کے علاوہ مغل، دلی، کیانی، بھٹی، گوجروغیرہ بھی آباد ہیں۔یہ ونڈاہل سنگولہ کی داداوراثت ہے یہ ہرونڈکے افراد کی

زمین موجود ہے۔وِنڈ بنی سنگولہ کی پہلی وِنڈ ہے۔حضرت بابا بہرام نے جب سنگولہ کی بنیاد ڈالی تو انہوں نے اس وِنڈ کے مقام ناڑیاں کا انتخاب کیا۔بابا صاحب کی آخری آرام گاہ بھی اسی وِنڈ کی بلندترین چوٹی چوڑوٹ میں ہے۔بابا اسمٰعیل اور بابا جمال کے مزار بھی ناڑے کے مقام پر ہیں۔اس وِنڈ میں بابا اسمٰعیل کے فرزند سوم حسوخان کی جملہ اولاد آباد ہے۔بابا اسمٰعیل کے فرزند دوئم ہست خان کی اولاد سے غالب اکثریت بھی اس وِنڈ میں آباد ہے۔بابا اسمٰعیل کے فرزند اول فیروز خان کی اولاد سے کچھ شاخوں کے لوگ بھی یہاں آباد ہیں۔جن میں بگا آل،بوڑا آل،تاجو آل،منگا آل، دھروپ آل،سکر آل،محمدو آل،فقرو آل وغیرہ قابل ذکر ہیں۔تاریخ اقوام پونچھ کے مصنف محمد دین فوق صفحہ 642 پر لکھتے ہیں ''وِنڈ بنی اسمٰعیل خان کے ایک بیٹے کا نام حسوخان تھا۔اسی کے نام پر یہ وِنڈ حسوآل کے نام سے مشہور ہے۔حسوخان کی آٹھویں پشت میں منگل خان اس وِنڈ میں سب سے پہلا نمبردار تھا۔ موجودہ نمبردار خان محمد خان منگل خان کی چوتھی پشت میں ہے''۔

حسوآل شاخ کی قابل ذکر شخصیات میں نمبردار محمد نذیر، محمد نصیر، محمد تسیم، محمد وسیم،طارق، مصطفیٰ، طالب حسین،اخلاق ،اشفاق،اشراف، چوہدری محمد بشیر،عرفان، ادریس،جمال جنید،عبدالرزاق PET،اسد، آصف نواز، ملک حنیف، ملک ریاض،نیاز، فیاض،شہباز،گل فراز، گل فیاض،انضمام، راحیل،عبدالوحید،افراز، آفتاب، مہتاب،تواب، عبدالرزاق،عبدالخالق،سرفراز رزاق،حاجی اشرف،نذیر،منظور، مظفر،محمد خورشید،محمد شبیر،زاہد خورشید،شاہد،ضرار شبیر،افتخار شبیر، محمد خالم،محمد صادق،محمد عزیز،صدیق،شکیل،شبیر،حفیظ،رفیق،مظفر،منظور،امجد،عدنان،اظہر،محمد شہزاد،انور، اکرم،زرین،جان محمد، ممتاز وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ہست آل شاخ سے حاجی محمد اطوار سابق ممبر یونین کونسل،حاجی محمد رحیم،محمد حنیف،محمد گلزار، محمد یونس،محمد آصف،محمد ایاز،امتیاز، افراز،شفیق،رفیق،حفیظ،شبیر،الطاف،مشتاق،سرفراز،عباس،محمد سردار،محمد اکرم،محمد جاوید، محمد ریشم، محمد ارشد،محمد حبیب ، محمد جاوید،محمد شکیل،طارق خلیل، ذوہیب،الطاف، محمد اسلم، ذوالفقار، گلفراز، افتخار،طاہر، کامران،عاقب،حافظ ممتاز، رفیق، اسحاق،الیاس،ارشاد،سرفراز،افراز،نثار،وقار،وقاص،وغیرہ قابل ذکر ہیں۔بگاہ آل شاخ سے محمد یعقوب، میر حسین، محمد الطاف، محمد ممتاز، خادم حسین، جنت حسین، بوڑآل شاخ سے محمد شریف، محمد اشرف، محمد ریشم،محمد افسر، زاہد ریشم،قمر احمد،محمدو آل شاخ سے ماسٹر محمد نصیب،محمد اعجاز،محمد آصف وغیرہ قابل ذکر ہیں۔دھروپ آل شاخ سے صوبیدار شیر اکبر،نثار اکبر،شاہین اکبر،نعیم اکبر،تاجو آل شاخ سے باغ حسین ،روشن،محمد یونس،محمد الیاس،محمد جاوید، مصطفیٰ، وقار،وہاب، وقاص،نوید،وحید،نعیم ،فاروق ،افراز،رمضان،طالب حسین،شوکت،ریاض،افراز،وغیرہ ہیں۔

ڈھیلو آل شاخ بن بیک سے جموں خان کی اولاد سے موسم خان بن مست خان بن مرزا خان بن جموں خان سنگولہ بنی میں آباد ہوئے ان کے دو فرزند گل حسین خان وگلاب خان تھے۔گل حسین کی اولاد بنی میں ہی آباد ہے جن میں محمد انور بن محمد نور قابل ذکر ہیں۔گلاب خان بنی سے کوٹلی ستیاں آباد ہوئے ان کے چار فرزند تھے جن میں سے خوشحال خان اور کالا خان (شمال خان) صاحب اولاد ہوئے خوشحال خان کے تین فرزند محمد شکور، پرویز اختر و محمد ضمیر ہوئے محمد شکور کے پانچ فرزند تجمل حسین، مزمل حسین ، اجمل حسین، اکمل حسین و ذوالکفل حسین ہیں۔تجمل حسین کے دو فرزند محمد حاذق و محمد واسق ہیں مزمل حسین کے دو فرزند عاطر و عاشر ہیں پرویز اختر کے دو فرزند عامر و مستنصر ہیں ضمیر کے تین فرزند احمد مجتبیٰ ،عبدالرافع اور عبدالمعز ہیں کالا خان المعروف شمال خان کے دو فرزند غلام محمد و محمد عارف ہیں غلام محمد کے انجینئر محمد عثمان و ملک عدنان ہیں محمد عثمان کے دو فرزند محمد سالار ہیں محمد عارف کے دو فرزند اسامہ و حذیفہ ہیں۔ڈھیلو آل شاخ سے معروف صحافی محمد خمیر بن محمد اکبر بن قاسم علی بن اکبر علی بن بلند خان بن کوڑا خان بن ڈھیلو خان قابل ذکر ہیں ان کے علاوہ محمد اشرف، محمد امیر، حاجی جان محمد و سردار،محمد نور،محمد انور ہیں۔رانجا آل آگرہ شاخ سے محمد امتیاز، محمد فیاض، صیاد باغ حسین، اعجاز، نشاد حسین و شہزاد پسران باغ حسین بن قاسم دین نمبردار بن سندر علی نمبردار بن بہادر و نمبردار بن منگل خان نمبردار بن رانجا خان قابل ذکر ہیں۔

دبن سنگولہ:

تاریخ اقوام پونچھ ص 635 کے مطابق اس وِنڈ میں اسماعیل خان کی پانچویں پشت میں ایک شخص کالا خان گزرا ہے اسی کی اولاد اس وِنڈ میں آباد ہے جو کالا خان کے نام سے کالیال کہلاتی ہے اس کی پانچویں پشت

میں تاجو خان سب سے پہلا نمبردار ہوا ہے جس کو نمبرداری کے ساتھ ہی راجہ موتی سنگھ نے سروپا بھی عطا کیا تھا۔موجودہ نمبردار محمد خان اس کی چوتھی پشت میں ہے'' حضرت بابا محمد اسماعیلؒ کی چوتھی پشت میں کلو خان ،ملک خان (جد اعلیٰ پھلا آل دبن)،مندو خان (جد اعلیٰ ہیمہ ناڑی) و حسین خان المعروف سین خان (جد اعلیٰ سین آل دبن) پسران محمود خان بن گھراج خان بن فیروز خان تھے۔ یہ تمام بھائی دبن میں اپنی والدہ کے ساتھ قیام پذیر تھے بیان کیا جاتا ہے کہ ایک بزرگ (پیر صاحب) ان کے گھر بطور مہمان تشریف لائے بزرگ نے مائی صاحبہ کو ان کے بیٹوں کے بارے میں پیش گوئی کی کہ ملک خان کو سرداری ملے گی ،کلو خان قہالی کرے گا،مندو خان گوالی کرے گا اور سین خان کوڑ بھرے گا یہ کہاوت درست ثابت ہوئی اور آج تک ہر خاص وعام کی زبان پر ہے ملک خان کو بھائیوں نے اپنا سردار چن لیا کلو خان کھیتی باڑی کرنے لگے ،مندو خان گائے بھینس بکریوں وغیرہ کی گوالی پر مامور ہو گئے اور سین خان تنز و مزاح و گپ شپ (کوڑ) بھرنے لگے۔ وِنڈ دبن، وِنڈ ہیمہ ناڑی اور وِنڈ چھمب قریب ترین ایک ہی دادا گھراج خان بن فیروز خان کی اولاد سے ہیں۔بابا کلو خان کے فرزند کالا خانؒ بھی ولی اللہ گزرے ہیں ان کے نام سے کالے نگلہ مشہور و معروف ہے۔

حضرت بابا ملک خان اعوانؒ:

حضرت بابا محمد اسماعیل خان اعوان کی چوتھی پشت میں بابا ملک خان تھے ایک بزرگ پیر صاحب نے آپؒ کو سرداری کی بشارت دی تھی چنانچہ ایسا ہی ہوا آپؒ سنگولہ کے جاگیردار و سردار تھے۔تقریباً 300 سال قبل آپؒ سنگولہ کے سردار و جاگیردار تھے۔سنگولہ کے متصل شمالی سمت ساہلیاں ملدیالاں ہے ان سے سنگولہ والوں کی آئے روز چپقلش اور جھڑپیں ہوتی رہتی تھیں آپ دبن سے ہوکران کی مدد کے لئے آگرہ جاتے تھے جب روز کا معمول بن گیا تو آپؒ نے آگرہ، ہیمہ ناڑی، نکرو کلسن والوں کے تحفظ کے لئے آگرہ میں ہی مستقل قیام کیا اس کے بعد ساہلیاں والوں نے خاموشی اختیار کر لی کچھ عرصہ بعد آپؒ نے سرداری ترک کرتے ہوئے درویشی اختیار کی۔ایک دن آپؒ اچانک غائب ہو گئے کافی انتظار کے بعد لوگوں نے آپؒ کی تلاش شروع کی تو آپ آگرہ میں ہی پانی کے ایک چشمے کے ساتھ عبادت و ذکر الٰہی میں مصروف پائے گئے یہ دیکھ کر لوگ حیران رہ گئے کہ آپؒ کا حلیہ مبارک بدل چکا تھا۔سفید لباس اور عمامہ زیب تن تھا اور نورانی چہرہ جگمگا رہا تھا جب آپؒ کی شہرت دور دور تک پھیل گئی تو لوگ جوق در جوق آپ سے فیض حاصل کرنے کے لئے آنے لگے۔آپؒ سے کئی کرامات منسوب ہیں۔آپ کی قبر رقبہ نمبکوٹ آگرہ کے قبرستان شمالی سمت اوپر والی طرف مرجع خلائق عام ہے۔اگر چھوٹے بچے بیمار ہوں تو قبر پر دعا مانگنے اور مٹی استعمال کرنے سے شفاء ہو جاتی ہے آپؒ کی درویشی اختیار کرنے اور وفات کے بعد آپ کے فرزند سمندر خان سنگولہ کے سردار و جاگیردار تھے ان کی وفات کے بعد ان کے فرزند عبدل خان سردار و جاگیردار بنے وہ ٹانگ ٹوٹ جانے کی وجہ سے کام سرانجام نہیں دے سکتے تھے ان کے بعد اہل سنگولہ نے تاجو خان کو اپنا سردار و جاگیردار منتخب کیا۔حضرت بابا ملکؒ کی نویں پشت میں امیر اعظم اعوان (ریٹائرڈ اکونٹس آفیسر پاکستان پوسٹ و چیف کوآرڈینیٹر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان دبن) بن محمد یامین بن دولو خان بن منگل خان بن پھلا خان (جد امجد پھلا آل) بن سعد اللہ بن مصری بن عبدل بن سمندر قابل ذکر ہیں اسی شاخ سے حاجی محمد اعظم ،منیر اعظم ،ضمیر اعظم ،منظور اعظم ، مشتاق اعظم ،فاروق اعظم، محمد جہانگیر،رضوان اعظم ،رمضان اعظم ،ذیشان اعظم ،محمد صدیق ،محمد صادر،محمد تعارف،شوکت،محمد سلیم ،ارشد،اختر،انور، زرین ارشد،خادم حسین ،صابر حسین، میر حسین، شکیل اعظم ،گل اعظم ،افتخار،عدالت حسین ،اسرار لطیف وغیرہ قابل ذکر ہیں پھلا خان کے بھائی پانواری کی اولاد سے میر حسین و نور حسین پسران غلام علی بن پانواری کی اولاد ڈھکی پنڈی باغ میں آباد ہے۔

حضرت بابا کالا خانؒ (جد امجد کالا آل یا کالیال):

حضرت بابا اسماعیل خانؒ کی 5ویں پشت میں حضرت بابا کالا خان تھے سنگولہ کے سردار و جاگیردار حضرت بابا ملک خانؒ آپ کے حقیقی چچا تھے آپ نے ان سے روحانی فیض حاصل کیا بابا کالا ولی کامل گزرے ہیں آپؒ کی اولاد دبن سنگولہ میں آباد ہے اور کچھ موہری فرمان شاہ، بیرموں سنگولہ و بنی سنگولہ میں بھی آباد ہے۔آپ کے نام ہی کی شہرت کی وجہ سے ڈنہ عیدگاہ دبن'' کالے نا گلہ

”کے نام سے مشہور ہے۔آپ کی قبر پونے نی ڈھل کے قبرستان میں ہے اور ایک دوسری روایت میں ڈنہ کالے نالہ گلہ کے قبرستان برلب روڈ مرجع خاص و عام ہے اس کے علاوہ آپ کی اولاد کالا آل (کالیال) کہلائی تھی جواب مزید آٹھ ٹبر/شاخوں میں منقسم ہے آپؒ کے پانچ فرزند رحمت اللہ (جد رحمت آل)، دیرااللہ (جد دیروپ آل)، سعداللہ (جد سعداللہ آل)، مہک اللہ و سکراللہ (جد سکر آل) تھے رحمت اللہ (جد رحمت آل) کے فرزند مومن خان و سیف خان تھے مومن کے تین فرزند آفتاب المعروف تابوخان، منگا خان (جد منگا آل)، چھتا خان تھے چھتا خان کی اولاد سے محمد عارف بن محمد افضل بن عبدل بن کالو بن چھتا خان بنی میں آباد ہے۔آفتاب المعروف تابو کے فرزند تاج محمد خان (جد تاجو آل) سنگولہ کے پہلے نمبردار گزرے ہیں آپؒ کی اولاد دبن، بنی اور بیرموں میں آباد ہے۔رحمت اللہ کی اولاد سے چار ٹبر تاجو آل، منگا آل، سیف آل و چھتا آل ہیں۔بابا سیف خانؒ بھی نیک سیرت بزرگ گزرے ہیں آپ سیف آل شاخ کے جد ہیں آپ کی اولاد دبن، چھمب اور لوئر ہیمہ ناڑی میں آباد ہے سیف خانؒ کی وفات 18 صدی عسیوی کے آخری عشرے میں ہوئی آپ کی قبر ہیمہ ناڑی مسجد کے احاطے میں ہے۔مہک اللہ کے دو فرزند فیض اللہ و فقیراللہ تھے فیض اللہ فرزند خان محمد تھے ان کے فرزند مستا خان (جدامجد مستا آل) تھے فقیراللہ کے فرزند کالوخان موہری فرمان شاہ آباد ہوئے ان کی اولاد سے محمد افضل مرحوم (رجسٹرار سروس ٹریبونل موہری فرمان شاہ) بن معصوم علی بن کالوخان تھے علاوہ ازیں محمد ارشاد سیکشن آفیسر، اجمل، فاروق، اسد، اعجاز، اقبال، اسحاق، اشفاق، سجاد، شہزاد، صیاد، سعید، ساجد، وحید، سلیمان، میرا کبر، علی اکبر، سید اکبر، اسلم، سلیم، نسیم، وسیم قابل ذکر ہیں۔

تاجو آل شاخ سے حوالدار عبدالجلیل، محمد بشیر ایڈووکیٹ، الحاج سید اکبر، محمد صادق، محمد اقبال حسین ریٹائرڈ ماہر مضمون، الحاج محمد سعید، ماسٹر محمد عاشق، محمد فاررق سکنڈ ہیڈ ماسٹر فیڈرل سکولز، محمد نسیم صدر معلم، ذکاءاللہ جان ڈپٹی سیکرٹری، عبداللہ جان، پروفیسر طفیل حسین علوی، محمد یونس، ابرار حسین، اشفاق حسین، حولدار رحیم، عبدالشکور، حافظ و قاری محمد حبیب ٹیچر، مولانا ضیاء اللہ جان، حاجی محمد اطوار، آفتاب اشرف، سیاب عالم علوی، اعجاز محمود مدرس، عمران سعید DEO کمشنر آفس، ڈاکٹر کلیم احمد، قاری عبدالقادر فیروزی، عبدالقدیر، عبدالحفیظ، محمد اشرف، محمد حنیف، حبیب، محمد شبیر، محمد صدیق، محمد رفیق، اختر حسین، امتیاز حسین، بشارت حسین، سبحان عالم، اسد نسیم جونیئر ٹیچر، ڈاکٹر جاوید عزیز، ڈاکٹر طارق عزیز، سیماب علوی ٹیچر، طاہر اقبال، رضوان، عثمان، قمر، مصطفٰی، ثناءاللہ، عمر، حسن، کیپٹن ڈاکٹر نعمان کریم، ڈاکٹر راشد نسیم، یوسف، طاہر، شاہد، زاہد، فہد، عبدالروف، حافظ داؤد، عبدالخالق، عبدالقدوس، سعود، وحید وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

سیف خان (جدامجد سیف آل) کی چھٹی پشت میں علامہ حسن میر قادری بن کالا خان بن سندر علی بن جوم دار بن منگوخان بن مٹوخان بن سیف خان بن رحمت اللہ خان (جدامجد رحمت آل) قابل ذکر ہیں۔علامہ حسن میر قادری معروف بین الاقوامی ریسرچ سکالر اور منہاج القرآن یورپ کے امیر ہیں اور فرانس میں سکونت پذیر ہیں آپ جیسی معروف بین الاقوامی شخصیات کا تعلق دبن سنگولہ سے ہونا ہمارے لیے اعزاز کی بات ہے علامہ صاحب راقم مولف کے پرائمری سکول بیرموں سنگولہ اور ہائی سکول سنگولہ میں آٹھویں تک کلاس فیلو رہے ہیں اللہ تعالٰی علامہ صاحب کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے آپ کے فرزند عمر حسن قادری بھی قابل ذکر شخصیت ہیں اس شاخ سے نائب صوبیدار محمد ایوب، ممبر محمد افسر، صوبیدار محمد سرور، صوبیدار محمد صدیق، بابو محمد رفیق، محمد اشرف، محمد لطیف، محمد اختر، محمد یاسین، حوالدار جان محمد، قاری سلطان محمود، مکھن حسین، محمد افسر، محمد جاوید، سید میر، محمد فاروق، محمد صابر، حسن میر، محمد فاروق، محمد عارف، محمد خالق، محمد شوکت، محمد امتیاز سرور، محمد نعیم، محمد ریاض، محمد رزاق، حافظ شاہد ریاض، محمد رحیم، محمد نسیم، محمد افتخار حسن محمد،، صوبیدار سید محمد، محمد شمریز، جمیل حسن، حسن محمد، یونس، رحیم، رشید، خلیل، حنیف، نسیم، سہیل، رائیل، ساجد محمود، محمد نفیس وغیرہ قابل ذکر ہیں۔دھروپ آل

شاخ سے کیپٹن علی اکبر اعوان کمانڈر (سی کمپنی سکنڈ باغ بٹالین) بن رنگی خان بن محمد بخش بن ملکوخان بن موجوخان بن نیک محمد بن دھروپ اللہ (جدامجد) حوالدار اکبر حسین، صوبیدار سخی محمد شہید، غازی محمد شریف، صوبیدار سید محمد، صوبیدار افضل، عقل محمد، حاجی نور محمد، صوبیدار تاج محمد،، محمد پرویز المعروف زبیر قادری (چیف کوآرڈینیٹر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان دبن) بن صوبیدار سید محمد بن منشی غلام محمد بن نواب خان بن جمن علی بن مصرو بن شاہد بن دھروپ اللہ (جدامجد دھروپ آل)، جاوید قادری، فدا محمد قادری، محمد حنیف، محمد رحیم، محمد وسیم، نذر محمد، محمد عاشق، کمانڈو خوشی محمد، خان اکبر، گل اکبر، اقبال سعید، محمد لطیف، وزیر محمد، گل محمد، ستار محمد، رضا محمد وغیرہ قابل ذکر ہیں۔سکر آل شاخ سے محمد آزاد (چیف کوآرڈینیٹر ادارہ) بن محمد ایوب بن رحمت علی بن عمر بخش بن صوبہ بن حسو بن مرزا بن شکراللہ (جدامجد) صوبیدار محمد بشیر، محمد آزاد، محمد شبیر، محمد زرین، محمد اشرف، محمد ریشم، محمد یونس، جان محمد، حاجی محمد صابر، محمد سفیر (چیف کوآرڈینیٹر ادارہ تحقیق الاعوان) بن صوبیدار محمد بشیر بن علی محمد بن زمان علی بن ہاشم علی بن تاج محمد بن نیک محمد بن شکراللہ (جدامجد)، محمد شریف، قاری عبدالمجید، عبدالحمید ،عبدالمجید، محمد صابر، مفتی رضوان شازلی ٹیچر، شوکت، منظور، نزاکت، افضل، ذولفراز وغیرہ قابل ذکر ہیں۔مستا آل شاخ سے انجینئر محمد زرین، محمد اکرم، محمد سلیم، محمد اسحاق، محمد یاسین، قاری نسیم، بابو سید حسین، عبدل حسین، محمد اعظم وغیرہ قابل ذکر ہیں۔سعدولی آل شاخ سے سید محمد، محمد اشرف، شبیر، محمد صدیق، شفیق، رزاق، الیاس، الطاف، تنویر وغیرہ قابل ذکر ہیں۔حسین خان المعروف سین خان کی 8ویں پشت میں حوالدار محمد صادق (چیف کوآرڈینیٹر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان دبن) بن شیر محمد بن یوسف علی بن امیر علی بن محمد علی بن مارو بن مٹھا بن جمال تھے اولاد سے حاجی حسن محمد، ستار محمد، محمد انور، محمد وزیر، حوالدار محمد صادق، صوبیدار محمد عارف، کمانڈو محمد بشیر، محمد خلیل، قاری محمد یاسین، محمد خورشید، محمد نصیر، انویز، شمریز، محمد سلیم، برکت حسین، سید حسین، میر حسین، دل حسن، شارف، نزاکت، عمر، دانش، ثاقب وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ڈھیلو آل شاخ سے محمد اسلم، محمد اشرف، نعیم، صدیق، امتیاز، سید حسین، انور حسین، خادم، وسیم، اشفاق قابل ذکر ہیں۔

منگا آل شاخ سے حضرت بابا بہادروؒ بن بن فضل خان بن مصروخان بن منگا خان معروف ولی اللہ گزرے ہیں آپؒ کے والد فضل خان بھی ولی اللہ تھے۔محمد اکبر خان ولد محمد بخش روایت کرتے ہیں کہ بابا بہادروخانؒ جب بستر مرگ پر تھے تو حسین خان بن فقیر محمد نے ان سے ان کی قبر کے بارے میں دریافت فرمایا تو انہوں نے کالے ناگلہ پوٹھہ کے قبرستان میں خواہش ظاہر کی۔حسین خان نے ان سے کہا کہ وہاں پر گائے بیل بکریاں وغیرہ قبروں کی بے حرمتی کرتے رہتے ہیں آپ کوئی اور جگہ بتائیں۔بابا بہادر خان المعروف بہادروخانؒ نے فرمایا وہ کسی اور کی قبر کی بے حرمتی کرتے ہوں گے میری قبر کی بے حرمتی کریں گے تو انہیں پتہ چل جائے گا۔چنانچہ ان کی قبر ان کی وصیت کے مطابق پوٹھہ کالے ناگلہ میں ہی بنائی گئی اور اتفاق سے چند دن بعد محمد صدیق مغل مرحوم کا ایک مست قسم کا بیل ان کی قبر پر سینگوں سے مٹی اوکھاڑ رہا تھا۔حسین خان نے جب یہ دیکھا کہ بیل بابا بہادر خان کی قبر کی بے حرمتی کر رہا ہے اور بہادروخان کہہ رہے تھے کہ میری قبر سے کوئی چھیڑ کرتو دیکھے یہ خیال آیا ہی تھا کہ اسی لمحہ ایک زوردار آواز آئی اور بیل بلندی پر گیا اور نیچے کھائی میں جا گرا گردن ٹوٹ جانے کی وجہ سے موقع پر ہی دم توڑ گیا۔مزید یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے گھر کے چبوترے پر اکثر عبادت و رضیات کیا کرتے تھے اور شیر ان کی قدم بوسی کرتے ہوئے دیکھا گیا۔بیان کیا جاتا ہے کہ آپؒ صاحب کشف وکرامات ولی اللہ گزرے ہیں۔اس شاخ سے ڈاکٹر محمد لطیف عقیل، حسن میر صدر معلم مڈل سکول، ماسٹر مشتاق، ماسٹر طارق حسین، حافظ یونس، ڈاکٹر خمیر، ابراہیم زمان، اسحاق زمان، ظہور احمد، رضوان ظہور، زاہد اکبر، محمد بشیر، محمد شبیر، محمد منیر وغیرہ ہیں ڈاکٹر محمد لطیف عقیل بن غلام محمد بن نوازش علی بن صوبہ خان بن مصروخان بن منگا خان (جدامجد منگا آل)۔ڈاکٹر صاحب سنگولہ ویلفیئر فاؤنڈیشن کے صدر ہیں تعمیر وترقی کے کاموں میں بھرپور حصہ لیتے ہیں لوئر سنگولہ میں ایمبولنس سروس، پل وانتظار گاہ کی تعمیر اور سٹریچر کی فراہمی آپ کی بہترین کاوش ہے۔

راقم مولف محمد کریم علوی قادری (شادو آل قطب شاہی اعوان) کی شاخ تاجو آل:

جیسا کہ قبل ازیں ذکر کیا جاچکا ہے کہ حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ کے فرزند حضرت بابا شادم خانؒ پکھلی ہزارہ سے حضرت شاہمدان اوران کے دیگر ساتھیوں کے ہمراہ 786ھ بمطابق 1384ء کشمیر آئے اور بعد میں چھڑی ہورنہ میرہ (مجاہد آباد نزد مڈل سکول چھڑی) پونچھ میں قیام پذیر ہوئے آپؒ کی قبر چھڑی مین روڈ پر مرجع خلائق عام ہے۔آپ کے پوتے حضرت بابا ابراہیم المعروف بابا بہرام خانؒ نے چھڑی کو خیر باد کہتے ہوئے سنگولہ میں مستقل قیام کیا آپؒ کی قبر چوڑوٹ متصل سنگولہ میں علی محمد شیخ مرحوم گھر کے پاس بیاڑ کے درختوں کے جھنڈ میں ہے۔آپؒ کے تین فرزند حضرت بابا اسماعیلؒ، حضرت بابا جمالؒ اور حضرت بابا سیٹؒ تھے جن کا ذکر گزشتہ صفحات پر کیا جاچکا ہے۔حضرت بابا اسماعیلؒ کی پانچویں پشت میں حضرت بابا کالا خان بانی ونڈ دبن وجدامجد اعوانان دبن سنگولہ معروف گزرے ہیں آپ کے نام کی نسبت سے کالے ناگلہ نزد ڈنہ عیدگاہ مشہور ومعروف ہے اور آپؒ کی قبر بھی کالے ناگلہ میں ہے ایک اور روایت میں آپؒ کی قبر پونے نی ہل دبن میں ہے اور کالے ناگلہ آپؒ کی بیٹھک تھی۔آپ کے نام کالا خان کی شہرت کی وجہ سے آپ کی اولاد کالا آل (کالیال) مشہور ومعروف تھی جس کا ذکر گزشتہ صفحات پر کیا جاچکا ہے۔مزید یہ کہ شمالی سنگولہ کی موضع ساہلیاں میں مقیم ملدیال قبیلہ سے باہمی چپقلش سردار ملک خانؒ کے وقت سے جاری تھی جو سردار تاجوخان ومنگل خان کے دور تک جاری رہی۔نمبردار منگل خان کی کال پر جنوبی سنگولہ کے لوگ تاجوخان کی قیادت میں شمالی سنگولہ کی مدد کے لئے حاضر ہوتے تھے بیان کیا جاتا ہے کہ سخت خطرے کے وقت چوران کی بلند چوٹی سے زوردار" ہُو " کی آواز لگائی جاتی تھے اور جنوبی سنگولہ والے ہل جوتے ہوئے بیلوں کو چھوڑ کر اسی ہل کو الگ کرکے (ٹھول کر) سالیاں والوں کی گو شمالی اور شمالی سنگولہ والوں کی مدد کے لئے پہنچتے تھے۔یعنی ہل اور کھونڈ کو بطور جنگی ہتھیار جنگی آلہ لاٹھی استعمال کرتے تھے۔اس سے اس وقت کے لوگوں کی طاقت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔پونچھ ریاست کا سربراہ راجہ موتی سنگھ تھا دارالحکومت پونچھ شہر تھا۔جب نمبردار نظام کا آغاز ہونے لگا تو منگل خان نے ساہلیاں وگردونواح کے ملدیالوں کے آئے روز کے جھگڑوں سے تنگ آکر سنگولہ کے لئے سنگولہ کا نمبردار منتخب کیے جانے کے سلسلہ میں مہاراجہ موتی سنگھ کی عدالت میں کیس دائر کیا اس کے تسلسل میں مہاراجہ نے جیٹھ 1909 بکرمی بمطابق مئی 1852ء کو حاکم اعلیٰ کو تحصیل ہیڈ کوارٹر باغ بھیجا تا کہ وہ سنگولہ اور ساہلیاں ملدیالاں کے درمیان مستقل حل تجویز کرے۔حاکم اعلیٰ نے دونوں فریقین سے دلائل سننے کے بعد منگل خان اور سنگولہ کے عوام کی رائے کو پذیرائی بخشتے ہوئے سنگولہ کے لئے تاج محمد خان المعروف تاجوخان کو سنگولہ کو پہلا نمبردار منتخب کیا اور ساہلیاں ملدیالاں کے لئے سردار سیر ولی خان کو نمبردار منتخب کیا۔ساہلیاں والوں کا خیال تھا کہ سنگولہ ان کے نمبردار سیر ولی خان کے ماتحت ہونا چاہیے۔چنانچہ انہوں نے تاجوخان کے قتل کا پروگرام بنایا جس کا علم منگل خان کو ہوا۔منگل خان دراز قد، طاقتور، بہادر، جری و دلیر اور پرعزم، نوجوان ہونے کے علاوہ غیرت مند وقومی جذبہ کی حامل شخصیت تھے۔

سردار تاج محمد خان المعروف تاجوخان درمیانہ قد ذہین وفطین اور معززین سنگولہ میں سے تھے اور ان کی عمر اس وقت 60-50 سال کے قریب تھی منگل خان نے ساہلیاں والوں کے خطرے کو بھانپتے ہوئے ایک گرم اونی چادر (پٹو) منگوائی اور اس میں تاجوخان کو ڈال کر اپنی کمر پر رکھ کر باغ سے آگرہ تک لے آئے جب ساہلیاں والوں نے ان سے تاجوخان کے بارے میں دریافت کیا تو منگل خان نے لاعلمی کا اظہار کیا اور تاجوخان کو بحفاظت آگرہ تک پہنچا دیا اس سے منگل خان کے جذبہ ایثار وقربانی، دلیری وبہادری کا پتہ چلتا ہے۔سنگولہ کا نمبردار منتخب ہونے کے بعد مہاراجہ کی دعوت پر نمبردار تاجوخان راجہ موتی سنگھ (والی پونچھ) سے ملاقات کے لئے پونچھ شہر گئے منگل خان بھی ہمراہ تھے مہاراجہ موتی سنگھ نے نمبردار تاجوخان کو خلعت سلطانی (سروپا) عطا کی (واضع ہو کہ سنگولہ سے صرف دو نمبرداروں کو ڈھال بانچھ، خلعت سلطانی وجاگیر ملی) جس کا ذکر تاریخ اقوام پونچھ کے ص 635 پر درج ہے۔سنگولہ ایک بڑا موضع ہونے کی وجہ نمبردار تاج محمد خان نے مہاراجہ سے ہر ونڈ کے لئے ایک ایک نمبردار منتخب کیے جانے کی تجویز دی۔راجہ موتی سنگھ نے تاجوخان کو ڈھال بانچھ نمبردار (جاگیردار سربراہ

نمبردار) کا پروانہ جاری کیا اور ترامی پٹہ بھی دیا۔نمبردار تاج محمد خان کی تحریک پر منگل خان بھی آگرہ کے نمبردار منتخب ہوئے مہاراجہ نے انہیں بھی (خلعت سلطانی) سروپا عطا کرتے ہوئے جاگیر بھی عطا کی اور دیگر پانچ ونڈوں کے لئے نمبردار منتخب کیے جانے کی منظوری بھی صادر فرمائی۔چنانچہ نمبرار تاجوخان اور نمبردار منگل نے متعلقہ ونڈوں کے عوام کی رائے سے منگل خان ولد مستا خان ونڈ ہیمہ ناڑی، کالا خان ولد جابو خان ونڈ کلسن، مستو خان ولد فقیرو خان ونڈ نکر، منگل خان ولد شاموں ونڈ بنی، راجولی خان ولد فقیر خان ونڈ چھمب کے نمبردار منتخب کیے۔نمبردار تاجوخان کی وفات کے بعد نمبردار منگل خان سنگولہ کے ڈھال بانچھ نمبردار (سربراہ نمبردار) منتخب ہوئے۔نمبردار منگل خان کی وفات کے بعد ڈھال بانچھ نمبرداری کا سلسلہ واپس نمبردار تاج محمد خان کی اولاد میں منتقل ہوا اور ان کی اولاد سے آخری نمبردار جان محمد خان سربراہ نمبردار ادا اور اب ان کے فرزند ذکااللہ جان سربراہ نمبردار ہیں اور آپ وفاقی حکومت میں بطور ڈپٹی سیکرٹری فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔سردار تاج محمد خان المعروف تاجوخان کا سنگولہ کا نمبردار اول منتخب ہونے کی مختلف روایات بیان کی جاتی ہیں:۔

(ا) یہ کہ اس وقت ان کی عمر زائد از پچاس سال تھی اور آپؒ کا شمار سنگولہ کے معززین میں ہوتا تھا علاوہ ازیں نڈر، بہادر و دلیر تھے اہل سنگولہ آپ ہی کی سرپرستی وقیادت میں باغ پہنچے اور حاکم اعلیٰ نے بوجہ قیادت کرنے معزز ترین انہی کو سمجھا اور نمبردار منتخب کرلیا۔

(۲) یہ کہ تاجوخان وقت کے عالم دین تھے اردو، ہندی، عربی وفارسی بھی جانتے تھے اور بارعب اور پروقار شخصیت کے حامل شخصیت تھے گفتگو اور انداز تخاطب نہایت ہی عمدہ تھا فن تقریر سے آشنا تھے اہل سنگولہ کا موقف جاندار طریقے سے پیش کیا جس کی وجہ سے حاکم اعلیٰ نے آپ کو نمبردار منتخب کیا۔

(۳) یہ کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں خوب مال ودولت سے نوازا تھا سنگولہ کا مالیہ از گرہ خود دے سکتے تھے علاوہ ازیں اپنا موقف بے خوف وخطر بیان کرنے کے عادی تھے آپ کی ان خوبیوں کو دیکھ کر عوام علاقہ اور حاکم اعلیٰ نے آپ کو نمبردار چنا۔

(۴) یہ کہ اس وقت سنگولہ کے سردار بابا ملک خانؒ کے پوتے سردار عبدل خان بن سمندر خان ساکن دبن سنگولہ تھے جو بوجہ ٹانگ ٹوٹ جانے معزور ہوچکے تھے اور معزوری کی وجہ سے حاکم اعلیٰ کے پاس باغ نہیں جاسکتے تھے اور انہوں نے اپنی ہی ونڈ دبن کے تاج محمد خان المعروف تاجوخان کو اپنا قائمقام نمائیدہ نامزد کرتے ہوئے حاکم اعلیٰ کے پاس باغ بھیجا۔یعنی وہ سنگولہ کے سردار وجاگیردار کے نمائیدہ تھے اور یہی روایت درست معلوم ہوتی ہے۔

تاریخ علوی اعوان کے ص 706 ونسب الصالحین کے ص 174 پر آپ کے حالات تفصیل سے درج ہیں۔
آپ صاحب کشف ودرویش صفت ولی اللہ تھے آپؒ سے کئی کرامات منسوب ہیں۔حوالدار عبدالجلیل خان جوتا جو آل ٹبر خاندان کے بزرگ رہنما اور سربراہ بھی ہیں بیان کرتے ہیں کہ آخری عمر میں بابا تاجوؒ بہرے ہوچکے تھے اور ایک مقدمہ میں آپ پونچھ شہر کی عدالت میں بطور گواہ بیان ریکارڈ کروانے گئے اور آپ نے جاتے ہی اپنا بیان ریکارڈ کروانا شروع کر دیا۔جج ہندو تھا اور سوالات کرتا رہا لیکن جج کی آواز آپ کو سنائی نہ دی۔جج نے یہ کہہ دیا اس ڈورے کو باہر لے جاؤ۔آپ نے ساتھیوں سے پوچھا جج کیا کہہ رہا ہے ساتھیوں نے بتایا کہ جج آپ کو ڈورا کہہ رہا ہے۔آپؒ نے جواب دیا جس نے مجھے ڈورا بنایا وہ تمھیں بھی بنا سکتا ہے۔اور آپ کمرہ عدالت سے باہر نکل آئے۔چنانچہ اسی وقت اللہ تعالیٰ کی قدرت سے جج اپنی کرسی سے نیچے گرا اور قوت سماعت کھو بیٹھا۔اس کے بعد جج نے بابا تاجوؒ کو تلاش کروانے کے لیے اپنے کارندے/پیادے بھیجے اور وہ جب آپؒ کو واپس کمرہ عدالت میں لے آئے تو ہندو جج نے آپؒ سے معافی مانگی اور دعا کے لیے درخواست کی۔راقم مولف کے والد محترم محمد خان نمبردار جو ایک درویش صفت انسان تھے فرمایا کرتے تھے کہ مجھے جب بھی کوئی حاجت درپیش ہوتی ہے تو میں حضرت بابا تاجوؒ کی قبر پر جا کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتا ہوں تو میری کوئی بھی دعا رائیگاں نہیں گئی۔حضرت بابا تاجوؒ نے اہل سنگولہ کی عزت ناموس اور بہتر سہولیات پہنچانے کے لیے بھرپور جدوجہد کی اور

سنگولہ میں اپنے گھر واقع دبن دیلی کے مقام پر اپنی نوعیت کا اہم مدرسہ تعلیم القرآن قائم کیا جس کے پہلے استاد حاجی ملا تھے انہیں اپنے گھر کے ساتھ زمین بھی عطیہ کی اور انہیں دیہی امام بھی منتخب کیا اس مدرسہ میں دینی و دنیاوی دونوں تعلیم دی جاتی تھیں یہ مشہور و معروف درسگاہ بن گئی اور دور دور سے لوگ علم حاصل کرنے آیا کرتے تھے اور بعض لوگ اسے سنگولہ یونیورسٹی کہا کرتے تھے۔اس کے علاوہ بابا تاجو نے ہنرمند افراد کو سنگولہ میں آباد کیا۔آپؒ کی دعاوں کی بدولت آپ کی اولاد سے اہل علم ممتاز عالم دین و صاحب عزت بزرگ و قابل ذکر شخصیات گزری ہیں یہ سب باباجیؒ کی دعاوں کا نتیجہ ہے

آپؒ کا انتقال قیاساً 1927 بکرمی بمطابق 1870ء ہوا آپ کی اہلیہ تاج بیگمؒ دختر منگا خان (جد امجد شاخ منگا آل) اور آپؒ کی قبریں دبن کے قبرستان پونے نی ہل میں مرجع خلائق عام ہیں۔آپؒ کے تین فرزند نمبردار فیض بخش خان، نور ولی خان و فقیر محمد خان تھے۔نمبردار فیض بخش خان کے پانچ فرزند نمبردار غلام علی خان، نواب علی المعروف نواب خان، حید علی المعروف حیدر خان، روشن علی خان و دوست محمد خان اور ایک بیٹی تھیں جو قاضی بہادر علی کی والدہ تھیں۔تحقیق الانساب جلد دوم ص 324 پر روشن علی کی بیٹی قاضی بہادر علی کی والدہ درج ہیں جبکہ وہ ان کی بہن تھیں۔غلام علی خان نمبردار کی شادی لالہ بی دختر میر ولی بن بالو خان منگو آل ہیمہ ناڑی سے ہوئی تھی ان کے اکلوتے فرزند حشمت علی خان نمبردار اور پانچ بیٹیاں تھیں ایک بیٹی نمبردار خان محمد خان بن جماعت خان نمبردار (حسو آل) ساکن بنی کی والدہ، دوسری میاں شیر احمد خان بن بہادر علی (بوڑ آل) کلسن کی والدہ، تیسری محمد حسین ولد رسمت خان (پھلا آل) دبن کی والدہ، چوتھی لعل خان ولد صحبت علی (منگا آل) دبن کی والدہ اور پانچویں محمد زمان ولد حسین خان نمبردار موطو آل بن بیک کی والدہ تھیں۔

حشمت علی المعروف حشمت خان نمبردار درویش منش اور صاحب کشف بزرگ تھے۔آپ کی شادی مہتاب بی دختر فقیر محمد خان بن تاجو خان نمبردار سے ہوئی تھی حشمت خان نمبردار کا انتقال 1929ء میں ہوا قبر کلوٹا دبن میں ہے۔مہتاب بی نیک سیرت خاتون ہونے کے علاوہ سینہ بہ سینہ روایات انساب و تاریخ سے خوب واقف تھیں جو انہوں نے اپنی اولاد کو منتقل کیں۔آپ بہترین انتظامی صلاحیتوں کی مالکہ تھیں آپ کا انتقال 23 نومبر 1965 کو ہوا آپؒ کی قبر بھی کلوٹا میں ہے آپ کے بطن سے چار فرزند نمبردار محمد خان، عادل خان، محمد زمان اور محمد غلام اور ایک بیٹی تھی جو میاں شیر احمد خان بن بہادر علی کلسن کے نکاح میں تھیں۔اعوان شخصیات آزاد کشمیر کے ص 80 کے مطابق نمبردار محمد خان 10 جنوری 1902ء میں پیدا ہوئے تھے ابتدائی تعلیم گاؤں سے ہی حاصل کی سیاسی و سماجی امور میں بھرپور حصہ لیا۔سیشن کورٹ پونچھ میں بطور اسسر (Assessor) تعینات تھے قتل جیسے سنگین مقدمات میں عدالت کو اپنی رائے سے آگاہ کیا کرتے تھے۔ڈوگرہ عہد حکومت میں ریاست پونچھ کی آرمی بھرتی کمیٹی کے ممبر تھے اور گاؤں کے سینکڑوں لوگوں کو بھرتی کروایا۔جنگ عظیم دوئم میں اعلیٰ کارکردگی پر تعریفی سند و قیمتی انعامات سے نوازا گیا۔48-1947ء کے جہاد آزادی کشمیر کے لئے مجاہدین کو جنگی تربیت کے لئے آپ نے اپنی ونڈ دبن سنگولہ کے مقام لوریاں نی ہل میں ٹریننگ کمپ قائم کیا اور جنگ عظیم اوّل و دوم کے آزمودہ کا ماہر ضرب و حرب محمد یوسف ولد عطا محمد (پھلا آل)، محمد امیر ولد موسم علی (موسو) (سعد اللہ آل) و سخی محمد ولد زمان علی (سیف آل) کو مجاہدین کی ٹریننگ پر مامور کیا۔فوجی تربیت کے بعد مجاہدین کو محاذ جنگ پر بھیجا آپ کی جہاد آزادی کشمیر میں نمایاں خدمات کے اعتراف میں آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر نے تعریفی سند اور نقد قیمتی انعام سے نوازا۔مسلم کانفرنس کے سری نگر کے جلسہ عام کے دوران آپ کی ملاقات قائداعظم محمد علی جناح و دیگر قائدین سے بھی ہوئی تھی۔قائد ملت چوہدری غلام عباس، غازی ملت سردار ابراہیم خان، مجاہد اول سردار عبدالقیوم خان، سردار فتح محمد کریلوی، چوہدری نور حسین اور سید نذیر حسین شاہ جیسی شخصیات سے آپ کے دوستانہ مراسم تھے۔جب فیلڈ مارشل ایوب خان کی حکومت کے دوران جب BD نظام متعارف ہوا تو آپ سنگولہ سے BD ممبر منتخب ہوئے۔آپ کا انتقال 82 سال کی عمر میں 2 فروری 1984ء کو ہوا آپ کی قبر بوائز مڈل سکول بیرموں سنگولہ کے احاطہ میں ہے۔آپ

کے دس فرزند حاجی سردار جان محمد خان ایڈووکیٹ مرحوم (سربراہ نمبردار سنگولہ و ریٹائرڈ ڈپٹی سیکرٹری فیڈرل گورنمنٹ)، محمد اشرف خان مرحوم، عبدالعزیز مرحوم، محمد نجیب خان مرحوم، الحاج محمد سعید خان، محمد کریم خان اعوان مولف کتاب ہذا، محمد رحیم خان، حافظ محمد حبیب خان، حاجی محمد اطوار خان و محمد حنیف مرحوم اور دو بیٹیاں خاتم جان (زوجہ محمد صادق بن عادل خان) و سرور جان (بیوہ عبدالرزاق بن عبدالغنی) ہیں۔

سردار جان محمد خان اعوان ایڈووکیٹ (ریٹائرڈ ڈپٹی سیکرٹری وفاقی حکومت):

آپ یکم ستمبر 1933ء کو دبن سنگولہ میں پیدا ہوئے ہائی سکول راولاکوٹ میں میٹرک میں زیر تعلیم تھے تو اس وقت جہاد کا اعلان ہوا۔جہاد آزادی کشمیر اکتوبر/نومبر 1947ء میں ابتدائی طور پر ڈنہ عیدگاہ دبن سنگولہ کی پوسٹ پر زیر نگرانی پلاٹون کمانڈر نائب صوبیدار محمد اکبر خان (بعد میں چھچھ محاذ پر شہید ہوئے جو آپ کے حقیقی ماموں تھے) برسرپیکار رہے آپ کی پلاٹون سنگولہ کے ڈیفنس کے لئے تعینات تھیں تاکہ سول آبادی کو نقصان نہ پہنچے۔سپاہی محمد امیر خان کے پاس رائفل تھی جب کہ باقیوں کے پاس برچھیاں اور کلہاڑیاں تھیں ڈوگرہ فوج کے تعاقب میں کیپٹن حسین خان اور کیپٹن علی اکبر خان اعوان فوراً ہی آ پہنچے کیپٹن حسین خان نے کچھ بندوقیں آپ کے ساتھی محمد امیر خان ولد موسم علی (موسو) کو دیں اور ساتھ پونچھ شہر تک جانے کو کہا۔آپ بیان کرتے تھے کہ کیپٹن حسین خان کے پاس ایک بریف کیس میں کرنسی نوٹ تھے جو وہ لوگوں کو دکھا رہے تھے کہ لوٹ کھسوٹ میں نہ پڑو ہمارے پاس بہت روپیہ ہے ڈوگرہ فوج سے جنگ کرو یہ سب آپ کے لئے ہے ڈوگرہ فوج براستہ اپر سنگولہ ڈنہ عیدگاہ دبن سے ہوتی ہوئی چھمب سنگولہ سے گزری اور سرہل پہڑیاں سنگولہ سے ہوتی ہوئی کابل گلہ (شہید گلہ) پہنچی وہاں کیپٹن حسین خان کی کمانڈ میں کیپٹن علی اکبر خان وغیرہ کے ہمراہ سینکڑوں لوگ پہنچ گئے کیپٹن حسین خان کا موقف تھا کہ ڈوگرہ فوج کو سانس نہ لینے دو اس کا تعاقب کرو ڈوگرہ فوج کیپٹن حسین کے نام سے کانپتی تھی بدقسمتی سے یہ عظیم مرد جری شہید گلہ کے مقام پر شہید ہو گئے آپ کی شہادت کا علم ڈوگرہ فوج کو نہ ہو سکا۔

سردار جان محمد خان ایڈووکیٹ ریٹائرڈ ڈپٹی سیکرٹری وفاقی حکومت عینی شاہد جہاد 48-1947ء تھے جنہوں نے تنظیم نو کے بعد سیکنڈ باغ بٹالین میں زیر کمانڈ میجر منصبداد آف پنڈی کہوٹہ تقریباً دو سال تک بطور بٹالین کلرک فرائض سرانجام دیے کے مطابق ڈنہ عیدگاہ دبن سنگولہ جہاں سے ڈوگرہ فوج پونچھ کی طرف پسپا ہوئی اس وقت وہ بھی ڈنہ عیدگاہ دبن سنگولہ میں موجود تھے ان کے ساتھ محمد امیر خان ولد موسو خان دبن سنگولہ جو جنگ عظیم دوم میں حصہ لے چکے تھے تقریباً دبن سنگولہ کے 25-20 افراد کے ساتھ ڈنہ عیدگاہ والی چوکی پر سنگولہ کی حفاظت پر مامور تھے وہاں سے جب کیپٹن حسین خان اور ان کے ساتھ کیپٹن علی اکبر خان آف دبن سنگولہ کا گزر ہوا تو کیپٹن علی اکبر خان نے محمد امیر خان کی پلاٹون کا کیپٹن حسین خان سے تعارف کراویا کیپٹن حسین خان نے وہاں پر موجود سابق فوجیوں کو رائفلیں دیں اور اپنے ساتھ ڈوگرہ فوج کے تعاقب پونچھ شہر تک گئے۔سردار جان محمد خان کے مطابق اس دن راولاکوٹ اور گردونواح میں دھواں ہی دھواں تھا ہر طرف آگ کے شعلے بلند ہو رہے تھے ڈوگرہ فوج کا جہاں سے گزر رہے ہوتا تھا وہ گھروں کو آگ لگا دیتی تھی اور گھر کے ساتھ جو گھاس پھوس تھا اس کو بھی آگ لگا دیتی تھی لیکن سنگولہ کے کسی بھی گھر میں نہ آگ لگی اور نہ ہی نقصان پہنچا یہ سب سنگولہ کی حفاظت پر متعین پہرہ داروں کی کوششوں کا نتیجہ تھا۔برسالہ نا کوٹ چوڑ وٹ سے سرہل پہڑیاں سنگولہ نزد شہید گلہ تک چار پانچ کلومیٹر کا پیدل راستہ تھا اس پر سنگولہ کی حفاظتی پلاٹون کا مکمل کنٹرول تھا جنہوں نے ڈوگرہ فوج کا تعاقب کیا اور اسے Engage رکھا جس کی وجہ سے اسے لوٹ مار کرنے اور گھروں کو آگ لگانے کی فرصت نہ ملی۔

ڈوگرہ فوج کی شہید گلہ روانگی کے فوراً بعد سنگولہ کی تمام چوکیوں کے جوان بھی گلیا نا کلس دبن سنگولہ کے مقام پر پہنچ گئے یہاں پر کیپٹن حسین خان اور کیپٹن علی اکبر خان، نائب صوبیدار محمد اکبر خان، نائیک محمد امیر خان، صوبیدار

میجر محمد امیر خان، سردار جان محمد خان اور دیگر سنگولہ سے تعلق رکھنے والے جوان جن کی قیادت کیپٹن علی اکبر خان کررہے تھے سب نے کیپٹن حسین خان کی کمانڈ میں دشمن کا تعاقب کیا ڈوگرہ فوج گلیانا کلس دبن سنگولہ سے بجائے سیدھے ہاتھ بن بیک کے الٹے ہاتھ براستہ چھمب چوران سرھل، کابل گلہ (شہید گلہ) چھوٹی نکر کی طرف پسپا ہوئی ان کو راستے کی نشاندہی دھمنی کیتھان کے مقامی ہندو کررہے تھے ان کے علاوہ انڈین جنگی جہازوں سے پرچیاں کی گرائی گئیں جن پر درج تھا کیتھان، کابل گلہ موتی محل تک کا راستہ اختیار کرو جو محفوظ ہے جو ڈوگرہ فوج کے ساتھ علاقہ دھمنی کو چھوڑ کر پونچھ شہر روانہ ہوئے ہندو اور ڈوگرہ فوج جب چھوٹی نکر پہنچ گئی تو وہاں پر سنگولہ، بن بیک، سالیاں ملد یالاں، سوانج کے مجاہدین بھی پہنچ گئے اور باغ سے بھی ڈوگرہ فوج براستہ ڈھلی، سوانج، سالیاں چھوٹی نکر (کابل گلہ پہنچ گئی تھی تاکہ بھرپور قوت کے ساتھ مسلمانوں کا مقابلہ کیا جائے یہاں دن بھر گھمسان کی جنگ ہوتی رہی آخر کار ڈوگرہ فوج پسپا ہونے پر مجبور ہوئی۔ اس گھمسان کی جنگ میں کیپٹن حسین خان (کالاکوٹ)، محمد امیر خان ولد بلور خان (ہیمہ ناڑی سنگولہ) کے ساتھ باغ کے چند آدمی بھی شہید ہوئے۔ ان شہداء کی شہادت کی وجہ سے ان کی یاد میں اس جگہ کا نام بعد میں شہید گلہ پڑا۔ ڈوگرہ فوج کو کیپٹن حسین خان کی شہادت کا علم نہ ہوسکا ڈوگرہ فوج ان کے نام سے خوف زادہ تھی۔ سردار جان محمد خان ریٹائرڈ ڈپٹی سیکرٹری کے بیان کے مطابق اگر ڈوگرہ فوج کو کیپٹن حسین خان کی شہادت کا علم ہو جاتا تو وہ چھوٹی نکر تولی پیر کے مقام پر ہی خیمہ زن ہوجاتی۔ کیپٹن حسین خان کی شہادت کے بعد کیپٹن علی اکبر خان اعوان آف دبن سنگولہ کے زیر کمانڈ یہ جھتہ جس میں زیادہ تعداد سنگولہ والوں کی تھی پونچھ شہر تک گیا جب یہ لشکر پونچھ شہر پہنچا اور ڈوگرہ فوج بھی پونچھ شہر پہنچ گئی تو انہیں اس وقت کیپٹن حسین خان کی شہادت کا علم ہوا اور ڈوگرہ فوج نے پونچھ شہر موتی محل میں اپنی دفاعی پوزیشن مضبوط کرلی تھی۔

کیپٹن علی اکبر خان اعوان، محمد امیر (درزی)، صوبیدار میجر محمد امیر، نائب صوبیدار محمد اکبر، سردار جان محمد اوران کے دیگر ساتھیوں نے نئی جنگی حکمت عملی بنانے کے لیے واپس سنگولہ کا رخ کیا اور کرنل عالمشیر اعوان اور کرنل غلام رسول خان اعوان کے علاوہ دیگر معززین علاقہ، فوجی وسول جوانوں سے صلاح ومشورہ کیا اوران کے ہمراہ ہاڑی گہل کیمپ باغ چلے گئے (چونکہ سنگولہ اس وقت تحصیل باغ کا حصہ تھا)۔ تنظیم نو کا عمل زیرنگرانی سردار محمد عبدالقیوم خان (جو بعد میں صدر و وزیراعظم بھی رہ چکے) اور انڈین نیشنل آرمی کے سابق لفٹنٹ کرنل تجمل حسین مکمل ہوا۔ تنظیم نو کے بعد سردار جان محمد خان سکنڈ باغ بٹالین کی سی کمپنی میں شامل ہوئے آپ اس وقت میٹرک میں زیر تعلیم تھے آپ کی تعلیم سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میجر منصب داد کمانڈر سکنڈ باغ بٹالین نے سردار جان محمد خان کو بٹالین کے کلرک کی اہم زمہ داریاں سونپ دیں آپ دوسال تک محاذ جنگ پر بطور کلرک فرائض سرانجام دیتے رہے۔ لڑائی ختم ہونے پر آپ نے تعلیم کا سلسلہ دوبارہ شروع کیا۔ میٹرک راولاکوٹ سے، ایف اے اور بی اے گورڈن کالج راولپنڈی سے اور سندھ مسلم لاء کالج کراچی سے ایل ایل بی کی ڈگریاں حاصل کیں۔ تعلیم سے فراغت کے بعد تحصیل باغ سے وکالت کا آغاز کیا۔ مسلم کانفرنس تحصیل باغ کے جنرل سیکرٹری رہے۔ 1958ء میں جب قائد ملت چوہدری غلام عباس نے LOC عبور کرنے کی کال دی تو آپ ایک قافلہ لے کر مدار پور پہنچے تو دواراندی کے مقام پر گرفتار ہوئے۔ کچھ عرصہ وکالت کرنے کے بعد پاکستان کی سول سروس میں شامل ہوگئے اور ڈپٹی سیکرٹری (گریڈ 19) کے عہدہ سے یکم ستمبر 1993ء میں ریٹائر ہوئے۔ آپ مسلم کانفرنس کے ممتاز سیاسی وسماجی رہنما و مرکزی مجلس عاملہ کے تاحیات ممبر رہے۔ آپ سنگولہ کے پہلے لاء گریجویٹ، ممتاز قانون دان تھے۔ چوہدری غلام عباس کی شخصیت سے بے حد متاثر تھے۔ گاؤں کی تعمیر وترقی میں آپ کا کردار نمایاں تھا آپ نے ہر مشکل وقت میں اہلیان سنگولہ کی رہنمائی کی۔ تحریک سنگولہ الحاق راولاکوٹ کے پلیٹ فارم سے سنگولہ کا مقدمہ اعلیٰ حکومتی عہدیداران کے سامنے جاندار طریقہ سے پیش کیا اس سلسلہ میں آپ نے سنگولہ کے ایک اعلیٰ سطحی وفد کے ہمراہ کشمیر ہاؤس اسلام آباد میں جناب

مجاہد اول سردار محمد عبدالقیوم خان وزیراعظم (وقت) سے ملاقات کی اور یونین کونسل سنگولہ کے سابق چیئرمین عبدالعزیز اعوان وصوبیدار محمد افسر اعوان چیئرمین وممبران کا موقف تحریری طور پر پیش کیا۔ اس کے بعد وقتاً فوقتاً مجاہد اوّل و خلیل احمد قریشی سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو کو یاددھانی بھی کرواتے رہے۔ مجاہد اوّل اور خلیل احمد قریشی سے آپ کے اچھے مراسم تھے۔

بالآخر حکومت نے عوام علاقہ سنگولہ کے مطالبہ کو پذیرائی بخشتے ہوئے مورخہ 20 جون 1996ء کو نوٹیفکیشن نمبر ب آر/45-96/2035ء کے مطابق سنگولہ کو تحصیل باغ سے خارج کرتے ہوئے تحصیل راولاکوٹ شہر کے ساتھ شمولیت کا نوٹیفکیشن جاری کیا کچھ سازشی عناصر اس وقت سنگولہ کو تقسیم کرنے کی کوشش میں مصروف تھے لیکن آپ نے اپنے ساتھیوں سے مل کر ان کی سازشوں کا ناکام بنایا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو 2006 میں حج بیت اللہ کی سعادت نصیب فرمائی راقم مولف کو بھی معہ والدہ آپ کی سرپرستی میں حج اکبر کی سعادت نصیب ہوئی۔ علاوہ ازیں آپ کی زیرنگرانی وسرپرستی میں راقم نے تحقیق الانساب جلد اوّل 2007ء شائع کی نیز جہاد آزادی کشمیر اور تاریخ وادی سنگولہ کے حوالہ سے آپ سے بھرپور رہنمائی حاصل رہی اور قدیم روایات آپ نے اور ملک یعقوب صاحب نے راقم تک پہنچا۔ آپ کا انتقال یکم رمضان المبارک بمطابق 12 اگست 2010ء کو اسلام آباد میں ہوا آپ کی نماز جنازہ لال مسجد اسلام آباد کے خطیب مولانا عبدالعزیز نے پڑھائی نماز جنازہ ہزاروں افراد نے ادا کی جن میں ممتاز سیاسی، سماجی و مذہبی شخصیات کے علاوہ سنگولہ سے بھی لوگوں نے بھرپور شرکت کی آپ کو آپ کی وصیت کے مطابق H-11 اسلام آباد کے قبرستان بلاک نمبر 12 قبر نمبر 320 میں سپرد خاک کیا گیا۔ آپ کے چار فرزند ذکا اللہ جان، عبداللہ جان، ضیاء اللہ جان وثناء اللہ جان اور تین بیٹیاں یاسمین جان (زوجہ محمد فاروق اعوان بن عادل خان)، پروین جان (زوجہ پروفیسر ڈاکٹر عبدالرحمٰن اعوان) ڈاکٹر نسرین جان (زوجہ محمد محمود) ہیں۔

ذکا اللہ جان نے 1987ء میں آزاد کشمیر پبلک سروس کمیشن میں سیکشن آفیسر قانون کے لئے اوپن میرٹ کی سیٹ پر پہلی پوزیشن حاصل کی اور سیکشن آفیسر قانون تعینات ہوئے۔ کچھ عرصہ کے بعد آپ ڈیپوٹیشن پر اسٹبلشمنٹ ڈویثرن اسلام آباد چلے گئے اور اس طرح آپ آزاد کشمیر میں اپنی سینارٹی برقرار نہ رکھ سکے آپ سے جونیئر جناب فرحت علی میر صاحب اس وقت سول سیکرٹریٹ آزاد کشمیر میں ایڈیشنل چیف سیکرٹری جنرل کے عہدہ پر فائز ہیں۔ جبکہ ذکا اللہ جان صاحب اس وقت اسٹبلشمنٹ ڈویثرن میں بطور ڈپٹی سیکرٹری گریڈ 19 فرائض سرانجام دے رہے ہیں آپ نیک سیرت پابند صوم وصلواۃ، متقی اور پرہیزگار ہونے کے علاوہ نہایت ہی زہین وفطین اور قابل ترین آفیسر ہیں۔ قانون اور انگریزی کے علاوہ عربی وفارسی پر بھی عبور رکھتے ہیں آپ کے دو فرزند عمر ذکا و حسن ذکا (زیرتعلیم BSc انجینئرنگ) ہیں عمر ذکاء (MA اردو ہیں اور ٹیبل ٹینس کے بین الاقوامی کھلاڑی) ہیں آپ یونیورسٹی آف کوٹلی آزاد کشمیر میں بطور ڈائریکٹر فزیکل ایجوکیشن فرائض سرانجام دے رہے ہیں آپ کی بیٹی ہیں۔ عبداللہ جان پاکس ویلفیئر آرگنائزیشن پاکستان کے مرکزی جنرل سیکرٹری ہیں دوران زلزلہ آپ نے آزاد کشمیر و بالاکوٹ میں بحالی کے کاموں میں بھرپور حصہ لیا۔ دوران سیلاب آرمی کی وساطت سے سیلاب زادگان کی بحالی میں بھرپور حصہ لیا علاوہ ازیں سابق مرکزی چیئرمین آل پاکستان پوسٹل سرکل آفیسز بھی خدمات سرانجام دے چکے ہیں آل پاکستان ریلوے میل سروسز ایمپلائز یونین کے جنرل سیکرٹری کے فرائض بھی سرانجام دے چکے ہیں تحقیق الانساب کی طباعت واشاعت میں بھی آپ نے گراں قدر معاونت کی ہے خدمت خلق کا جذبہ بدرجہ اتم موجود ہے سماجی امور میں بھرپور حصہ لیتے ہیں قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کی تاریخ وانساب پر دسترس رکھتے ہیں ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان اسلام آباد کے چیف آرگنائزر کے طور پر فرائض سرانجام دینے کے بعد مرکزی باڈی میں چیف آرگنائزر اور ایگزیکٹو ممبر مرکزی ریسرچ کونسل و تحقیق الاعوان بک بورڈ ہیں آپ کے تین فرزند محمد طلحہ عبداللہ، محمد طٰہٰ عبداللہ و محمد حماد عبداللہ ہیں۔ الحاج ضیاء اللہ جان کے فرزند احمد و دو بیٹیاں نورالہدیٰ و نورالعین ہیں حاجی ثناء اللہ جان کی دو بیٹیاں حمیرا وحفصہ ہیں۔

محمد اشرف خان اعوان سابق وائس چیئر مین یونین کونسل سنگولہ ساہلیاں ودھڑے باغ وزکواۃ کمیٹی:

محمد اشرف خان 1938ء میں پیدا ہوئے خداداد صلاحیتوں کے مالک تھے۔آپ نے عملی سیاست میں بھر پور حصہ لیا متحدہ یونین کونسل دھڑے سالیاں سنگولہ کے وائس چیئر مین وچیئر مین زکوۃ تھے۔سنگولہ باغ روڈ آپ ہی کی کوششوں کا ثمر ہے آپ نے جنرل محمد حیات کے دور میں روڈ سنگولہ کی تعمیر میں بطور پراجیکٹ لیڈر کام کیا۔تعمیر و ترقی میں بھر پور حصہ لیا آل جموں وکشمیر مسلم کانفرنس کے مرکزی رہنما و نامور شخصیت تھے۔تحریک الحاق راولاکوٹ کا آغاز آپ ہی نے کیا تھا۔بن بیک بازار میں کاروبار سے منسلک تھے ہر طبقہ فکر سے آپ کا رابطہ تھا اخلاق حسنہ اور شرافت کا پیکر تھے۔10 ستمبر 1983ء کو وفات پائی قبر گلے میں ہے آپ کے فرزند آفتاب اشرف اور دو بیٹیاں نسیم بیگم زوجہ ذکا اللہ جان (ڈپٹی سیکرٹری وفاقی حکومت ونمبردار سنگولہ) وشمیم بیگم (زوجہ شاہد صادق) ہیں۔آفتاب اشرف بھی خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ہیں پاک آرمی سے ریٹائرمنٹ کے بعد اعوان منزل دبن سنگولہ مارکیٹ میں کاروبار سے منسلک ہیں آپ کے فرزند طیب آفتاب ودو بیٹیاں حرا آفتاب وآسیہ آفتاب ہیں۔

محمد عبدالعزیز اعوان سابق چیئر مین یونین کونسل سنگولہ:

آپ 14 اگست 1947 کو دبن میں پیدا ہوئے پرائمری سکول بیرموں میں بطور معلم بھی فرائض سرانجام دیے۔اس کے بعد FF رجمنٹ میں بھرتی ہوئے اور نائب صوبیدار کے عہدے سے ریٹائرڈ ہوئے۔1987ء میں وارڈ دبن سے بلدیاتی الیکشن میں حصہ لیا اور کامیاب ہونے کے بعد یونین کونسل کے چیئر مین منتخب ہوئے آپ نے تعمیر و ترقی کے کاموں میں بھر پور حصہ لیا نیک سیرت، درویش منش ہمدرد، خدمت خلق کا پیکر تھے 1995 میں آپ نے جناب وزیر اعظم وقت مجاہد اوّل سردار عبدالقیوم خان کی خدمت ہے درخواست دائر کی کہ سنگولہ کو باغ سے خارج کرتے ہوئے راولاکوٹ کے ساتھ شامل فرمایا جائے آپ کے درخواست پر جناب وزیر اعظم نے عوام علاقہ اور یونین کونسل کے ممبران کی رائے سے سنگولہ کا راولاکوٹ کے ساتھ شمولیت کا نوٹیفکیشن جاری کیا اس سارے پراسس میں ایک ٹیم ورک تھا تمام لوگ نیک نیتی سے بغیر کسی ذاتی لالچ کے کام کر رہے تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو کامیابی عطا فرمائی۔آپ نے اپنی دادی اماں مہتاب بی جو راقم مولف کی بھی دادی تاجو خان نمبردار (جداعلیٰ) کی پوتی تھیں کی سینہ بہ سینہ روایات کی روشنی میں اور ملک محمد یعقوب، غازی سخی محمد، حوالدار اکبر حسین وغیرہ سے سنگولہ کی تاریخ مرتب کروانے میں اہم کردار ادا کیا راقم مولف کے بڑے بھائی تھے اور ہمارا تعلق دوستانہ تھا مجھے تاریخ مرتب کرتے ہوئے جہاں دشواری پیش آئی آپ نے بھر پور رہنمائی کی آپ نے تمام ریکارڈ محفوظ رکھا ہوا تھا۔علاوہ ازین آپ بے پناہ خوبیوں کے مالک تھے آپ ایک قد آور شخصیت تھے آپ پر فالج کا تین بار اٹیک ہوا زیر علاج رہنے کے بعد مورخہ 15 مئی 2010ء کو وفات پائی آپ کی قبر دبن ڈھارے اپنے آبائی گھر کے ساتھ ہے۔آپ کے چار فرزند ڈاکٹر جاوید عزیز، ڈاکٹر طارق عزیز، انجینئر قمر عزیز و مصطفیٰ عزیز اور تین بیٹیاں صفیہ بیگم (زوجہ آفتاب اشرف)، شازیہ بیگم (زوجہ طاہر صادق) شکیلہ بیگم مرحومہ (زوجہ ثناء اللہ جان) ہیں۔ڈاکٹر جاوید عزیز BSc نرسنگ ڈپلومہ امریکن نیشنلٹی ہولڈر امریکہ میں ذاتی کاروبار کر رہے ہیں خدمت خلق کا جذبہ بھر پور تھا اس سے قبل آپ گاؤں میں ٹیچر تعینات تھے بیماروں کے علاج معالجہ کے لیے گھر گھر جا کر ان کا علاج کرتے رہے ہیں آج بھی گاؤں کی بوڑھی اور بے سہارا عورتیں ان کو دعاؤں میں یاد رکھتی ہیں تعمیر و ترقی فلاحی امور کے علاوہ مدرسہ تعلیم القرآن للبنات دبن بیرموں مسجد کی تعمیر اور حضرت بابا اسماعیلؒ کے مزار کی تعمیر کے علاوہ بابا تاجو کی قبر کی تعمیر اور تحقیق الانساب، تاریخ قطب شاہی اور سنگولہ تاریخ کے آئینے میں کتب کی تالیف میں بھی آپ نے بھر پور تعاون فرمایا خدمت خلق کا جذبہ بدرجہ اتم موجود ہے ہمارے لیے قیمتی سرمایہ ہیں اللہ تعالیٰ ان خدمات پر اجر عظیم عطا فرمائے آمین آپ کی اہلیہ رضیہ پروین (دختر کرنل محمد ریشم اعوان) ریٹائرڈ معلّمہ ہیں۔ڈاکٹر طارق عزیز نے ایم بی بی ایس چائنہ سے کیا

اس کے بعد محکمہ صحت عامہ میں بطور سول میڈیکل آفیسر تعینات ہوئے CMH راولاکوٹ میں بھی خدمات سرانجام دیں، صدر آزاد کشمیر کے ہمراہ بطور ذاتی معالج بھی تعینات رہ چکے ہیں آپ کے دو فرزند عبدالہادی و عبدالاحد ہیں۔انجینئر قمر عزیز B.Tech ڈیفنس ہاوسنگ اتھارٹی (DHA) اسلام آباد میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں آپ کے دو فرزند محمد ریحان قمر و محمد ارسلان قمر ہیں مصطفیٰ عزیز کے فرزند عبید مصطفیٰ ہیں۔محمد نجیب (لاولد) سیاسی وسماجی رہنما ہیں مسلم کانفرنس سندھ زون کے مرکزی قائدین میں سے تھے انجمن فلاح و بہبود کے جنرل سکرٹری تھے فالج کے مرض کی وجہ سے 10 مارچ 2018ء کو وفات پائی آپ کی قبر دبن ڈھارے میں ہے۔

الحاج محمد سعید خان بطور پرائمری ٹیچر گورنمنٹ مڈل سکول بیرموں سنگولہ میں تقریباً پانچ سال تک فرائض سرانجام دینے کے بعد ابوظہبی ڈیفنس میں تعینات ہوئے اور تقریباً 18 سال کے بعد ملازمت سے مستعفی ہو کر شیر جنگ کرنل غلام رسول روڈ پر اعوان منزل دبن سنگولہ مارکیٹ میں ہول سیل کے کاروبار سے منسلک ہیں بلڈنگ ہذا میں الفرقان ماڈل ہائی سکول بھی قائم ہے آپ اس سکول کے بھی مالک ہیں اس کے علاوہ مدرسہ قمر الاسلام للبنات کے مہتمم بھی ہیں آل جموں وکشمیر مسلم کانفرنس کی مرکزی مجلس عاملہ کے دوسری مرتبہ ممبر منتخب ہوئے۔زلزلہ 2005ء کے متاثرین کو ریلیف دینے کے لئے حلقہ ایم ایل اے کی طرف سے ریلیف کمیٹی سنگولہ کے ممبر کے طور پر بھی فرائض سرانجام دیئے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو ریلیف مہیا کرنے کی کوشش کی سیاست کے علاوہ سماجی وتعمیراتی کاموں میں بھی بھر پور حصہ لیتے ہیں کالے ناگلہ تا دبن ڈھارے پختہ لنک روڈ آپ ہی کی کوششوں کا ثمر ہے محکمہ مال سے سالم سنگولہ کا ابتدائی بندوبست ریکارڈ آپ ہی کی کوششوں سے حاصل ہوا سنگولہ کے جدامجد حضرت بابا محمد اسماعیلؒ کے مزار کی تعمیر میں بھی آپ نے بھر پور مالی تعاون فرمایا آل جموں وکشمیر مسلم کانفرنس سے وابستہ ہیں اور دوسری مرتبہ آپ کو آل جموں وکشمیر مسلم کانفرنس کی مرکزی مجلس عاملہ کا ممبر منتخب کیا گیا آپ کے چار فرزند حاجی عمران سعید، عرفان سعید، رضوان سعید، انجینئر حاجی عثمان سعید (حال سعودی عربیہ) وفرزانہ اختر B A , C T (زوجہ الحاج ضیاء اللہ جان) ہیں۔حاجی عمران سعید MA,BEd کمشنر آفس پونچھ ڈویژن راولاکوٹ میں بطور ڈیٹا انٹری اوپریٹر فرائض سرانجام دے رہے ہیں آپ کے فرزند علی عمران اور بیٹی ہیں۔عرفان سعید BA ڈپلومہ ہولڈر پرامیڈیکل انسٹیٹیوٹ میر پور، محکمہ صحت عامہ آزاد کشمیر میں بطور جونیئر ٹیکنیشن خدمات سرانجام دے رہے ہیں ان کے دو فرزند ہمایوں عرفان و حذیفہ عرفان ہیں رضوان سعید BA,B.Ed محکمہ پولیس میں فرائض سرانجام دے رہے ہیں ان کے تین فرزند عبدالسمیع، صائم وسالار ہیں۔

محمد کریم علوی (شادو آل قطب شاہی علوی اعوان) وائس چیئر مین ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان:

راقم مولف محمد کریم اعوان کی پیدائش 15 جنوری 1964ء ہے پرائمری تک تعلیم پرائمری (مڈل) سکول بیرموں سے حاصل کی۔چھٹی اور ساتویں مڈل سکول بن بیک سے اور دسمبر 1977ء میں ہائی سکول (ہائر سکنڈری) سنگولہ جماعت ہشتم میں زیر تعلیم تھا تعلیم ادھوری چھوڑ کر کراچی کے ایک پولٹری فارم میں 100 روپے ماہوار تنخواہ پر ملازمت اختیار کی اس کے بعد پرائیویٹ ملازمت کے ساتھ ساتھ کراچی بورڈ سے پرائیویٹ امیدوار کے طور پر 1981ء میں میٹرک کا امتحان پاس انگلش ٹائپ وشارٹ ہنڈ میں مہارت حاصل کرنے کے بعد پاکستان نیشنل سپنگ کارپوریشن کراچی کی ایک ذیلی شاخ نیشنل ٹنکر کمپنی لمیٹڈ میں بطور ٹاپسٹ ملازمت حاصل کی۔گورنمنٹ نیشنل کالج شہید ملت روڈ کراچی سے 1983ء میں آئی کام کا امتحان پاس کرنے کے بعد بطور سٹینو گرافر ترقیابی ہوگئی۔گورنمنٹ ڈگری کالج ملیر کراچی سے بی کام کی ڈگری 1986ء حاصل کی۔گورنمنٹ اردو لا کالج سے لاء گریجویشن کیا۔کراچی یونیورسٹی سے ایم اے بین الاقوامی تعلقات اور ایم اے تاریخ اسلام میں ڈگریاں حاصل کیں۔31 مئی 1989ء کو بطور پرائمری معلم

گورنمنٹ مڈل سکول کوٹلہ باغ میں تعیناتی ہوئی جون 1990ء میں گورنمنٹ ہائرسیکنڈری سکول سنگولہ میں تبادلہ ہوادسمبر 1993ء میں محکمہ تعلیم کوخیرآبادکرتے ہوئے سول سیکرٹریٹ مظفرآبادآزادکشمیر میں بطورسینئرسکیل سٹینوگرافرگریڈ15تعینات ہوا1997ءمیں بطورذاتی معاون ترقیابی ہوئی اوراس وقت سول سیکرٹریٹ مظفرآبادمیں بطور پرائیویٹ سیکرٹری خدمات سرانجام دے رہاہوں۔

راقم ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کا وائس چیئرمین ہے اور جناب محبت حسین اعوان کی سرپرستی میں قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے انساب وتاریخ پرتحقیقی کام میں مصروف ہے۔راقم کی تالیف ’’حضرت باباسجاول علوی قادریؒ تاریخ کے آئینے میں‘‘ کےعلاوہ چارعددکتب شائع ہوچکی ہیں جن میں تحقیق الانساب جلداول،جلددوم،تاریخ قطب شاہی علوی اعوان اورمختصرتاریخ علوی اعوان معہ ڈائریکٹری ہیں اورزیرطبع کتب میں سنگولہ تاریخ کے آئینے میں،تحقیق الانساب جلدسوم،تاریخ قطب شاہی جلددوم شامل ہیں راقم نے تحقیق الانساب جلداول ودوم میں تقریباً تین درجن سے زائدقبائل کا تذکرہ کیاہےاوران کے معروف شجرہائےنسب شامل کیے ہیں۔شہدائےسنگولہ وبن بیک کے حوالے سے راقم نے طویل عرصہ سے تحقیقی کام کوجاری رکھاشہدائےسنگولہ وبن بیک کمیٹی کے صدرملک محمد یعقوب اعوان مرحوم کے کام کوآگے بڑھایا مرحوم نے تقریباً80شہداءکی لسٹ مرتب کی ہوئی تھی اور ہرسال ان کے ایصال ثواب کے لیے حسب توفیق اپنے گھرپرہی اہتمام کیاکرتے تھےراقم نے جہادآزادی کشمیر کے غازیاں جوکہ اس وقت زندہ تھے سے محاذجنگ کی روئیدادضبط تحریر میں لائی خاص طورپرجہاد کے عینی شاہدراقم کے بڑے بھائی جناب سردار جان محمد خان اعوان ایڈووکیٹ نمبردارسنگولہ ریٹائرڈ ڈپٹی سیکرٹری سے میں نے استفادہ حاصل کیااورشہداء کے خاندان سکونت اورشجرہ نسب کی تحقیق میں نے خودکی اورابھی بھی جاری ہے کتاب ہذامیں بھی درج ہےاورسنگولہ تاریخ کے آئینے میں بھی مفصل درج ہوہوگی۔ راقم کے بچوں میں کیپٹن ڈاکٹرنعمان کریم،نورین کریم(سٹاف نرس گریڈ16ایمزمظفرآباد)،عنبرین کریم(زیرتعلیم BSبوٹنی 7th سمسٹراےجے کےیونیورسٹی)وعدنان کریم(زیرتعلیم الیکٹریکل اینڈکمپیوٹرسائنس NUSTاسلام آبادتھرڈسمسٹر)ہیں۔

حوالدارمحمدرحیم کے دوفرزندفہیم رحیم ونعیم رحیم وایمن رحیم(انڈرگریجویٹ)ہیں فہیم رحیم پاک آرمی میں ہیں ان کے فرزندسیف اللہ اور بیٹی ہیں نعیم رحیم بی ایس سی ہیں اور آزادکشمیرپولیس میں فرائض سرانجام دے رہے ہیں آپ کے فرزندارحم نعیم ہیں۔حافظ وقاری محمدحبیب خان پرائمری معلم پرائمری سکول دبن سنگولہ میں فرائض سرانجام دے رہے ہیں ان کی دوبیٹیاں طوبیٰ حبیب میٹرک(زوجہ نعیم رحیم)وبازغہ حبیب(زیرتعلیم)ہیں۔حاجی محمداطوارنےآرمی سے ریٹائرڈہونے کے بعد2010میں معہ اہلیہ مشکورجان حج کی سعادت حاصل کی۔عادل خان نے جہادآزدی کشمیرمیں حصہ لیاجامعہ ملیہ کراچی میں خدمات سرانجام دیں آپ کے چارفرزندملک محمدیعقوب، محمدصادق،محمدعاشق،محمدفاروق ودوبیٹاں رحمت جان(بیوہ عبدالعزیزسابق چیئرمین یونین کونسل سنگولہ)وسربت جان(زوجہ محمدنجیب)ہیں۔

ملک محمد یعقوب اعوان مرحوم سنگولہ کی ہردلعزیزشخصیت:

ملک محمدیعقوب اعوان19دسمبر1939 کودبن سنگولہ میں پیداہوئےگورنمنٹ ہائی سکول راولاکوٹ سے مڈل کا امتحان پاس کرنے کے بعد19ستمبر1955 کو 14AKرجمنٹ میں بھرتی ہوئے17جولائی 1967 کوسرکاری ڈیوٹی کے دوران ایکسیڈنٹ ہواکمرمیں شدیدچوٹ لگنے کی وجہ سے دونوں ٹانگوں سے معذورہونے کے بعدناکارگی پنشن پرریٹائرڈہوئے ۔گاؤں میں قیام کے دوران آپ نے سنگولہ کی تاریخ مرتب کرناشروع کی جس کے اخراجات کی ذمہ داری حوالدارسیدامیراورصوبیدارسخی محمدنے لی ہوئی تھی اوربدقسمتی سے یہ دونوں حضرات 1971ء کی جنگ میں شہیدہوگئےجس کی وجہ سے تاریخ سنگولہ کی ترتیب وتدوین واشاعت نہ ہوسکی لیکن ملک محمدیعقوب

صاحب نے ہمت نہ ہاری اوروہ مسلسل اپنی استعداد کے مطابق کام کرتے رہےراقم مولف سے بھی انہوں نے تاریخ کی اشاعت کامعاملہ اٹھایا۔راقم نے ان کی خواہش پر1990ءسے تاریخ سنگولہ کی تحقیق پرکام شروع کیااورپورے سنگولہ میں آبادتمام قبائل کے شجرہائے نسب کوترتیب دیناشروع کیااورسترہ سال کی مسلسل کوششوں کے بعدتحقیق الانساب جلداول2007ءمیں شائع کی۔کتاب ہذاکی اشاعت پرآپ کی خوشی کی انتہانہ رہی اورآپ نے راقم مولف کوتحریری طورپراپناجانشین قراردیاجوتاریخ سنگولہ سے ان کی والہانہ محبت اور بے پناہ عقیدت کا واضع ثبوت ہے۔ شہدائےسنگولہ کامکمل ریکارڈاورجہادآزادی کشمیرمیں اہل سنگولہ کاکردار کے حوالہ سے دیگرمعاونین میں سردارجان محمدخان ایڈووکیٹ،کیپٹن علی اکبر،حوالداراکبرحسین،عبدالعزیزاعوان سابق چیئرمین وغیرہ کاکردارمثالی رہا۔شہدائے سنگولہ کی یادمیں ہرسال اپنے گھرواقع کھلوٹاوبڈلےکلس میں عقیدت واحترام سے بطورخاص دن مناتے تھےاوران کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی اوران کے کردارکواجاگرکرتے تھے۔اخبارات،اوررسالوں میں آپ کے آرٹیکل چھپتے رہے ہیں ہفت روزہ نشیمن ایبٹ آبادمیں آپ کے آرٹیکل باقاعدگی سے آتے رہے ہیں ماہنامہ اعوان لاہوراور ماہنامہ اعوان اسلام آبادمیں بھی آپ کے تاریخی مضمون چھپ چکے ہیں۔

ملک یعقوب نے سنگولہ کواس کی تاریخ دی بطورسولجرویلفیئرآفیسرطویل عرصہ تک خدمات سرانجام دیتے رہےآپ نے سینکڑوں مستحقین کوپنشن دلوائی۔دبن کے مقام پرپرائیویٹ طورپرگرلزپرائمری سکول قائم کیااوراس میں بطورمعلم فرائض سرانجام دیےآپ کی کوششوں سے گورنمنٹ نے اس سکول کواپنی تحویل میں لیاجواب گورنمنٹ گرلزمڈل سکول دبن سنگولہ کے نام سے موسوم ہے۔سنگولہ کے پہلے سردارملک خان،سردارتاجوخان نمبرداراوّل وسردارمنگل خان نمبرداردوئم کے حالات زندگی وغیرہ سے متعلق جملہ معلومات آپ ہی نے بزرگوں سے روایت کی ہیں۔سنگولہ کی سطح پر26نومبر1973ءکوتنظیم الاعوان کاپہلاکنونشن بمقام بیرموں سنگولہ منعقدکروایاکنونشن منعقدکرنے والوں میں آپ کے تایا(راقم کے والدمحترم)نمبردارمحمدخان،مان علی خان،صوبیدارمیجرشیراحمدخان،میاں شیراحمدخان ونمبردارخانولی خان وغیرہ قابل ذکرتھےجس کاتذکرہ قبل ازیں کیاجاچکاہے۔آپ ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان سنگولہ شاخ کےصدراور چیف کوآرڈینیٹر،ہسٹری کمیٹی وشہداءکمیٹی وسولجرویلفیئرکمیٹی کے منتظم اعلیٰ کے عہدوں پرفائزرہے۔’’اعوان شخصیات آزادکشمیر‘‘ کی جناب محبت حسین اعوان سے اشاعت کروانا آپ ہی کی کوششوں کاثمرہےاس عظیم شخصیت نے ماہنامہ اعوان اسلام آباد،ماہنامہ اعوان انٹرنیشنل اسلام آبااورہفت روزہ نشیمن ایبٹ آبادکے ذریعہ شہدائےسنگولہ اوراعوانان سنگولہ کو متعارف کروایاکتاب ہذابھی آپ ہی کی خواہش کی تکمیل ہے۔اس عظیم مردجری نے مورخہ 8ستمبر2011 کوداعی اجل کولبیک کہاان کی وفات کے بعدراقم ان کے جانشین کی حیثیت سے ان کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کررہاہے۔آپ کے اکلوتے فرزند یوسف حسرت اور پانچ بیٹیاں فاطمہ(زوجہ محمدرحیم بھائی راقم مولف)،کلثوم(زوجہ قاری محمدیاسین)،رقیہ مرحومہ(زوجہ حافظ وقاری محمدحبیب بھائی راقم مولف)وام حبیبہ(زوجہ محموداکرم قیاس آل چھمب)وسلمہ(زوجہ حاجی عمران سعید بھتیجاراقم مولف)ہوئیں۔یوسف حسرت پاک آرمی میں ہیں ان کے دوفرزنداحتشام وافراہیم اورتین بیٹیاں عالیزہ،کسرہ ویوسرہ ہیں۔محمدصادق اعوان راقم مولف کے بہنوئی ہیں ان کے چارفرزند طاہرصادق،شاہدصادق،زاہدصادق وفہد صادق اوربیٹی زینب(زوجہ عبدل حسین)ہیں۔طاہرصادق کے فرزندبلال ہیں محمدعاشق بطورپرائمری معلم فرائض سرانجام دے رہے ہیں ان کے دو فرزندخالدعاشق واحمدعاشق اورچاربیٹیاں ماریہ،مریم،رابعہ وعائشہ ہیں خالدعاشق بطورمعلم القرآن مسجدسکول بیرموں ڈنہ عیدگاہ سرانجام دے رہے ہیں ان کے دوفرزندجنیدوجمشیدہیں۔

محمدفاروق خان ایم اے،ایم ایڈ،ایل ایل بی محکمہ تعلیم کراچی ومحکمہ تعلیم آزادکشمیرمیں بھی خدمات سرانجام

دے چکے ہیں۔فیڈرل ماڈل سکول میں SST گریڈ 17 ہیں ماہر تعلیم ہونے کے علاوہ خدمت خلق کا بھرپور جذبہ رکھتے ہیں انتہائی مہمان نواز، ہمدرد اور اعلیٰ اوصاف کے مالک ہیں۔آپ بہترین تجزیہ نگار ہیں حالات حاضرہ پر گہری نظر رکھتے ہیں راقم مولف کی بھرپور حوصلہ افزائی کرتے رہے ہیں۔سنگولہ تاریخ کے آئینے میں و تحقیق الانساب کی تحقیق و تدوین و اشاعت کے لئے آپ کا گھر مرکز رہا ہے۔راقم مولف پانچ سال تک آپ کی سرپرستی میں تحقیق الانساب و دیگر کتب کے مسودہ جات ترتیب دیتا رہا ہے اور آپ کے گھر میں ہی قیام پذیر رہا ہے اس سے آپ کی گاؤں قبیلہ اور تاریخ سے محبت کا واضع اظہار ہوتا ہے۔آپ شاعری سے خصوصی لگاؤ رکھتے ہیں۔آپ کی اہلیہ محترمہ یاسمین جان ایم اے، بی ایڈ (راقم مولف کی بھتیجی) بھی اسلام آباد بھی SST گریڈ 18 ہیں۔خدمت خلق کا جذبہ بدرجہ اتم ہونے کے علاوہ ہمدرد، مہمان نواز و نیک سیرت خاتون ہیں 2010 میں آپ دونوں نے حج مبارک کی سعادت حاصل کی آپ کے چار فرزند محمد سعد، محمد حارث، محمد معاذ و محمد نوفل ہیں۔محمد غلام خان کے دو فرزند محمد نسیم خان و کلیم احمد اور تین بیٹیاں نذیرہ بیگم (زوجہ اقبال حسین)، خدیجہ بیگم (زوجہ محمد یاسین) صجیہ بیگم (زوجہ محمد جاوید) شکور بیگم (زوجہ محمد خلیل) ہیں محمد نسیم خان صدر معلم ہیں قابل ذکر شخصیت کے مالک ہیں آپ کے دو فرزند اسد نسیم و ڈاکٹر راشد نسیم MBBS اور دو بیٹیاں نگہت (زوجہ بشارت) و عفت ہیں۔اسد نسیم اعوان ایم اے ایم ایڈ جونیئر ٹیچر مڈل سکول بیرموں سنگولہ و چیف آرگنائز ر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان تحصیل راولاکوٹ ہیں خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ہیں اعوان یوتھ کی جانی پہچانی شخصت ہیں آپ کے فرزند حیدر علی اسد د بیٹی زیمل فاطمہ ہیں کلیم احمد سوشل ویلفیئر میں بطور نرسنگ آفیسر تعینات ہیں کشمیران میڈیکل سٹور راولاکوٹ خدمات سرانجام دے رہے ہیں آپ کی بیٹی مشل فاطمہ ہیں۔نواب خان مہاراجہ پونچھ کی مشاورتی کونسل کے ممبر تھے آپ کی شادی کالو خان چھمب کی بیٹی سے ہوئی تھی وہ صوبیدار عبدالحکیم کی پھوپھی تھیں ان کے پانچ فرزند ثابت علی، صحبت علی (شہید جنگ عظیم اوّل)، امیر علی، گوہر خان و عظیم خان اور دو بیٹیاں تھیں جو یوسف علی وہوشناک پسران بہادر و خان (رانجا آل آگرہ) کے نکاح میں تھیں ثابت علی کی شادی محمد بخش ولد نورولی (تاجو آل) کی بیٹی سے ہوئی تھی جن کے بطن سے اکلوتے فرزند صوبیدار میجر محمد امیر خان اعوان تھے۔

صوبیدار میجر (ر) محمد امیر خان اعوان:

آپ اکتوبر 1923 کو پیدا ہوئے 1939 میں ریاست حیدر آباد دکن کی آرمی میں بھرتی ہو گئے دوسری جنگ عظیم میں شرکت کی اس عرصہ میں مصر، عراق، شام، ایران، برما اور دیگر ممالک میں تعینات رہے اور ترقی کرتے ہوئے حوالدار کے عہدہ پر متمکن ہوئے 1947 میں چھٹی لے کر گھر آئے ہوئے تھے کہ ہندوستان نے حیدر آباد دکن پر قبضہ کر لیا اور آپ دوبارہ اپنی یونٹ میں حیدر آباد نہ جا سکے آپ نے واپس جانے کے بجائے گاؤں میں لوگوں کو فوجی تربیت دینا شروع کی اور محاذ جنگ پر جانے کی ترغیب بھی دی ابتداء میں آپ نے سنگولہ کے حفاظتی دستوں میں اہم کردار ادا کیا۔دھر مسال راولاکوٹ اوپریشن میں عملی حصہ لیا اس کے بعد پونچھ محاذ پر سکنڈ باغ بٹالین میں حصہ لیا۔جنگ آزادی کے اختتام پر آپ FF رجمنٹ میں بطور حوالدار بھرتی ہوئے 1965 کی جنگ میں بھی حصہ لیا اس کے بعد آپ کو صوبیدار کے عہدہ پر فائز کیا گیا۔1971 کی جنگ میں مشرقی پاکستان میں تھے جیسور، رنگپور، کوسیلا وغیرہ کے محاذوں پر تعینات رہے بعد میں جنگی قیدی بنا لیے گئے اور آپ رانچی کے کیمپ نمبر 95 میں قید رہے قید سے رہائی کے بعد صوبیدار میجر ہوئے 1982 میں آرمی سے ریٹائرمنٹ کے بعد آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کے پلیٹ فارم سے سیاست میں حصہ لیا اور 1983 کے بلدیاتی الیکشن میں بھرپور حصہ لیا اور ممبر ضلع کونسل پونچھ منتخب ہوئے اس دوران آپ نے تحریک الحاق راولاکوٹ کو مزید وسعت دی یہ تحریک آپ کی زندگی ہی میں 1996 میں کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔آپ مسلم کانفرنس سنگولہ کے صدر بھی رہے آپ نے تعمیر و ترقی کے کاموں میں حصہ لیا 30 مارچ 1997 کو وفات پائی آپ

کے فرزند محمد بشیر خان و پانچ صاحبزادیاں ثناء بیگم (زوجہ سید زمان)، شاہ بیگم (زوجہ خان محمد)، ضیاء بیگم (بیوہ محمد اشرف)، نور بیگم (بیوہ محمد صادق ممبر ضلع کونسل باغ شہید)، حسن بیگم (زوجہ محمد نسیم) ہوئیں۔

محمد بشیر خان BA,LLB محکمہ تعلیم آزاد کشمیر میں 36 سال تک خدمات سرانجام دینے کے بعد عمر پیرانہ سالی کی وجہ سے معلم کے عہدہ جلیلہ سے ریٹائرڈ ہوئے آپ نے آزاد کشمیر سکول ٹیچر آرگنائزیشن کے پلیٹ فارم سے الیکشن میں حصہ لیا اور کونسلر منتخب ہوئے۔تحریک الحاق راولاکوٹ میں آپ کا کردار مثالی رہا۔چونکہ آپ وکیل بھی تھے جس کی وجہ سے تحریک الحاق راولاکوٹ کے سلسلے میں عدالت العالیہ و عدالت عظمیٰ تک کیس کی پیروی کی اور کامیابی حاصل کی۔PPP کے دور حکومت میں ایک سازش کے تحت سنگولہ کو تقسیم کر کے حلقہ علی سوجل کی تخلیق کی تجویز زیر کار تھی جس کو آپ نے اپنے دیگر ساتھیوں کے مشورہ سے عدالت العالیہ میں چیلنج کیا جس کی وجہ سے یہ سازش کامیاب نہ ہو سکی اور کیس عدالت العالیہ میں زیر سماعت ہے۔آپ کا شمار معززین سنگولہ میں ہوتا ہے سنگولہ کی جانی پہچانی شخصیت ہیں آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کی مرکزی مجلس عاملہ کے ممبر بھی ہیں۔آپ کے فرزند اعجاز محمود اور دو بیٹیاں بلقیس (زوجہ یوسف حسرت) و عاصمہ (زوجہ سبحان عالم) ہیں۔اعجاز محمود ایم اے، ایم ایڈ پرائمری مدرس مڈل سکول بنی سنگولہ میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں اعلیٰ اوصاف اور خوبیوں کے مالک ہیں ان کی دو جڑواں بیٹیاں ہیں۔امیر علی خان کے دو فرزند عبدالرحمٰن و حسن محمد اور دو بیٹیاں جمس بی زوجہ جمس خان تاجو آل دبن و گل بیگم بیوہ محمد یوسف شہید جنگی آل نکر تھیں۔عبدالرحمٰن کے چار فرزند محمد یوسف، محمد اکرم، محمد یونس و محمد الیاس ہیں۔محمد یوسف کے تین فرزند مصطفےٰ، مرتضیٰ و مجتبیٰ ہیں۔مصطفیٰ کے تین فرزند منیب، مبین، معیض و بیٹی ملائکہ ہیں۔محمد یونس خان اعوان آرمی کی کلریکل کور سے بطور پی اے ریٹائرڈ ہوئے دوران سروس آپ نے اعلیٰ فوجی آفیسران جنرل عبدالوحید کاکڑ، جنرل معین الدین حیدر وغیرہ کے ساتھ ڈیوٹی سرانجام دی ریٹائرمنٹ کے بعد گورنر سندھ کے ہمراہ بطور پرائیوٹ سیکرٹری فرائض سرانجام دیئے خداداد صلاحیتوں کے مالک ہیں خدمت خلق کا جذبہ قابل قدر ہے آپ کے سات فرزند عبدالوقار یونس، عبدالوہاب، عبدالوقاص پاک آرمی، اویس، ادریس، حارث و حمزہ اور دو بیٹیاں روبینہ (زوجہ عرفان سعید) و رضوانہ (زیر تعلیم ایف ایس سی) ہیں۔عبدالوقار یونس بی ایس سی یو بی ایل میں بطور بنک آفیسر فرائض سرانجام دے رہے ہیں آپ کے فرزند ہارون اور بیٹی ہیں۔انجینئر عبدالوہاب کے دو فرزند مدثر و مبشر ہیں۔محمد الیاس کے چار فرزند عامر، امجد، واجد و سہیل و دو بیٹیاں نصرت و شازیہ ہیں عامر کے فرزند عبدالہادی ہیں۔محمد جاوید کے تین فرزند عاقب جاوید، ثاقب جاوید، عاصم جاوید اور دو بیٹیاں طاہرہ (زوجہ اسد نسیم) و طیبہ ہیں۔نوید کے فرزند نادر اور چار بیٹیاں نجمہ، نادرہ، ناظمہ، و عائزہ ہیں۔محمد وحید کے تین فرزند ولید، بلال، دانیال و بیٹی ایمان ہیں۔محمد ندیم کے سروش و علیشہ ہیں۔محمد اسحاق کے فرزند عابد اور دو بیٹیاں نائیدہ و زائدہ ہیں۔محمد فاروق کے دو فرزند عمر فاروق و عمیر و پانچ بیٹیاں عظمیٰ، لبنیٰ، آمنہ، سکینہ و میمونہ ہیں۔

صحبت علی بہادر، نڈر اور دلیر تھے جنگ عظیم اول کے دوران انگریز کرنل سے کسی بات پر تکرار ہوا تو آپ نے کرنل کے دانت توڑ دیے اور اس کی قیادت میں لڑنے سے انکار کر دیا۔جس کی پاداش میں آپ کو شہید کر دیا گیا۔گوہر خان نے جنگ عظیم اول میں فقید المثال کارہائے نمایاں سرانجام دیے۔حکومت برطانیہ نے احسن کارکردگی کے سلسلہ میں بہادری کے تمغہ جات، کئی مربع زمین اور نقد قیمتی انعامات کا اعلان کیا لیکن اس عظیم مرد جری نے جس کی اپنی کوئی نرینہ اولاد نہ تھی یہ تمام انعامات لینے سے انکار کر دیا۔انہوں نے فرمایا مجھے زمین، اسناد اور انعامات کی ضرورت نہیں میرے گاؤں میں سرکاری سکول دیا جائے تا کہ ہماری نسل زیور تعلیم سے آراستہ ہو سکے۔چنانچہ حکومت برطانیہ نے آپ کی درخواست کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے لفٹیننٹ سری راجہ سکھد یو سنگھ بہادر والی پونچھ کو سکول قائم کئے جانے کے احکامات جاری کئے اور آپ کی خواہش پر 1923ء میں بیرموں سنگولہ کے مقام پر سکول قائم ہوا اور رہیمہ ناڑی کے مقام

پر کئی مربع زمین بھی تحفے میں دی گئی آپ کی اکلوتی بیٹی جیواں بیگم زوجہ مولوی عبدالغنی تاجوآل تھیں۔ عظیم خان کے فرزند فتح محمد تھے۔ حیدر خان کی شادی نواب علی ولد صوبہ خان حسوآل بنی کی بیٹی سے ہوئی تھی ان کی پانچ بیٹیاں ایک پڑاٹ محمد امیر وغیرہ کی والدہ دوسری جمس خان کی والدہ، تیسری متیالمیرہ سید اکبر کی والدہ، چوتھی محمد ایوب دبن کی والدہ اور پانچویں حوالدار شریف وغیرہ دبن کی والدہ تھیں۔ دوست محمد کی شادی فیروز خان ولد کیڑا خان منگا آل کی بیٹی سے ہوئی تھی۔ ان کے تین فرزند سجاول خان، جمس خان و بگاہ خان تھے۔ سجاول خان کے دو فرزند حاجی محمد افسر و باغ حسین ہیں۔ حاجی محمد افسر کے چار فرزند حاجی رمضان، محمد ریاض، محمد افراز، محمد سرفراز و تین بیٹیاں پروین (زوجہ سید علی وسیم)، شاہین (زوجہ ماسٹر مظفر) وشازمین ہیں حاجی رمضان کے چار فرزند انضمام، دانش، باسط و عاصم ہیں الحاج باغ حسین کے چار فرزند طاب حسین، لیاقت حسین، خالق حسین و رفاقت حسین ہیں جمس خان کے تین فرزند محمد صادق شہید، الحاج محمد روشن و محمد ممتاز اور دو بیٹیاں محبوب جان مرحومہ (زوجہ الحاج محمد افسر مرحوم) واختر جان (زوجہ الحاج محمد سعید) ہیں۔ محمد صادق شہید سنگولہ کی ہر دلعزیز شخصیت تھے عوام علاقہ سنگولہ نے آپ کو بلا مقابلہ ممبر ضلع کونسل منتخب کیا آپ نے شب و روز گاؤں کی تعمیر و ترقی کے لئے کوششیں کیں مختصر عرصہ میں ریکارڈ کام کروائے آفات سماوی کے کیسز میں لوگوں کی بھرپور مدد کی زندگی نے زیادہ مہلت نہ دی اور جیپ کے ایک حادثہ میں شہید ہوئے آپ کی اکلوتی بیٹی سلمہ (زوجہ اشفاق حسین) ہیں الحاج محمد روشن کے چار فرزند شوکت، مشتاق، اشتیاق و اسرار ہیں محمد ممتاز کے ناصر و یاسر اور چار بیٹیاں ریما، رقیہ، کرن و نوشین ہیں۔ روشن علی کی اہلیہ بن بیک عبدل خان بچا آل کی پھوپھی تھیں ان کے دو فرزند عبدالعزیز و مولوی عبدالغنی تھے عبدالعزیز کے دو فرزند عبدالمجید و عبدالحمید ہوئے عبدالمجید قابل ذکر ہیں خاندانی رشتوں کا علم رکھتے ہیں آپ نے سینہ بہ سینہ روایات تسلسل سے بیان کی ہیں آپ کے چار فرزند عبدالقدیر، عبدالشبیر، محمد سبیل عبدالحفیظ ہیں عبدالحمید کے چار فرزند عبدالخالق، نعمان، عدنان و فیضان اور دو بیٹیاں ہیں عبدالخالق انڈر گریجویٹ ہیں نیوائیر پورٹ اسلام آباد میں سول ایوایشن اتھارٹی میں ویلجنس اسسٹنٹ کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں آپ کی بیٹی زیمل علوی ہیں۔ مولوی عبدالغنی نیک سیرت بزرگ گزرے ہیں آپ کے چار فرزند عبدالجلیل، عبدالرزاق، عبدالغفور و عبدالشکور ہیں۔ حوالدار میجر ریٹائرڈ عبدالجلیل خان نیک سیرت، اعلیٰ اوصاف کے مالک، خدمت خلق کا جذبہ بھرپور رکھتے ہیں تاجوآل خاندان کے سربراہ و سرپرست اور قابل عزت شخصیت ہیں آپ کا انداز تخاطب عمدہ اور سچے عاشق رسول ہیں۔ 65 و 71 کی جنگوں میں حصہ لیا ڈنہ عیدگاہ بازار میں کاروبار کر رہے ہیں آپ کے دو فرزند قاری عبدالقادر و عبدالقدوس اور دو بیٹیاں شاہدہ (زوجہ سلیم علوی) و عابدہ (زوجہ اعجاز محمود) ہیں قاری عبدالقادر فیروزی قابل ذکر ہیں آپ کے پانچ فرزند عمار، سعد، حسن، حماد و کاشف اور بیٹی رابعیہ ہیں عمار کے فرزند عبدالہادی ہیں۔ عبدالرزاق مرحوم کے تین فرزند عبدالرؤف، حافظ عبدلداؤد و عبدالودود اور دو بیٹیاں آمنہ (معلّمہ القمر الاسلام) و حاجرہ (زوجہ فہیم) ہیں۔ عبدالغفور کی دو بیٹیاں شبنم غفور FSc واسمہ غفور (زیر تعلیم عالمہ) ہیں عبدالشکور کے دو فرزند عشر شکور و بلال شکور ہیں۔

تاج محمد خان نمبردار اوّل کے فرزند دوم نور ولی خان کے دو فرزند محمد بخش و غلام حیدر تھے محمد بخش کے تین فرزند علی اکبر، مان علی خان و زمان علی خان تھے علی اکبر معروف شخصیت گرزے ہیں ان کے تین فرزند سید محمد مرحوم، الحاج سید اکبر خان و حاجی سید عبدل خان ہیں۔ الحاج سید اکبر خان ہمارے خاندان کی وہ واحد خوش نصیب شخصیت ہیں جنہوں نے 25 سال سے زائد عرصہ تک خانہ کعبہ میں خدمت کی نیک سیرت و خدمت خلق کا جذبہ بھرپور رکھتے ہیں ان کے تین فرزند صغیر، نثار و زاہد ہیں حاجی سید عبدل خان اسٹیل مل کراچی سے ملازمت کے بعد سبکدوش ہوئے ہیں ان کے چار فرزند شبیر، منیر، تنویر و عامر ہیں۔ مان علی خان 1900ء میں پیدا ہوئے آپ کا شمار سنگولہ کی قابل ذکر معروف شخصیات میں ہوتا ہے نیک سیرت پابند صوم وصلواۃ کے مالک تھے سنگولہ میں درخت لگاؤ مہم کے بانی تھے یہ مہم آپ ہی

کی وجہ سے کامیابی سے ہمکنار ہوئی اسلامیہ کمیٹی کے بانی عہدے دار تھے امن کمیٹی دبن کے صدر اور مسلم کانفرنس سنگولہ کے بھی صدر رہے سنگولہ کی ایک پہچان تھے 25 دسمبر 1983 کو وفات پائی قبر بیرموں مڈل سکول کے احاطے میں ہے آپ کے دو فرزند سید عالم و سید احمد اور پانچ بیٹیاں خان بیگم (زوجہ میر عالم)، سید بیگم (زوجہ سید حسین)، سلیم بیگم مرحومہ (زوجہ سید عبدل)، ستار بیگم مرحومہ و سکینہ بیگم (زوجہ محمد بشیر خان) ہیں۔ الحاج سید عالم چیئرمین زکواۃ کمیٹی سنگولہ رہ چکے ہیں ان کے فرزند سیاب عالم علوی و سبحان عالم علوی اور تین بیٹیاں سلمہ (زوجہ محمد اسلم ہستال بنی)، صائمہ (زوجہ محمد جاوید اسلم نور آل ہیمہ ناڑی) و صاعقہ (زوجہ شفاعت حسین تاجوآل) ہیں۔ سیاب عالم علوی گریجویٹ ہونے کے علاوہ سی ٹی اور لائبریری سائنس میں گریجویشن کیے ہوئے ہیں آپ مہمان نواز اور اخلاق حسنہ کا اعلیٰ نمونہ ہونے کے علاوہ دیانت دار اور اعلیٰ خصوصیات کے مالک اہیں خدمت خلق کا جذبہ بدرجہ اتم موجود ہے تاریخ ہذا سے خصوصی دلچسپی رکھتے ہیں کشمیران میڈیکل سٹور کے نام سے راولاکوٹ میں کاروبار کر رہے ہیں ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان سنگولہ جنوبی کے چیف آرگنائزر ہیں آپ کی بیٹی سناء سیاب علوی ہیں۔ سبحان عالم علوی انڈر گریجویت ہیں اور CCIC دوحا قطر میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں کی بیٹی صبغہ سبحان ہیں سید احمد کے تین فرزند سیماب احمد علوی، سجیل احمد ذوق (بی کام او ٹی ٹیکنیشن پاک آرمی) و فیصل احمد اور تین بیٹیاں صوفیہ (زوجہ وقار یونس) پرائمری ٹیچر پرائمری سکول منگ سنگولہ میں تعینات ہیں سیماب احمد علوی بی ایس سی، ایم ایڈ جونیئر ٹیچر کرنل غلام رسول شیر جنگ ہائر سکنڈر سکول سنگولہ میں فرائض سرانجام دے رہے ہیں آپ کی بیٹی آرزم فاطمہ ہیں۔

زمان علی خان ممتاز مذہبی و تاریخ ساز شخصت ہونے کے ساتھ ساتھ نیک سیرت اور اعلیٰ اوصاف کے مالک تھے آپ سنگولہ کی واحد شخصیت تھے جو پابندی سے جمعہ اہتمام کے ساتھ راولاکوٹ ادا کیا کرتے تھے۔ آپ نے بہت سی سینہ بہ سینہ روایات ہم تک منتقل کی ہیں جو تحقیق الانساب میں درج کی جا چکی ہیں آپ کے تین فرزند سید زمان خان مرحوم، حوالدار سید امیر خان شہید و سید حسین خان ہیں۔ سید زمان خان آرمی میں بھی خدمات سرانجام دے چکے ہیں طویل عرصہ تک بیرون ملک بھی ملازمت کی اور اس کے بعد محکمہ تعلیم آزاد کشمیر میں بطور معلم بھی خدمات سرانجام دیں اصول پسند انسان تھے ایک حادثہ میں شہید ہوئے آپ کے چار فرزند محمد اقبال حسین، محمد ابرار حسین، محمد طفیل حسین علوی و اشفاق حسین و بیٹی ثریا (زوجہ رحمت حسین منگا آل بنی) ہیں۔ محمد اقبال حسین MA,MEd بطور ماہر مضمون اسلامیات کرنل غلام رسول اعوان شیر جنگ ہائیر سکنڈری سکول سنگولہ میں گریڈ 19 میں فرائض سرانجام دے رہے ہیں اعلیٰ اوصاف اور بے پناہ خوبیوں کے مالک ہیں۔ تحریک الحاق راولاکوٹ میں آپ کا کردار نمایاں رہا۔ آپ کے دو فرزند انجینئر طاہر اقبال و زاہد علی اور تین بیٹیاں سکینہ خاتون (ایم فل) ٹیچر، زینب خاتون و عائشہ خاتون ہیں۔ محمد ابرار حسین کے تین فرزند ساجد، ماجد اور واسط اور بیٹی شبانہ ہیں۔ پروفیسر محمد طفیل حسین علوی ایم اے عربی گولڈ میڈلسٹ، ایم ایڈ، ایم فل و فارغ التحصیل عالم دین و ریسرچ سکالر ہیں پوسٹ گریجویٹ کالج راولاکوٹ میں فرائض سرانجام دے رہے ہیں آپ تاریخ ہذا سے خصوصی دلچسپی رکھتے ہیں آپ کی ذاتی کوششوں سے شہدائے سنگولہ و بن بیک میموریل کمیٹی کے زیر اہتمام مورخہ 16 اکتوبر 2011ء کو بمقام یادگار شہداء ڈنہ عیدگاہ دبن سنگولہ کے مقام پر ایک عظیم الشان کانفرنس کا انعقاد ہوا جس کے مہمان خصوصی صدر آزاد کشمیر (وقت) سردار محمد یعقوب خان تھے ان کے علاوہ دیگر قابل ذکر شخصیات نے بھی شرکت فرمائی۔ آپ نے سنگولہ میں قومی جذبہ بیدار کرنے کے لئے زبردست کوشش کی اس دن کی مناسبت سے روزنامہ جموں و کشمیر اور روزنامہ دھرتی راولاکوٹ میں شہداء سنگولہ کے کارہائے نمایاں اور احوال کی بطور خاص اشاعت آپ ہی کی کوششوں سے ممکن ہوئی اس کے لئے آپ اور آپ کی پوری ٹیم داد تحسین کے مستحق ہیں اور ملک محمد یعقوب اعوان مرحوم صدر شہداء کمیٹی کی بھی یہی خواہش و تڑپ تھی۔ سنگولہ کی تعمیر و ترقی میں بھرپور دلچسپی رکھتے ہیں آپ ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کی مرکزی ریسرچ کونسل تحقیق الاعوان بک بورڈ کے ایگزیکٹیو

ممبر ہیں اور تنظیم الاعوان آزاد کشمیر تحصیل راولاکوٹ کے صدر بھی ہیں آپ کے تین فرزند حافظ طلحہ حسین (زیر تعلیم FSc)،حمزہ حسین (زیر تعلیم 9th) وحارث علی (زیر تعلیم 5th) ہیں اشفاق حسین کے تین فرزند تیمورر، عامر وحماد و بیٹی شائستہ ہے۔

حوالدار سید امیر 1941ء میں پیدا ہوئے آپ نے میٹرک پائلٹ ہائی سکول راولاکوٹ کیا 48 پنجاب رجمنٹ کے ایم ٹی پلاٹون حوالدار تھے دوران جنگ دسمبر 1971ء مشرقی پاکستان (بنگال) میں گاڑی پر جنگی کاروائی میں مصروف تھے شہید کردیئے گئے آپ کو شہادت کا بے حد شوق تھا آپ کے والد زمان علی خان نیک سیرت اور اعلیٰ اوصاف کے مالک تھے آپ نے حوالدار سید امیر کی شہادت کی تمنا کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے شہادت کی دعا کی جو قبول ہوئی آپ کی قبر بنگال میں ہے قابل ذکر شخصیت تھے تاریخ سنگولہ لکھنے کی تڑپ رکھتے تھے تاریخ ہذا آپ کی، ملک یعقوب اور صوبیدار سخی محمد شہید کی خواہش کی عکاس ہے۔آپ سنگولہ کا نام ''اعوان شریف'' یا ''اعوان آباد'' رکھے جانے کے لئے بھرپور خواہش رکھتے تھے۔ بنگال سے لکھے گئے آخری خط میں انہوں نے اس کا بھرپور اظہار فرمایا تھا درددل رکھنے والی شخصیت کے مالک تھے ۔ ان کے اکلوتے فرزند اختر حسین آرمی میں خدمات سرانجام دینے کے بعد ریٹائرڈ ہوئے ان کے تین فرزند واسق اختر، وقاص اختر اور وقار اختر اور بیٹی فوزیہ ہیں۔سید حسین کے چار فرزند امتیاز حسین، بشارت حسین، عابد حسین و شفاعت حسین اور دو بیٹیاں زینب (زوجہ اختر حسین تاجو آل) و زاہدہ (زوجہ سیاب عالم علوی تاجو آل) ہیں امتیاز حسین کے ایک فرزند عمیر اور دو بیٹیاں عامرہ و عالیہ ہیں بشارت حسین کی بیٹی میمنت ہیں عابد حسین کے فرزند عذیر ہیں شفاعت حسین کی بیٹی فاطمہ ہیں۔غلام حیدر کے فرزند جمس خان تھے ان کے تین فرزند خان محمد، دین محمد و علی محمد تھے خان محمد کے تین فرزند محمد خلیل، محمد صدیق و محمد رفیق ہوئے محمد خلیل مرحوم کے دو فرزند محسن خلیل و حسن خلیل ہیں محمد رفیق کے چار فرزند محمد حفیظ رفیق، محمد ظریف رفیق و محمد رشید رفیق و محمد آیان رفیق ہیں محمد حفیظ رفیق کے دو فرزند عاھیل حفیظ و سالک حفیظ ہیں محمد ظریف رفیق بی اے انگلش لیٹریچر ہیں خدمت خلق کا جذبہ رکھتے ہیں آپ کے فرزند محمد ھشام ظریف ہیں دین محمد کے فرزند محمد شریف ہیں ان کے دو فرزند خالق و وحید ہیں علی محمد کے تین فرزند محمد اشرف، محمد حنیف و محمد حبیب ہیں محمد اشرف کے دو فرزند طاہر و زبیر ہیں حنیف کے دو فرزند عامر و عنصر ہیں۔فقیر محمد تاجو خان جد امجد تاجو آل کے فرزند سوم تھے ان کے فرزند حسین خان و بیٹی مہتاب بی (زوجہ حشمت خان نمبردار) تھیں حسین خان سنگولہ کی معروف شخصیت تھے ان کے پانچ فرزند محمد اکبر شہید 1948، محمد امیر شہید 1948، حاجی محمد نور، نور عالم و نائب صوبیدار میر عالم تھے۔حاجی نور عالم نیک سیرت بزرگ گزرے ہیں ان کے دو فرزند محمد یاسین، محمد یونس اور بیٹی مکھن جان (زوجہ محمد عباس تمبر آل کلسن) ہیں محمد یاسین کے فرزند امجد ہیں محمد یونس کے دو فرزند یوسف و انور ہیں نائب صوبیدار میر عالم (لاولد) قابل ذکر شخصیت گزرے ہیں آپ چیئرمین مقامی زکواۃ کمیٹی بھی تھے۔یادگار شہدائے ڈنہ عیدگاہ کی تعمیر میں آپ کا کردار نمایاں تھا گزشتہ سال آپ کا انتقال ہوا۔

محمد اکبر خان 1932ء میں فسٹ انفنٹری بٹالین حیدرآباد دکن میں بھرتی ہوئے ترقی کرتے ہوئے حوالدار میجر بنے۔آپ نے پیشہ وارنہ کورس فسٹ اردو، فسٹ کلاس انگلش اور سگنل کے امتحان پاس کیے۔1939ء کی جنگ عظیم دوئم میں کیپٹن غلام رسول خان کی کمانڈ میں فسٹ انفنٹری بٹالین حکومت برطانیہ کی امداد کے لیے بھیجی گئی تو آپ بطور حوالدار میجر فرائض سرانجام دے رہے تھے۔جب آپ کی بٹالین جاپانی حملہ کے دوران گھیرے میں آ گئی آپ کی بٹالین کے کمانڈر انگریز کرنل نے پوری بٹالین کو حکم دیا ہتھیار پھینک دو اور جنگی قیدی ہو جاؤ لیکن کیپٹن غلام رسول جو اس وقت کمپنی کمانڈر تھے ہتھیار پھنکنے سے انکار کر دیا کرنل بہت برہم ہوا غلام رسول نے کرنل کو گلے سے پکڑ لیا اور حوالدار میجر محمد اکبر خان جو اس وقت پاس کھڑے تھے انگریز کرنل کے پیٹ میں لات ماردی جس کی وجہ سے کرنل بے ہوش ہو گیا تھوڑی دیر بعد پوری بٹالین جنگی قیدی ہو گئی جس میں کیپٹن علی اکبر، کرنل غلام رسول خان، حوالدار میجر محمد اکبر خان و نائیک

محمد امیر خان وغیرہ بھی تھے جنگ عظیم دوئم میں آپ نے کرنل غلام رسول اعوان کے ہمراہ 5 سال تک ٹوکیو کی جیل میں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں جب آپ اور آپ کے ساتھی رہا ہوئے تو حکومت برطانیہ نے آپ کا بھرپور استقبال کیا۔قیام پاکستان کے بعد آپ چھٹی گزارنے اپنے گاؤں سنگولہ تشریف لائے ہوئے تھے اس دوران مہاراجہ ہری سنگھ کے خلاف جہاد کا اعلان ہوا تو آپ نے اپنے ساتھیوں سے مل کر سابق و حاضر سروس فوجی جوانوں اور سنگولہ کے سول نوجوانوں پر مشتمل حفاظی دستے تیار کرنے میں اہم کردار ادا کیا تنظیم نو کے بعد آپ سکنڈ باغ بٹالین میں بطور نائب صوبیدار پلاٹون کمانڈر مقرر ہوئے آپ نے چھجہ محاذ پر عظیم کارہائے نمایاں سرانجام دیئے محاذ جنگ پر شل لگنے سے زخمی ہوئے اور زخموں کی تاب نہ لا سکے اور 31 مارچ 1948ء کو جام شہادت نوش فرمایا ایک دوسری روایت میں 4 جنوری شہادت بیان کی جاتی ہے ایک اور روایت میں بیان کیا جاتا ہے کہ برف پڑی ہوئی تو اور بہار کے موسم کی آید آمد تھی اس وقت سنگولہ کے 17 آدمی شہید ہوئے۔آپ کے اکلوتے فرزند حاجی محمد گلزار خان لاولد تھے جہنوں نے مدرسہ تعلیم القرآن حنفیہ رضویہ ڈنہ عیدگاہ کے لئے زمین وقف فرمائی اور اخراجات بھی برداشت کرتے رہے۔آپ کی شہادت کے بعد آپ کی خدمات پر خراج تحسین پیش کرتے ہوئے حکومت آزاد کشمیر نے اکھلی کے پڑ دھریڑھ میں بیت المال سے ستر کنال زمین الاٹ کی گئی۔

چھمب سنگولہ:

تاریخ اقوام پونچھ کے ص 636 کے مطابق ''اسماعیل خان کی چوتھی [تیسری] پشت میں مبریز خان [بن گھراج خان بن فیروز بن اسماعیل خان] ایک شخص گزرا ہے اس کی اولاد اس کے نام پر مبریزال کہلاتی ہے مبریز خان کی پانچویں پشت میں راجولی خان اس وںڈ کا سب سے پہلا نمبردار تھا موجودہ نمبردار رسمت علی خان راجولی خان کا پوتا ہے۔'' تحقیق الانساب جلد اول کے مطابق مبریز خان کے فرزند رحیم خان تھے جن کے تین فرزند مکھو خان (جد اعلیٰ مکھو آل)، نورا خان و سہراب خان (جد اعلیٰ سہراب آل) تھے۔مکھو خان و نورا خان بہت طاقتور وجری گزرے ہیں۔ نورا خان کے فرزند قیاس خان (جد اعلیٰ قیاس آل) تھے۔مکھو خان کے پانچ فرزند کمال خان، صابو خان، سلاب خان، جموں خان و کلہ خان تھے کمال خان کے دو بیٹے فقیرو خان (جد اعلیٰ فقیرو آل) و منگا خان (جد اعلیٰ منگا آل) تھے۔قیاس آل شاخ سے ممبر محمد اعظم، محمد عارف، محمد رفیق، محمد صدیق، محمد فاروق، محمد قادر، ہارون نذیر، محمود نذیر، شبیر اعظم، نوید اشرفم، جاوید سرور، محمد آصف، محمد اسحاق، یاسین، جمیل، ڈاکٹر محمد خلیل، ماسٹر محمد اشرف، محمد سرور، محمد الیاس، محمد نسیم، محمد سلیم، حسن محمد، سید محمد، محمد اقبال، محمد اسلم، صوبیدار محمد اکرم، ٹیچر افضل محمود، ٹیچر کلیم وغیرہ قابل ذکر ہیں۔فقیر آل شاخ سے قاضی محمد شریف، حوالدار محمد الطاف، صوبیدار طالب حسین، محمد خلیل، محمد عاشق اعوان سابق امیدوار اسمبلی، صابر، عاقل، عامر، محمد اشفاق، آفاق، ذوالقرنین، ذوالفقار، ماسٹر محمد زرین، عبدالجبار، محمد فاروق، محمد عارف، شہباز، عامر، اویس، محمد حفیظ، محمد صغیر، محمد شبیر، محمد انور نمبردار، محمد عارف، محمد اعجاز، آفتاب، صابر، خلیل، خورشید،، نذیر حسین، طالب حسین، بگاہ، باغ حسین، شوکت، شکور، شکیل، فاروق، محمد شفیق، محمد اسلم محمد اکرم، ارشد، اشفاق، رضوان، میر اکبر، وسیم اکرم، عامر، بابر، بلال، حمید، عارف، طارق، اشرف، جان محمد، قیوم، ایوب، نعیم، صدیق، طارق، جان محمد، قادر، شہزاد، شہباز، کامران، ظہیر مجید، حمید، شارف، فاروق، مومن علی، امانت، اعظم، ندیم وغیرہ قابل ذکر ہیں۔مکھو آل شاخ سے عبدالروف، عبدالمعروف، صابر حسین، شاکر حسین، ماسٹر اشرف، عبدالقیوم، پروفیسر ڈاکٹر عبدالرحمن دھریڑھ، زبیر صابر، رضوان صابر، عمر روف، محمد مبشر روف قابل ذکر ہیں۔منگا آل شاخ سے محمد حنیف، سیف آل شاخ سے انجینئر اسد صادق، جامل آل شاخ سے خلیفہ محمد گلزار بن محمد عظیم بن یوسف دین بن امیر علی بن احمد علی بن جمعہ بن چھبو لا بن دارا بن سہراب۔ اسی شاخ سے محمد افسر سابق ممبر یوسی، محمد یاسین، محمد یعقوب، محمد رحیم، محمد رشید، محمد اشرف، محمد عزیز، محمد صابر خطیب پاک آرمی، محمد اسحاق، وقار احمد، محمد زرین، محمد افضل، جنت حسین وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

ہیمہ ناڑی سنگولہ:

تاریخ اقوام پونچھ ص 637 کے مطابق ”یہاں مشہور نمبردار منگل خان تھا جو اسماعیل خان سے دسویں پشت میں تھا موجودہ نمبردار فیروز خان اسی منگل خان کا بیٹا ہے یہ شاخ مندو آل کہلاتی ہے“۔ حضرت بابا محمد اسماعیلؒ کی چوتھی پشت میں مندو خان (جداعلیٰ مندو آل) تھے ان کے فرزند فتح محمد خان تھے ان کے دو فرزند مرید و سجاول خان تھے مرید کے فرزند بہاول تھے۔ سجاول کے تین فرزند بسی خان، منگو خان (جداعلیٰ منگو آل) و ماجو خان (جداعلیٰ ماجو آل) تھے۔ بسی خان کے دو فرزند نورا خان (جداعلیٰ نور آل) و تاجو خان تھے۔ اس ونڈ کو سنگولہ کی مرکزیت حاصل ہے تین ونڈ ایک طرف اور تین دوسری طرف ہیں۔ حضرت بابا محمد اسماعیل خان کی چوتھی پشت میں چار بھائی ملک خان، کلو خان، مندو خان و حسین خان پسران محمود خان بن گھراج خان بن فیروز خان معروف گزرے ہیں۔ یہ تمام بھائی دبن میں اپنی والدہ کے ساتھ قیام پذیر تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک بزرگ ان کے گھر تشریف لائے۔ انہوں نے مائی صاحبہ کو ان کے بیٹوں کے بارے میں پیشن گوئی کی کہ ملک خان کو سرداری ملے گی، کلو خان قھالی کریں گے۔ مندو خان گوالی کریں گے اور حسین خان گوڑ بھرے گا۔ یہ کہاوت آج تک ہر خاص و عام کی زبان پر ہے۔ ملک خان کو بھائیوں نے اپنا سردار بنالیا۔ کلو خان کھیتی باڑی کرنے لگے، مندو خان گائے بھینس بکریوں وغیرہ کی گوالی پر مامور ہوگئے۔ اور حسین خان تنز ومزاج و گپ شپ کرنے لگے۔ مندو خان کی جملہ اولاد ہیمہ ناڑی میں آباد ہے۔ تاریخ اقوام پونچھ ص 637 کے مطابق یہ شاخ مندو آل کہلاتی ہے۔ مندو خان کے فرزند فتح محمد خان تھے۔ جن کے بیٹے سجاول خان گزرے ہیں، سجاول خان کے تین فرزند ماجو خان، بسی خان و منگو خان تھے۔ ماجو خان کی اولاد موجو آل، منگو خان کی اولاد منگو آل اور بسی خان کے دو فرزند نورو خان و تاجو خان تھے۔ نور خان کی اولاد نور آل معروف ہے۔ تاجو خان کی اولاد سے محمد افسر ولد زمان علی دبن میں آباد ہوئے۔ ابتدائی بندوبست میں دبن کے بعد ہیمہ ناڑی کے شجرھائے نسب درج ہیں۔

ماجو آل شاخ سے بزرگ شخصیت سابق بی ڈی ممبر و چیئر مین زکواۃ کمیٹی محمد افسر، شاہ محمد، سیٹھ محمد فاروق، صوفی سید افسر، صوبیدار محمد شاکر، محمد فاضل، محمد اسلم، سلطان احمد، نور احمد، محمد ارشاد، محمد اشفاق، عزیز احمد، علی احمد، ماجد سلطان چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کراچی، محمد ریشم، محمد الیاس، قاضی محمد اشرف، قاضی محمد الطاف، قاضی محمد یعقوب، محمد بشیر قابل ذکر ہیں۔ منگو آل شاخ سے میاں محمد دین اعوان بن ڈھوڈا خان بن میرو خان بن منگو خان بن سجاول خان بن فتح خان بن مندو خان، نیک سیرت ولی کامل گزرے ہیں آپ ممتاز عالم دین وقت، صوفی بزرگ و درویش منش شخصیت کے مالک تھے آپؒ نے طویل عمر پائی۔ راقم مولف کے والد محترم کے ہمعصر تھے۔ آپ دیہی امام تھے ماہر انساب و تاریخ سے خوب واقف تھے۔ آپ کی قبر ہیمہ ناڑی میں ہے۔ اسی شاخ سے محمد سلیم سابق چیئر مین یونین کونسل و سابق ممبر ضلع کونسل باغ، صوبیدار عبدالحکیم، حاجی محمد الیاس، محمد صغیر، محمد نسیم، محمد مشتاق، محمد منشاء، محمد ممتاز، پروفیسر سرفراز سلیم، اعجاز سلیم، شہزاد سلیم، محمد عرفان، محمد لقمان، محمد اعجاز گولڈ میڈلسٹ، انجنیئر صدام حسین، عبداللہ لطیف، شہزاد، محمد ذکریا، یحییٰ الیاس، غلام احمد، غلام مرتضی، غلام سرور، نثار احمد، ذوالفقار احمد قابل ذکر ہیں۔ نور آل شاخ سے حاجی محمد عثمان اعوان، ڈاکٹر سید اکبر اعوان ایگزیکٹو ممبر مرکزی ریسرچ کونسل و تحقیق الاعوان بک بورڈ، حاجی مشتاق احمد، محمود احمد، خادم حسین (چیف کوآرڈینٹر ہیمہ ناڑی) بن محمد انور بن ہاشم علی بن فتح علی بن شاموں بن نتھو بن نور خان (جد امجد)، ملک اختر حسین، محمد خورشید، محمد ارشاد، محمد صابر چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان سنگولہ وسطی، پروفیسر محمد ارشد، اختر حسین ٹیچر، ملک طارق حسین، خالد محمود، ملک خالد حسین، ملک نذیر حسین، اشتیاق احمد، اعجاز احمد، افراز احمد، افتخار احمد، امجد خادم، جاوید اسلم، امتیاز حسین، غلام کبریا، اویس، حمزہ اکبر و شعیب اکبر اور اسی شاخ سے میجر مختار شریف باغ میں سکونت پذیر ہیں۔

آگرہ سنگولہ:

تاریخ اقوام پونچھ کے مصنف محمد دین فوق ص 638 پر رقمطراز ہیں ”اس ونڈ میں اسماعیل خانؒ کی پانچویں

پشت میں نکو خان [تیسری پشت میں نکو خان بن معراج خان بن فیروز خان بن اسماعیل خان] ایک بزرگ گزرے ہیں۔ انہی کے نام پر یہ ونڈ نکوال کہلاتی ہے۔ ان کی چوتھی پشت میں تین بھائی جمعہ خان، سودا خان و رانجھا خان ہوئے ہیں ڈوگرہ عہد حکومت میں اس ونڈ میں سب سے پہلے رانجھا خان کے فرزند منگل خان کو نمبرداری معہ سروپا ملی۔ اس ونڈ میں موجودہ نمبردار محمد حسین خان منگل خان کی چوتھی پشت میں ہے۔ جس کا سربراہ اس کا چچا قاسم خان ہے“۔ اسماعیل خانؒ کی چوتھی پشت میں بیرم خان و فقر خان (فقر آل) پسران نکو خان و زر بخش پسران معراج خان بن فیروز خان تھے۔ بیرم خان کے دو فرزند مصری خان و سکر کلی (سکر کلی آل) تھے۔ مصری خان کے چار فرزند تبڑ خان، جمعہ خان و شوہدا خان و رانجا خان (رانجا آل) تھے۔ جمعہ خان کے فرزند نتھو خان (نتھو آل) تھے۔ شوہدا خان کے فرزند تاجو خان تھے ان کے فرزند جنڈل خان (جنڈل آل) تھے۔ کاما آل، منا آل و کیڑا آل رانجا خان کی اولاد سے ہیں اور اس کی ذیلی شاخیں ہیں۔ آگرہ کلسن اور نکر گھراج خان جد امجد دبن، ہیمہ ناڑی و چھمب کے بھائی معراج خان کی اولاد سے ہیں۔ رانجا آل شاخ سے ڈاکٹر شاہجہان خان، بزرگ رہنما استاد محمد یونس، محمد ریاض، محمد فیاض، محمد امتیاز، افتخار یونس، پروفیسر سہیل ریاض، مظفر حسین، ملک طارق محمود، محمد ممتاز، ماسٹر محمد الطاف، محمد شبیر، نسیم اقبال نگران تعلیم، محمد حنیف ASI، محمد ندیم، محمد نسیم، محمد ظہیر، محمد حلیم، محمد الطاف، محمد حبیب، ابرار احمد، جاوید، آصف، نواز، عابد علی، حفیظ، حنیف، مالک، قادر، عبدالغفور، آصف، خلیل، جمیل، نصیب، صغیر، محمد شکیل، جلیل اکونٹس آفیسر، سبیل، محمد زبیر سپر وائزر یوٹیلٹی سٹور، محمد مقبول، مزمل حسین، آفتاب، امجد، بشارت، صداقت، خالد، فدا، نشاط، محمد شعیب انسٹریکٹر پولیس، وقار، خالد محمود، حاجی محمد اشرف، نوید انجم، عبدالقادر، محمد آصف، مولوی صابر حنیف، قمر اقبال، یوسف، آصف، رشید، ناصر، عبدالمجید، عبدالستار، داود، مصطفیٰ، یعقوب، محمد یوسف، شاہنواز، ڈاکٹر ذیشان و نعمان وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ اس شاخ سے ملک اطوار حسین اعوان (چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان میر پور ڈویژن) بن نمبردار محمد ایوب خان بن نمبردار محمد دین بن نمبردار سندر علی بن نمبردار بہادرو خان بن نمبردار منگل خان بن رانجا خان (جد امجد رانجا آل)، اعجاز یونس اعواان (چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان سعودی عربیہ) بن محمد یونس بن غلام حیدر بن محمد بخش بن بہادرو خان نمبردار بن منگل خان نمبردار بن رانجا خان (جد امجد رانجا آل) اور سجاد جان محمد (چیف کوآرڈینیٹر) بن جان محمد بن غلام حسین بن غلام علی بن نمبردار منگل خان قابل ذکر ہیں سجاد جان محمد نے اپنے ساتھیوں سے مل کر سب سے پہلے ایمبولینس کی تحریک کی اور بالآخر وہ اس میں کامیاب ہوئے اور آج اپر سنگولہ و گرد و نواح کے لوگ اس سے مستفید ہو رہے ہیں۔

فقر آل شاخ سے محمد نسیم ریٹائرڈ اسسٹنٹ ڈائریکٹر PAF، محمد نعیم، رشید حسرت اعوان ایگزیکٹو ممبر مرکزی ریسرچ کونسل و تحقیق الاعوان بک بورڈ، پروفیسر ڈاکٹر اخلاق حسین شمسی، منصور احمد صدر معلم، جاوید عزیز صدر معلم، پروفیسر محمد حنیف، دلدار حیدر، توصیف احمد، کیپٹن محمد یوسف، محمد حنیف، ڈاکٹر محمد یونس، محمد عتیق PET، نثار احمد جونئر ٹیچر، انجنیئر نوید نسیم، عامر نسیم، زاہد عزیز علوی ایڈووکیٹ، اشفاق احمد، ساجد عزیز، واصف احمد، عابد عزیز، مفید احمد، نوید احمد، شعیب احمد، انجنیئر طاہر رشید، محمد زاہر رشید، محمد اجمل سب انسپکٹر پولیس، وحید احمد، محمد رحیم، بابو محمد حنیف، محمد عاطف، آصف اکرم، توصیف اکرم، شفیق اکرم وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ نتھو آل شاخ سے محمد یوسف شہزاد ریٹائرڈ ماہر مضمون، شیر محمد، محمد موسیٰ انسپکٹر آئی بی، محمد عیسیٰ، کامران شہزاد ٹیچر، محمد ارشاد، زاہد خالد، داود حنیف، زاہد حنیف، محمد اکرم، محمد نعیم، محمد ارشاد عزیز، محمد ممتاز، محمد ارشاد شریف، مولوی محمد فاروق وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ سکر کلی آل شاخ سے محمد اکرم (پرنسپل حرا پبلک سکول) بن محمد ریشم بن محمد حسین بن فیض علی بن محمد حسین بن ستار محمد بن مرچا خان بن بیرم خان نکو خان، محمد حنیف، محمد روشن، محمد عاشق، محمد شکیل، لیاقت رفیق، اختر حسین، محمد جاوید، محمد داود، محمد آصف، محمد افسر، محمد خورشید، محمد شکیل، محمد الیاس، محمد اسحاق، محمد ارشاد، عثمان لطیف، محمد معروف، محمد جاوید، محمد شفیع وغیرہ قابل ذکر ہیں سکر کلی کے فرزند

مرچا خان کی اولاد آگرہ، دین محمد کی اولاد بھاٹہ سنگڑ اور نور محمد کی اولاد بھورکہ باغ میں آباد ہے۔جنڈآل شاخ سے عبدالروف (پرنسپل تعمیر اطفال پبلک سکول) بن صوبیدار محمد اسماعیل بن بلور علی بن جمعہ خان بن جنڈل خان تاج محمد بن شاہد بن مصری بن بیرم بن نکو خان دریک کلسن میں آباد ہیں ان کی علاوہ دریک کلسن میں دلپذیر، سہیل احمد، شفیق احمد، محمد معروف، محمد اکسیر، منیب روف، عمر معروف، خالق، طالب حسین، محمد رزاق، غازی محمد خلیل، محمد ریاض، محمد رزاق قابل ذکر ہیں اسی شاخ سے آگرہ میں محمد یامین قابل ذکر ہیں۔مکھوآل شاخ چھمب سے ملک محمد نذیر خان و ملک ممتاز خان پسران میر حسین بن محمد شیر بن نور علی بن محمد یار بن میر باز بن فوجو بن کلہ خان بن مکھو خان کی اولاد آگرہ میں آباد ہے جن میں محمد عاشق، محمد باسط، تابش، حماد و حمزہ قابل ذکر ہیں۔

کلسن سنگولہ:

تاریخ اقوام پونچھ کے ص 639 کے مطابق ''اس ونڈ میں اسماعیل خانؒ کی چھٹی پشت میں لالو خان کے نام پر یہ ونڈ لالوال مشہور ہے اس کی چوتھی پشت میں کالا خان سب سے پہلے نمبردار ہوا ہے باسی خان موجودہ نمبردار کالا خان کا پوتا ہے۔'' حضرت بابا اسماعیل خانؒ کی چوتھی پشت میں لالو خان و نصرا خان پسران زربخش بن معراج خان بن فیروز خان تھے۔لالو خان کے چھ فرزند مہری خان، بگاہ خان (بگاہ آل کلسن ربنی)، بھڈ خان (بھڈآل)، کالا خان (کالاآل)، کھکیا خان کے فرزند جھگڑا تھے۔مہری خان کے دو فرزند نمتا خان (نمتا آل) و کوڑا خان تھے۔کوڑا خان کی تیسری پشت میں بوڑا خان (بوڑآل) تھے۔نمتا آل شاخ سے صوبیدار محمد افسر سابق چیئرمین یونین کونسل سنگولہ بن فیروز خان بن یوسف علی نمبردار بن کالا خان نمبردار بن جابو خان بن تاج محمد بن نمتا خان (جدامجد نمتا آل)، نمبردار محمد یعقوب، محمد حنیف اعوان ایڈووکیٹ، محمد ریشم، محمد رشید، جنت حسین، ڈاکٹر محمد آمین، محمد یوسف، محمد جاوید، محمد مظفر، عبدالغفار، حفیظ، جاوید، طارق، جاوید، پرویز، اشرف، محمد صابر وغیرہ قابل ذکر ہیں۔محمدوآل شاخ سے صوبیدار محمد نور سابق ممبر ضلع کونسل پونچھ بن حسین خان بن صوبہ خان بن محمدو خان (جدامجد محمدوآل) بن جابو خان بن تاج محمد بن نمتا خان، حکیم محمد حکیم، ماسٹر محمد نصیب، محمد سلیم، محمد منیر، محمد صغر، ارشاد، عاشق، روشن، محمد نسیم، محمد جاوید، اعجاز، آصف، فضل، شفقت، خورشید، نصیر، نوید، ندیم، محمد شبیر، اعجاز، آصف، اکرم ارشاد، خورشید، عارف، جاوید، شکیل، شوکت علی، امجد، ساجد، فاروق، محمد منشاء، عثمان، خلیل، یوسف، محمد یونس، آزاد، شہزاد، ممتاز وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

بوڑا خان کے والد تاج محمد خان نے دو شادیاں کی ہوئی تھیں زوجہ اوّل کے بطن سے ثابت علی (لاولد) و پندا خان تھے پندا خان کے فرزند زمان علی (لاولد) ستمبر 1948 میں فوت ہوئے۔زوجہ دوئم کے بطن سے دو بچیاں پیدا ہوئیں یکے بعد دیگر بچوں کی پیدائش بھی ہوتی رہی لیکن بچہ پیدائش کے بعد ابتدائی دنوں میں ہی فوت ہو جاتا تھا اس وجہ سے زوجہ دوئم بے حد پریشان رہتی تھیں اسی پریشانی وافسردگی کی حالت میں وہ اپنے گھر کے نزدیک بلاڑ پوٹھہ زیارت کے پاس بیٹھی تھیں کہ ایک بزرگ گھوڑی پر سوار پاس سے گزرے۔بزرگ نے آپ کو دیکھ کر بھانپ لیا کہ خاتون کسی مصیبت و پریشانی میں ہے بزرگ نے پریشانی کی وجہ پوچھی لیکن اس نے ٹالنے کی کوشش کی آخرکار بزرگ نے پانی مانگا خاتون نے پانی کے بجائے دودھ کا گلاس پیش فرمایا۔بزرگ نے دودھ پینے کے بعد ایک بار پھر پریشانی کی وجہ پوچھی تو بار بار کے استفسار کے بعد آپ نے اپنی پریشانی سے انہیں آگاہ کیا۔بزرگ نے خاتون کے حق میں دعا فرمائی اور کہا کہ اب جب بیٹا پیدا ہو تو اس کے کان کا معمولی سا ٹکڑا کاٹ لینا تو انشاءاللہ بچہ زندہ رہے گا۔چنانچہ بڑھیا نے ایسا ہی کیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اب کی بار بچہ زندہ بچ گیا اور کان کٹ جانے کی وجہ سے اس بچے کا نام ہی بوڑا خان ہو گیا آپؒ درویش صفت، صاحب کشف و کرامات و نیک سیرت بزرگ گزرے ہیں آپؒ جسمانی طور پر کمزور تھے لیکن انتہائی عبادت گزار اور فقیر منش انسان تھے ہمہ وقت ذکر الٰہی و عبادت میں مصروف رہتے آپ نے اپنے گھر کے ساتھ مسجد تعمیر

فرمائی اور شب و روز مسجد میں ہی عبادت و ریاضت فرماتے۔سینہ بہ سینہ روایات کے مطابق آپؒ جب مسجد میں مصروف عبادت ہوتے تو ایک گھوڑسوار بزرگ رات کی تنہائی میں مسجد آتے اور آپؒ کے ہمراہ عبادت فرماتے۔اسی شاخ سے منشی محمد شبیر اعوان (چیف کوآرڈینیٹر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کلسن) بن محمد مرزا بن میاں شیر احمد بی ڈی ممبر بن بہادر علی بن بوڑا خان بن تاج محمد بن خیر محمد بن کوڑا خان بن مہری خان، محمد اختر ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس، محمد شبیر ایس ایس ٹی، عبدالرحمٰن جونیئر ٹیچر، محمد الطاف قادر، عبدالقدیر، عبدالخالق، عبدالمالک، عبدالستار، عبدالقادر، عبدالحمید، عبدالمجید، محمد لطیف، محمد حنیف، صالحین، محمد رحیم، نثار رحیم، اشفاق، محمد یامین، ڈاکٹر محمد آمین، محمد مبین ٹیچر، محمد کبیر اے ایس آئی، محمد حلیم، محمد صغیر، سجاد شبیر، محمد سلیم، محمد تسلیم، عمر حیات، محمد حیات، عمر معروف، عمر فاروق، شکیل، شفیق، مشتاق، حفیظ، اشفاق، اعجاز شبیر، حماد الرحمٰن، مسعود اختر، شوکت اختر وغیرہ قابل ذکر ہیں۔کوڑآل شاخ سے نور افسر، سید افسر، وسیم، اکرم عبدالوحید، داؤد، مقصود، اعجاز، ایاز، زبیر، نثار، ربنواز و اختر قابل ذکر ہیں۔بگاآل شاخ سے شوکت، سرفراز، خلیل، شبیر، جہانزیب، محبوب، محمد اشرف، محمد خورشید، نذیر، پرویز، شبیر، سرفراز رزاق، اورنگزیب، جاوید، پرویز، سلیم، شمریز و شہزاد قابل ذکر ہیں۔

بھڈآل شاخ سے میاں نیاز محمدؒ بن خیر محمد بن تاج محمد بن بھڈ خان معروف ولی اللہ گزرے ہیں آپؒ نے اپنے گھر کے ساتھ ہی ایک مسجد تعمیر کر رکھی تھی جہاں باجماعت نماز کا اہتمام ہوتا تھا ناظرہ قرآن کی تعلیم بھی دی جاتی تھی جو آج تک جاری و ساری ہے۔آپ ممتاز عالم دین وقت و نکاح خواں تھے گاؤں میں درس و تدریس کا کام بھرپور انداز سے کیا آپ صاحب کشف و کرامات گزرے ہیں آپؒ کی وفات قیاساً 1900ء ہے آپؒ کی آخری آرام گاہ رقبہ گلہ برلب روڈ کلسن میں ہے آپؒ کے تین فرزند میاں حسین خان، میاں حاجی علی زمان خان و میاں حیدر خان (لاولد) تھے۔میاں حسین خان کے فرزند میاں میر زمان خان وندکلس کے امام و نکاح خواں تھے۔میاں نیاز محمدؒ کے فرزند میاں علی زمان بھی ولی کامل گزرے ہیں آپ نے دینی تعلیم پکھلی ہزارہ سے حاصل کی اور شادی بھی پکھلی کے شادوآل اعوان خاندان سے کی تھی۔آپؒ ممتاز عالم دین، معلم، خطیب و نکاح خواہاں و امام گزرے ہیں آپؒ نے پیدل حج کی سعادت بھی حاصل کی اور سنگولہ سے بری رسموں کا خاتمہ کیا۔آپ نے اپنے گھر کے ساتھ مسجد میں درس و تدریس کے فرائض سرانجام دیے اس کے علاوہ مسجد رقبہ دوپلی دبن سنگولہ کی مشہور و معروف دینی درسگاہ (سنگولہ یونیورسٹی) میں بطور مہتمم و معلم فرائض سرانجام دیے یہاں سے فارغ التحصیل دیگر علاقوں میں خدمات سرانجام دیتے رہے۔آپؒ شب و روز ذکر الٰہی میں مصروف رہتے تھے ہر جمعرات شیر آپ کی قیام گاہ پر حاضری دیا کرتا تھا۔آپؒ سے کئی کرامات منسوب ہیں جو کہ ہر شخص کی زبان پر زد و عام ہیں محمد آمین ولد گلاب دین بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ایک گیدڑ آپؒ کی مرغی کو لے گیا آپؒ کی اہلیہ نے اس کی اطلاع آپؒ کو دی۔آپؒ نے فرمایا گیدڑ مرغی واپس لے آئے گا اسے یہ معلوم نہ تھا کہ یہ مرغی علی زمان کی ہے۔چنانچہ تھوڑی دیر گزرنے کے بعد گیدڑ نے مرغی صحیح سلامت واپس ان کے گھر کے پاس لا کر رکھ دی۔آپؒ نے مئی 1946ء وفات پائی۔آپ کی آخری آرام گاہ گلہ کے مقام پر باعث خیر و برکت ہے۔آپؒ کی کوئی نرینہ اولاد نہ تھی۔ اس شاخ سے طاہر لطیف اعوان، عمران لطیف، نثار اسحاق، امجد، ماجد، رضاء حنیف، اسامہ ملک، رحیم، رشید، قیوم، اکرم، محمد اشرف، عابد اشرف قابل ذکر ہیں اسی شاخ سے بابو خان بن مصری خان بن وغیرہ ڈونگا تیتری نوٹ میں آباد ہیں اور محمد صدیق بن بازولی بن یار محمد بن بھڈ خان نیگا پانی باغ میں آباد ہیں۔

کالاآل شاخ سے کیپٹن شاہ محمد، محمد طفیل، محمد عزیز، علامہ غلام شبیر، محمد طارق، محمد ظفر ٹیچر، انجینئر محمد وقار، عبدالرحمٰن، محمد یوسف، محمد شبیر، ندیم اقبال، عابد اقبال، شہزاد، آفتاب اشرف، مہتاب اشرف، انجینئر حسان ریاض، ثاقب ریاض، عدنان شبیر، نعیم، سلیم قابل ذکر ہیں۔ اس شاخ سے محمد ریاض (پرنسپل ہائرسیکنڈری سکول سنگولہ و چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان ضلع پونچھ) بن کیپٹن شاہ محمد بن محمد حسین بن بہادرو خان بن ملکو خان بن حست خان

بن ٹھیلا خان بن کالا خان بن لالوخان وطارق جاویداعوان بن کیپٹن شاہ محمد چیف آرگنائزرادارہ تحقیق الاعوان پاکستان عرب امارات بھی قابل ذکر شخصیت ہیں۔جھگڑآل شاخ سے بابومحمد رشید، محمد الطاف، محمد ریاض، اعجاز، نظیف تراب، حبیب ممتاز، یوسف، یونس، محمد یعقوب، خورشید، جاوید، ظہیر، قیوم، رحیم، رشید، لیاقت علی، جاوید، پرویز، خورشید، جمیل، ارشاد، اصغر، شفیق، مقبول ندیم قابل ذکر ہیں۔تمبر آل شاخ سے مولوی محمد افسر بن مولوی گوہر خان بن شیر علی بن تیمورالمعروف تمبر وخان بن فتح خان بن پھلا بن مارچ بن حیات بن نصرا خان ،نائب صوبیدار حسن محمد، محمد عارف ائریا آفیسر، حاجی محمد یاسین، محمد آمین، صوبیدار محمد ریشم، محمد خلیل، محمد حنیف ریٹائرڈ صدر معلم مڈل سکول بنی سنگولہ، محمد عباس، محمد سلیم لائبریرین، حمید شاہین ٹیچر، محمد نصیر، عبدالرزاق، محمد جمیل، محمد پرویز، عبدالرحیم ،ادریس احمد، محمد خالد، ملک آصف ندیم ٹیچر، حاجی محمد نعیم، تنویر احمد تبسم، نوید احمد، محمد ساجد، محمد ایاز، ظہیر عباس، امتیاز احمد، فہیم قادر وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

نکرسنگولہ:

تاریخ اقوام پونچھ کے ص 640 کے مطابق ''اس ونڈ میں اسماعیل خان کی پانچویں پشت میں نصرا خان اس ونڈ کا بانی گزرا ہے اس شاخ سے ایک قبیلہ داریال کے نام سے مشہور ہے۔اس ونڈ کا دوسرا قبیلہ ولی بیگ کے بھائی حیات خان کی اولاد سے ہے ان میں جابوخان ومستوخان نمبردار اور اس کا فرزند اکبر علی خان نمبردار مشہور گزرے ہیں'' نصرا خان کے دو فرزند ولی بیگ وحیات خان تھے۔ولی بیک کے دو فرزند فتوخان (فتو آل) ودارا خان (دار آل) تھے۔حیات خان کی تیسری پشت میں فقیروخان، فتح محمد، مٹھا خان (مٹھا آل) وکالا خان تھے۔فقیروخان کے دو فرزند مستوخان (مستوآل) وجابوخان تھے۔جابوخان کے فرزند میرولی خان تھے ان کے فرزند جنگی خان (جنگی آل) تھے۔فتح محمد خان کے دو فرزند تمر وخان (تمبر آل نکر رکلسن) ومیر داد خان تھے۔کالا خان کے پوتے فیض طلب خان (جداعلیٰ فیض طلب آل) تھے۔حضرت بابا اسماعیل خانؒ بانی سنگولہ کی چوتھی پشت میں نصرا خان بن زربخش ایک بزرگ گزرے ہیں۔جن کے دو فرزند حیات خان ولی بیگ تھے۔تاریخ اقوام پونچھ کے مصنف محمد دین فوق ص 41-640 پر لکھتے ہیں ''اس ونڈ میں اسماعیل خان کی پانچویں پشت میں نصرا خان اس ونڈ کا بانی گزرا ہے اور اسی کے نام پر یہ ونڈ نصریال کہلاتی ہے۔اسی شاخ سے ایک قبلہ داریال کے نام سے مشہور ہے جو دارا خان بن ولی بیگ کی اولاد سے ہے۔اس ونڈ کا دوسرا قبلہ ولی بیگ کے بھائی حیات خان کی اولاد سے ہے ان میں جابوخان ومستوخان نمبردار اور مستوخان کا فرزند اکبر علی خان نمبردار مشہور گزرے ہیں۔نصرا خان کی چھٹی پشت میں تمبر وخان گزار ہے''۔سنگولہ کے قدیم مستند ریکارڈ کے مطابق حضرت بابا اسماعیل خانؒ کی چوتھی پشت میں نصرا خان بن زربخش بن معراج خان بن فیروز خان بن حضرت بابا اسماعیل خان گزرے ہیں۔نصرا خان کے دو فرزند حیات خان وولی بیگ تھے۔ولی بیگ کے دو فرزند دارا خان وفتو خان تھے جن کی اولاد بالترتیب دارا آل وفتو آل کہلاتی ہے۔حیات خان کے فرزند مارچ خان تھے جن کے بیٹے پھلا خان کے چار فرزند فقیرو خان فتح محمد خان، مٹھا خان وکالا خان معروف گزرے ہیں کالا خان کے فرزند محمد بخش تھے ان کے فرزند فیض طلب (جدامجد فیض طلب آل) تھے۔فقیروخان کے دو فرزند جابوخان ومستوخان تھے۔مستوخان کی اولاد مستوآل مشہور ہے۔جابوخان کے فرزند میرولی خان تھے۔جن کے تین بیٹے رنگ باز لاولد، جمن علی لاولد وجنگی خان تھے۔جنگی خان کی اولاد جنگی آل کہلاتی ہے۔فتح محمد خان کے دو فرزند تمبر وخان ومیر داد خان تھے۔تمبر وخان کی اولاد تمبر آل معروف ہے جو اب زیادہ ترکلسن میں آباد ہیں۔مٹھا خان کی اولاد مٹھا آل کہلاتی ہے۔فتو آل شاخ سے کرنل عالمشیر اعوان (کمانڈر ٹھرڈ باغ بٹالین 31AK) بن بن بھاگ ولی بن متولی بن کالوخان بن حسین علی بن فتح محمد المعروف فتوخان (جدامجد فتو آل) جہاد آزاد کشمیر 48-1947 کے عظیم ہیرو گزرے ہیں نیز معروف صحافی انور سلیم، ماسٹر جان محمد تبسم، شاہد سلیم، طاہر سلیم، زاہد سلیم، عابد سلیم، نذیر حسین، کلیم، شاکر، امیر علی، برکت علی پسران محمد اسلم شہید 1965ء قابل ذکر ہیں۔

دار آل شاخ سے ماسٹر مولوی محمد اعظم بن ہوشناک بن صوبہ بن کالا بن مستا بن سکرا بن دارا خان جدامجد دار آل قابل ذکر شخصیت گزرے ہیں دار آل شاخ سے ماسٹر نذیر احمد، ماسٹر شبیر احمد، سلیم احمد ڈائریکٹر NAB، مشکو احمد، شکور احمد، غفور احمد، مرتضیٰ احمد، اسرار احمد، وقار احمد، عبدالحلیم، ظہور احمد، عبدالحکیم، زاہد احمد، ابرار احمد، شکیل احمد، محمد ارشد، محمد اشفاق، دانش ، ذوہیب، عبدالرحیم، محمد یحییٰ، شاہد احمد، افتخار احمد قابل ذکر ہیں۔مستو آل شاخ سے میاں محمد شیر قابل امام مسجد وولی اللہ گزرے ہیں نیز سابق ممبر محمد انور، نذیر حسین، ماسٹر محمد خلیل خان ،سیٹھ صدیق، خالد محمود ایس ایس ٹی، طارق محمود ٹیچر، اختر محمود، انجینئر شوکت محمود، محمد حسیب، محمد اخلاق، محمد رفیق، محمد صابر، محمد عارف، اسد منیر، ماسٹر محمد خان، ماسٹر محمد جاوید، ارشد اقبال ایس ایس ٹی، نذیر اختر، محمد عالم، محمد ناصر، محمد رستم ہیں اس شاخ سے ڈاکٹر زین اکبر (چیف کوآرڈینیٹر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان شمال سنگولہ) بن محمد ایوب نمبردار بن عبدالحسین بن مور خان نمبردار بن اکبر علی نمبردار بن مستوخان نمبردار (جدامجد مستو آل) قابل ذکر ہیں۔جنگی آل شاخ سے محمد یوسف شہید 1971ء بن گل شیر بن جنگی خان (جدامجد جنگی آل) قابل ذکر گزرے ہیں اس شاخ سے محمد ادریس، مولوی محمد یونس، اختر ایوب، انجینئر زاہد حنیف، تنویر احمد، طاہر محمود، یاسر عرفات، ناصر عرفات، محمد اخلاق، شاہد محمود، محمد خالد ہیں اس شاخ سے بابر عرفات (چیف کوآرڈینیٹر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان راولپنڈی) بن صوبیدار محمد بشیر بن محمد عظیم بن جنگی خان (جدامجد جنگی آل) قابل ذکر شخصیت ہیں۔مٹھا آل شاخ سے محمد منصف خان (صدر معلم مڈل سکول نکرو چیف کوآرڈینیٹر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان نکرسنگولہ) بن غلام حسین بن رنگی خان بن جمن علی بن مندا خان بن مٹھا خان (جدامجد مٹھا آل)، قمر اقبال، آفتاب حسین، محمد ارشاد قابل ذکر ہیں۔فیض طلب آل شاخ جو کہ جدید تقسیم میں زیادہ ترکلسن میں آباد ہے اس شاخ کے عبدالمجید بن محمد زمان بن فیض طلب قابل ذکر گزرے ہیں اس شاخ سے بگاہ خان (لاولد) ماہر انساب گزرے ہیں علاوہ ازیں عبدالقیوم اعوان (ٹیچر و چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کوئٹہ ڈویژن) بن منشی محمد نور بن فیض طلب بن محمد بخش بن کالا خان بن پھلا خان بن مارچ خان قابل ذکر ہیں۔محمد محمود، محمد آزاد، محمد اعجاز، عبدالقدیر، عبدالحفیظ، عبدالحمید، عبدالحکیم، محمد یونس، زبیر مجید، عمیر مجید قابل ذکر ہیں۔

بن بیک:

حضرت بابا جمال خانؒ اور ان کے فرزند احمد خان کے مزار مبارک ناڑے شریف سنگولہ میں ہے احمد خان کے فرزند درویش خان تھے ان کی قبر بیک راج ولی خان ونواب علی پسران جمد علی کے گھر کے پاس ہے درویش کے فرزند ادریس خان تھے جن کی قبر ریڑ بن جیلان میں ہے۔ادریس خان کے فرزند فقر خان تھے ان کی قبر سردار زبردست خان کے گھر کے نزدیک ہے ان کے تین فرزند حضرت بابا ڈھیلو خانؒ بابا بختیار خانؒ (لاولد) وبابا کاظم خانؒ تھے۔کاظم خان کی اولاد مظفر آباد واوڑی میں آباد ہے ان کے تین فرزند میاں میر محمد خان، میاں صالح محمد خان ومیاں جنگ خان تھے۔میاں جنگ خان کی اولاد سے میاں منگتا خان بن فقیر خان بن گلا خان گزرے ہیں۔میاں میر محمد کی اولاد اب بھی بالا بانڈی ہی آباد ہے جبکہ میاں صالح محمد کی اولاد علاقہ دوہار بدی لمنیاں وغیرہ میں آباد ہے۔تاریخ اقوام پونچھ کے ص 642 کے مطابق ''جمال خان کی چھٹی پشت میں ڈھیلو خان ایک مشہور شخص گزرا ہے جس کے پانچ فرزند کمال خان، کوڑا خان، جمن خان، چوہڑ خان، پھلا خان۔ان سب کی اولاد موضع پکھر ونڈ اعوانان میں موجود ہے''۔

حضرت بابا ڈھیلو خان اعوانؒ بن بیک:

آپؒ فقیر خان کے گھر پیدا ہوئے آپ کا شمار معروف اولیاء کرام میں ہوتا ہے دور دور سے سینکڑوں حاجت مند مزار پر حاضری دیتے ہیں اور فاتحہ خوانی کرتے ہیں آپ کا مزار بن بیک بازار کے ساتھ ڈنہ کے قبرستان میں فیوض وبرکات کا سرچشمہ ہے۔آپ کی اولاد بن بیک سنگولہ بنی، دبن، کلری وچھم گراں میں آباد ہے۔حضرت بابا ابراہیم المعروف بہرام خان

کے تین فرزند حضرت بابا اسماعیل خان، حضرت بابا جمال خان وحضرت بابا سیٹھ خان مشہور ولی اللہ گزرے ہیں۔ حضرت بابا اسماعیل خان کی اولاد سنگولہ، حضرت بابا جمال خان کی اولاد بن بیک جبوتہ اور حضرت بابا سیٹھ خان کی اولاد مقبوضہ کشمیر کے علاقہ بارہ مولا، چندوسہ، تھاجل، پاؤڑی، اوڑی وغیرہ میں اور کچھ تحصیل باغ کے موضع جات نڑیولہ وچھم گران میں آباد ہے۔ حضرت بہرام خان کی قبر چوڑ وٹ کیتھان متصل سنگولہ مولوی علی محمد شیخ کے گھر کے ساتھ باعث خیر وبرکت ہے۔ حضرت بابا اسماعیل وجمال کی قبر سنگولہ ناڑے میں مرجع خلائق عام ہیں۔ حضرت بابا جمال خانؒ کے فرزند احمد خان تھے ان کی قبر بھی ناڑے سنگولہ میں ہے۔ احمد خان کے فرزند درویش خان تھے ان کی قبر بیک راج ولی خان ونواب علی پسران جمد علی کے گھر کے پاس ہے۔ درویش کے فرزند ادریس خان تھے جن کی قبر ریڑ بن جیلان میں ہے۔ ادریس خان کے فرزند فقر خان تھے ان کی قبر سردار زبر دست خان کے گھر کے نزدیک ہے۔ آپ کی قبر بن بیک ڈنہ کے قبرستان میں ہے۔ آپ کے پانچ فرزند کمال خان، کوڑا خان، جموں خان، چوہڑ خان وپھلا خان تھے۔ کمال کی اولاد کمال آل، جموں کی اولاد جموں آل، چوہڑ خان کے فرزند غازی خان تھے جن کی اولاد غازی آل، پھلا خان کی اولاد پھلا آل کہلاتی ہے۔ کوڑا خان کی اولاد کوڑ آل کہلاتی ہے۔ کوڑا خان کے دس فرزند موظو خان، بلند خان، ہنسو خان، بچا خانا، نیکا خان، کالا خان، نکہ خان، کرم داد خان، لولا خان اور دسویں کا نام معلوم نہ ہوسکا ہے۔ موظو کی اولاد موظو آل بلند کی اولاد بلند آل، ہنسو کی اولاد ہنسو آل، بچا کی اولاد بچا آل اور نیکا کی اولاد نیکا آل کہلاتی ہے۔ بن بیک میں شیر جنگ گرلز ھائی سکول وکرنل غلام رسول بوائز ہائی سکول، دو جامع مساجد مدرسہ تعلیم القرآن ومدرسہ للبنات، ڈسپنسری وپبلک سکول کے علاوہ وسیع بازار وپختہ سڑک براستہ اپر سنگولہ وکھائیگلہ تولی پیر تک جاتی ہے۔

حضرت بابا ڈھیلوؒ کے پوتے حضرت بابا نیک محمد مشہور ولی اللہ وصاحب کشف وکرامات گزرے ہیں۔ آپؒ سے کئی کرامات منسوب ہیں چند ایک بیان کی جاتی ہیں آپ بکریاں چرایا کرتے تھے کیپٹن سمندر خان اعوان، غلام سرور خان اعوان ومحمد ممتاز خان اعوان بیان کرتے ہیں کہ آپ بکریوں کو ڈنہ سے نیچے کر کے ذکر الٰہی میں رہتے تھے لیکن کبھی بھی کسی جنگلی جانور نے آپ کی بکریوں کو نقصان نہ پہنچایا اور جب شام ہو جاتی تو بکریاں خود واپس آپ کے پاس حاضر ہو جاتی تھیں۔ ایک دن آپ کی آنکھ لگ گئی جب نیند سے بیدار ہوئے تو ایک عدد تسبیح اور دو سیب بے موسم آپ کے پاس تھے آپؒ نے سیب کھا لیے اس دن سے آپ نے درویشی اختیار کر لی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک دفعہ آپ اپنی تسبیح ایک جگہ بھول گئے اور ریڑ بن کے سدھن قبیلہ کے سائیں نے تسبیح لینے کی کوشش کی تا کہ وہ بھی سائیں بن جائے۔ لیکن جب تسبیح کے پاس پہنچا تو تسبیح سانپ بن گئی بابا جی نے بندہ بھیج کر تسبیح منگوائی۔ جب آپؒ کی موت واقع ہوئی شدید برف باری کے ساتھ سخت سردی تھی جب آپ کی میت قبر کے پاس لے گئے تو ایک شیر جنازے کی طرف بڑھتا ہوا آیا سب لوگ قبر اور جنازے سے ہٹ کر کنارے کھڑے ہو گئے۔ شیر نے با آدب سلام کیا اور بہت دیر جنازے کے سرہانے کھڑا روتا رہا شام ہوگئی دن ڈھلنے لگا آخر ایک بزرگ شیر کی طرف بڑھے اور کہا ہمیں بھی ان کی موت کا غم ہے اور یہ امر ربی ہے ہر جی نے موت کا مزا چھکنا ہے رات ہونے کو ہے لوگ سردی کی شدت سے مرے جا رہے ہیں بابا جی کو دفنانے دیا جائے۔ شیر نے ایک آہ بھری اور زور سے انگڑائی لی اور سائڈ پر کھڑا ہو گیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو مسلسل ٹپکتے رہے اور جب لوگ ان کی قبر پر مٹی ڈال کر دعا مغرفت کر کے چلے گئے تو شیر بھی سلام کر کے چلا گیا۔ آپؒ سے کئی کرامات منسوب ہیں۔ پروفیسر غلام مرتضٰی ملک مرحوم نے اپنے دادا حضرت میاں زمان علی بن میاں مستان علی سے روایت کیا ہے (جس کی تصدیق کیپٹن سمندر خان اعوان، غلام سرور خان اعوان ومحمد ممتاز خان اعوان نے بھی دی ہے) کہ آپؒ کو تین دن تک مسلسل حضرت بابا نیکا خانؒ خواب میں آتے رہے اور یہ کہتے رہے کہ میرے اور میرے بھائی حضرت بابا کالاؒ کے سینہ پر پتھر آ چکا ہے اسے ہٹاؤ۔ اس کے بعد حضرت میاں زمان علی اعوان ان کی قبر پر گئے اور دیکھا ان دونوں کی قبر کی درمیانی دیوار گری ہوئی ہے اور قبر کا تختہ ان کے سینہ پر ہے اور تازہ خون نکل رہا ہے۔ کیپٹن سمندر خان اعوان بیان کرتے ہیں کہ ہر جمعرات آپ کے مزار پر شیر حاضری دیتا ہے۔ آپ کی قبر پر کوئی بھی کتا چلا جائے تو وہ مر جاتا ہے۔ غالباً

1966ء میں آپ کی قبر کے نزدیک ٹنٹ (خیمہ) لگایا گیا تو وہ جل گیا۔ آپ کی قبر کے پاس کھل قائم کیا گیا۔ لیکن کھل اور بیل دونوں غائب ہو گئے۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ شربت بی زوجہ امیر علی خان بن غازی خان ودختر متولی خان بن تاج محمد خان بن بابا نیکا آپؒ کی اولاد سے تھیں نیک اور پارسا ولیہ تھیں جب طویل عرصہ تک بارش نہ ہوئی تو وہ حضرت بابا نیکاؒ کے مزار مبارک پر گئیں اور دعا کی کہ یا اللہ میں اس وقت تک بابا نیکاؒ کے مزار سے نہیں جاؤں گی جب تک میرے سر کی چادر بارش سے بھیگ نہ جائے اللہ تعالیٰ کی قدرت اسی وقت شدید بارش ہوئی۔ آپؒ کے مزار پر دور دور سے حاجت مند اپنی حاجتیں لے کر آتے ہیں اور بکرے وغیرہ صدقات وخیرات کرتے ہیں آپ کا مزار بھی بن بیک بازار کے قبرستان میں مرجع الخلائق عام ہے۔

تاریخ اقوام پونچھ ص 642 کے مطابق آپؒ صاحب بزرگ تھے تاریخ اقوام پونچھ کے مطابق "میاں زمان علی خان اعوان حنفی چشتی جن کی عمر اس وقت (1935) 90 سال کے قریب ہے آپ ہی کے فرزند ہیں آپ اپنے موضع کے قاضی اور امام مسجد اور اپنی قوم کے نمائیدہ ہیں" روایات کے مطابق آپ ممتاز عالم دین، ماہر انساب وصاحب کشف بزرگ تھے۔ جمو آل شاخ سے جہاد آزاد کشمیر کے عظیم ہیرو کرنل غلام رسول اعوان شیر جنگ بن میاں قاضی زمان علی حنفی چشتی بن مستان علی بن جموں خان بن حضرت بابا ڈھیلوؒ قابل ذکر گزرے ہیں جن کا تذکرہ الگ سے کیا جا رہا ہے۔ اسی شاخ سے معروف پہاڑی شاعر ندیم احمد پہانوڑی بن محمد افسر بن عالمشیر بن یوسف علی بن جنگی بن مرزا بن جموں خان ہیں ان کے دو فرزند سہیل ندیم وحمزہ ندیم ہیں اسی شاخ سے کیپٹن سمندر خان، قاری محمد ریاض علوی، جاوید اقبال (چیف کوآرڈینٹر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان)، کوثر اقبال، قمر اقبال (چیف کوآرڈینٹر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان)، محمد خالد، حولدار محمد اسلم، سخی محمد، شبر محمد، سید محمد، ساجد اکرم، برکت حسین، آفتاب اقبال، ساجد اقبال، مظفر اقبال، شجاع اقبال، رحمت حسین، کرامت حسین، محمد اعظم، خادم حسین وغیرہ۔ اسی شاخ سے کلری میں آفتاب حسین، مبشر، منیر، نذیر، صیاد، کوثر اقبال، ملک ریاض اعوان سابق صدارتی مشیر آزاد کشمیر قابل ذکر ہیں۔ اسی شاخ سے محمد اکبر، خان محمد، سید محمد، شاہ محمد وخان محمد پسران جعفر علی بن زمان علی بن جنگی خان بن مرزا خان ہوئے محمد خان کے تین فرزند محمد ریاض، محمد اعجاز ومحمد ایاز ہیں محمد ریاض کے چھ فرزند عامر، قمر، موذن، عبدلمعیز، طیب ہیں محمد اعجاز کے دو فرزند احتشام و ارسلان ہیں محمد ایاز کے تین فرزند عبید، عزاير وعذیر ہیں۔ موظو آل شاخ سے صوبیدار محمد افسر اعوان بن نوازش علی بن حیات بخش بن امیر علی بن صوبہ خان بن موظو خان (جدامجد موظو آل) سیٹھ لعل خان قابل ذکر ہوئے ان کے علاوہ جمال مصطفیٰ، کمال مصطفیٰ، محمد مصطفیٰ، محمد امتیاز اعوان حولدار محمد مشتاق، اظہر، بابر، علی اصغر، اشفاق، اسحاق، محمد اعظم، محمد سید، محمد خورشید، محمد ممتاز، خالد، ناصر، عمران، عبدالقیوم، عبدالروف، شفیق، حفیظ، سید محمد، فیض محمد، محمد سعید، محمد ریاض قابل ذکر ہیں۔

بلند آل شاخ سے صوبیدار محمد شریف (چیف کوآرڈینٹر ادارہ تحقیق الاعوان بن بیک) بن محمد سلیمان بن رسمت علی بن مراد علی بن ملک راج محمد بن بلند خان (جدامجد بلند آل) بن کوڑا خان بن حضرت بابا ڈھیلو خانؒ قابل ذکر و ماہر انساب ہیں آپ دو کتب کے مولف ہیں جو زیر اشاعت ہیں ان مین حسب نسب وتعارف اعوانان قطب شاہی بن بیک واطراف اور سیاچین کے شب وروز قابل ذکر ہیں آپ 1971ء کی جنگ 16AK میں لیپا پونچھ اوپریشن میں شامل ہوئے 1988ء میں ایک سال سیاچین میں خدمات سرانجام دیں 2001ء میں بعہدہ صوبیدار ریٹائرڈ ہو کر سیاسی وسماجی خدمات سرانجادے رہے ہیں۔ دوران سروس بطور ویپن انسٹریکٹر JCO پی ایم اے کاکول اکیڈمی ایبٹ آباد اور شنکیاری میں فرائض سرانجام دیئے۔ 4 سال بھرتی آفس میں بطور انسٹریکٹر تعینات رہے اور 32AK شیر جنگ بٹالین سے ریٹائرمنٹ حاصل کی۔ تحقیق الانساب جلد اول میں بن بیک کی حد تک آپ کے ترتیب دیے ہوئے شجر ہائے نسب بھی شامل کیے گئے ہیں آپ کے علاوہ دیگر بزرگوں نے بھی تعاون کیا لیکن آپ کا قلمی تعاون بھرپور تھا۔ اس شاخ سے محمد آزاد، محمد ممتاز، محمد اکرم، محمد صادق، محمد آصف، محمد ریحان شریف قابل ذکر ہیں۔ بچا آل شاخ سے کلیم حسین اعوان، محمد اشراف، نور احمد، طارق، افتخار۔ غازی آل شاخ سے محمد صادق اعوان (سابق وائس چیئرمین یونین کونسل پکھر) بن سید اکبر بن پیر بخش بن غازی خان (جدامجد غازی آل) بن چوڑ خان بن حضرت بابا ڈھیلوؒ۔ اس شاخ سے مولوی عبدالعزیز قابل ذکر ہوئے ان کے علاوہ محمد صغیر مرحوم عبدالحمید، عبدالوحید، نذیر احمد، خادم حسین، محمد اصغر، قابل ذکر اصحاب میں سے ہیں کمال آل شاخ سے بابو محمد شفیق وخادم حسین پسران

ابراہیم بن موسم علی بن مراد بن بڈا بن عیدلی بن کمال ۔غلام سرور، عابد حسین ٹیچر، اصغر، طاہر شبیر، خالد محمود، محمد خورشید، الطاف حسین، محمد عارف، محمد حنیف، علی حسین، اختر حسین، امجد حسین، طاہر محمود، جنت حسین، محمد اسحاق، راشد و خالد پسران وسف بن علی حسین بن قابل ذکر ہیں۔ہست آل شاخ سے محمد شوکت، محمد خالد قابل ذکر ہیں۔ہنسو آل شاخ سے حوالدر کلرک نثار، نیک آل شاخ سے اکبر حسین قابل ذکر ہیں۔حضرت باباڈھیلو کی اولاد سے چھم گراں میں بھی آباد ہونا بیان ہوئی ہے۔

بابا سجاولؒ کی اولاد دھریڑھ آمدہ چھمب سنگولہ:

فقیر آل شاخ سے قطب الدین بن روشن علی بن ناظر علی بن فقرو خان (جدامجد فقر آل چھمب)، محمد یاسین ولد قطب الدین، خان محمد ولد قطب الدین، عبدالحمید ولد میر عالم، مکھو آل شاخ سے محمد شفیع بن بلور علی بن بن کیڑا خان بن حسین علی بن صاحب خان بن مکھو خان (جدامجد مکھو آل چھمب)، محمد ایوب ولد بلور علی شہید 1965 قابل ذکر ہوئے۔ دھریڑھ میں قابل ذکر شخصیات میں محمد اشرف ریٹائرڈ صدر معلم، عبدالقیوم ریٹائرڈ صدر معلم، پروفیسر ڈاکٹر عبدالرحمٰن چیئرمین کیمسٹری ڈیپارٹمنٹ، بابو خان، محمد فاروق، عبدالقدوس ٹیچر ہیں۔

بابا سجاولؒ کی اولاد اوڑی مقبوضہ کشمیر ولمنیاں ہٹیاں بالا:

حضرت بابا سجاول علوی قادری کی نویں پشت میں میر محمد خان و میاں صالح خان و جنگ خان پسران بابا کاظم خان بن فقیر محمد بن ادریس خان بن درویش خان بن حضرت بابا جمال خانؒ بن حضرت بابا ابراہیم المعروف بابا بہرام خانؒ بن حمید اللہ عرف بڈھا بابا بن حضرت بابا شادمؒ بن حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ۔میاں جنگ خان کی اولاد سے میاں منگتا خان بن فقیر خان بن گلا خان گزرے ہیں۔میاں میر محمد کی اولاد بالا بانڈی آباد ہے جبکہ میاں صالح محمد کی اولاد علاقہ دوہار بدی لمنیاں وغیرہ میں آباد ہے۔میاں میر محمد دنیاوی مال و متاع کے زیادہ شوقین تھے اور ہر وقت اپنے جانوروں بھیڑ بکریوں کے ساتھ اور زمینداری میں مشغول رہتے تھے میاں میر محمد کے ایک ہی فرزند میاں مرزا تھے ان کے دو بیٹے میاں تاج محمد (لاولد) و میاں خواج محمد تھے۔میاں خواج محمد کے دو فرزند دین محمد و راج محمد تھے دین محمد کے دو فرزند فقیر اللہ و برکت اللہ تھے فقیر اللہ کے ایک فرزند کالا خان تھے ان کے سات فرزند علی الرحمٰن، شیر زمان، خانی زمان، نور زمان، مولانا بدر زمان اعوان، محمد تنویر و محمد اعجاز ہوئے۔علی الرحمٰن کے تین فرزند جواد الرحمٰن، محمد عمر و جنید الرحمٰن ہوئے۔خانی زمان کے تین فرزند طاہر زمان اعوان، زاہد زمان اعوان و قمر زمان اعوان ہوئے۔بدر زمان اعوان کے فرزند ضیاء الرحمٰن اعوان ہے۔برکت اللہ کے دو فرزند زمان علی و حاکم علی تھے زمان علی کے پانچ فرزند مختار احمد اعوان، نثار احمد اعوان، امتیاز احمد اعوان، ذوالفقار احمد اعوان و عبدالجبار اعوان ہوئے۔میاں صالح محمد ولی کامل تھے آپ کے دو فرزند میاں فتح شیر اور میاں سلام دین تھے۔میاں فتح شیر بھی اپنے آباواجداد کی طرح ایک روحانی اور نیک سیرت ولی اللہ گزرے ہیں آپؒ کے فرزند واحد میاں محمد شیر تھے آپؒ نے اپنے فرزند کو حصول علم و تعلیم و تربیت کے لیے ہندوستان کے دور دراز علاقوں میں بھیجا آپؒ نے اپنے علوم و روحانی فیض سے لوگوں کو سیراب کیا میاں محمد شیر کی شادی دھنی مقبوضہ کشمیر کے دھنی آل قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کی ایک خاتون سے ہوئی تھی جس کا آبائی تعلق وادی لیپہ کے گاؤں انٹلیاں سے تھا۔میاں فتح شیر کی وفات سری نگر میں ہوئی اور قبر بھی سری نگر میں ہے۔آپ کی وفات کے بعد آپ کے فرزند میاں محمد شیر نے اپنی اہلیہ محترمہ کے اسرار پر انٹلیاں میں سکونت اختیار کی یہاں آپؒ کی دو صاحبزادیاں پیدا ہوئیں ان میں سے ایک کی شادی انٹلیاں میں اس کے ننیال میں کردی جبکہ دوسری بیٹی امراء بیگم جو صاحب کشف و کرامات ولیا تھیں کی شادی دادا آل کے خاندان میں میاں عبداللہ خان سے کی جو کہ لمنیاں میں آباد تھے۔

سلام دین کے چار فرزند جمالدین (لاولد)، شرف دین، موجدین و مسکین (لاولد) تھے۔میاں شرف دین کے فرزند میاں فضل المعروف میاں فجہ تھے ان کے پانچ فرزند امام دین، (لاولد)، فقیر محمد، امیر اللہ، معراج الدین (لاولد) و جمالدین تھے فقیر محمد کے دو فرزند عالم دین و عبدالعزیز (لاولد) ہوئے عالم دین کے فرزند محمد بشیر ہوئے ان کے پانچ فرزند جمیل، پذیر، منیر، شبیر اور نذیر ہیں۔امیر اللہ کے پانچ فرزند رحمت اللہ، برکت اللہ، نیاز محمد، کالا خان و امام دین ہوئے رحمت اللہ کے چار فرزند غلام نبی، محمد یامین، دلپذیر و محمد شفیع ہوئے۔برکت اللہ کے فرزند غلام

حسن ہوئے۔نیاز محمد کے چار فرزند غلام رسول، غلام احمد، منیر و عبدالغفور ہیں۔کالا خان کے دو فرزند غلام حسین و تنویر ہوئے۔امام دین کے تین فرزند منصور، تیمور و ظہور ہیں۔جمال دین کے دو فرزند محمد زمان و محمد مسکین ہوئے محمد زمان کے فرزند محمد یوسف ہیں محمد مسکین کے فرزند سفیر ہیں۔میاں موج دین کے چار فرزند میاں عبداللہ، میاں نیک محمد، میاں ستار محمد و میاں نیاز محمد ہوئے۔میاں عبداللہ بھی روحانی و علمی شخصیت تھے آپؒ کی شادی مخدوم میاں محمد شبیر کی بیٹی امراء بیگم سے ہوئی تھی جو ایک نیک سیرت ولیا خاتون تھیں جن کا ذکر قبل ازیں کیا جا چکا ہے آپ کے چار فرزند مولانا عظمت اللہ خان، مولانا فقیر اللہ، مولانا حبیب اللہ و میاں میر احمد (لاولد) ہوئے۔مولانا عظمت اللہ خان بھی صاحب کشف و نیک سیرت گزرے ہیں آپ اپنے نانا اور والد کی وفات کے بعد ان کے جانشین مقرر ہوئے اور درس و تدریس اور امامت کا سلسلہ جاری و ساری رکھا آپؒ کے دو فرزند سائیں محمد (لاولد) و محمد حسین (لاولد) تھے۔مولانا فقیر اللہ خان بھی معروف علمی شخصیت تھے لیکن چونکہ خاندان کے سربراہ بڑے بھائی تھے اس لیے ہمیشہ ان کے معتمد رہے آپ کے دو فرزند مولانا رحمت اللہ اعوان و مولانا عبدالعزیز اعوان ہوئے۔مولانا رحمت اللہ اپنے تایا مولانا عظمت اللہ خان کی وفات کے بعد مخدوم میاں محمد شیر کے جانشین مقرر ہوئے آپ بھی اعلیٰ علمی شخصیت ہیں اس وقت لمنیاں بانڈی گورسیاں کے لوگوں کی کثیر تعداد آپ کے شاگردوں کی ہے آپ کے تین فرزند حافظ عبدالرشید اعوان، شمس الدین کوثر اعوان و محمد یامین اعوان ہیں۔حافظ عبدالرشید اعوان حافظ قرآن اور علمی شخصیت ہیں آپ ہٹیاں بالا سیری وغیرہ میں درس و تدریس سے وابستہ ہیں آپ کے چار فرزند بیر احمد، عزیز رشید، محمد عثمان و محمد عمران ہیں۔شمس الدین کوثر اعوان بسلسلہ روزگار راولپنڈی میں مقیم ہیں آپ کے تین فرزند میاں مدثر شمس اعوان (چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان آزاد کشمیر)، حافظ مبشر شمس اعوان و عبداللہ شمس اعوان ہیں۔محمد یامین کے تین فرزند احسان الحق، فیضان الحق و انعام الحق ہیں۔عبدالعزیز اعوان کے تین فرزند محمد بشیر اعوان، شبیر احمد اعوان و محمد منیر اعوان ہیں۔محمد بشیر اعوان کے چار فرزند محمد نوید، محمد نعیم، محمد فہیم و محمد فرقان ہیں۔شبیر احمد اعوان کے چھ فرزند عاقب شبیر، عادل شبیر، طیب شبیر، عدیل شبیر، عاطف شبیر و عمیر شبیر ہیں۔قاری محمد منیر اعوان حافظ قرآن و علمی شخصیت ہیں آپ بانڈی گورسیاں میں درس و تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں آپ کے فرزند معاویہ منیر اعوان ہیں۔مولانا حبیب اللہ اعوان کے فرزند عبداللطیف ہیں جن کے تین فرزند نذیر حسین، امیر حسین و نور حسین ہیں۔نذیر حسین کے دو فرزند عبدالشکور و مظاہر حسین ہیں امیر حسین کے فرزند محمد عمر ہیں۔نور حسین کے فرزند بابر ہیں۔میاں نیک محمد لمنیاں سے ہجرت کر کے تحصیل اوڑی کے گاؤں بگنہ میں جا کر آباد ہوئے آپ کے فرزند مولوی نوردین تھے آپ صاحب علم شخصیت تھے آپ بگنہ سے دوبارہ لمنیاں آباد ہوئے اور درس و تدریس سے وابستہ رہے آپ کے دو فرزند محمد عالم اور جمالدین تھے محمد عالم کے دو فرزند صادق حسین اعوان و خادم حسین اعوان ہیں صادق حسین کے تین فرزند ساجد حسین، صدام حسین و صداقت حسین ہیں جمال دین کے چار فرزند غلام حسین، رحمت حسین، بشارت حسین و شربت حسین ہیں۔غلام حسین کے فرزند شریف حسین ہیں رحمت حسین کے فرزند احسان ہیں۔میاں نیاز محمد ممتاز عالم دین وقت گزرے ہیں آپ کے دو فرزند مولانا عنایت اللہ اور میاں محمد نور ہوئے۔مولانا عنایت اللہ کے فرزند محمد فرید ہیں جن کے چار فرزند محمد آصف، محمد عارف اعوان، محمد راشد و محمد یاسر اعوان ہیں۔محمد عارف کے دو فرزند حمزہ عارف و فہد عارف ہیں میاں محمد نور کے فرزند عبدالرشید ہیں ان کے پانچ فرزند اویس رشید، فضائل رشید، بلال رشید، بلاول رشید و سجاول رشید ہیں۔(بحوالہ میاں مدثر شمس اعوان)

ہمارے غازی ہمارے شہید

(مادر وطن کے لیے قربانی دینے والے عظیم گمنام ہیروز)

جیسا کہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے شجرہ نسب میں سالار قطب حیدر شاہ غازی علوی تا حضرت علی کرم

اللہ وجہہ کے نام کے ساتھ غازی لکھا ہوا ہے جس سے معلوم ہوا کہ یہ قبیلہ عہد اسلام سے ہی جہاد میں سرگرم عمل رہا ہے اسی تسلسل میں سالار ساہو (شاہو) غازی، سالار قطب حیدر غازی و سالار سیف الدین غازی پسران عطا اللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ علی غازی بن محمد آصف غازی بن عون عرف قطب غازی بن علی عبدالمنان غازی بن حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد ہند میں عظیم کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔اور سالار ساہو غازی کے فرزند سلطان الشہداء سالار مسعود غازی کے جنگی کارہائے نمایاں سفرنامہ ابن بطوطہ، تاریخ محمودی، تاریخ فیروز شاہی، تاریخ مرات مسعودی اور تاریخ مرات الاسرار وغیرہ میں درج ہیں۔علاوہ ازیں جنگ عظیم اوّل و دوم میں بھی اعوان قبیلہ نے بھرپور حصہ لیا۔قیام پاکستان کے وقت بھی قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ نے زبردست کردار ادا کیا۔کشمیر کی آزادی ہو یا جنگ ستمبر 1965ء یا جنگ 1971ء ہو مادروطن کی خاطر قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ نے تن من اور دھن قربان کیا۔جہاد آزادی کشمیر 48-1947 میں اعوان قبیلہ کے عظیم سپوت حضرت پیر سلطان غلام دستگیر القادری جہنیں کشمیر کا دوسرا بڑا فوجی اعزاز ''فخر کشمیر'' عطا کیا گیا آپ سلطان العارفین حضرت سلطان باھوؒ اعوان کی اولاد سے تھے۔میجر محمد اکرم شہید کو 1971ء کی جنگ میں عظیم کارہائے نمایاں سرانجام دینے پر ''نشان حیدر'' سے نوازہ گیا۔علاوہ ازیں قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کی جن قابل فخر شخصیتوں نے ملک پاکستان کا دفاع کیا ان میں ملک امیر محمد خان اعوان نواب آف کالا باغ سابق گورنر مغربی پاکستان، ائر مارشل نور خان ، جنرل اختر حسین ملک، جنرل ملک عبدالعلی، جنرل سرفراز، جنرل قاضی شفیق احمد، جنرل محمد سلیم، جنرل محمد حسین، جنرل محبوب عالم، جنرل عبدالمجید ملک، میجر ملک منور خان اعوان ستارہ جرات (کنگ آف راجوری)، صوبیدار سید محمد شہید ستارہ جرات، لانس نائیک محمد اکبر اعوان دبن سنگولہ تمغہ جرات 1965ء کے علاوہ بے شمار بریگیڈئر، سکواڈرن لیڈرز، کرنل و اعلی فوجی و سول آفیسران شامل ہیں۔ان کے علاوہ قطب شاہی اعوان قبیلہ کے سینکڑوں گمنام ہیروز ہیں جہنوں نے مادروطن کی حافظ کی خاطر جان نچھاور کی صرف سنگولہ و بن بیک راولاکوٹ آزاد کشمیر میں ان شہداء کرام کی تعداد 91 ہے یعنی سنچری کے قریب ہے۔حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ کی اولاد سے عظیم سپوت شیر جنگ کرنل غلام رسول اعوان اور کرنل عالم شیر اعوان آف سنگولہ کے علاوہ سینکڑوں غازیوں و شہداء نے جہاد آزادی کشمیر میں عظیم کارہائے نمایاں سرانجام دیے۔صرف سنگولہ و بن بیک کے تقریباً 1500 قطب شاہی اعوان مجاہدین نے ڈوگرہ سامراج کے خلاف جہاد کیا اور الحاق پاکستان کی خاطر قربانیاں دیں۔

19 جولائی یوم الحاق پاکستان:

19 جولائی کو کشمیر کے دونوں اطراف پاکستان اور بیرون ممالک میں مقیم کشمیری یوم قرارداد الحاق پاکستان منا کر 19 جولائی 1947ء میں آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کی جنرل کونسل کی طرف سے آبی گزرگاہ سری نگر میں غازی ملت سردار محمد ابراہیم خان جو بعد میں بانی صدر آزاد کشمیر بھی رہے کی رہائش گاہ پر قائمقام صدر چوہدری حمید اللہ کی صدارت میں منظور ہونے والی قرارداد میں یہ مطالبہ کیا گیا تھا کہ تقسیم ہند کے اصولوں کے مطابق ریاست کی غالب اکثریت ، اسکے جغرافیائی، اقتصادی، تہذیبی، سماجی اور مذہبی رشتے سے پاکستان کے ساتھ بنتے ہیں اور اسی وجہ سے ریاست جموں و کشمیر کا پاکستان کی دستور قانون ساز اسمبلی سے الحاق کیا جائے ورنہ ریاست کے عوام احتجاج کریں گے۔اس وقت آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کے صدر قائد ملت چوہدری غلام عباس جیل میں تھے قائمقام صدر چوہدری حمید اللہ نے صدارت کی جنرل کونسل کے اجلاس میں جن زعما نے شرکت کی ان میں نمایاں شخصیات میں غازی ملت سردار محمد ابراہیم خان، سید نذیر حسین شاہ، سردار لطیف خان، سید حسن شاہ گردیزی، غلام رسول پنڈت، راجہ عبدالحمید، چوہدری نور حسین، خواجہ عبدالحمید، غلام نبی، خواجہ یوسف صراف، عنایت اللہ اور جنرل کونسل کی کی دیگر قابل ذکر شخصیات نے شرکت کی۔اسی قرارداد کی منظوری کے بعد ریاست

جموں و کشمیر کے مسلمانوں نے بعد میں ڈوگرہ سامراج کے خلاف جہاد کا اعلان کیا اور سنگولہ اور پونچھ کے غیور مجاہدین نے الحاق پاکستان کی خاطر یہ علاقہ آزاد کروایا اور اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔آج ہم جس سرزمین میں رہ رہے ہیں یہ سب ہمارے آباواجداد کی ان عظیم قربانیوں کی وجہ سے ہی ہے۔اور اس پار کے کشمیری آج 70 روزہ کرفیو کے بعد جس کرب سے گزر رہے ہیں اس کا اندازہ وہی کر سکتے ہیں آپ اور میں نہیں۔

5/اگست 2019 کے دن ہندوستان کی حکومت نے ارٹیکل 370 اور 35 اے کا خاتمہ کر کے مقبوضہ وادی میں کرفیو کا نفاذ کیا جس کو آج ستر دن ہو چکے ہیں۔کشمیریوں کے حقوق بری طرح پامال کرتے ہوئے ان کا قتل عام کیا جا رہا ہے اور ان کے خون سے ہولی کھیلی جا رہی ہے عورتوں کی عصمت دری کی جا رہی ہے۔آج 48-1947ء کے عظیم مجاہدین یاد آ گئے جہوں نے لاٹھیوں، کلہاڑیوں اور ٹک ڈم رائفلز کے سہارے ڈوگرہ فوج کو ہمارے اس علاقے سے مار بھگایا اگرچہ اس محرکہ میں امتحدہ پونچھ کے عوام کا بھرپور کردار ہے۔ ہمارے ہر گھر کے ہر جوان نے کشمیر کی آزادی کے لیے جنگ لڑی اور الحاق پاکستان کے لیے جنگ لڑی چونکہ قرارداد الحاق پاکستان پہلے ہی منظور ہو چکی تھی۔لیکن یہاں میرا موضوع حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ ہزاروی کی اولاد ہے جہنوں نے مادروطن کی حفاظت کی خاطر جان ہتھلی پر رکھ کر جان جان آفرین کے سپرد کر دی اور جام شہادت کے عظیم منصب پر فائز ہوئے اور وہ غازی جہنیں حضرت خالد بن ولید کی طرح اگرچہ شہادت نصیب نہ ہو سکی لیکن ان کا جسم زخموں سے چھلنی تھا۔اسی طرح تمام غازی و شہداء خراج تحسین کے مستحقین ہیں۔

جنگ آزادی کشمیر 48-1947ء میں اہلیاں سنگولہ وغیرہ کا کردار کتاب شیر جنگ، تحقیق الانساب جلد اوّل و دوم، غزنی سے کشمیر تک اور ہسٹری آف دی آزاد کشمیر رجمنٹ جلد اول 49-1947 اور جنگ آزادی کشمیر کے عینی شاہدین کے مطابق درج کیا جاتا ہے اس کے علاوہ جنگ ستمبر 1965ء، جنگ دسمبر 1971ء، کرگل، وانا، بنوں، وزیرستان و نکیال سیکٹری کے شہداء کے مختصر کوائف بھی درج ہیں یہ فہرست راقم مولف کے چچازاد بھائی ملک یعقوب اعوان مرحوم نے مرتب کی تھی قبیلہ اور شاخ کی تحقیق راقم نے کی ہے چند ایک شہداء کے کوائف تا حال معلوم نہیں ہو سکے ان کے کوائف ندارد لکھے گئے ہیں۔جنگ آزادی کشمیر کے عینی شاہدین نے اپنے اپنے انداز میں حالات و واقعات بیان کیے ہیں پلاٹون کا نام، کمپنی کا نام اور ان پلاٹون اور کمپنیوں اور بٹالین کے قابل ذکر غازیوں و شہداء کے نام و کارہائے نمایاں اس ترتیب سے حاصل نہیں ہو سکے جس طرح محاذ جنگ پر رونما ہوئے ہیں کون سا واقعہ کب اور کس وقت پیش آیا اور کون سے مجاہد کب شہید ہوئے وغیرہ وغیرہ اصل مدعا شہداء اور غازیوں کے کارہائے نمایاں بیان کرنا ہے۔

15/اگست 1947ء بروز جمعۃ المبارک کو راولاکوٹ کے مقام پر ایک عظیم الیشان جلسہ عام منعقد ہوا جس میں متحدہ پونچھ کے تمام گاؤں کے لوگوں نے بھرپور شرکت کی اس جلسہ میں ڈوگرہ راج کے خلاف علم بغاوت بلند کرتے ہوئے اعلان جہاد کیا گیا اور غازی ملت سردار محمد ابراہیم خان کی راولاکوٹ آمد پر ان کی سربراہی میں بذیل اراکین پر مشتمل سپریم وار کونسل تشکیل دی گئی:۔ کیپٹن حسین خان (11 نومبر 1947 کو شہید ہوئے)، سردار محمد عبدالقیوم خان (سابق صدر و وزیر اعظم آزاد کشمیر)، پیر سیّد شمشاد حسین عادل سوہاوہ شریف باغ، سیّد علی اصغر شاہ باغ، سردار گل احمد خان سدھن گلی باغ، کرنل خان آف منگ، سردار محمد شفیع خان (بعد میں بریگیڈئیر) صوبیدار محمد افسر خان، صوبیدار بوستان خان رہاڑہ، صوبیدار بوستان خان نڑ، کیپٹن حسین خان گوراہ، سردار محمد شریف خان (بعد میں چیف جسٹس ہائی کورٹ آزاد کشمیر)، مولانا عبدالعزیز تھوراڑوی، مولانا غلام حیدر جنڈالوی۔وار کونسل کی تشکیل کے بعد باغ کا ایریا سردار محمد عبدالقیوم خان، راولاکوٹ کا ایریا کرنل رحمت اللہ خان اور کرنل بوستان خان نڑ، کوٹلی کا ایریا کرنل شیر احمد خان (سابق صدر آزاد کشمیر)، میرپور کا ایریا کرنل خان محمد خان آف منگ (فاتح میرپور)، مظفرآباد کا ایریا میجر خورشید انور رکرنل غلام رسول خان اعوان آف سنگولہ (شیر جنگ فاتح مظفرآباد) ، گلگت کا ایریا حسن خان (فاتح گلگت)، شمالی علاقہ جات کا ایریا میجر احسان علی کے سپرد کیا گیا۔جنگی حکمت علمی کے پیش نظر متحدہ پونچھ کو تین سیکٹرز میں تقسیم کیا گیا تھا: 1۔ پلندری سیکٹر اس کی کمان کرنل شیر احمد خان سپرد کی گئی۔ 2۔ پونچھ سیکٹر ہیڈ کواٹر

تیتری نوٹ کمانڈ کرنل رحمت اللہ خان کودی گئی۔3۔باغ سیکٹراس کی کمان سردار عبدالقیوم خان کے سپرد کی گئی۔علاوہ ازیں بٹالین کمانڈر،کمپنی کمانڈروپلاٹون کمانڈر کے بذیل قابل ذکر آفیسران نے محاذ جنگ پرنا قابل فراموش خدمات سرانجام دیں۔

کیپٹن حسین خان شہید،کرنل خان محمد خان بابائے پونچھ،کرنل منورخان دھمنی،کرنل تجمل حسین خان مری،کرنل غلام رسول خان اعوان شیر جنگ سنگولہ،بن بیک،کلری باغ(فاتح مظفرآباد)،کرنل عالم شیر خان اعوان سنگولہ،کرنل خان محمد خان آف منگ (فاتح میرپور)،کرنل مورخان ترنوٹی،کرنل علی شیر خان بنجوسہ،کرنل فیروزخان تالاباڑی،کرنل دوست محمد خان منگ،کرنل شیر دل خان بارل،کرنل محمد حسین خان کہالہ ترارڑھل،کرنل حسین خان گوراہ،کرنل نور حسین خان پتن،کرنل محمود خان گل پور،کرنل علی بہادر خان کانگڑی،میجر حسین خان ہورنہ میرہ،میجر عارف خان پڑاٹ،میجر فیروز دین بھنگو،میجر غلام محمد خان ہاڑی،میجر ابراہیم شاہ ٹائیں،میجر محمد ایوب خان چوکی باغ(سابق سپیکر اسمبلی)،میجر محمد سلیم خان چمیاٹی،میجر چنوں خان پتن، میجر محمد حسین پتن، میجر سردار خان پلندری، میجر محمد شیر خان پلندری،میجر مختارخان نالیاں، میجر لعل خان کاکڑول،میجر خزین شاہ قبائلی پٹھان،میجر مبارک شاہ قبائلی پٹھان،میجر قدرت اللہ مظفرآباد،کیپٹن پہلوان خان،کیپٹن غازی اللہ دتہ خان کھڑک،کیپٹن علی اکبر خان اعوان سنگولہ،کیپٹن لعل خان سنگولہ،کیپٹن محمد امیر خان اعوان سنگولہ،کیپٹن نور حسین خان اعوان بن بیک،کیپٹن ہاشم خان اعوان سنگولہ،کیپٹن محمد حسین خان کھڑک،کیپٹن عبدالحسین خان جنڈالہ،کیپٹن سید محمد خان پھگواڑی،کیپٹن عالم شیر خان پھگواڑی،کیپٹن عطامحمد خان ٹوپہ سون،کیپٹن محمد اشرف خان ٹائیں،کیپٹن علی گوہر ٹائیں،کیپٹن عبدالمنان قریشی مظفرآباد،کیپٹن محمد حسین مری،کیپٹن مکھن خان نالیاں،کیپٹن برہان علی خان نالیاں،کیپٹن علی محمد خان پلندری، کیپٹن باورخان چھے چھن، Lt محمد عظیم خان اعوان مجاہد حیدری (کالاکوٹ رحسین کوٹ)،Lt ولی محمد خان نالیاں،Lt خان محمد خان نالیاں،Lt خان محمد خان سہنسہ،Lt بگاہ خان ہورنہ میرہ، Lt کرم خان منگ، Lt سید خان لنگجراں،Lt مظفرخان راولاکوٹ،Lt فتح عالم خان گھمیر،Lt قابل خان ہورنہ میرہ،Lt فتح محمد خان منگ،Lt غلام محمد خان منگ،Lt لعل خان منگ،Lt نواب شاہ منگ،Lt کالاخان کمبیڑی،Lt غلام محمد بھورکہ،Lt علی اکبرخان ڈنڈلیر،Lt راج محمد بھجوال،Lt شاہ سوار گوابیرا،Lt سید محمد خان منگ،Lt شہادم خان منگ،Lt محمد افسر خان منگ،Lt محمد اشرف خان کھڑک،Lt خان محمد خان کھڑک،Lt میراکبر شاہ پڑاٹ،Lt محمد شفیع خان پوٹھی مکوالاں،صوبیدار میجر خان محمد خان کاکڑول،صوبیدار میجر عطرخان پڑاٹ،صوبیدار محمد فاضل اعوان،سنگولہ،صوبیدار میجر شیر احمد اعوان سنگولہ،صوبیدار میجر محمد امیر اعوان سنگولہ،صوبیدار محمد نوراعوان سنگولہ،صوبیدار غلام محمد خان سنگولہ،صوبیدار محمد افسر خان سنگولہ،صوبیدار نور محمد نالیاں،صوبیدار سخی محمد نالیاں،صوبیدار فیروز دین نالیاں،غازی محمد امیر خان (راولاکوٹ) نائب صوبیدار محمد اکبر خان دبن سنگولہ وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

باغ سیکٹر میں تنظیم نو کا عمل سردار محمد عبدالقیوم خان وکرنل تجمل حسین خان کی نگرانی میں مکمل ہوا۔تنظیم نو کے بعد چھ بٹالین پر مشتمل فوج تیار کی گئی ،فرسٹ باغ بٹالین (29AK) کی کمان محمد سعید خان آف دھیرکوٹ،سکنڈ باغ بٹالین(30AK) کی کمان میجر منصب دار خان آف کہوٹہ کودی گئی جوانڈین نیشنل آرمی کے آزمودہ کارفوجی آفیسر تھے یہ دونوں بٹالین پونچھ محاذ شمالی میں تعینات کی گئیں تھرڈ باغ بٹالین (31AK) کی کمان کرنل عالم شیر خان اعوان آف سنگولہ (بعد میں اس بٹالین کے کمانڈر میجر محمد سلیم خان ہوئے اور کرنل عالمشیر خان اعوان 27AK کے کمانڈنگ آفیسر مقرر ہوئے ان کے ذمہ کوہالہ سے باغ ڈھلی روڈ کی تعمیر سونپی گئی) اورفورتھ باغ بٹالین (32AK) کا کمانڈر کرنل غلام رسول اعوان کومقرر کیا گیا۔سکنڈ باغ بٹالین کی سی کمپنی جوپونچھ محاذ پرتعینات تھی میں تقریباً سب ہی لوگ سنگولہ کے تھےاس کے کمپنی کمانڈر کیپٹن علی اکبر خان اعوان اور پلاٹون کمانڈر نائب صوبیدار محمد اکبر خان دبن سنگولہ تھے جو بعد میں سڑھیاں کے مقام پر شہید ہوئے۔بٹالین باغ تین وبٹالین باغ چار میں غالب اکثریت سنگولہ کے اعوانوں کی تھی۔بٹالین باغ پانچ (33AK) کے کمانڈر سید ابراہیم شاہ اور بٹالین چھ (34AK) کی کمان میجر محمد ایوب خان آف باغ جو بعد میں سپیکر اسمبلی ہوئے کودی گئی۔اس کے علاوہ تحصیل حویلی اور قبائلی پٹھانوں پر مشتمل دو بٹالین فرسٹ فاروقی باغ بٹالین وسکنڈ فاروقی باغ بٹالین بھی قائم کی گئی۔

جہاد آزادی کشمیر کے ہیرو کیپٹن حسین خان شہید کی طرف سے اہلیان سنگولہ کوخطوط نمبردار محمد خان دبن سنگولہ وقاضی بہادرعلی خان صدر اسلامیہ کمیٹی سنگولہ ساکن چھمب سنگولہ کی وساطت سے معززین سنگولہ وکمیٹی کے ممبران کے نام خطوط لکھے جس میں ڈوگرہ سامراج کے خلاف متفقہ فیصلہ کے لیے مورخہ 15 اگست 1947ء بروز جمعہ راولاکوٹ کے مقام پر ایک جلسہ عام میں بھرپور شرکت کی دعوت دی گئی۔اسلامیہ کمیٹی کے اراکین میں ونڈبنی سے قاضی محمد عظیم خان مغل،نمبردار خان محمد خان۔دبن سے سردار محمد خان نمبردار،سردار حسین خان پنچوترہ خوروسردار مان علی خان صدر امن کمیٹی دبن۔چھمب سے قاضی بہادرعلی خان ونمبردار رسمت خان۔ہیمہ ناڑی سے مفتی فیروز دین خان وغلام حسین خان۔کلسن سے نمبردار باسی خان ومیاں شیر احمد خان۔آگرہ سے فتح محمد خان ونواب خان۔نکر سے منشی بازولی خان ومنشی فیروزدین خان تھے اور سیکرٹری کمیٹی زمان علی خان کلسن تھے اس کمیٹی کے صدر ایک سال کے لئے ونڈوار حروف تہجی کے مطابق بنائے جاتے تھے کمیٹی قتل جیسے سنگین کیسیز کا فیصلہ بھی کرتی تھی۔نمبردار محمد خان وقاضی بہادرعلی خان نے سنگولہ بیرموں کے مقام پر اسلامیہ کمیٹی کے اراکین سنگولہ کے جملہ معززین وسابق فوجیان وجوانوں کا اجلاس طلب کیا اجلاس میں راولاکوٹ کے جلسہ میں بھرپور شرکت کویقینی بنانے کے علاوہ سنگولہ کی حفاظت کے لیے خصوصی طور پر رضا کار دستے تشکیل دیے گئے۔15 اگست 1947 کے جلسہ عام میں اہلیان سنگولہ نے بھرپور شرکت کی علاوہ ازیں گردنواح کے گاؤں کے معززین وچیدہ چیدہ لوگوں نے بھرپور شرکت کی۔جس میں سنگولہ کے معززین، جنگ عظیم اول ودوئم کے آزمودہ کارفوجی آفیسران وجوانوں وحاضر سروس انڈین نیشنل آرمی وبرٹش آرمی و سرکار نظام حیدرآباد دکن آرمی کے آفیسران وفوجی جوانوں کےعلاوہ سنگولہ کی سات ونڈوں وبن بیک کے لوگوں نے بھی بھرپور شرکت کی۔سنگولہ میں جنگ عظیم اوّل ودوم کے آزمودہ کار جنگی حکمت عملی کے ماہرین اور برٹش آرمی اور دکن حیدرآباد آرمی اور انڈین نیشنل آرمی سے تعلق رکھنے والے JCO's اور NCO's اور جوانوں کی تعداد ایک ہزار سے کم نہ تھی۔تاریخ اقوام پونچھ کے مولف محمد دین فوق صفحہ 634 پر رقمطراز ہیں ’’جنگ عظیم یورپ کے ایام میں اعوانان سنگولہ بھی کثرت سے بھرتی ہوئے اُس زمانہ میں اس قوم کے فوجی جوانوں کی تعداد دواڑہائی سو سے کم نہ تھی۔اب بھی کئی حاضر خدمت ہیں اور کئی اختتام جنگ کے بعد بلا پنشن ہی چلے آئے ہیں اور کئی ایک پنشن لے رہے ہیں‘‘۔سنگولہ کے دو بٹالین کمانڈر کرنل عالمشیر اعوان اور کرنل غلام رسول اعوان تھے اور ان دونوں کی بٹالین میں بھی غالب اکثریت سنگولہ والوں کی تھی ان کے علاوہ سکنڈ باغ میں بھی غالب اکثریت سنگولہ والوں کی تھی سکنڈ باغ کی سی کمپنی کے کمانڈر کیپٹن علی اکبر اعوان دبن سنگولہ تھے اور اس کمپنی میں سب ہی لوگ سنگولہ کے تھے اس کے علاوہ فرسٹ باغ،ففتھ باغ اور سکستھ باغ اور ایک کمپنی کیپٹن محمد امیر آف آگرہ سنگولہ کی قیادت میں نوشہرہ جموں محاذ پر بھی برسرپیکار تھی۔اس سے اہلیان سنگولہ کے جذبہ جہاد کا باخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

ونڈبنی: صوبیدار محمد افسر،نائب صوبیدار محمد امیر شہید،نمبردار خان محمد، محمد اکبر،محمد افسر،شاہ محمد،محمد قاسم،رسمت علی،صحبت علی،حشمت علی،محمد امیر،فیروز خان،قاضی محمد دین شہید،محمد عالم،قاضی محمد عظیم،گل خان،جمس خان،علی خان،حوالدار شاہ محمد،مصری خان،محمد اکبر،محمد ایوب،یوسف،مختیار خان،عبدل خان،میر زمان،محمد حسین،نواب خان،محمد زمان،شاہ محمد،محمد فضل محمد افسر،کرم علی، ویعقوب وقاضی محمد زمان۔

ونڈ دبن: حسین خان،نمبردار محمد خان،مان علی خان،کیپٹن علی اکبر خان،نائب صوبیدار محمد اکبر خان جو بعد میں سڑھیاں میں شہید ہوئے ،صوبیدار میجر محمد امیر خان،نائیک محمد امیر خان جو بعد میں پونچھ محاذ پر شہید ہوئے،علی اکبر خان،غلام حیدر خان،بگاہ خان،سجاول خان،جمس خان،امیر علی،عبدالرحمٰن،حسن محمد،زمان علی خان،عادل خان،محمد زمان خان،عبدالغنی ،عبدالعزیز،بگاہ خان،رحمت علی خان،برھان علی خان،فیض علی،سخی محمد خان،جعفر علی ولد سمندر علی پنشنر،منشی غلام محمد خان،محمد امیر خان ولد موسو خان،زمان علی خان ولد امیر علی خان جو بعد میں سڑھیاں میں شہید ہوئے ،قاسم علی ولد محمد بخش جو بعد میں سڑھیاں میں شہید ہوئے،محمد عالم خان ولد غلام علی جو پونچھ محاذ میں شہید ہوئے ، بہادرعلی ولد غلام علی جو بعد میں سڑھیاں میں شہید ہوئے ،شیر خان ولد غلام علی خان (جھنوں نے بعد میں سنگولہ کے مقام بر سالہ ناکوٹ دبن پر ڈوگرہ فوج کے ساتھ دست

بدست جنگ میں عظیم کارہائے نمایاں سرانجام دیے اور ایک عدد اعلیٰ قسم کی بندوق بھی ڈوگرہ فوج سے چھین لی تھی اور کئی ایک ڈوگرہ فوجیوں کو جہنم واصل کیا)، شیر محمد خان، ماسٹر ولی محمد خان، یوسف علی ولد ناظر علی، پیر بخش خان، حوالدار اکبر حسین خان، نور خان، محمد اکبر خان، محمد ریشم خان ولد رحمت علی خان جو بعد میں برسالہ ناکوٹ میں شہید ہوئے، قاضی علی اکبر خان، قاضی محمد قاسم خان جہنوں نے بعد میں نوشہرہ جموں محاذ پر کیپٹن محمد امیر خان کی قیادت میں عظیم کارہائے نمایاں سرانجام دیے، راجہ گل حسین، راجہ گل شیر خان، راجہ شیر دل خان وغیرہ۔

وناڈ چھمب: قاضی بہادر علی خان، کیپٹن لعل خان سابق ملازم سرکار فوج نظام دکن حیدر آباد، نواب علی ولد عمراج خان، محمد حیات خان، ملک شیر خان، کالو خان سابق فوجی ملازم دکن حیدر آباد میاں شیر علی خان، یوسف علی خان، صوبیدار عبدالحکیم خان، ولی محمد خان جو بعد میں سڑھیاں کے مقام پر شہید ہوئے، لعل خان، عالمشیر عرف بگو خان وغیرہ۔

وناڈ ہیمانا ڑی: نمبر دار فیروز خان، غلام حسین خان، مفتی فیروز دین خان، مولوی محمد افسر خان بی ڈی ممبر و چیئرمین زکواۃ کمیٹی سنگولہ جو اس وقت حیات ہیں، ہاشم خان، محمد عالم خان سابق ملازم فوج نظام حیدر آباد دکن، مولوی شیر احمد خان، محمد جواہر خان فوجی ملازم نظام حیدر آباد دکن، محمد دین خان فوجی ملازم حیدر آباد دکن، میر عالم خان، محمد امیر خان ولد بلور خان جو بعد میں چھوٹی نکر میں شہید ہوئے مان علی خان وغیرہ۔

وناڈ آگرہ: فتح محمد خان، صوبیدار نواب خان، کیپٹن امیر خان جو بعد میں ایک کمپنی لے کر جموں نوشہرہ محاذ شامل جہاد ہوئے، صوبیدار محمد اکبر خان، صوبیدار علی اکبر خان، حوالدار محمد بشیر خان، خان محمد خان، رحمت حسین خان، نمبر دار ایوب خان، غلام حیدر خان، صوبیدار محمد لطیف خان، گل خان، گل حسین خان، غلام حسین خان، قاسم دین خان، میاں عبدالعزیز خان المعروف بگاہ خان، صوبیدار میجر شیر احمد خان، صوبیدار محمد اقبال خان، صوبیدار غلام محمد خان، محمد قاسم محمد عظیم وغیرہ۔

وناڈ کلسن: نمبر دار باسی خان، حسین خان، میاں شیر احمد خان، صوبیدار محمد نور خان، حوالدار ہنس خان، قاضی میر زمان، حاجی علی زمان، نائب صوبیدار محمد نور خان، فیروز خان ولد محمد بخش، سبز علی، سمندر خان، میر احمد، محمد بخش، بھاگ خان، ملک شیر خان محمد حسین خان جو بعد میں محاذ جنگ پر شہید ہوئے، محمد اکبر خان جو بعد میں اوڑی محاذ پر شہید ہوئے منصر علی خان، نمبر دار خان ولی خان، بابو محمد خان، سلطان محمد، گل شیر خان، بھاگ ولی خان، محمد حسین، عالم شیر گل شیر، گلاب خان، چوکیدار غلام محمد، بقا محمد، میر احمد، محمد شفیع وغیرہ۔

وناڈ نکر: کرنل عالم شیر خان اعوان، کیپٹن محمد ہاشم خان، مولوی محمد اعظم خان، علی اصغر خان، گل شیر خان پنشنر، حسین خان ریزرو، مولوی گوہر خان، منشی باز ولی خان، صوبیدار غلام محمد خان، گلاب دین خان، عظیم خان، محمد افسر، علی گوہر خان، گل شیر خان، عظیم خان فوجی نظام دکن حیدرا آباد، حسین خان، غلام حسن، محمد اعظم، مختار خان، عطا محمد، عبدالحسین، منشی فیروز دین خان، جہانداد خان، محمد اکبر خان و محمد افسر خان و محمد اسلم، عالم خان، صوبیدار محمد یعقوب، نوازش علی، سخی محمد، امام دین، گلاب خان، وغیرہ۔

بن بیک: جموآل شاخ سے کرنل غلام رسول اعوان شیر جنگ ولد میاں زمان علی حنفی چشتی، کیپٹن نور حسین ولد میاں زمان علی، سپاہی قاسم علی ولد مستو خان، محمد امیر ولد مورا خان، گوہر خان ولد قاسم علی، نائیک کلرک پروفیسر غلام مرتضیٰ ولد میاں محمد نور ستارہ جرات، گوہر خان ولد قاسم علی، نائب صوبیدار عالمشیر ولد یوسف علی، سپاہی گلاب شیر ولد یوسف علی، محمد حسین ولد بہادر علی، علی حسین ولد بہادر علی، شربت حسین ولد بہادر علی۔ ہنسوآل شاخ کے نائیک نور حسین ولد حیدر علی، سمندر خان ولد غلام علی، حولدار سلیمان خان ولد کریم بخش، ہستا آل شاخ سے نائیک نور حسین ولد فتح عالم۔ کمال آل شاخ کے سپاہی ابراہیم ولد موسوم علی، سپاہی محمد عظیم ولد شیرو خان، علی حیدر ولد بالا خان۔ غازی آل شاخ کے محمد امیر ولد پیر بخش، سید اکبر ولد پیر بخش۔ نیک آل شاخ سے نائیک محمد عظیم ولد بہادر علی، موظوآل شاخ کے نائیک محمد اقبال ولد حیات بخش۔ بچا آل شاخ کے علی شیر ولد بلور خان، محمد کریم ولد ہنس خان۔ بلند آل شاخ کے محمد اشرف ولد حشمت علی، نائب صوبیدار محمد خان ولد حشمت علی، محمد امیر ولد بہادر علی، محمد اسماعیل ولد رسمت علی ستارہ جرات، محمد حسین لد بھاگ ولی، صوبیدار محمد شریف خان ولد سلیمان

خان بلند آل تمغہ حرب 1971ء تمغہ قائداعظم، صوبیدار میر اکبر ولد علی حیدر کمال آل تمغہ دفاع، تمغہ جمہوریت، محمد بشیر ولد بھاگ ولی پھلا آل تمغہ دفاع، نائب صوبیدار اختر حسین ولد سید عالم بلند آل، نائب صوبیدار محمد شفیق ولد محمد اکرم بلند آل، نائب صوبیدار محمد ریاض ولد سید محمد بلند آل، نائب صوبیدار منظور حسین ولد عبدالعزیز قاضی آل، حولدار محمد منشا ولد وزیر محمد نیک آل، حولدار عبدالوحید ولد محمد حسین غازی آل، حولدار محمد تحمیر ولد محمد عظیم جموآل، حولدار محمد بشیر ولد محمد شفیع جموآل، نائیک گلزار ولد محمد اکبر ہنسوآل، نائیک محمد زرین ولد سردار خان بلند آل، نائیک محمد خورشید ولد علی حسین کمال آل، نائیک محمد صابر ولد محمد افضل بلند آل، لانس نائیک محمد ممتاز ولد محمد خان بچا آل، لانس نائیک محمد خورشید ولد وزیر محمد نیک آل، لانس نائیک محمد ریاض ولد محمد خان بچا آل، لانس نائیک منور حسین ولد سید عالم بلند آل، لانس نائیک محمد حنیف ولد عصمت اللہ نیک آل، لانس نائیک محمد اکرم ولد غلام حسین ہنسوآل، لانس نائیک جنت حسین ولد فتح شیر بچا آل، محمد یوسف ولد عقل حسین جموآل، محمد یوسف ولد علی حسین کمال آل، محمد بشیر ولد محمد شفیع جموآل، محمد خورشید ولد محمد اکبر بچا آل، محمد صدیق ولد محمد زمان جموآل، محمد عارف ولد فتح شیر بچا آل، محمد صادق ولد سید اکبر غازی آل، عبدالقیوم ولد محمد عظیم کالا آل (مندرجہ بالا سے زیادہ تر فوجی جوانوں کو تمغہ جمہوریت اور تمغہ کے اعزازات سے نوازہ گیا ہے)

راولاکوٹ کا جلسہ میں پونچھ کے لوگوں نے بھرپور شرکت فرما کر قومی وملی بیداری کا ثبوت دیا جلسہ عام میں ڈوگرہ سامراج کے خلاف جہاد کا اعلان کیا گیا اور جنگی حکمت عملی طے کی گئی اہل سنگولہ نے جنگ عظیم اول و دوم کے آزمودہ کار سابق فوجیوں کی رائے کے ساتھ جنگی حکمت عملی طے کی گئی اور سنگولہ لوئر دبن نزد نالہ لوریاں نی ہل (حال زیر ملکیت علی محمد خان ولد جعفر علی) کا بطور ٹریننگ کمپ انتخاب عمل میں لایا گیا جہاں جنگ عظیم اوّل و دوئم کے تجربہ کار ماہر حرب دبن سنگولہ کے محمد یوسف خان ولد عطا محمد خان، سخی محمد خان ولد زمان علی خان و محمد امیر خان ولد موسو خان (ان کے جنگی تجربہ کے پیش نظر کیپٹن حسین خان شہید نے اپر سنگولہ ڈنہ عیدگاہ دبن سے گزرتے ہوئے انھیں دراوال رائفلیں دیں تھیں اور اپنے اسکواڈ میں شامل کرتے ہوئے ساتھ ڈوگرہ فوج کا پیچھا کرتے ہوئے تولی پیر لے گئے تھے) کی قیادت میں فوجی تربیت دینا شروع کی تربیت کے بعد انہیں سنگولہ کی حفاظتی دستوں کے علاوہ راولاکوٹ و گردونواح میں ڈوگر فوج کے مظالم کے خلاف محاذوں پر جہاں ضرورت ہو مجاہدین کو بھیجا جاتا تھا۔ لوگوں کو جہاد کی ترغیب دے کر ذہنی طور پر تیار کر کے ٹریننگ کمپ میں بھیجنا اور افرادی قوت محاذ جنگ پر بھیجنا اور مجاہدین کو سنگولہ سے خوراک مہیا کرنے کا انتظام نمبر دار محمد خان آف دبن سنگولہ کے ذمہ تھا اسی دوران آپ سیاسی قیدی کے طور پونچھ جیل میں پابند سلاسل ہوئے کرنل خان محمد خان بابائے پونچھ کی کوششوں سے رہائی ملی بابائے پونچھ سے آپ کے خصوصی مراسم تھے۔ آپ کا انتقال 80 سال کی عمر میں 2 فروری 1984 کو ہوا۔ صوبیدار محمد نور خان سابق ممبر ضلع کونسل پونچھ جو 1947-48ء جہاد کے عینی شاہد ہیں اور انھوں نے جہاد میں عملی حصہ لیا اس وقت بقید حیات ہیں کے تحریری بیان کے مطابق نمبر دار محمد خان سنگولہ کے سینئر نمبر دار تھے اور ان کا کردار اور شخصیت اس وقت نمایاں تھی۔ جبکہ لوہار مستری سکندر، مستری عبدل حسین، مستری محمد حسین، مستری حسن محمد وغیرہ نے دیسی ساخت کے ہتھیار از قسم برچھیاں وغیرہ تیار کر کے مجاہدین کو سپلائی کرنے کا ذمہ لیا جب کہ چند ایک سابق فوجیاں کے پاس توڑا دار بندوقیں بھی تھیں جب کہ انڈین نیشنل آرمی، برٹش آرمی اور دکن حیدر آباد آرمی کے سابق فوجیوں اور حاضر سروس کی تعداد ایک ہزار سے زائد تھی اور سینکڑوں سویلین بھی شامل جہاد ہوئے۔

دھر مسال راولاکوٹ کا محاذ:

دھر مسال راولاکوٹ کا محاذ جو راولاکوٹ کے شمالی سمت سنگولہ کیتھان بائی بھیکھ کی طرف سنگولہ سے 1 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے راولاکوٹ و گردونواح کی تمام ہندو آبادی اس محفوظ مقام پر آ گئی تھی ڈوگرہ فوج تقریباً دو ماہ سے زائد اس میں محصور ہو کر رہ گئی تھی ڈوگرہ فوج کے پاس جدید ہتھیار تھے جب کہ مجاہدین کے پاس ٹک ڈم رائفلیں اور دیسی ساخت کی برچھیاں، کلہاڑیاں وغیرہ تھیں کیپٹن حسین خان نے کئی سے گنیں بھی حاصل کر لی تھیں اور حتمی معرکہ کے لیے ایک بڑے حملہ کی تیاری شروع کی گئی جس میں گردونواح کے تمام ماہر حرب جو جنگ عظیم میں جنگی حکمت عملی کے جواہر دکھا چکے تھے کو بھی ایک

بڑے حملہ کرنے کے لیے طلب کیا گیا تھا سنگولہ سے کیپٹن علی اکبر خان اعوان جو نظام دکن حیدر آباد کی آرمی کے صوبیدار تھے اور جنگ عظیم میں کرنل غلام رسول خان کے ہمراہ عظیم کارہائے نمایاں سرانجام دے چکے تھے بہادر و جری فوجی جوانوں کی ایک پلاٹون لیکر کیپٹن حسین خان کی کمان میں اس بڑے حملہ میں شامل ہوئے۔ آپ ایک کمپنی لے کر کیپٹن حسین خان کے ساتھ دھرمسال راولاکوٹ کے آخری فیصلہ کن حملہ میں شریک ہوئے اور جراءت و بہادری کی عظیم تاریخ رقم کی آپ نے اس معرکہ کے لئے سنگولہ میں قائم تمام چوکیوں کے کمانڈر بھی راولاکوٹ طلب کیے اور اس حملہ میں بھرپور شرکت کی جن میں ونڈبنی سے صوبیدار محمد افسر خان دلی، شاہ محمد خان ولد جمن علی (آپ نے دھرمسال کے اوپر بلند و بالا جگہ پر لہرایا ہوا ڈوگرہ حکومت کا جھنڈا اکھاڑ پھینکا اور پاکستان کا پرچم لہرایا)، شاہ محمد خان ولد سلیمان خان وغیرہ دبن سے نائب صوبیدار محمد اکبر خان، نائیک محمد امیر خان، صوبیدار میجر محمد امیر خان، قاضی محمد قاسم خان، سخی محمد خان، جعفر علی پنشنر، نواب خان، محمد شیر خان وغیرہ، چھمب سے نائب صوبیدار لعل خان، حوالدر محمد حیات خان، ملک شیر خان پنشنر، کالو خان و ماسٹر محمد شریف خان وغیرہ۔ ہیمہ ناڑی سے صوبیدار محمد فاضل خان، کمانڈو علی محمد خان ولد موسم علی (دھرمسال میں کمانڈو ایکشن پر کیپٹن حسین خان نے آپ کو ایک گن انعام میں دی)، محمد عالم خان سابق فوجی نظام دکن حیدر آباد دکن، عبدالکریم خان، محمد جواہر خان فوجی ملازم نظام حیدر آباد دکن، محمد دین خان فوجی ملازم حیدر آباد دکن، میر عالم خان، محمد امیر خان ولد بلور خان جو بعد میں چھوٹی نکر میں شہید ہوئے محمد عالم خان وغیرہ، آگرہ سے سپاہی محمد حسین خان جو بعد میں پونچھ محاذ پر شہید ہوئے، محمد یاسین خان، فتح محمد خان، نواب خان، صوبیدار میجر شیر احمد خان، صوبیدار علی اکبر خان، صوبیدار محمد اکبر خان، صوبیدار محمد اقبال خان وغیرہ۔ محمد اشرف خان ولد میاں شیر احمد خان ساکن ہیمہ ناڑی سنگولہ کے مطابق کیپٹن حسین خان نے دھرمسال میں داخل ہونے والے کے لیے انعام مقرر کیا ہوا تھا چنانچہ کیپٹن علی اکبر خان اعوان کی کمپنی کے سپاہی علی محمد خان ولد موسم علی آف ہیمہ ناڑی اور منگ کے ایک حوالدار نے دھرمسال پر ڈوگرہ فوج کا جو OP مقرر تھا اس کو کمانڈو ایکشن کے ذریعے جہنم واصل کیا اور یوں ہمارے جوان قلعہ میں داخل ہوئے کیپٹن حسین خان نے علی محمد خان کو ایک گن انعام میں دی جو علی محمد خان کے گھر والوں کے پاس موجود تھی جب PC آئی تو شکایت پر وہ گن PC والے لے گئے تھے۔ شاہ محمد خان ولد جمن علی خان بنی سنگولہ نے دھرمسال کے اوپر بلند و بالا جگہ پر نصب ڈ دوگرہ حکومت کا جھنڈا اتار پھینکا۔ سنگولہ کی حفاظت پر متعین تمام پلاٹون اور معرکہ راولاکوٹ میں حصہ لینے والی سنگولہ کی کمپنی جس کی قیادت کیپٹن علی اکبر کر رہے تھے بھرپور حصہ لیا۔ دھرمسال مورچہ کے فاتح کیپٹن حسین خان تھے جن کی کمان میں یہ مورچہ فتح ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جب ڈوگرہ فوج دھرمسال میں چاروں طرف سے محصور ہو گئی تو اسے پونچھ شہر کی طرف پسپائی کے لیے ہوائی جہاز سے پرچیاں پھنکی گئی جن پر درج تھا براستہ تولی پیر پونچھ شہر کی طرف نکل جاؤ۔ جب ڈوگرہ فوج نے پونچھ شہر کی طرف پسپائی اختیار کی تو ہماری جو پلاٹون دیوی، برسالہ چوڑوٹ، ڈنہ عیدگاہ، گلیانہ کلس وغیرہ پر تعینات تھی وہ ڈوگرہ فوج کے مقابلہ کے لیے نہیں تھیں بلکہ اپنے ڈیفنس میں تھیں تا کہ دشمن ہمارے علاقے کو جانی و مالی نقصان نہ پہنچائے بلکہ اسے مجبور کرنا تھا کہ وہ ہمارا علاقہ چھوڑ کر بھاگ جائے دشمن کے پاس جدید ہتھیار تھے اور ہمارے جوانوں کے پاس چند ایک کے پاس توڑا دار بندوقیں اور باقیوں کے پاس کلہاڑیاں، برچھیاں اور ڈنڈے ہی تھے۔ اس طرح ہمارا اور ڈوگرہ فوج کا کیا مقابلہ تھا البتہ قوت ایمانی تھی جو ڈوگرہ فوج کے پاس نہیں تھی

10 نومبر 1947ء کو نماز فجر سے قبل جب دھرمسال راولاکوٹ کا مورچہ ٹوٹ گیا اور ڈوگرہ فوج کرنل رام لال کی نگرانی میں پونچھ شہر کی طرف پسپا ہونے پر مجبور ہوئی جو پچھلے کئی دنوں سے بھوک کی وجہ سے نڈھال تھی راستے میں لوٹ مار قتل و غارت گری کے علاوہ مسلمانوں کے گھروں کو آگ لگا دیتی تھی اور لوٹ مار کے زریعہ فوج کے لیے کھانا اور گدھوں کے لیے گھاس پھوس بھی اکٹھا کر رہی تھی۔ جب ڈوگرہ فوج براستہ اپر سنگولہ و تولی پیر پونچھ شہر کی طرف روانہ ہوئی تو جب ڈوگرہ فوج (ان کے ساتھ ہندو سول آبادی بھی تھی) کا برسالہ چوڑوٹ دبن اپر سنگولہ چوکی (پوسٹ) سے گزر ہوا جہاں پر ایک پلاٹون شیر خان کی کمانڈ میں سنگولہ کے دفاع پر مامور تھے تا کہ ڈوگرہ فوج قتل و غارت گری و لوٹ کھوسٹ سے

باز رہے اور مسلمان آبادی کو نقصان نہ پہنچائے اس پلاٹون کے کمانڈر نائب صوبیدار محمد اکبر خان جو بعد میں سڑھیاں میں شہید ہوئے تھے لیکن اس دن وہ کیپٹن علی اکبر خان کی کال پر دھرمسال کے حملہ کے لیے گئے تھے اور شیر خان ان کی جگہ پلاٹون کمانڈر تھے۔ ڈوگرہ فوج جدید ہتھیاروں سے لیس تھی جب کہ ہمارے مجاہدین کے پاس چند توڑا دار بندوقیں، کلہاڑیاں، برچھیاں اور ڈنڈے تھے جب ڈوگرہ فوج کرنل رام لال کی کمانڈ میں برسالہ چوڑوٹ سنگولہ سے گزری وہاں پر مجاہدین سنگولہ کی حفاظت کے لئے پہرہ دے رہے تھے۔ ڈوگرہ فوج کے شور وغل کی آواز سن کر مجاہدین سنگولہ چوڑوٹ والے مورچہ سے باہر نکل آئے اور انھوں نے پہاڑی کی چوٹی سے ہو کر ڈوگرہ فوج پر پتھروں اور تیروں کی بارش کر دی شیر خان آف دبن سنگولہ نے گھات لگا کر ڈوگرہ سپاہی کو واصل جہنم کیا اور اس کی بندوق بھی حاصل کر لی بیان کیا جاتا ہے کہ کئی ڈوگرہ مارے گئے جن کی لاشیں بعد میں ملی یہاں پر مجاہد محمد ریشم اور نور عالم نے دشمن سے دست بدست لڑائی کی دشمن کی فائرنگ سے مجاہد محمد ریشم شہید ہوئے اور یوں وہ شہید اوّل سنگولہ کہلائے اور نور عالم اعوان بچ گئے تھے۔ راقم مولف نے مورخہ 22-08-2012 کو غازی محمد شریف اعوان ولد محمد خان ساکن دبن سنگولہ سے جہاد آزادی کشمیر کے حوالے سے انٹرویو لیا موصوف 75 سال کی عمر میں بقید حیات تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین۔

کالے ناگلہ ڈنہ عیدگاہ مسجد کے ساتھ والی پوسٹ پر قاضی عبدالغنی، محمد زمان خان ولد حشمت علی خان نمبردار، محمد شفیع و علی حسین پسران محمود خان، محمد ریشم ولد رحمت علی، نور عالم ولد حسین خان و محمد شریف ولد محمد خان وغیرہ فرائض سرانجام دے رہے تھے قاضی عبدالغنی نے ہم تین نوجوانوں مجھے، محمد ریشم و نور عالم کو بھیجا کہ برسالہ ناکوٹ والی پوسٹ پر جاؤ وہ بلندی پر واقع ہے اور وہاں سے تازہ معلومات لے آؤ ہم جب پوسٹ کے قریب پہنچے جہاں ہمارے ساتھی پہرہ دے رہے تھے اتنے میں شور وغل اور نعرے بلند ہونے کی آوازیں آئیں نعرہ تکبیر کے بجائے نعرہ تقدیر کی آوازیں ہمیں دھوکہ دینے کے لئے دشمن لگا رہا تھا تا کہ مجاہدین انہیں اپنا ساتھی سمجھ لیں ہمیں بھی دھوکہ ہوا ہم بھی ڈوگرہ فوج کے سامنے آ گیئے راولاکوٹ دھرمسال سے ڈوگرہ فوج معہ سول ہندو آبادی براستہ اپر سنگولہ تولی پیر کی طرف جا رہی تھی جو جدید ہتھیاروں سے لیس تھی ان کے ساتھ سول آبادی اور بار برداری کے لئے تقریباً چار سو کے قریب خچر بھی تھیں ڈوگرہ فوج نے ہمیں گھیرے میں لے لیا اور ہم تینوں بری طرح پھنس گئے تھے ہمیں اپنے ساتھ جانے کی ترغیب دی اور کہا کہ ہمارا سامان اٹھاؤ اور ہمارے ساتھ چلو ورنہ گولیوں سے چھلنی کر دیے جاؤ گئے محمد ریشم اور نور عالم بڑے بہادر و دلیر تھے جذبہ جہاد تھا انھوں نے سنگولہ والی سائڈ پر ڈوگرہ فوج کے سپاہیوں پر زوردار حملہ کیا ڈھلوان شکل کی پہاڑی تھی ڈوگرہ فوج کے سپاہی پہاڑی سے نیچے کی جانب لڑکھڑا کر گر گئے اور شدید زخمی بھی ہوئے اتنے میں ڈوگرہ فوج نے ان پر فائر کھول دیا مجاہد محمد ریشم خان اعوان نے موقع پر ہی جام شہادت نوش فرمایا اور مجاہد نور عالم پہاڑی سے سنگولہ کی جانب نیچے کھائی میں گر گیا معمولی زخمی ہوا اور بچ گیا اس دست بدست لڑائی میں ڈوگرہ فوج کا بھی نقصان ہوا ہو گئے اب میں اکیلا ڈوگرہ فوج کی تحویل میں تھا مجھے اب یقین تھا کہ اگر بھاگنے کی کوشش کی تو یہ مجھے بھی مار دیں گے چنانچہ میں نے مناسب سمجھا کہ فی الحال ڈوگرہ فوج کے حکم کی تعمیل میں بار برداری کا کام ہی کروں گا اور اگر مناسب موقع ملا تو بھاگ جاؤں گا ڈوگرہ فوج نے ایک گھڑا دیسی گھی کا میرے کندھے پر رکھ دیا اور میری نگرانی پر تقریباً چھ سات فوجی مامور تھے راستے میں ڈوگرہ فوج پر سنگولہ کی پوسٹوں والے بھرپور حملہ کرتے رہے جس سے ڈوگرہ فوج کا شدید نقصان ہوا ڈوگرہ فوج پر برسالہ ناکوٹ پر حملہ ہوا، ڈنہ عیدگاہ اور پھر پہڑیاں چھمب ہیمہ ناڑی کے مقام پر بہت ہی زبردست حملہ ہوا۔ ڈوگرہ فوج جب پہڑیاں سنگولہ پہنچی تو اس نے ایک برین گن ہیمہ ناڑی کی طرف لگائی دوسری چھمب کی طرف اور تیسری چھوٹی نکر کی طرف لگانے کے بعد آرام کرنے لگے جو سفر سے تھکے ہوئے اور بھوک سے نڈھال تھے اسی اثناء میں صوبیدار محمد فاضل اعوان آف ہیمہ ناڑی ڈوگرہ فوج میں گھس آیا اور دیکھتے ہی دیکھتے ڈوگرہ فوج کی برین گن جو ہیمہ ناڑی کی طرف لگی ہوئی تھی لیکر پہاڑی پر چڑھ گیا غازی محمد شریف فرماتے ہیں کہ میں نے صوبیدار فاضل جیسا بہادر اور نڈر انسان نہیں دیکھا جس نے جان ہتھیلی پر رکھ کر برین گن چھین لی۔ وہ ایک موقع میرے پاس تھا میں ڈوگرہ فوج کی قید سے بھاگ سکتا تھا اس وقت ڈوگرہ فوج میں بھگدڑ مچ

چکی تھی بہر حال میں نے پھر کھی کی مگری اٹھائی اور ان کے ساتھ چل دیا زندگی تھی بعد میں کیپٹن حسین خان اور صوبیدار فاضل نے مل کر دشمن پر حملہ کیا اور تقریباً 5000 کے قریب ڈوگرہ فوجی اور کچھ سول لوگ بھی شامل تھے جہنم واصل ہوئے اور 250 کے قریب خچر مارے گئے جس کی وجہ سے جو سامان خچروں پر لدھا ہوا تھا وہ چھوٹی نکر ہی میں رہ گیا کیپٹن حسین خان اور مجاہد خچروں اور فوجیوں کو ہی نشانہ بناتے تھے میں بھی ڈوگرہ فوج کے ساتھ تھا لیکن کسی نے مجھے چھوڑانے کی کوشش نہ کی غالباً وہ مجھے بھی ڈوگرہ کا حصہ ہی سمجھ رہے تھے اور میں ان کو کچھ کہہ بھی نہ سکتا تھا مجھے خود جان کا خطرہ تھا میں ان کے ساتھ بار برداری کرتا ہوا پونچھ شہر تک گیا وہاں 05 دن قید رہا اب ڈوگرہ فوج تمام مسلمانوں کو جو قیدی تھے باری باری قتل کر رہی تھی جب میری باری آئی مجھے حکم ہوا کپڑے اوتارو میں نے چادر اوڑی ہوئی تھی نیچے پھنکی میرے بازو ڈوگرہ سپاہی نے پکڑے ہوئے تھے اندھیری رات تھی سامنے دریا تھا میں نے سپاہی سے کہا کہ میرے بازو چھوڑو تب میں قمیض اتار سکتا ہوں جب اس نے میرے بازو چھوڑے مجھے میں اتنی طاقت آئی کہ میں نے سپاہی کو زوردار دھکا دیا اور میں دوڑ کر دریا کی طرف کود پڑا دریا میں پانی تھا لیکن مجھے محسوس نہ ہوا میں نے دریا عبور کر دیا اور اندھیرے میں میں پہاڑی پر اوپر کی جانب چڑھتا گیا جب صبح ہوئی تو آبادی والے علاقہ میں عورتیں نظر آئیں میں نے ان سے راستہ پوچھا انھوں نے کہا کہ ہمیں معلوم نہیں میں نے ان سے کھانے کے لئے کچھ مانگا انہوں نے مجھے دودھ کا پیالہ دیا میں نے وہ پورا پی لیا اس کے بعد میں بے ہوش ہو گیا بعد میں ان عورتوں کے مرد آئے آدھی رات کو مجھے ہوش آیا مجھے سمجھ نہ آئے کہ میں کہاں ہوں میں نے آوازیں لگانا شروع کیں اس گھر کے مرد نے مجھے بتایا کہ تم محفوظ ہو صبح ہونے دو میں ناشتہ بھی دوں گا اور راستہ بھی بتاؤں گا صبح ہوئی مجھے ناشتہ دیا گیا اور ساتھ مکئی کی روٹیاں دیسی گھی ڈال کر دی گئی جب بھوک لگ جائے تو کھانا میں اس پہاڑی سے واپس نیچے کی طرف ہوا مجھے پورا دن لگ گیا چاندنی تھی جس کی روشنی میں میں رات بھر چلتا رہا جب بہت تھک گیا اور چلنے کے قابل نہ رہا تو دھان کی پلالی میں چھپ گیا اور وہاں سو گیا کافی دیر کے بعد شور وغل کی آوازیں آنے لگیں میں نے دیکھا کہ کچھ لوگ میری طرف آرہے ہیں یہ معلوم نہ تھا کہ وہ مسلمان ہیں یا ہندو بہر حال میں وہاں سے نکل کر بھاگ گیا بہر حال مقامی لوگوں نے مجھ سے بہت تعاون کیا کھانا دیا راستہ بتاتے رہے آخر کار میں پندرہ دن بعد گھر پہنچا اس دن میرا ختم شریف تھا یعنی پندرہویں کی دعا تھی۔ بعد میں کرنل غلام رسول شیر جنگ کی بٹالین میں چلا گیا اور وہاں پر جہاد میں حصہ لیا کرنل غلام رسول جیسا بہادر دلیر اور باجراءت انسان انہوں نے آج تک نہیں دیکھا۔

کیپٹن حسین شہید خان کی شہادت کے بعد کیپٹن علی اکبر خان اعوان آف دبن سنگولہ کے زیر کمانڈ یہ جھتہ پونچھ شہر تک گیا جب پونچھ شہر پہنچے ڈوگرہ فوج کو کیپٹن حسین خان کی شہادت کا علم ہو چکا تھا اور انہوں نے پونچھ شہر موتی محل میں اپنی پوزیشن مضبوط کر لی تھی کیپٹن علی اکبر خان اور ان کے ساتھی نئ جنگی حکمت عملی کے لیے واپس گاؤں تشریف لے آئے۔ کرنل غلام رسول خان اعوان (جو نومبر 1947 کے آخری عشرہ میں سرکار نظام دکن حیدر آباد آرمی سے بطور کیپٹن ریٹائرڈ ہو کر گھر پہنچے تھے اس وقت ڈوگرہ فوج راولاکوٹ وگردونواح سے تتر بیتر ہو چکی تھی) نے کرنل عالم شیر خان اعوان (جو انڈین نیشنل آرمی کے ریٹائرڈ وائسرائے کمیشن آفیسر تھے)، کیپٹن علی اکبر خان اعوان دبن سنگولہ، علاوہ دیگر معززین علاقہ سول وفوجی جوانوں سے صلاح ومشورہ کیا اور ان کے ہمراہ ہاڑی گہل کیمپ باغ چلے گئے (چونکہ سنگولہ اس وقت تحصیل باغ کا حصہ تھا) جہاں تنظیم نو کا آغاز ہوا۔ تنظیم نو کا عمل زیر نگرانی سیکٹر کمانڈر باغ سردار محمد عبدالقیوم خان (جو بعد میں صدر و وزیر اعظم بھی رہ چکے) اور انڈین نیشنل آرمی کے سابق لفٹنٹ کرنل تجمل حسین مکمل ہوا۔

تنظیم نو کے بعد باغ میں چھ بٹالین پر مشتمل فوج تیار کی گئی۔ فرسٹ باغ بٹالین کی کمان محمد سعید خان آف دھیر کوٹ، سکنڈ باغ بٹالین کی کمان میجر منصب داد خان آف کہوٹہ (پاکستان) کو دی گئی جو انڈین نیشنل آرمی کے آزمودہ کار فوجی آفیسر تھے یہ دونوں بٹالین پونچھ محاذ شمالی میں تعینات کی گئیں۔ تھرڈ باغ بٹالین کی کمان کرنل عالم شیر خان اعوان آف سنگولہ (بعد میں اس بٹالین کے کمانڈر میجر محمد سلیم خان ہوئے اور کرنل عالمشیر خان اعوان کے ذمہ کوہالہ سے باغ ڈھلی روڈ کی تعمیر سونپی گئی) اور فورتھ باغ بٹالین کا کمانڈر کرنل غلام رسول آف سنگولہ کو مقرر کیا گیا۔ سکنڈ باغ بٹالین کی سی کمپنی

جو پونچھ محاذ پر تعینات تھی میں تقریباً سب ہی لوگ سنگولہ کے تھے اس کے کمپنی کمانڈر کیپٹن علی اکبر خان اعوان اور پلاٹون کمانڈر نائب صوبیدار محمد اکبر خان دبن سنگولہ تھے جو بعد میں سڑھیاں کے مقام پر شہید ہوئے۔ بٹالین باغ تین و بٹالین باغ چار میں غالب اکثریت سنگولہ کے اعوانوں کی تھی۔ بٹالین باغ پانچ کے کمانڈر رسید ابراہیم شاہ اور بٹالین چھ کی کمان میجر محمد ایوب خان آف باغ جو بعد میں سپیکر اسمبلی ہوئے کو دی گئی۔ اس کے علاوہ تحصیل حویلی اور قبائلی پٹھانوں پر مشتمل دو بٹالین فرسٹ فاروقی باغ بٹالین وسکنڈ فاروقی باغ بٹالین بھی بھی قائم کی گئی۔ کرنل غلام رسول خان کی اعلیٰ صلاحیتوں اور فقید المثال شہرت کے پیش نظر تھرڈ باغ بٹالین، ففتھ باغ بٹالین اور سکستھ باغ بٹالین کو انتظامی طور پر ان کی تحویل میں دے کر انہیں اوڑی محاذ پر تعینات کر دیا گیا۔ جہاد آزادی کشمیر میں جن غازیوں وشہداء سنگولہ نے مادر وطن کی خاطر عظیم کارہائے سرانجام دیے اور جانیں قربان کی ان کے حالات زندگی جس قدر دستیاب ہو سکے قلمبند کیے جاتے ہیں۔

پونچھ چھجہ سڑھیاں محاذ پر اہل سنگولہ کی خدمات اور 17 جوانوں کی شہادت:

سکنڈ باغ بٹالین جس کے کمانڈنگ آفیسر میجر منصب دار خان آف کہوٹہ تھے پونچھ محاذ پر موتی محل کے شمال کی جانب تعینات تھی کیپٹن علی اکبر خان اعوان کی قیادت میں جو سکنڈ باغ بٹالین کی سی کمپنی کے کمانڈر تھے کی کمان میں پونچھ محاذ پر چھجہ و سڑھیاں کے مقام پر عظیم کارہائے نمایاں سرانجام دے اس کمپنی میں غالب اکثریت سنگولہ کے لوگوں کی تھی اس محاذ پر موتی محل جو مہاراجہ ہری سنگھ کا محل تھا اس پر حملہ کے لیے مجاہدین ایک ایسے خالی مکان میں رات کو ٹھہرے جس کے پیچھے والی سائڈ پر بہت بڑا پہاڑ (بڑ) تھا اس جانب گارڈ وغیرہ نہ تھی لیکن مغبری کرنے والے جو کے مقامی لوگ تھے ڈوگرہ فوج کو نشاندہی کی کہ اس مکان میں مجاہدین ٹھرے ہوئے ہیں رات کی تاریکی میں ڈوگرہ فوجی پہاڑ کی جانب سے گھر تک پہنچے میں کامیاب ہو گئے بیان کیا جاتا ہے کہ 30 مارچ 1948 کی رات تھی ڈوگرہ فوج نے اس مکان کو آگ لگا دی 13 مجاہدین سنگولہ شہید ہوئے جن میں کئی آگ سے جھلس کر اور بعض دست بدست لڑائی میں شہید ہوئے دوسرے دن 31 مارچ 1948 کو مجاہدین نے ڈوگرہ فوج سے بدلہ لینے کے لیئے بھرپور حملہ کیا اس حملہ میں ڈوگرہ فوج کا شدید نقصان ہوا اور سکنڈ باغ بٹالین کی سی کمپنی کے سنگولہ سے تعلق رکھنے والے 04 مجاہدین بھی شہید ہوئے عینی شاہدین کے مطابق جب 17 مجاہدین سنگولہ جن کا تعلق ونڈ دبن سنگولہ، بنی سنگولہ، چھمب سنگولہ، ہیمہ ناڑی سنگولہ، آگرہ سنگولہ ونکر سنگولہ سے تھا ان مجاہدین کے جسد خاکی سنگولہ لائے گئے تو جذبہ جہاد سے سرشار لوگوں کا جذبہ قابل دید تھا کئی عورتیں بیوہ ہو گئیں تھیں اور بیسوں بچے یتیم ہو گئے تھے لیکن جذبہ جہاد میں کمی نہ آئی لوگ جوق درجوق محاذ جنگ پر جانے کے لیے بیتاب تھے۔

نوشہرہ جموں محاذ پر اہل سنگولہ کی خدمات:

کیپٹن محمد امیر خان اعوان ساکن آگرہ سنگولہ کی قیادت میں ایک کمپنی نوشہرہ جموں محاذ پر ڈوگرہ فوج سے برسر پیکار رہی اس کمپنی میں سنگولہ دبن کے قاضی محمد قاسم خان مغل کے علاوہ سنگولہ کے دیگر موضعاجات کے علاوہ باغ کے مختلف علاقوں کے لوگ شامل تھے جن کے مکمل کوائف دستیاب نہ ہو سکے اس کمپنی نے کئی دنوں تک اس محاذ پر مادر وطن کی حفاظت کی اور بعض میں یہ لوگ پیر لنٹھی وغیرہ کے علاقوں میں جنگی خدمات سرانجام دیتے رہے دستیاب معلومات کے مطابق اس کمپنی میں سنگولہ کا کوئی جوان شہید نہیں ہوا۔

اوڑی محاذ پر اہل سنگولہ کی خدمات:

اوڑی محاذ پر سنگولہ کے اعوان قبیلہ سے تعلق رکھنے والے دو عظیم سپوت کرنل عالمشیر خان اعوان و کرنل غلام رسول خان اعوان شیر جنگ بالترتیب تھرڈ باغ بٹالین اور فورتھ باغ بٹالین کے کمانڈر رہے اور ان دونوں بٹالین میں بھی اہل سنگولہ کی ایک بڑی تعداد مجاہدین کی تھی ان دونوں حضرات کے حالات زندگی و کارہائے نمایاں قلمبند کیے جاتے ہیں:۔

سکنڈ باغ بٹالین (بعد ازاں 30AK):

میجر منصب دار خان آف کہوٹہ جو انڈین نیشنل آرمی کے آزمودہ کار فوجی آفیسر تھے کو 23 نومبر 1947 کو

سکنڈ باغ بٹالین کا پہلا کمانڈر مقرر کرتے ہوئے پونچھ کے شمالی محاذ پر تعینات کیا گیا۔اس بٹالین میں پانچ جے سی اوز اور 603 دیگر رینک کے مجاہدین تھے۔سکنڈ باغ بٹالین کی سی کمپنی جو پونچھ کے شمالی محاذ پر تعینات تھی میں تقریباً سب ہی لوگ سنگولہ کے اعوان قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے اس کے کمپنی کمانڈر کیپٹن علی اکبر خان اعوان دبن سنگولہ تھے اور پلاٹون کمانڈر نائب صوبیدار محمد اکبر خان دبن سنگولہ تھے جو بعد میں سڑھیاں کے مقام پر شہید ہوئے۔سی کمپنی کے سنگولہ سے تعلق رکھنے والے سترہ مجاہدین نے جام شہادت نوش کیا۔دسمبر 1947 کے پہلے ہفتہ میں سکنڈ باغ بٹالین دیگوار میں تعینات تھی یکم جنوری تا 25 جنوری 1948 تک دشمن نے چار بھرپور حملے کیے لیکن مجاہدین نے اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر بہادری کی عظیم داستان رقم کی اور دشمن کو بھاری جانی و مالی نقصان اٹھانا پڑا۔مارچ 1948ء میں دشمن نے پونچھ پر دوسرا بڑا حملہ کیا کیپٹن منصب دار جو بٹالین کی کمانڈ کر رہے تھے ان کے ہمراہ سنگولہ کے کیپٹن علی اکبر اعوان کمانڈر سی کمپنی اور ان کے ساتھ موتی محل کے مقام پر برسرپیکار رہے۔سی کمپنی کے کمپنی کمانڈر کیپٹن علی اکبر خان اعوان دبن سنگولہ تھے اور پلاٹون کمانڈر نائب صوبیدار محمد اکبر خان دبن سنگولہ تھے نے موتی محل سڑھیاں، بگیال درہ اور چھجہ کے محاذ پر عظیم کارہائے نمایاں سرانجام دیئے دشمن کا بھاری جانی نقصان ہوا اور کیپٹن منصب دار کی کمانڈ میں بٹالین نے بیشتر علاقہ پر قبضہ کر لیا اس اہم معرکہ میں سی کمپنی کے سترہ مجاہدین نے جام شہادت نوش کیا جن میں زیادہ تر سنگولہ کے تھے۔24 جون 1948ء سکنڈ باغ بٹالین کو 30AK میں مبدل کیا گیا۔ 22 اکتوبر 1948ء کو کیپٹن منصب دار خان کی قیادت میں دو کمپنیوں نے فتح پور میں بھرپور حملہ کیا۔جہاد آزادی کشمیر میں سکنڈ باغ بٹالین (30AK) کے 113 غازیوں نے جام شہادت نوش کیا اور 142 زخمی ہوئے۔اس بٹالین نے فخر کشمیر کا 01، شیر جنگ کے 02، مجاہد حیدری کے 04، شجاع کے 06، بہادر کے 12 بشمول ایک بار اور امتیازی سندیں 07 حاصل کیں اور جنگی اعزاز ''کشمیر 1948'' کا ایوارڈ بھی عطا کیا گیا۔اختتام جنگ تک کیپٹن منصب دار خان بٹالین کمانڈر اور کیپٹن علی اکبر اعوان آف دبن سنگولہ کمانڈر سی کمپنی رہے۔جب کہ پلاٹون کمانڈر نائب صوبیدار محمد اکبر خان اعوان آف دبن سنگولہ شہید ہوئے ان کی قبر پر تاریخ شہادت 8 جنوری 1948ء درج ہے جبکہ ایک اور روایات میں مارچ میں پونچھ کے حملہ میں شامل تھے اور زخمی ہوئے اور 30 مارچ 1948ء کو وفات پائی۔واضح ہو کہ سکنڈ باغ بٹالین (30AK) کے کلرک کے فرائض راقم کے بڑے بھائی سردار جان محمد خان اعوان ایڈووکیٹ جو بعد میں فیڈرل گورنمنٹ سے ڈپٹی سیکرٹری کے عہدہ سے ریٹائرڈ ہوئے تھے نے انجام دیئے اور اس طرح وہ 48-1947 کے جہاد کے عینی شاہد بھی تھے راقم نے ان سے جہاد کے آغاز تا اختتام تک کی مکمل روئیداد نقل کی ہے۔ آپ کی وفات بعمر 8 7 سال مورخہ یکم رمضان المبارک بمطابق 12 اگست 2010 کو اسلام آباد میں ہوئی آپ کی نماز جنازہ لال مسجد اسلام آباد کے خطیب مولانا عبدالعزیز نے پڑھائی نماز جنازہ میں ہزاروں افراد نے شرکت فرمائی جن میں ممتاز سیاسی، سماجی و مذہبی شخصیات کے علاوہ سنگولہ سے بھی لوگوں نے شرکت کی آپ کو H-11 اسلام آباد کے قبرستان بلاک نمبر 12 قبر نمبر 320 میں سپرد خاک کیا گیا۔

تھرڈ باغ بٹالین (بعد ازاں 31AK) بٹالین کمانڈر کرنل عالمشیر اعوان:

تھرڈ باغ بٹالین کی بنیاد یکم دسمبر 1947ء کو ہاڑی گہل باغ کے مقام پر رکھی گئی اور اس کے پہلے بٹالین کمانڈر نکر سنگولہ کے کیپٹن عالمشیر خان اعوان مقرر ہوئے جن کی عمر اس وقت 65 سال تھی لیکن ان کے حوصلے جوان اور پرعزم تھے اور ان کی بٹالین کے تمام تر لوگ سنگولہ و گردونواح کے تھے واضح ہو کہ اس وقت سنگولہ تحصیل باغ کا حصہ تھا اور عوام علاقہ کی بھرپور خواہش پر زیر نوٹیفکیشن نمبر ب آر/2035-45/96 مورخہ 20 جون 1996ء تحصیل باغ سے خارج کرتے ہوئے تحصیل راولاکوٹ ضلع پونچھ میں شامل کیا گیا ہے یہ راولاکوٹ سے صرف چار کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔چند دنوں کی مختصر فوجی تربیت کے بعد بٹالین ہذا کو مورخہ 6 دسمبر 1947ء چناری و چکوٹھی محاذ پر تعینات کی گئی۔اس محاذ پر انڈین فورسز کا بھرپور دباؤ تھا۔10 دسمبر 1948 کو مطلوبہ ہتھیار دے کر جوانوں کو کلگتی اوڑی کے قریب دھنی چھولاں بارہ مولا اسلام آباد کے سامنے لنگر انداز کیا جس کا پہلا ٹارگیٹ بجلی گھر کو نشانہ بنانا تھا اس بٹالین میں نصف سے زائد مجاہدین کا تعلق سنگولہ سے تھا۔تھرڈ باغ بٹالین نے اوڑی سیکٹر میں دائیں طرف اور

فورتھ باغ بٹالین نے بائیں طرف دشمن کے بالکل سامنے بہادری و جرات کی عظیم تاریخ رقم کی اور بارہ مولا فتح کیا چاک و چوبند دستوں کی پٹرولنگ اور ہراساں کن صورت حال کے پیش نظر دشمن دفاعی پوزیشن پر مجبور ہوا۔12 دسمبر کو دشمن نے آرٹلری اور جنگی جہازوں کی مدد سے کلگتی پر بھرپور حملہ کیا۔کرنل عالم شیر خان اعوان سی او کی قیادت میں جوانوں نے بھرپور جوابی حملہ کرتے ہوئے دشمن کو پسپا ہونے مجبور کیا۔دشمن کے بہت سے فوجی ہلاک ہوئے اور ان کا کافی اسلحہ مجاہدین کے ہاتھ آیا۔22 جنوری 1948ء کو بٹالین کمانڈر کرنل عالم شیر خان اعوان نے سکنڈ Lt محمد سلیم خان کی قیادت میں ایک کمپنی جبرایل نزد اوڑی سری نگر روڈ کو تباہ کرنے کے لئے بھیجی پل پر برف جمی ہوئی تھی اسے ہٹا کر آگ لگا دی گئی اور جبرایل کو تباہ کر دیا دشمن نے کمپنی پر فائر کھول دیا لیکن سکنڈ لفٹنٹ محمد سلیم خان معہ کمپنی جبرایل تباہ کرنے کے بعد بحفاظت اپنے کمپ میں آ کر کرنل عالم شیر خان اعوان کو رپورٹ کیا۔3 مارچ 1948ء کی صبح 6 بجے انڈین آرمی نے گواچار کی چوٹی پر حملہ کر کے قبضہ کر لیا۔کرنل عالم شیر اعوان نے بھرپور جوابی حملہ کرتے ہوئے 2 گھنٹے میں گواچار کو واپس قبضہ میں لے لیا اس جنگی معرکہ میں کرنل عالم شیر خان اعوان کی بٹالین کے 8 جوانوں نے جام شہادت نوش کیا اور 17 زخمی ہوئے۔اس معرکہ میں دشمن سے 5 لائٹ مشین گن، 2 عدد 2 انچ مارٹر، 82 رائفل اور 5 پستول قبضہ میں آئے۔دشمن کے تقریباً 100 آدمی ہلاک و زخمی ہوئے۔

یکم اپریل 1948ء کو کرنل عالمشیر خان اعوان کی بٹالین نے دریائے جہلم کے شمالی علاقوں چاند ٹیکری، درہ حاجی پیر، گنگا چوٹی، بھرت گلی اور اوڑی کے محاذوں پر دشمن کے سپلائی قافلوں بھی بھرپور حملے کیے کئی پل تباہ کیے اور مواصلات کا نظام درہم برہم کیا۔20 اپریل کو دشمن نے گواچار و جبرانز دمورہ پر حملہ کر دیا۔کرنل عالمشیر خان اعوان کے بھرپور جوابی حملہ کی وجہ سے دشمن کو پسپا ہونا پڑا۔ایک کمپنی دشمن کے محاصرے میں آ گئی تھی کرنل عالم شیر خان اعوان نے لفٹنٹ محمد سلیم خان کمپنی کمانڈر کو ان کی امداد کے لئے بھیجا انہوں نے جنگی حکمت عملی کے تحت کمپنی کو دشمن کے نرغے سے بحفاظت نکال لیا۔20 مئی کو کرنل عالم شیر اعوان کی بٹالین کی گہلاں ریج نزد اوڑی کے مقام پر دشمن سے شدید جھڑپ ہوئی دشمن کو سخت نقصان اٹھانا پڑا۔22 مئی 1948ء کی شام کو انڈین انفنٹری بٹالین موضع اسم اوڑی کے نزدیک عروسہ پر بھرپور حملہ کیا اور قبضہ کرتے ہوئے بڑاں بٹ تک پہنچ گئے دوسرے دن انڈین نے کھلانہ داکس (نالہ) عبور کرتے ہوئے سگنہ پر حملہ کیا۔لیکن کرنل عالم شیر خان اعوان کی بٹالین نے منہ توڑ جواب دیا جس کی وجہ سے دشمن پسپائی پر مجبور ہوا اس معرکہ میں 3 باغ بٹالین کو بھی شدید جانی نقصان اٹھانا پڑا۔25 مئی 1948ء کو بزدل دشمن نے سگنہ پر دوبارہ حملہ کیا لیکن کرنل عالم شیر خان اعوان کی بٹالین کے کمپنی کمانڈر سکنڈ لفٹنٹ محمد سلیم خان اور ان کے ساتھیوں جمعدار (نائب صوبیدار) محمد اکبر خان نے دشمن پر بھرپور جوابی حملہ کرتے ہوئے جرات و بہادری کی داستان رقم کی جس کی وجہ سے دشمن بھاگنے پر مجبور ہوا لیکن کرم ملیشیا کے پلاٹون کمانڈر نائب صوبیدار اکبر خان نے اپنی جان جان آفرین کے سپرد کرتے ہوئے شہادت کا مقام حاصل کیا۔

کرنل عالم شیر خان اعوان نے دشمن پر ایک اور بھرپور حملہ کیا جس کی وجہ سے سگنہ پر انڈین حملہ پسپا ہوا اور دشمن کو منہ کی کھانا پڑی اس شدید جھڑپ میں دشمن کو شدید جانی و مالی نقصان اٹھانا پڑا جن میں 4 مشین لائٹ مشین گن، 6 اسٹین گن، 4 ٹومی گن اور 116 ریفلیں انڈین سکھ رجمنٹ سے قبضہ میں لیں۔اس کے کرنل عالمشیر خان اعوان نے تلپترا کے مقام پر بٹالین کو منظم کرتے ہوئے اوڑی اور چکوٹھی کے درمیان انڈین مواصلاتی نظام کو منقطع کرنے کا کام شروع کیا۔دشمن نے چکوٹھی ڈیفنس میں ناکام ہونے کے بعد دو بٹالین فوج دریائے جہلم کے کنارے لنگر انداز کی تاکہ شمال کی جانب سے پیر کنٹھی پر اور پونچھ کی جانب سے تولی پیر پر قبضہ کیا جا سکے اور دوسری جانب مجاہدین پر چکوٹھی اور پانڈو محاذ سے شلنگ کی جاتی رہی تاکہ وہ الجھے رہیں اور پیر کنٹھی کی طرف توجہ نہ دیں۔27 اور 28 جون 1948 کو انڈین نے دو بٹالین فوج کے ساتھ پیر کنٹھی پر بڑا حملہ کیا یہاں 2/13 ایف ایف رائفلز تعینات تھیں گھمسان کی جنگ ہوئی اور انڈین فورس نے پیر کنٹھی اور لیپڈی گلی پر قبضہ کر لیا۔کرنل عالم شیر خان اعوان نے بٹالین نے فوری طور پر اپنی بٹالین کو بسوٹی ریج پر تعینات کر دیا تاکہ پیر کنٹھی کے نیچے والے علاقوں سے انڈین یلغار کو روکا جا سکے اس معرکہ میں بٹالین کو شدید نقصان اٹھانا پڑا۔24 جون 1948ء کو تھرڈ باغ بٹالین 31AK میں مبدل کی گئی اس وقت کرنل عالم شیر خان اعوان کی عمر 66 برس ہو چکی تھی یکم جولائی 1948ء کو کرنل عالم شیر خان

اعوان کو 27AK کا کمانڈنگ آفیسر تعینات کیا گیا اور 31AK کے کمانڈنگ آفیسر کا چارج کیپٹن محمد سلیم خان عباسی نے سنبھالا۔ 3/اگست کو 31AK بھرت گلی کی جانب لنگرانداز ہوئی ایک کمپنی کوپرا، دوسری لمباوالا، ایک موہری اور میدان میں تعینات کی گئیں۔ 8 اور 9 اکتوبر 1948ء کو دشمن نے بھرت گلی پر ایک بھرپور حملہ کیا۔ 31AK کے نئے بٹالین کمانڈر کرنل محمد سلیم خان عباسی نے بھرپور جوابی حملہ کیا جس کی وجہ سے دشمن پسپا ہوا۔ 10 اکتوبر 1948ء کو دشمن نے دو انفنٹری بٹالین کے ساتھ ایک اور بھرپور حملہ کیا 54 گنز سے بمباری کی گئی۔ بٹالین کمانڈر محمد سلیم خان عباسی نے بھرپور جوابی کاروائی کی دشمن نے پسپائی اختیار کی اس شدید جھڑپ میں 280 انڈین جہنم واصل ہوئے اور بھاری تعداد میں اسلحہ وغیرہ قبضہ میں آیا۔ یکم جنوری 1949ء تک بٹالین نے تمام مشن مکمل کیے۔ 48-1947 کی جنگ آزادی کشمیر میں تھرڈ باغ بٹالین (31AK) کے 96 جوانوں نے جام شہادت نوش کیا اور 178 زخمی ہوئے۔ بٹالین نے 44 ایوارڈ حاصل کیے شیر جنگ 3، شجاع 9، بہادر 10، امتیازی سند 22 حاصل کیں اور جنگی اعزاز ”کشمیر 1948“ کا ایوارڈ بھی عطا کیا گیا۔

کرنل عالمشیر خان اعوان 1882ء میں نکر سنگولہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد بھاگولی خان مذہبی شخصیت تھے۔ آپ کا تعلق اعوان قبیلہ کی شاخ فتو آل نکر سنگولہ سے ہے۔ کرنل صاحب نے پرائمری تعلیم گورنمنٹ پرائمری سکول نکر سنگولہ سے حاصل کی اس کے بعد انڈین آرمی میں بھرتی ہوئے اور جنگ عظیم اوّل میں حصہ لیا۔ جنگ عظیم دوئم میں پنجاب رجمنٹ میں تھے اور برما محاذ پر خدمات سرانجام دیں اور صوبیدار کے عہدہ پر فائز ہوئے اور وائسرائے کمیشن آفیسر کے عہدہ سے ریٹائرڈ ہو کر گاؤں لاچکے تھے۔ جب جہاد آزادی کشمیر کا آغاز ہوا تو آپ اپنے ساتھیوں، کیپٹن علی اکبر اعوان وغیرہ کے ساتھ دھرمسال راولاکوٹ میں بھی حصہ لیا اس کے بعد پوٹھ پوسٹ، ھل چوک، خوشیانی بہک پوسٹ، سرھل پہڑیاں چھوٹی نکر کے مقام پر اپنی بٹالین کے جوانوں کے ہمراہ پہنچے اور ڈوگرہ فوج کے ساتھ شدید جھڑپ ہوئی جہاں آپ کے ساتھی کیپٹن حسین خان شہید ہوئے جس کا آپ کو دلی صدمہ ہوا اور زبان سے بے ساختہ یہ کلمات نکلے ”اے میری کمر ٹوٹ گئی“، پھر بھی جوانوں کی ہمت بندھاتے رہے اور دشمن کو پونچھ شہر پسپا ہونے پر مجبور کیا۔ اس کے بعد سنگولہ کے مجاہدین کو لیکر آپ اور کرنل غلام رسول شیر جنگ ہاڑی گہل کمپ میں چلے گئے۔ جہاں پر تنظیم نو کا آغاز ہوا اور آپ کو تھرڈ باغ بٹالین کا کمانڈر بنایا گیا آپ کی بٹالین کلگتی اوڑی کے قریب دھنی چھولاں بارہ مولا اسلام آباد کے سامنے لنگرانداز ہوئی جس کا پہلا ٹارگیٹ بجلی گھر کو نشانہ بنانا تھا اس بٹالین میں نصف سے زائد مجاہدین کا تعلق سنگولہ سے تھا۔

تھرڈ باغ بٹالین نے اوڑی سیکٹر میں دائیں طرف اور فورتھ باغ بٹالین نے بائیں طرف دشمن کے بالکل سامنے بہادری و جرات کی عظیم تاریخ رقم کرتے ہوئے بارہ مولا فتح کیا 6 باغ بٹالین جس کی کمانڈ میجر محمد ایوب خان سابق سپیکر اسمبلی کر رہے تھے بھی اسی محاذ پر برسرپیکر تھی اس کے علاوہ فرسٹ فاروقی بٹالین و سکنڈ فاروقی بٹالین بھی اسی محاذ پر مصروف جنگ تھیں۔ آپ نے باغ کے شمالی علاقوں چاند ٹیکری، درہ حاجی پیر، گنگا چوٹی، بھرت گلی اور اوڑی کے محاذوں پر عظیم کارہائے نمایاں سرانجام دیے۔ بسوٹی جواب شیر کمپ کے نام سے منسوب ہے آپ ہی کے نام سے منسوب ہونا بیان کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد مجاہد اول سردار محمد عبدالقیوم خان جو سیکٹر باغ کے کمانڈر تھے میجر محمد سلیم خان جو پاکستان آرمی سے تعلق رکھتے تھے کو تھرڈ باغ کا بٹالین کمانڈر بنایا اور آپ کو حکم دیا کہ آپ 27AK کی انجینئر نگ بٹالین قائم کریں آپ نے تھرڈ باغ بٹالین کے چند جوانوں کو اپنے ساتھ لیا اور ہاڑی گہل کمپ میں تشریف لائے اور 27AK کی انجینئر نگ بٹالین قائم کی جس نے آپ کی قیادت میں کوہالہ سے لیکر چمن کوٹ، دھیر کوٹ، ہاڑی گہل، ریڑہ، ڈھلی، رائے کوٹ، منڈی ناسنکھ تک روڈ نکالی اور اسی روڈ کے زریعے ایک توپ منڈی ناسنکھ پہنچائی گئی جس کا ٹارگیٹ اوڑی تھا اس کے بعد جب فائر بندی ہوئی اور AK کی تمام بٹالین کو Reorganise کیا گیا اور overage مجاہدین کو ریٹائرڈ کر دیا گیا اور مقررہ معیار پر پورا اترنے والوں کو پاک آرمی میں شامل کیا گیا جہاد آزادی کے اختتام پر آپ نے گاؤں میں سیاسی و سماجی کاموں میں بھرپور حصہ لیا۔ اس عظیم مرد جری نے 13 اکتوبر 1974ء کو وفات پائی آپ کی قبر بلاڑ پوٹھہ کے قبرستان میں ہے۔ آپ کے فرزند محمد انور سلیم خان قابل ذکر ہیں مختلف اخبارات میں بطور سرکولیشن منیجر کام کر چکے ہیں لیکن افسوس صحافت میں ہونے کے باوجود کرنل عالم شیر خان اعوان عظیم

مرد حر جہاد آزادی کشمیر کے روح رواں و ممتاز سیاسی و سماجی شخصیت کی سوانعمری نہ لکھ سکے اور نہ ہی ان کے حالات زندگی درج کر سکے۔ آپ کی خدمات کے اعتراف میں ایک حکومتی نوٹیفکشن کے تحت گورنمنٹ گرلز ہائی سکول سنگولہ کو کرنل عالمشیر خان اعوان کے نام سے منسوب کیا گیا ہے۔

(1) تاریخ پونچھ کے مصنف سیّد محمود آزاد ص 302 پر لکھتے ہیں ”مرحوم کرنل غلام رسول خان اور کرنل عالم شیر خان سنگولہ کی اعوان برادری سے ہی تعلق رکھتے تھے جنہوں نے ۱۹۴۷ء کی جنگ آزادی میں بہادری اور شجاعت کا ریکارڈ قائم کیا“

(2) کتاب شیر جنگ کے مصنف پروفیسر غلام مرتضیٰ ایم اے ص 32 پر لکھتے ہیں کہ ”اکتوبر 1947ء میں فسٹ اور سکنڈ باغ بٹالین کو منظّم کیا گیا۔ یہ دونوں پلٹنیں پونچھ شہر کے شمالی حصے کے دفاع کے لئے متعین کی گئیں جب کہ تھرڈ اور فورتھ باغ بٹالین کو اوڑی سیکٹر کا دفاع کرنے کے لیے روانہ کیا گیا۔ فورتھ بٹالین جو بعد میں 32 اے کے انفنٹری بٹالین (کوڈ نام چاند بٹالین) کے نام سے موسوم کی جانے لگی اس کی کمان شیر جنگ کرنل غلام رسول خان کو سونپ دی گئی اس طرح تھرڈ بٹالین کی کمان کرنل عالم شیر خان مرحوم سنگولہ کو دی گئی ان کے ساتھ سکنڈ مظفر آباد تھا“

(3) تاریخ جموں و کشمیر کے کے مصنف غازی محمد امیر خان ص 293 پر میجر محمد ایوب خان سپیکر آزاد جموں و کشمیر اسمبلی کی تحریر کے حوالہ سے رقمطراز ہیں ”نمبر 3 بٹالین کے پہلے کمانڈر کیپٹن عالم شیر خان آف سنگولہ تھے۔ باغ نمبر 4 بٹالین کے کمانڈر کیپٹن غلام رسول خان شیر جنگ اور سیکنڈ ان کمانڈ لیفٹیننٹ محمد شیر خان آف کوٹڑہ مست خان تھے، صوبیدار نور حسین خان آف سنگولہ، صوبیدار سلطان محمد خان آف راولی، صوبیدار امیر احمد خان آف دھیر کوٹ، صوبیدار محمد اکبر خان کھرل عباسیاں کمپنی کمانڈر تھے“۔

(4) تاریخ علوی اعوان کے مصنف محبت حسین اعوان ص 709 پر رقمطراز ہیں ”کشمیر کی جنگ آزادی ۱۹۴۷ء میں اعوان قبیلہ کے افراد نے بھرپور حصہ لیا تھا۔ جنگ شروع ہوتے ہی ضلع پونچھ اور باغ (سابق ضلع پونچھ) میں کئی مقامات پر جتھوں کو اکٹھا کیا گیا اور انہیں رجمنٹوں اور فارمیشنوں میں منظّم کیا گیا۔ کرنل غلام رسول اعوان سنگولہ جو بعد میں شیر جنگ ہوئے ایک منجھے ہوئے سپاہی تھے حیدر آباد دکن کی فوج میں کپتان کے عہدہ پر فائز رہنے کے بعد ریٹائرڈ ہوئے جنگ آزادی کے لئے انہوں نے ۳۲ اے کے رجمنٹ قائم کی جو اپنے علاقہ کے لوگوں کو تربیت دے کر خود اس کی کمان کرنے لگے۔ اسی طرح کرنل عالم شیر اعوان تھرڈ باغ بٹالین کے کمانڈر مقرر ہوئے۔ کرنل غلام رسول اعوان اور کرنل عالم شیر اعوان کی نمایاں جنگی کارنامے تاریخ کا زریں باب ہیں۔ سنگولہ کے سینکڑوں اعوان مجاہدوں نے جام شہادت نوش کیا۔ کرنل غلام رسول کو ان کی بہادری، نڈر قیادت اور بیش بہا کامیابیوں کے پیش نظر سب سے بڑے جنگی تمغے ”شیر جنگ“ سے نوازا گیا۔“

(5) تاریخ تحریک آزادی کشمیر انقلاب پونچھ 1947 کے مصنف سردار محمد گلزار حجازی کتاب کے ص 161 پر رقمطراز ہیں ”باغ کا محاذ سپہ سالار سردار محمد عبدالقیوم خان کے حوالے کیا گیا تھا۔ سردار محمد عبدالقیوم خان، غازی ملت کے مصاحبوں میں شامل تھے۔ چیئر مین وار کونسل کے بعض فیصلوں، احکامات کے حوالے سے سپہ سالار اعلیٰ کچھ خدشات اور تحفظات رکھتے تھے جن کیا افادیت اور وزن آنے والے وقت یعنی مستقبل قریب میں نمایاں طور پر دیکھا اور محسوس کیا گیا۔ جنگی مہارت اور تجربے کے فقدان کے پیش نظر حفظ ماتقدم کے طور پر کرنل غلام رسول خان اور صوبیدار عالم شیر خان (کرنل عالم شیر خان) کو باغ محاذ پر بطور معاون مامور کر دیا گیا تھا تا کہ مسلمانان باغ کا تحفظ اور نبرد آزمائی کی صورت میں مجاہدین کی فتح اور کامیابی یقینی ہو جائے۔ یہ خوشگوار حقیقت ہے کہ چیئر مین وار کونسل اور سپہ سالار اعلیٰ کی توقعات کے عین مطابق مجاہدین کو ہر محاذ پر سرخروئی اور سرفرازی حاصل ہوئی“

(6) کتاب نسب الصالحین کے مصنف الحاج جہانداد خان ص 227 پر لکھتے ہیں ”سنگولہ کی شمال مغربی سرحد پر کرنل عالمشیر خان اعوان کی کوششوں سے رضا کار دستے تیار ہو چکے تھے جو باغ کی جانب سے آنے والی ڈوگرہ فوج پر نظر رکھے ہوئے تھے ان حالات میں ہر آنے والا دن ڈوگرہ فوج کے لیئے سوہان روح تھا بالآخر فوج نے ہندو آبادی کی باحفاظت علاقہ سے نکالنے اور خود بھی راولاکوٹ سے بھاگنے کا پروگرام طے کیا۔ چنانچہ ۸، ۹ نومبر ۱۹۴۷ء کی درمیانی شب کو سول آبادی کا قافلہ راولاکوٹ سے براستہ سنگولہ تولی پیر پونچھ شہر کو روانہ ہوا جس کی حفاظت پر ڈوگرہ فوج مامور تھی۔ جدید ترین اسلحہ کے زور پر ہندو

فوج نے مجاہدین کا محاصرہ توڑ دیا تو قافلہ پونچھ شہر کی جانب نکلنے میں کامیاب ہوگیا۔سنگولہ کے مجاہدین ڈوگرہ فوج کا تعاقب کر رہے تھے۔باوجود بے سروسامانی کے دشمن کو کافی جانی نقصان پہنچایا رضا کاروں کو دھوکہ دینے کے لیے ڈوگرہ فوج نے رات کے اندھیرے میں نعرہ تکبیر بلند کیا جس پر رضا کار انہیں اپنے ساتھی سمجھ کر ان کے قریب ہو گئے تب ڈوگرہ فوج نے ان پر فائر کھول دیا جہاں محمد ریشم خان اعوان سمیت کچھ مجاہدین شہید ہوئے اور ایک مجاہد محمد شریف اعوان کو گرفتار کر کے اپنے ساتھ لے گئے (جو 40دن بعد ڈوگرہ فوج سے روپوش ہو کر گھر آ گیا تھا گھر والوں نے یہ سمجھ لیا تھا کہ ڈوگرہ فوج نے اسے شہید کر دیا جس کی وجہ سے اس دن اس کے گھر اس کا چہلم یعنی چالیسواں تھا)۔ص ۲۲۸ پر مزید رقمطراز ہیں ’’کرنل غلام رسول نے کرنل عالم شیر، کیپٹن علی اکبر اور صوبیدار محمد اکبر خان کے علاوہ دیگر فوجی آفیسران سے صلاح ومشورہ کیا اور جملہ رضا کار دستوں کو ساتھ لے کر ہاڑی گہل کیمپ میں چلے گئے جہاں تنظیم نو کا آغاز ہوا۔تنظیم نو کا عمل کرنل تجمل حسین کی نگرانی میں مکمل ہوا۔۔۔تنظیم نو کے بعد بٹالین باغ تین کی کمان کیپٹن عالم شیر خان اعوان آف سنگولہ دی‘‘

(7) آئینہ آزاد جموں وکشمیر کی تاریخ جنگ آزادی 1947 کے مصنف ریٹائرڈ صوبیدار محمد اسحاق خان (کھڑک) ص 1 پر لکھتے ہیں ’’سنگولہ کے چند آدمی فوج میں بھرتی تھے جن میں غلام رسول صاحب اور عالم شیر خان وائسرائے کمیشن آفیسر ریٹائرڈ ہو کر آئے تھے‘‘۔آپ ص 47 پر مزید لکھتے ہیں کہ جو راستہ باغ اور پونچھ شہر کو جاتا ہے درہ حاجی پیر میں داخل ہو کر اس کو کور کرنے کے لیے لگا ہوا تھا جو کہ دو بٹالین تھیں۔جن کے کمانڈر عالم شیر صاحب وغلام رسول صاحب سنگولہ تھے۔ص 79 پر مزید رقمطراز ہیں ’’نام عالمشیر خان گاؤں کا نام سنگولہ پرانا کمیشن انڈین آفیسر نیا کمیشن لفٹننٹ کرنل‘‘

(8) اعوان شخصیات حصہ اوّل کے ص 164 کے مطابق ’’کرنل سردار عالم شیر خان اعوان نے دبن ڈنہ کے قریب دھرمسال کے مقام پر اپنے بہادر کمپنی کمانڈروں کیپٹن سردار علی اکبر خان اعوان اور کیپٹن سردار لعل خان اعوان اور ان کے کمپنیوں کی قیادت کرتے ہوئے ڈوگرہ فوج کے کیمپ پر حملہ کیا اور کیمپ کو آگ لگا دی جہاں کیمپ میں موجود سینکڑوں ڈوگرہ فوجی واصل جہنم ہوئے اس کاروائی میں کیپٹن حسین خان کی کمپنی نے بھی حصہ لیا۔دشمن کے حوصلے پست ہو گئے۔۔۔ڈوگرہ فوج جب پونچھ شہر پہنچ گئی تو آپ اپنے کمپنی کمانڈروں کے ہمراہ واپس آ گئے بعد ازاں آپ نے تھرڈ باغ بٹالین کو ترتیب دیا اور اس کی قیادت کی۔تھرڈ باغ بٹالین نے آپ کی قیادت میں باغ کے شمالی علاقوں چاند ٹیکری، درہ حاجی پیر اور دیگر علاقوں کو آزاد کرایا‘‘

(9) تحقیق الانساب جلد اوّل کے مولف محمد کریم خان اعوان ص 247 پر رقمطراز ہیں ’’تھرڈ باغ بٹالین کرنل عالمشیر اعوان کی کمان میں اکتوبر 1947ء کے آخری عشرے کے ابتداء میں کالکتی اوڑی کے قریب دھنی چھولاں بارہ مولا اسلام آباد کے سامنے لنگر انداز ہوئی جس کا پہلا ٹارگٹ بجلی گھر کو نشانہ بنانا تھا۔اس بٹالین میں شامل نصف سے زائد مجاہدین سنگولہ کے اعوان قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔تھرڈ باغ بٹالین نے اوڑی سیکٹر میں دائیں طرف اور فورتھ باغ نے بائیں طرف دشمن کے بالکل سامنے بہادری وجرات کی عظیم تاریخ رقم کرتے ہوئے بارہ مولا فتح کیا۔نومبر 1948ء کے آخر تک دشمن نے بھرت گلی، ہتھلنگا براستہ بنیار نالہ پونچھ شہر کی طرف کئی تابڑ توڑ حملے کئے۔جس میں دشمن بری طرح ناکام رہا۔اس محاذ پر تھرڈ باغ بٹالین تعینات تھی جس کی کمان کرنل عالمشیر اعوان ساکن سنگولہ نکر کر رہے تھے۔جس کے نصف سے زائد مجاہدین کا تعلق سنگولہ کے اعوان قبیلہ سے تھا۔

(10) کتاب شیر جنگ کے مصنف پروفیسر غلام مرتضےٰ ایم اے انگریزی نے کرنل غلام رسول خان کے اعزاز ’’شیر جنگ‘‘ کے عنوان سے ایک کتاب لکھی مولف نے خود بھی جہاد آزادی کشمیر میں حصہ لیا اس کتاب میں شیر جنگ کرنل غلام رسول خان وکرنل عالمشیر خان اور ان کے علاوہ دیگر شہداء وغازیوں کے محاذ جنگ کے حالات تفصیل سے قلمبند کیے گئے ہیں۔

(11) جنگ آزادی از سید بشیر حسین جعفری میں جہاد آزادی کشمیر کی بٹالین اور محاذ جنگ کے بارہ میں مکمل تفصیل درج ہے جس میں کرنل عالمشیر خان کمانڈر 3rd باغ بٹالین کا ذکر بھی موجود ہے۔

(12) قندیل آزادی راولاکوٹ شمارہ 4 میں جنگ آزادی کشمیر میں سنگولہ کے شہداء کے کردار کے حوالہ سے ص 26 پر مکمل تفصیل درج مختصراً اقتباس درج ہے ’’کرنل عالم شیر اعوان کو تھرڈ باغ بٹالین کا کمانڈر بنایا گیا آپ کی بٹالین بارہ مولا اسلام آباد میں لنگر انداز ہوئی‘‘

(13) کشمیر جدوجہد آزادی (تاریخ) از سیّد زاہد حسین نعیمی ص 118 پر رقمطراز ہیں ’’کرنل غلام رسول اعوان ساکن سنگولہ پونچھ اور کرنل عالم شیر خان اعوان ساکن سنگولہ پونچھ نے مظفر آباد کے محاذ پر اہم کردار ادا کیا۔کرنل عالم شیر کی خدمات کے صلے میں باغ کے ایک فوجی کیمپ کا نام شیر کیمپ رکھا گیا ہے‘‘

(14) ماہنامہ اعوان اسلام آباد شمارہ جولائی 1996ء میں جہاد آزاد کشمیر 48-1947 کے شہداء اور کرنل غلام رسول خان و کرنل عالمشیر خان سے متعلق درج ہے۔اس کے علاوہ شمارہ فروری 2005 میں بھی تحریک آزادی کشمیر ایک جائزہ از عبداللہ جان اعوان سنگولوی میں کرنل غلام رسول و عالمشیر خان کے کارہائے نمایاں درج ہیں۔ماہنامہ اعوان انٹرنیشنل اسلام آباد شمارہ جون۔جولائی 2011 میں جہاد آزادی کشمیر اور سنگولہ کے گمنام ہیروز کے عنوان سے کرنل غلام رسول خان وکرنل عالمشیر خان و دیگر مجاہدین کے کارہائے نمایاں درج ہیں۔روزنامہ جموں وکشمیر مظفر آباد مورخہ 16 اکتوبر 2011 کی اشاعت خاص میں کرنل عالمشیر اعوان وکرنل غلام رسول اعوان اور یونین کونسل سنگولہ سے تعلق رکھنے والے مجاہدین آزادی کشمیر 48-1947ء کے گمنام ہیروز پر مکمل تفصّل سے محاذ جنگ پر مجاہدین کے کارہائے نامے اور شہداء کے خاندانی حالات وغیرہ درج ہیں۔

(15) تاریخ قطب شاہی علوی اعوان تالیف محمد کریم خان اعوان (راقم مولف) کے صفحہ 90 پر تحریر ہے ’’حضرت باباسجاول علوی قادریؒ کی اولاد سے بھی عظیم سپوت شیر جنگ کرنل غلام رسول اعوان اور کرنل عالم شیر اعوان آف سنگولہ کے علاوہ سینکڑوں غازیوں وشہداء نے جہاد آزادی کشمیر میں عظیم کارہائے نمایاں سرانجام دیے۔سنگولہ و بن بیک کے تقریباً 1500 قطب شاہی اعوان مجاہدین نے ڈوگرہ سامراج کے خلاف جہاد کیا۔

بسوٹی باغ میں کرنل عالم شیر خان اعوان کے نام ہی کی وجہ سے ’’شیر‘‘ کمپ منسوب ہونا بیان کیا جاتا ہے۔کرنل عالم شیر خان اعوان نے 27AK کی انجینئرنگ بٹالین قائم کی اور بطور کمانڈنگ آفیسر آپ نے کوہالہ سے لیکر چمن کوٹ، دھیر کوٹ، ہاڑی گہل، ریڑہ، ڈھلی، رائے کوٹ، منڈی ناسنکھ تک کچی سڑک تعمیر کروائی اور اسی روڈ کے ذریعے ایک توپ منڈی ناسنکھ پہنچائی گئی جس کا ٹارگیٹ اوڑی تھا سڑک کی تعمیر کے دوران بٹالین کے 4 جوان شہید ہوئے اور 13 زخمی ہوئے آپ کی خدمات کے صلے میں ’’امتیازی سند‘‘ عطا کی گئی جہاد آزادی کے اختتام پر آپ واپس گاؤں تشریف لائے اور سیاسی وسماجی امور میں بھرپور حصہ لیا۔اس عظیم مرد جری نے 13 اکتوبر 1974ء کو بعمر 92 سال نکر سنگولہ میں وفات پائی آپ کی قبر بلاڑ پوٹھہ کے قبرستان میں ہے۔جہاد آزادی کشمیر میں آپ کی احسن کارکردگی کے اعتراف میں عوام علاقہ سنگولہ کی بھرپور خواہش پر اور وزیر اعظم (وقت) سردار عتیق احمد خان کی خصوصی دلچسپی سے حکومتی نوٹیفکیشن نمبر انتظامیہ/جی-8(4) پارٹ/II/2007 مورخہ 22-01-2008 کے تحت گورنمنٹ گرلز ہائی سکول سنگولہ کو کرنل عالمشیر خان اعوان کے نام سے منسوب کیا گیا۔

4th باغ بٹالین (32AK) کرنل غلام رسول اعوان شیر جنگ بٹالین کمانڈر:

4th باغ بٹالین کی بنیاد 25 نومبر 1947ء کو ہاڑی گہل باغ میں رکھی گئی اور اس کے پہلے بٹالین کمانڈر کیپٹن غلام رسول اعوان مقرر ہوئے آپ نواب صاحب دکن حیدر آباد کی فورس میں بطور کیپٹن فرائض سرانجام دے رہے تھے۔آپ مارچ 1898ء جمعہ کے دن ممتاز عالم دین مولانا زمان علی حنفی چشتی کے ہاں موضع بن بیک راولاکوٹ پونچھ میں پیدا ہوئے۔آپ کے آباء واجداد کا تعلق سنگولہ کے اعوان قبیلہ سے ہے۔سنگولہ سے ترک سکونت کرتے ہوئے بن بیک میں آباد ہوئے اس کے بعد بن بیک سے نقل مکانی کرتے ہوئے کلری باغ میں آباد ہوئے آپ نے کلری باغ میں اپنے گھر کے باہر جو نیم پلیٹ نصب کی تھی اس پر تحریر تھا کرنل غلام رسول خان آف سنگولہ۔تاریخ اقوام پونچھ میں بھی آپ کی تصویر کے نیچے لکھا ہوا ہے۔جمعدار (نائب صوبیدار) غلام رسول اعوان سنگولہ۔کرنل غلام رسول نے ابتدائی تعلیم سردار تاج محمد خان کی قائم کردہ معروف درسگاہ جامعہ سنگولہ دبن دوپلی سے حاصل کی جہاں بابائے پونچھ کرنل خان محمد خان نے بھی تعلیم حاصل کی۔دسمبر 1916ء میں 1/129 برٹش بلوچ رجمنٹ میں بھرتی ہوئے اس کے بعد جنگ عظیم اوّل میں افغانستان، بغداد، افریقہ، مصر وسپین میں کارہائے نمایاں سرانجام دیے حکومت برطانیہ نے بہادری وشجاعت پر تمغہ IGS اور GS ون وکٹری اعزازات سے

نوازا۔ بلوچ رجمنٹ سے آپ کا تبادلہ فرسٹ پنجاب رجمنٹ میں ہوا1922ء میں سگنل کورس اور SAS کورس آگرہ میں کیا11 نومبر 1921ء کوفرسٹ پنجاب رجمنٹ توڑ دی گئی۔ حیدرآباد دکن کے نواب نے فرسٹ پنجاب رجمنٹ کے کمانڈنگ آفیسر کولکھا کہ مجھے کچھ نفری چاہیے تو اس نے آپ کو نواب صاحب کی فوج میں بھیجا1932ء میں فرسٹ انفنٹری بٹالین حیدرآباد دکن میں گوشہ محل کمپنی نمبر1 آصف صاحبہ میں بطور نائب صوبیدار شامل ہوئے آپ کے ساتھ سنگولہ و بن بیک کے کافی لوگ بھی حیدرآباد دکن کی آرمی میں شامل ہوئے۔

1933ء صوبیدار، 1935 میں صوبیدار میجر بن گئے فرسٹ بٹالین حیدرآباد میں متواتر پانچ سال کورسوں میں سرگرم عمل رہے ان میں فرسٹ کلاس اردو، فرسٹ کلاس انگلش، ڈی سگنل فرسٹ کلاس، اسٹبلشمنٹ کورس، لفٹنٹ کے عہدے کا کورس اور کمپنی کمانڈر کورس شامل تھے۔30 مارچ 1938ء کو لفٹنٹ کا عہدہ ملا۔ جنگ عظیم دوئم 1939ء حیدرآباد دکن کی فسٹ بٹالین انفنٹری کو انگریز کی مدد کے لئے روانہ کیا گیا۔ بٹالین کی روانگی سے قبل نواب دکن حیدرآباد نے انہیں کیپٹن کے عہدہ پر ترقی دی اور آپ کو فرسٹ بٹالین کی کمان دے کر برما روانہ کیا گیا۔ دوران جنگ مختلف محاذوں پر بہادری و جرات کی تاریخ رقم کی اور قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں۔ 1946ء میں آپ کیپٹن کے عہدہ سے ریٹائرڈ ہوئے اس کے بعد آپ کی خدمات نواب آف حیدرآباد دکن کے سپرد کر دی گئیں قیام پاکستان کے بعد آپ فوراً گاؤں کلری باغ آ گئے۔ جب جہاد کا اعلان ہوا تو میدان جنگ میں کود پڑے اور ہاڑی گہل کمپ میں چلے گئے مجاہدین کی تنظیم نو میں اہم کردار ادا کیا آپ کی خداداد صلاحیتوں کی وجہ سے آپ کو 4 باغ بٹالین کا بٹالین کمانڈر بنا کر اوڑی محاذ پر تعینات کیا گیا۔

آپ کی بٹالین میں دو لفٹنٹ اور 500 دیگر رینک کے مجاہد تھے آپ کی بٹالین کو 250 رائفل اور 100 راؤند فی رائفل یعنی 25000 روند دیئے گئے نومبر 30-29 کی رات بٹالین کے مجاہدین کو اوڑی محاذ کے علاقے چناری، چکوٹھی، کلگئی، اسلام آباد اور سوکر کے گردونواح میں تعینات کیا گیا یہاں پر دشمن نے بھاری نفری جمع کر رکھی تھی اس محاذ پر تھرڈ باغ و فورتھ باغ بٹالین دائیں و بائیں جانب دشمن کے سامنے برسرِ پیکار تھیں ان دونوں بٹالین کے بٹالین کمانڈر اور جوانوں کی غالب اکثریت سنگولہ کے قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ سے تعلق رکھتی تھی۔ انڈین افواج نے دو بار حملہ کر کے قبضہ کرنے کی کوشش کی لیکن دونوں باران کی کوششوں کو خاک میں ملا دیا گیا اور دشمن کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا۔ دسمبر 1947ء کو تقریباً 10 بٹالین انفنٹری ہتھاروں کے ساتھ انڈین آرمی کو ہوائی جہازوں کے زریعہ سری نگر پہنچایا گیا تا کہ بارہ مولا اور اوڑی میں انہیں تعینات کیا جا سکے جہاں پہلے ہی 161 انفنٹری بریگیڈ جو پانچ انفنٹری بٹالین 6 راجپوت رائفل، 2 ڈوگرہ، 3 گراوال، 4 کومون اور 1 سکھ ایک ٹنک سکواڈرن اور ایک مشین گن کمپنی ان کی مدد کے لئے پہلے ہی موجود تھیں۔

جنوری 1948ء کے پہلے ہفتہ میں کرنل عالم شیر اعوان کمانڈر 3rd باغ اور کرنل غلام رسول اعوان کمانڈر 4th باغ بٹالین نے انڈین پر حملے کی کوشش کی تا کہ ان کا موصلاتی اوڑی اور مورہ سے منقطع کیا جا سکے ان کی معاونت کے لئے 900 محسود قبائل میجر رانا کی کمانڈ میں اور 600 مہمند قبائل کیپٹن جان کی قیادت میں آئے محسود قبائل دردکوٹ میں تعینات ہوئے۔ 12 جنوری 1948ء کو دردکوٹ کی پہاڑی کے نزدیک تمام مجاہدین کمانڈرز نے میٹنگ کی اور مشترکہ جنگی حکمت عملی اپنائی۔ 1000 آفریدی قبائل کے لشکر نے کٹھائی نالہ کی پہاڑیوں چھوٹا قاضی ناگ پہاڑ سے مورہ تک 32 میل مارچ کیا جہاں سفیدے کے جنگل تھے محسود قبائل نے دردکوٹ، اوڑی اور مورہ پر بھرپور حملہ کیا۔ 13 جنوری 1948ء کو آفریدی قبائل نے کیپٹن یوسف کی کمانڈ میں مورہ کی جانب پیش قدمی کی لیکن شدید برف باری کی وجہ سے تین دن کی تاخیر ہو گئی۔ تھرڈ باغ و فورتھ باغ بٹالین نے اوڑی محاذ کی بلند و بالا چوٹیوں پر قبضہ کر رکھا تھا کرنل غلام رسول اعوان نے بٹالین کے 60 ولنٹرز کو سکنڈ ان کمانڈ لفٹنٹ محمد افضل خان کی قیادت میں اوڑی سری نگر روڈ کے کنارے بجمان، بگنہ، نور کھاہ، ہل پتھری اور بنیار کے گردونواح میں دشمن پر حملہ کرنے کے لئے بھیجا مجاہدین 300 گز کے فاصلہ پر پہنچے تو زیادہ تر انڈین سوئے ہوئے تھے شدید جھڑپ اور دست بدست جنگ کے بعد دشمن کی پلاٹون تباہ ہو گئی لیکن لفٹنٹ محمد افضل خان نے اس جھڑپ میں جام

شہادت نوش کیا ان کی جگہ نائب صوبیدار عباس نے کمانڈ سنبھالی۔ کرنل غلام رسول اعوان نے ان کی مدد کے لئے مزید 100 ولنٹرز مجاہدین کی فورس بھیجی جس کی وجہ سے مجاہدین نے زنبور پتن، کٹھائی، دھنی سیداں اور بجمان پر قبضہ کر لیا۔ کرنل غلام رسول اعوان بٹالین کمانڈر نے نائب صوبیدار عالم شیر اعوان آف بن بیک کی قیادت میں ایک پلاٹون بھیجی اس پلاٹون میں صوبیدار محمد افسر اعوان آف بن بیک جو اس وقت بطور سپاہی مجاہد فرائض سرانجام دے رہے تھے قبل ازیں اس پلاٹون کے کمانڈر کیپٹن محمد ہاشم خان ساکن نکر سنگولہ تھے۔ فروری 1948ء کو کرنل غلام رسول اعوان کی بٹالین مہورہ سیکٹر میں چلی گئی کرنل غلام رسول اعوان مہورہ کا علاقہ کرنل عالم شیر اعوان کی بٹالین کے سپرد کر کے خود لمبر پہاڑ پر پہنچ گئے۔ 48 گھنٹے کی لڑائی کے بعد لمبر پہاڑ کو چھوڑنا پڑا کیوں کہ یہاں دشمن کا توپ خانہ کراسنگ فائر کر رہا تھا ان کے مد مقابل 4 گورکھا رجمنٹ تھی

02 مارچ 1948ء کو کرنل غلام رسول اعوان نے جمعدار (نائب صوبیدار) محمد عزیز کی قیادت ایک پارٹی کو رام پورہ اوڑی روڈ پر دشمن کی کنوائی پر حملہ کرنے کے لئے بھیجا پارٹی نے بھرپور حملہ کرتے ہوئے دشمن کو شدید جانی و مالی نقصان پہنچایا۔ 12 مارچ 1948ء کو کرنل غلام رسول شیر جنگ نے کیپٹن علی شیر خان ساکن کھرل تحصیل باغ کی قیادت میں ایک کمپنی توت مارگلی کی طرف روانہ کی یہ راستہ انتہائی کٹھن اور دشوار گزار تھا اور کچھ نفری ہندواڑہ کی جانب چلی گئی جس میں صوبیدار محمد افسر خان بھی شامل تھے کیپٹن علی شیر خان کی کمپنی کے 60 آدمی توت مارگلی کے قریب گہری برفانی کھائی میں گرنے سے شہید ہو گئے۔ کیپٹن علی شیر خان کی کمپنی کے بقیہ مجاہدین نے بنیار اور مورہ کے علاقوں میں تابڑ توڑ حملے کرتے ہوئے 1 سکھ بٹالین کی ایک کمپنی جس کی کمانڈ میجر عجائب سنگھ کر رہے تھے مکمل تباہ و برباد کر دیا۔ بٹالین کمانڈر لفٹنٹ کرنل سم پورن سنگھ مدد کے لئے پہنچا لیکن وہ بھی زخمی حالت میں بھاگنے پر مجبور ہوا۔ مارچ کے آخر میں کرنل غلام رسول کی بٹالین، میجر محمد اکبر خان، 800 قبائلی اور پنجاب رجمنٹ کی دو پلاٹون 4 اور 16 کے ساتھ لمبر نالہ جو بارہ مولا سے 10 تا 20 میل کی مسافت پر تھا شدید حملہ کیا جس سے دشمن کا موصلاتی نظام تباہ و برباد ہوا۔ مجاہدین نے 10 ہزار فٹ بلندی کے پہاڑ عبور کرتے ہوئے براستہ سلطان ڈھکی, واچھی پورہ، اسلام آباد، بارہ مولا پیرنیاں کے 32 گاؤں قبضہ میں کر لیے اور مہورہ بجلی گھر کی پلائی کی سپلائی کاٹ دی جس کی وجہ سے وادی کشمیر اندھیر میں ڈوب گئی۔ جہلم ویلی کی مندرجہ بالا صورت حال کو دیکھتے ہوئے دشمن نے اوڑی سیکٹر میں مزید ایک بریگیڈ فوج بھیج دی۔ 11 اپریل کو تقریباً دو بجے بنیار ریج میں دشمن کی نقل و حرکت دیکھتے ہوئے کرنل غلام رسول اعوان نے بٹالین کو دوبارہ ترتیب دیا۔ 13 اور 14 اپریل کی درمیانی شب دشمن نے دو بٹالین فوج کے ساتھ کرنل غلام رسول اعوان کی بٹالین پیچھے کی جانب سے اور دو مزید انفنٹری بٹالین نے سامنے کی طرف سے محاصرے میں لے لیا اور دریائے جہلم کی طرف سے بھی محاصرے میں آنے پر کرنل غلام رسول اعوان شیر جنگ نے جنگی حکمت عملی وضع کرتے ہوئے اپنی بٹالین کو قاضی ناگ پہاڑ، کرناہ ٹیٹوال سیکٹر سے سلطان ڈھکی لائے اور دشمن کی ایک کمپنی کو مکمل تباہ و برباد کیا۔ 17/اپریل 1948ء کو کرنل غلام رسول اعوان شیر جنگ دو پلاٹون کے ہمراہ سلطان ڈھکی پہنچے ایک کمپنی کو دریائے جہلم سلطان ڈھکی سے مظفرآباد سیکٹر میں چھوٹا قاضی ناگ اور شاہدرہ میں لنگر انداز کیا۔ خبر ملی کے دشمن مظفرآباد اور برار کوٹ کو اپنے قبضہ میں کرنے کی حکمت عملی بنا رہا ہے۔ کرنل غلام رسول اعوان نے اپنی بٹالین کو سلطان ڈھکی اور شاہدرہ میں دفاع کے لئے تعینات کیا ان کی مدد کے لئے 250 مجاہدین پر مشتمل محسود قبائل کا لشکر بھی پہنچ گیا ان کے علاوہ جنوبی وزیرستان سے 4 پلاٹون ایک انچ مارٹر اور 2 میڈیم مشین گنز میدان نالہ میں پہنچ گئے۔ 18 مئی کو ایک کامیاب گھات لگا کر دشمن کے 77 بریگیڈ کو شدید جانی و مالی نقصان پہنچایا۔

20 مئی 1948ء کو دشمن نے ایک بریگیڈ فوج سے ایڈوانس ٹو کنٹیکٹ کیا سری نگر روڈ پر دشمن کی 4/6 راجپوت رجمنٹ اور 11 سکھ رجمنٹ ایڈوانس ٹو کنٹیکٹ کرنا شروع کر دیا دشمن کو فوج کے علاوہ ہوائی اور بڑے توپ خانہ کی مدد بھی حاصل تھی جو اوڑی سے بمب برسا رہا تھا صورت حال کو بھانپتے ہوئے کرنل غلام رسول شیر جنگ نے بٹالین کو بھرپور طریقہ سے منظم کرتے ہوئے جھنڈی مالی پیک پر مورچے سنبھال لئے اور چکوٹھی کی جانب آنے والی انڈین فوج کے خلاف اوڑی اور

چکوٹھی کے درمیان مواصلاتی لائین منقطع کردی۔ جون کے پہلے ہفتہ میں کرنل غلام رسول کی بٹالین عیسیٰ کھلا پہاڑ پر پہنچ گئی یہاں سے براستہ نیزہ گلی اور لیدی گلی اوڑی کے قریب سم گلی پہنچ گئی۔ یہاں پر تل پترہ سے لے کر باڑے گاؤں تک مجاہدین کے چھاپہ مار دستے کاروائیوں میں مصروف ہوگئے اس طرح دشمن کے لئے کئی محاذ کھول دیئے جس کی وجہ سے انڈین فوج آگے بڑھنے سے رک گئی یہاں پر انڈین آرمی کے 4/6 راجپوت رجمنٹ نے تقریباً درجنوں حملے کیے جو کرنل غلام رسول اعوان شیر جنگ کی بٹالین نے ناکام بنادیئے۔ 9 جون کو دشمن نے عیسیٰ کھلا پہاڑ کو قبضہ میں لے لیا۔ 15 جون کی صبح 4 بجے کرنل غلام رسول اعوان نے نائب صوبیدار شیر دست خان کی کمانڈ میں ایک پلاٹون عیسیٰ کھلا پر حملہ کے لئے بھیجی جس نے شدید دست بدست لڑائی کے بعد عیسیٰ کھلا پر قبضہ کرلیا اور دشمن سے 3 انچ مارٹر، 32 بندوقیں، 7 اسٹین گنز اور دو وائرلیس سیٹ بھی قبضہ میں لیے۔ 17 جون 1948ء کو انڈیا کی ایک بٹالین جس کو آرٹلری اور ہوائی حملہ کی بھی مدد حاصل تھی لیدی گلی کے سامنے ترکھیاں پر حملہ کردیا جہاں جمعدار کالا خان اپنی پلاٹون کے ہمراہ موجود تھے انہوں نے پلاٹون کو دوبارہ منظم کیا۔ آدھی رات دشمن نے دوبارہ حملہ کیا جسے پلاٹون کمانڈر نے پھر ناکام بنایا اس کے فوراً بعد کرنل غلام رسول شیر جنگ نے 10 مجاہدین کو آگے بھیجا تا کہ وہ رتیج کی صورت حال معلوم کرآئیں انہوں واپس آکر رپورٹ دی کہ ادھر اس وقت کوئی آدمی موجود نہیں ہے کرنل غلام رسول اعوان نے کیپٹن علی شیر خان کو ان کی کمپنی کے 60 مجاہدین کے ساتھ فوراً کاؤنٹر اٹیک کے لئے روانہ کیا جمعدار عباس خان کو مزید 60 مجاہدین کے ساتھ ان کی مدد کے لئے روانہ کیا اس کے علاوہ کمانڈنگ آفیسر کرنل غلام رسول اعوان نے 10 مجاہدین کو ایک لائٹ مشین گن کے ہمراہ بھی بھیجا شدید جھڑپ کے بعد ترکھیاں پر کرنل غلام رسول فورس نے قبضہ حاصل کیا۔ لیکن نائب صوبیدار کالا خان سکنہ کھرل باغ اپنے 13 ساتھیوں کے ہمراہ شہید ہوئے اور انڈین بشمول آفیسران 23 ہلاک ہوئے۔

24 جون 1948ء کو فورتھ باغ بٹالین کو 32AK میں مبدل کرتے ہوئے کرنل غلام رسول اعوان شیر جنگ کو بدستور اسی بٹالین کا کمانڈنگ آفیسر رکھا گیا۔ جون کے آخر تک انڈین نے پیر کنٹھی، لیدی گلی اور کافر پہاڑ پر قبضہ کرلیا لیکن کرنل غلام رسول اعوان شیر جنگ کی بٹالین نے دوبار کافر پہاڑ پر قبضہ کرلیا اور بدستور کاؤنٹر اٹیک ہوتے رہے مجاہدین نے انڈین کے کئی حملے ناکام بنائے اس کے باوجود کہ دشمن کو آرٹلری اور ہوائی جہازوں کی مدد بھی حاصل تھی۔ جولائی کے آخری ہفتہ میں انڈین نے عیسیٰ کھلا ڈھیر پر شدید حملہ کیا جس کی وجہ سے مجاہدین لیدی گلی کی طرف پسپا ہوئے۔ دوسرے دن کرنل غلام رسول اعوان شیر جنگ نے بٹالین کو اکٹھا کر کے ایک جوشیلی تقریر کی جس سے مجاہدین کے حوصلے بہت بلند ہوئے اور انہوں نے اسی رات عیسیٰ کھلا ڈھیر پر ایک بھرپور حملہ کر کے اس پر دوبارہ قبضہ کرلیا۔ اگست 1948ء کے آخری ہفتہ میں یہ اطلاع ملی کہ دشمن براستہ درہ حاجی پیر پونچھ شہر سے ملاپ کرنا چاہتا ہے۔ کرنل غلام رسول اعوان اپنی بٹالین کو لے کر حاجی پیر سے ہوتے ہوئے بھیڈی کے مقام پر پہنچے اوڑی کے پیچھے چھپر گلہ کے مقام پر دشمن کا ایک قلعہ بند مورچہ تھا اس پر ہمارے چھاپہ مار دستے نے کیپٹن نور حسین کیا اس حملہ میں کرنل غلام رسول اعوان کی بٹالین کے ایک مجاہد شہید اور ایک زخمی ہوئے۔ یکم جنوری 1949ء کو سیز فائر کے باوجود کرنل غلام رسول اعوان شیر جنگ نے دشمن پر حملے جاری رکھے انڈین انہیں سفید جھنڈے لہراتے رہے لیکن انہوں نے بدستور جنگ جاری رکھی آخر کار 4 جنوری 1949ء کو انہیں جب بریگیڈ ہیڈ کوارٹر سے سیز فائر کی اطلاع ملی تو کرنل غلام رسول اعوان شیر جنگ نے جنگ روک دی۔

حادثات و ایوارڈ: کرنل غلام رسول اعوان شیر جنگ کی 4th باغ بٹالین (32AK) کے 126 مجاہدین نے جام شہادت نوش کیا، 267 مجاہدین زخمی ہوئے اور 67 ایوارڈز حاصل کیے جن میں شیر جنگ 1، مجاہد حیدری 5، شجاع 10، بہادر 16 و امتیازی اسناد 35 شامل ہیں۔ کرنل غلام رسول اعوان کی بٹالین کو جنگی اعزاز ''کشمیر 1948ء'' سے بھی نوازہ گیا۔

کرنل غلام رسول مارچ 1898ء جمعہ کے دن ممتاز عالم دین مولانا زمان علی حنفی چشتی کے ہاں موضع بن بیک راولاکوٹ پونچھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے آباء واجداد کا تعلق سنگولہ کے اعوان قبیلہ سے ہے۔ سنگولہ سے ترک سکونت کرتے ہوئے بن بیک میں آباد ہوئے اس کے بعد بن بیک سے نقل مکانی کرتے ہوئے کلری باغ میں آباد ہوئے لیکن آپ نے باغ

میں اپنے گھر کے باہر جو بورڈ لگایا ہوا تھا اس پر تحریر تھا کرنل غلام رسول خان آف سنگولہ تاریخ اقوام پونچھ میں بھی آپ کی تصویر کے نیچے لکھا ہوا ہے جمعدار غلام رسول اعوان سنگولہ آپ اپنے آپ کو سنگولہ سے ہی تعارف کرواتے تھے سنگولہ سے آپ کو خصوصی محبت تھی آپ سنگولہ کی تعمیر و ترقی میں بھرپور حصہ لیا ڈنہ عیدگاہ دبن سنگولہ، جبڑا اور ایک پانی کی باؤلی آپ ہی کی تعمیر کی ہوئی ہیں۔ آپ کے پانچ بھائی قاضی محمد نور، غلام نبی، کیپٹن نور حسین غازی جہاد آزادی کشمیر، محمد زمان و مولانا عبداللطیف تھے جہنوں نے جہاد آزادی کشمیر میں نمایاں حصہ لیا۔

کرنل غلام رسول نے ابتدائی تعلیم سردار تاج محمد خان کی قائم کردہ معروف درسگاہ جامعہ سنگولہ دبن دوپلی سے حاصل کی جہاں بابائے پونچھ کرنل خان محمد خان نے بھی تعلیم حاصل کی۔ دسمبر 1916 میں 1/129 برٹش بلوچ رجمنٹ میں بھرتی ہوئے اس کے بعد جنگ عظیم اول میں افغانستان، بغداد، افریقہ، مصر و سپین میں کارہائے نمایاں سرانجام دیے حکومت برطانیہ نے بہادری و شجاعت پر تمغہ IGS اور GS ون وکٹری اعزازات سے نوازا۔ بلوچ رجمنٹ سے آپ کا تبادلہ فرسٹ پنجاب رجمنٹ میں ہوا 1922 میں سگنل کورس اور SAS کورس آگرہ میں کیا 11 نومبر 1921 کو فرسٹ پنجاب رجمنٹ توڑ دی گئی۔ حیدر آباد دکن کے نواب نے فرسٹ پنجاب رجمنٹ کے کمانڈنگ آفیسر کو لکھا کہ مجھے کچھ نفری چاہیے تو اس نے آپ کو نواب صاحب کی فوج میں بھیجا 1932 میں فرسٹ انفنٹری بٹالین حیدر آباد دکن میں گوشہ محل کمپنی نمبر 1 آصف صاحبہ میں بطور نائب صوبیدار شامل ہوئے آپ کے ساتھ سنگولہ و بن بیک کے کافی لوگ بھی حیدر آباد دکن کی آرمی میں شامل ہوئے۔ 1933ء صوبیدار، 1935 میں صوبیدار میجر بن گئے فرسٹ بٹالین حیدر آباد میں متواتر پانچ سال کورسوں میں سرگرم عمل رہے ان میں فرسٹ کلاس اردو، فرسٹ کلاس انگلش، ڈی سگنل فرسٹ کلاس، اسٹیبلشمنٹ کورس، لفٹنٹ عہدے کا کورس اور کمپنی کمانڈر کورس۔ 30 مارچ 1938 میں ان کو لفٹنٹ کا عہدہ ملا بریگیڈ آفس دکن سے اس وقت کی نامور شخصیت شیخ محمد نے ان کو مبارک باد کا پیغام بھیجا۔ 1939 میں دوسری عالمی جنگ کا آغاز ہو چکا تھا برطانوی حکومت نے حیدر آباد دکن کے نواب سے فوجی امداد طلب کی۔ حیدر آباد دکن کی فسٹ بٹالین انفنٹری کو انگریز کی مدد کے لئے روانہ کیا گیا۔ بٹالین کی روانگی سے قبل نواب دکن حیدر آباد نے انہیں کیپٹن کے عہدہ پر متمکن کیا اور آپ کو فرسٹ بٹالین کی کمان دے کر برما روانہ کیا گیا۔ دوران جنگ مختلف محاذوں پر بہادری و جرات کی تاریخ رقم کی اور قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں بوجہ طوالت مختصر کیا جاتا ہے۔ 1946ء میں آپ کیپٹن کے عہدہ جلیلہ سے ریٹائرڈ ہوئے اس کے بعد آپ کی خدمات نواب آف حیدر آباد دکن کے سپرد کر دی گئیں قیام پاکستان کے بعد نومبر 1947 کے آخری عشرہ میں آپ فوراً گاؤں تشریف لائے۔ اور فوراً ہی ہاڑی گہل کمپ تحصیل باغ ضلع پونچھ میں مجاہدین کی تنظیم نو میں اہم کردار ادا کیا آپ کی خداداد صلاحیتوں کی وجہ سے آپ کو 4 باغ بٹالین کا بٹالین کمانڈر بنا کر اوڑی محاذ پر تعینات کیا گیا جہاں مختلف علاقوں میں دشمن کے سامنے برسرپیکار رہے۔

اسسٹنٹ سپریٹنڈنٹ پولیس (ASP) تقرری:

جہاد سے فراغت کے بعد کرنل غلام رسول شیر جنگ نے کلری میں قیام کیا۔ حکومت آزاد کشمیر نے آپ کی تقرری زیر نمبر 50/(51)3-A.23-5222 مورخہ 20-07-1950 بطور اسسٹنٹ سپریٹنڈنٹ پولیس ایڈیشنل پولیس فورس پونچھ تعینات کیا (بحوالہ تاریخ جموں و کشمیر تالیف غازی محمد امیر ص 497) اور پلندری کے مقام پر تعینات ہوئے۔ کرنل شیر احمد خان کے دور اقتدار میں بغاوت ہوئی جس کی وجہ سے پلندری میں باقاعدہ جنگ شروع ہوئی۔ کرنل خان آف منگ فاتح میرپور اور جہاد آزادی کشمیر کے دیگر قابل ذکر ساتھیوں کی وجہ سے آپ نے مقامی لوگوں کا ساتھ دیا جس کی پاداش میں آپ کو گرفتار کرنے کے لیے وارنٹ جاری ہوئے آپ اس وقت سنگولہ میں روپوش تھے۔ محمد خان اعوان نمبردار آف سنگولہ، مان علی اعوان دبن، میاں شیر احمد اعوان کلسن اور دیگر معززین سنگولہ کے مشورہ سے آپ نے گرفتاری دینے کا فیصلہ کیا تو سنگولہ سے ایک بہت بڑے جلوس کی شکل میں باغ بریگیڈ ہیڈ کوارٹر پہنچے عوام کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر دیکھ کر آرمی کے اعلیٰ آفیسران نے محمد خان نمبردار کی قیادت میں چند معززین کو کرنل غلام رسول خان کے ہمراہ پھجڑ سیکٹر ہورنہ میرہ میں برائے سماعت بھیجا اور سنگولہ کے باقی جلوس کو اس یقین دہانی پر واپس بھیج دیا کہ مرد حر کرنل غلام رسول خان اعوان کو باعزت بری کر دیا جائے گا۔ چنانچہ غازی ملت سردار محمد ابراہیم خان کی بھرپور وکالت و

معززین سنگولہ کی بھرپور حمایت پر آپ کو باعزت بری کر دیا گیا۔صدر آزاد کشمیر وصدر آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس غازی ملت سردار محمد ابراہیم خان نے یکم جون 1958 کو آپ کو سالار ہوم گارڈ ضلع پونچھ مقرر کیا تا کہ وہ ضلع پونچھ میں مسلم کانفرنس کی ہوم گارڈ کو تربیت دے سکیں۔1956ء میں جب آپ کے اکلوتے فرزند شمس الملک پیدا ہوئے تو آپ نے فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کو خط لکھا کہ میری مالی حالت تسلی بخش نہیں ہے فیلڈ مارشل جنرل محمد ایوب خان نے آپ کی جہاد آزادی کشمیر کی خدمات کے پیش نظر بلوچستان میں سکورٹی کا انچارج بنا دیا۔10 ستمبر 1962 کو یہ عظیم مرد جری داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہوا۔آپ کی خدمات کے اعتراف میں عوام علاقہ سنگولہ کی بھرپور خواہش پر اور وزیر اعظم (وقت) سردار عتیق احمد خان کی خصوصی دلچسپی سے حکومتی نوٹیفکیشن نمبر انتظامیہ/جی-8(4) پارٹ/II/2007 مورخہ 22-01-2008 کے تحت بوائز ہائیر سکنڈری سکول سنگولہ ضلع پونچھ کو شیر جنگ کرنل غلام رسول اعوان کے نام سے منسوب کیا گیا۔

پیغام عید مبارک مجاہد اسلام کرنل غلام رسول خان صاحب شیر جنگ بہادر کشمیر باغ۔مجاہدین ملت! مسلمانان مغربی پنجاب کو اس بات کا پورا پورا احساس ہے کہ آپ اپنے گھروں اور اپنے عزیز و اقارب سے دور پاکستان کی خاطر میدان جہاد میں کفار کے لشکر سے بنرد آزما ہیں۔آپ نے اس مرتبہ عید کا چاند دیکھ کر تلوار کا من دیکھا ہے خداوند تعالیٰ آپ کو فتح و نصرت سے نوازے۔ہم سب کی دلی ہمدردیاں آپ کے ساتھ ہیں اور ہم ہر وقت آپ کی کامیابی کے لئے دست بدعا ہیں۔آپ کے مخلص بھائی مسلمانان مغربی پنجاب۔ایس۔ایم۔گلِ 11 اگست 1948ء

وفات: 10 ستمبر 1962 کو یہ عظیم مرد جری داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہوا۔آپ کے اکلوتے فرزند شمس الملک ایم اے بی ایڈ، صدر معلم ہیں۔آپ کی خدمات کے اعتراف میں ایک حکومتی نوٹیفکیشن کے تحت گورنمنٹ بوائز ہائر سکنڈری سکول سنگولہ کو کرنل غلام رسول خان شیر جنگ کے نام سے منسوب کیے جانے کی منظوری صادر فرمائی ہے۔کرنل غلام رسول خان اعوان ''شیر جنگ'' غازی ملت سردار محمد ابراہیم خان و مجاہد اوّل سردار محمد عبدالقیوم خان و مصنفین کی نظر میں:۔

غازی ملت سردار محمد ابراہیم خان نے 10 اکتوبر 1957ء نے بطور صدر لفٹنٹ کرنل غلام رسول خان شیر جنگ کوان کی محاذ جنگ پر عظیم خدمات و کارہائے نمایاں سرانجام دینے پر زبردست الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا اور انہیں بہت بڑا قیمتی اثاثہ قرار دیا اور تعریفی سند بھی عطا فرمائی۔

مجاہد اوّل سردار محمد عبدالقیوم خان نے مرحوم کی برسی کے موقع پر بن بیک راولاکوٹ میں اپنے خطاب میں زبردست الفاظ میں ان کی خدمات کی تعریف کرتے ہوئے خراج تحسین پیش کرتے ہوئے فرمایا! کرنل غلام رسول خان جنگی حکمت عملی کے ماہر فوجی آفیسر تھے وہ خود جنگی نقشہ تیار کرتے اور اس کے مطابق دشمن پر اٹیک کرتے تھے انہیں کسی سے مشورہ لینے کی ضرورت نہ تھی۔مجاہد اوّل نے فرمایا! 48-1947ء میں وائرلیس سسٹم اتنا اچھا نہ تھا ہم دشمن کی باتیں سن سکتے تھے اور وہ ہماری باتیں سن لیتے تھے میں نے خود دشمن کو کرنل غلام رسول کے بارہ میں یہ کہتے ہوئے سنا'' کہ ہمارے سامنے 4th باغ بٹالین ہے جس کی کمان کرنل غلام رسول خان کر رہا ہے جو انتہائی خطرناک ہے و جنگی حکمت عملی کا ماہر ہے''۔مجاہد اوّل نے مزید فرمایا تاریخ نے بڑے لوگ پیدا کرنا بند کر دیے ہیں آپ سب چھوٹے چھوٹے لوگ مل کر بھی ایک کرنل غلام رسول پیدا نہیں کر سکتے۔(اس خطاب کی وڈیو موجود ہے)

(1) تاریخ اقوام پونچھ کے ص 642 پر محمد دین فوق رقمطراز ہیں ''جمن خان کے تین فرزندوں میں مستا خان صاحب عزت بزرگ تھے میاں زمان علی حنفی چشتی جن کی عمر اس وقت نوے سال کے قریب ہے۔آپ ہی کے فرزند ہیں آپ اپنے موضع کے قاضی اور امام مسجد اور اپنی قوم کے نمائندہ ہیں۔آپ کے چھ فرزند حسب ذیل ہیں۔غلام رسول خان جو فسٹ بٹالین حیدر آباد انفنٹری میں بعہدہ جمداری ملازم ہیں اور عرصہ 23 سال سے برٹش گورنمنٹ کی فوجی خدمات بجالا رہے ہیں۔آپ نے فوج میں رنگروٹ بھرتی کرانے کے علاوہ افغانستان، بلوچستان، چین، بغداد، مصر، فرانس اور ایسٹ افریقہ کی لڑائیوں میں شمولیت بھی کی ہے بلکہ دوران جنگ دو دفعہ زخمی بھی ہوئے اور اپنی بہادری کے صلہ میں چھ تمغے بھی اس وقت تک حاصل کر چکے ہیں'' تاریخ اقوام پونچھ میں آپ کی تصویر بھی شامل ہے۔

(2) ہسٹری آف دی آزاد کشمیر رجمنٹ والیم۔I فرسٹ ایڈیشن 1997 میں 4th باغ بٹالین (32AK بٹالین) کے قیام اور جہاد آزادی کشمیر 48-1947ء کے حوالہ سے بٹالین کمانڈر کرنل غلام رسول اعوان شیر جنگ کے کارہائے نمایاں مفصل درج ہیں۔

(3) کتاب شیر جنگ کے مصنف پروفیسر غلام مرتضٰی ایم اے ص 32 تا 54 پر شیر جنگ کے جنگی کارہائے نمایاں درج کیے اس میں سے چند ایک واقعہ یہاں درج کیے جاتے ہیں'' اکتوبر 1947ء میں فسٹ اور سکنڈ باغ بٹالین کو منظّم کیا گیا۔یہ دونوں پلٹنیں پونچھ شہر کے شمالی حصے کے دفاع کے لئے متعین کی گئیں جب کہ تھرڈ اور فورتھ باغ بٹالین کو اوڑی سیکٹر کا دفاع کرنے کے لیے روانہ کیا گیا۔فورتھ بٹالین جو بعد میں 32 اے کے انفنٹری بٹالین (کوڈ نام چاند بٹالین) کے نام سے موسوم کی جانے لگی اس کی کمان شیر جنگ کرنل غلام رسول خان کو سونپ دی گئی اس طرح تھرڈ بٹالین کی کمان کرنل عالم شیر خان مرحوم سنگولہ کو دی گئی ان کے ساتھ سکنڈ مظفر آباد تھا۔۔۔اگست 1948 کے آخری ہفتے تک شیر جنگ کی بٹالین لیدی گلی تا بسیالی کے محاذ پر برسر پیکار رہی۔۔۔خواجہ بانڈی ہاڑی دھکرلڑی چٹی بٹی اور بنیار نالے کا دفاع شیر جنگ کی ۳۲ اے کے چاند بٹالین کی ذمہ داری میں تھا دشمن فروری 1949 تک ہم سے مزید کوئی علاقہ نہ ہتھیا سکا۔۔۔شیر جنگ کے متعلق ہمارے دشمن کے یہ ریمارکس تھے پونچھی دکن حیدر آباد آرمی کا وہ نڈر بہادر اور جنگجو غلام رسول کے ساتھ جنگ کرنا ہمارے بس سے باہر ہے جس نے ہمارے سب کے سب جنگی منصوبے فیل کر دیے دشمن کا بریگیڈئر پریم ناتھ کول شیر جنگ کو دوسری عالمی جنگ کے اختتام پر سے اچھی طرح جانتا تھا۔بریگیڈئر پریم ناتھ کول میجر جنرل بن گیا تھا اس نے فوج سے گھر آنے کے بعد کشمیر کی جنگ آزادی ایک کتاب لکھی اس کتاب میں اس نے کشمیریوں کی جنگ آزادی کو حق بجانب قرار دیا اس کتاب میں اس نے کرنل غلام رسول خان ''شیر جنگ'' کی شجاعت کا نمایاں طور پر ذکر کیا ہے (بحوالہ کتاب شیر جنگ ص ۵۵۔۵۶)

(4) تاریخ پونچھ کے مصنف سیّد محمود آزاد ص 302 پر لکھتے ہیں ''مرحوم کرنل غلام رسول خان اور کرنل عالم شیر خان سنگولہ کی اعوان برادری سے ہی تعلق رکھتے تھے جنہوں نے ۱۹۴۷ء کی جنگ آزادی میں بہادری اور شجاعت کا ریکارڈ قائم کیا''

(5) تاریخ کشمیر کے مصنف سیّد محمود آزاد ص 110 سریل نمبر ۱۴ پر رقمطراز ہیں'' کیپٹن غلام رسول ۴ باغ بٹالین: آپ نے سلطان ڈھکی (اوڑی) کے مقام پر بٹالین سے منتخب جوانوں ساتھ لے کر بارہ مولہ مورچہ پر حملہ کیا اور دشمن کو کافی نقصان پہنچا کر اپنے جی ایچ کیو واپس آئے سلطان ڈھکی کے مورچہ پر ایک ماہ تک باوجود شدید گولہ باری کے آپ کا قبضہ رہا آپ کو شیر جنگ کا اعزاز ملا'' تاریخ کشمیر ہی کے ص 148 پر درج ہے'' درج ذیل افسران کو نمایاں خدمات کے سلسلے میں شیر جنگ کا اعزاز ملا۔اعزاز پانے والے اپنے نام کے ساتھ شیر جنگ کا خطاب لکھنے کے مجاز ہیں۔اس اعزاز کے صلے میں وہ نقد انعام تین صد روپے یا پانچ ایکڑ زمین لینے کے حقدار ہیں افسران کے رینک ۴۸۔۱۹۴۷ء کے ہیں موجودہ رینک مختلف ہیں:۔سریل نمبر ۱۲ نام معہ رینک و یونٹ کیپٹن غلام رسول ۴ باغ تاریخ شجاعت ۲۔۱۰۔۱۹۴۸ء مقام شجاعت: اوڑی

(6) تاریخ علوی اعوان کے مصنف محبت حسین اعوان ص 709 پر رقمطراز ہیں'' کشمیر کی جنگ آزادی ۱۹۴۷ء میں اعوان قبیلہ کے افراد نے بھرپور حصہ لیا تھا۔جنگ شروع ہوتے ہی ضلع پونچھ اور باغ (سابق ضلع پونچھ) میں کئی مقامات پر جتھوں کو اکٹھا کیا گیا اور انہیں رجمنٹوں اور فارمیشنوں میں منظّم کیا گیا۔کرنل غلام رسول اعوان سنگولہ جو بعد میں شیر جنگ ہوئے ایک منجھے ہوئے سپاہی تھے حیدر آباد دکن کی فوج میں کپتان کے عہدہ پر فائز رہنے کے بعد ریٹائرڈ ہوئے جہاد آزادی کے لئے انہوں نے ۱۳۲ اے کے رجمنٹ قائم کی جو اپنے علاقہ کے لوگوں کو تربیت دے کر خود اس کی کمان کرنے لگے۔اسی طرح کرنل عالم شیر اعوان تھرڈ باغ بٹالین کے کمانڈر مقرر ہوئے۔کرنل غلام رسول اعوان اور کرنل عالم شیر اعوان کی نمایاں جنگی کارنامے تاریخ کا زریں باب ہیں۔سنگولہ کے سینکڑوں اعوان مجاہدوں نے جام شہادت نوش کیا۔کرنل غلام رسول کوان کی بہادری، نڈر قیادت اور بیش بہا کامیابیوں کے پیش نظر سب سے بڑے جنگی تمغے ''شیر جنگ'' سے نوازا گیا۔''

(7) تاریخ جموں و کشمیر کے کے مصنف غازی محمد امیر خان ص 293 پر میجر محمد ایوب خان سپیکر آزاد جموں و کشمیر

اسمبلی کی تحریر کے حوالہ سے رقمطراز ہیں ''باغ نمبر ۴ بٹالین کے کمانڈر کیپٹن غلام رسول خان شیر جنگ اور سیکنڈ ان کمانڈ لیفٹینٹ محمد شیر خان آف کوٹرہ مست خان تھے، صوبیدار نور حسین خان آف سنگولہ، صوبیدار سلطان محمد خان آف راولی، صوبیدار امیر احمد خان آف دھیر کوٹ، صوبیدار محمد اکبر خان کھرل عباسیاں کمپنی کمانڈر تھے۔ صوبیدار بعد میں آنریری کپتان عباس خان ایڈ جوٹنٹ تھے صوبیدار الف شیر خان آف کلری صوبیدار میجر تھے۔ نور زمان خان عباسی آف بٹھارہ صوبیدار ہیڈ کلرک کے فرائض ادا کر رہے تھے، صوبیدار علی شیر خان، نائب صوبیدار غلام حیدر خان آف رتنوئی اور صوبیدار محمد یعقوب خان آف غازی آباد اسی یونٹ کے سردار تھے تحریک آزادی کشمیر میں اس یونٹ کا ایک مخصوص کردار ہے سلطان ڈھکی سے بارہ مولا تک ایڈوانس کر کے پھرت توت مارگلی سے واپس اور لڑائی میں در بار شمولیت چکوٹھی محاذ کی مضبوطی کے لیے پیر کنٹھی پر جانیوالی اس یونٹ کے شہداء کی تعداد ۱۹۴۸ء میں ایک سو سے زائد تھی ان میں صوبیدار محمد افضل خان آف دھیر کوٹ، صوبیدار محمد حسین خان آف کھرل عباسیاں اور نائب صوبیدار کالا خان آف کھرل ملدیالاں قابل ذکر ہیں'' تاریخ جموں وکشمیر کے مصنف غازی محمد امیر خان ص 497 پر مزید لکھتے ہیں کہ ''راقم کی اور کرنل غلام رسول کے درمیان اکتوبر ۱۹۵۰ء میں زبردست جنگ ہوئی ان کے ساتھ کرنل عثمانی جو بعد میں مشرقی پاکستان میں مملکتی باہنی کے کمانڈران چیف بنے اور پاکستان آرمی کو ہتھیار ڈالنے پر مجبور کیا دونوں نے والنٹیر ہو کر راقم کے مکان پر چھاپہ مارا راقم کے گھر پر ایک آدمی کا آنا بہت مشکل تھا کوئی بہادر دلیر آفیسر ہی آسکتا تھا۔ راقم کو اپنی بیوی نے جگایا جب یاری کے سامنے گیا تو کرنل غلام رسول صاحب جو باڈر پولیس اور ضلع پولیس کے انچارج تھے ساتھ جنرل عثمانی بھی کھڑا تھا راقم کو کہا باہر آجائیں مگر راقم نے جواب دیا چھ ماہ کے بعد آجاؤں گا بقول آپ کے ایک کے پاس وکٹوریا کراس تھا دوسرے کے پاس ایم سی کا اعزاز تھا آخر جس پر حملہ کیا وہ بھی تو کچھ نہ کچھ ہو ہوگا۔۔۔۔۔ کرنل غلام رسول شیر جنگ نے بے مثال جنگ لڑی ہے اور بڑی بہادری کے جوہر دیکھائے ہیں۔ راقم دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کرنل غلام رسول جیسے بہادر آدمی کو ہماری قوم میں پیدا کرے تا کہ ملک کا نام روشن کر سکیں''

(8) تاریخ الاعوان کے مصنف ملک پرویز اعوان ص ۱۹۷ پر لکھتے ہیں ''مجاہد اسلام لفٹینٹ کرنل غلام رسول خان اعوان ''شیر جنگ''، سنگولہ، جنگ عظیم اول ۱۲ دسمبر ۱۹۱۶ء آپ برٹش 1/129 بلوچ رجمنٹ میں بھرتی ہوئے جبکہ پہلی جنگ عظیم کا آغاز ہو چکا تھا۔ ریکروٹینگ کے بعد جنگی فرائض کے لیے افغانستان، بغداد، مصر، فرانس، شنگھائی، قلعہ اسپین، فرنٹیر، بیڈنگ، قلعہ عبداللہ اور مشرقی افریقہ کے محاذ پر شدید گولہ باری کے باعث پیش قدمی کرتے ہوئے دو مرتبہ زخمی بھی ہوئے۔ چنانچہ برطانوی حکومت نے ان کو شجاعت کی بدولت فتح کے کئی اعزازات سے نوازا IGS اور GS-1 وکٹری بلوچ رجمنٹ دو تمغات حاصل کیے،،۔ اس کے علاوہ کرنل موصوف کے تاریخی حالات جنگی کارہائے نمایاں تفصیل سے لکھے ہیں۔

(9) تاریخ تحریک آزادی کشمیر انقلاب پونچھ 1947 کے مصنف سردار محمد گلزار حجازی کتاب کے ص 161 پر رقمطراز ہیں ''باغ کا محاذ سپہ سالار سردار محمد عبدالقیوم خان کے حوالے کیا گیا تھا۔ سردار محمد عبدالقیوم خان، غازی ملت کے مصاحبوں میں شامل تھے۔ چیئرمین وارکونسل کے بعض فیصلوں، احکامات کے حوالے سے سپہ سالار اعلیٰ کچھ خدشات اور تحفظات رکھتے تھے جن کی افادیت اور وزن آنے والے وقت یعنی مستقبل قریب میں نمایاں طور پر دیکھا اور محسوس کیا گیا۔ جنگی مہارت اور تجربے کے فقدان کے پیش نظر حفظ ماتقدم کے طور پر کرنل غلام رسول خان اور صوبیدار عالم شیر خان (کرنل عالم شیر خان) کو باغ محاذ پر بطور معاون مامور کر دیا گیا تھا تا کہ مسلمانان باغ کا تحفظ اور نبرد آزمائی کی صورت میں مجاہدین کی فتح اور کامیابی یقینی ہو جائے۔ یہ خوشگوار حقیقت ہے کہ چیئرمین وارکونسل اور سپہ سالار اعلیٰ کی توقعات کے عین مطابق مجاہدین کو ہر محاذ پر سرخروئی اور سرفرازی حاصل ہوئی''

(10) کتاب نسب الصالحین کے مصنف الحاج جہانداد خان ص 228 پر لکھتے ہیں ''کرنل غلام رسول اعون مرحوم جو بعد میں بٹالین کمانڈر ہوئے سنگولہ کے ملحق قصبہ بن بہک کے رہنے والے تھے۔ وہ دکن حیدر آباد کی فوج سے سبکدوش ہو کر ۱۹۴۷ء میں گھر آگئے وہ نڈر، تجربہ کار، بہادر اور اعلیٰ صلاحیتوں کے مالک فوجی آفیسر تھے۔ کرنل غلام رسول نے کرنل عالم شیر، کیپٹن علی اکبر اور صوبیدار محمد اکبر خان کے علاوہ دیگر فوجی آفیسران سے صلاح ومشورہ کیا اور جملہ رضا کار دستوں کو ساتھ لے کر ہاڑی گہل کیمپ میں چلے گئے جہاں تنظیم نو کا آغاز ہوا۔ تنظیم نو کا عمل کرنل تجمل حسین کی نگرانی میں مکمل ہوا۔ اس کے علاوہ محاذ

جنگ کے کارہائے نمایاں تفصیل سے درج ہیں۔

(11) اعوان شخصیات حصہ اول کے مصنف محبت حسین اعوان نے ص 199 تا 204 پر کرنل غلام رسول اعوان شیر جنگ کے حالات زندگی و جہاد آزادی کشمیر پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔

(12) کتاب تحقیق الانساب مشہور بہ تاریخ اقوام، تحقیق الانساب جلد دوم کے مولف محمد کریم خان اعوان (راقم) نے ص 243 تا 256 پر جہاد آزادی کشمیر کے گمنام ہیروز کے عنوان سے اگست 1948ء کے آخری عشرے تک کرنل غلام رسول کی بٹالین لیدی گلی تا بسیالی محاذ پر برسر پیکار رہی دشمن براستہ اوڑی علیا آباد روڈ پونچھ شہر سے ملاپ کرنا چاہتا تھا۔ یہ دشمن کی بہت خطرناک حکمت عملی تھی۔ اس سلسلہ میں سردار عبدالقیوم خان جو بعد میں کئی بار وزیر اعظم، صدر اور چیئرمین کشمیر کمیٹی رہ چکے ہیں ۵ بریگیڈ کی کمان کر رہے کرنل غلام رسول اعوان سے صلاح مشورہ کیا اور جنگی حکمت عملی طے کی۔ شیر جنگ کا محاذ ۲/۱۳ ایف ایف آر اور تھرڈ باغ بٹالین کے کمانڈر کرنل عالمشیر اعوان کے سپرد کیا گیا اور کرنل غلام رسول اپنی بٹالین کو لیکر گھوڑا نکہ کے مقام پر چلے گئے اور 132 جوانوں کو والنٹیر کیا جن کی کمان کیپٹن نور حسین اعوان کو سونپی۔ یکم نومبر کو حملہ کیا اور حوالدار میر حسین ساکن سیاہلیاں شہید ہوئے۔ چٹی بٹی کا مورچہ اس وقت سے لیکر آج تک ہمارے قبضے میں چلا آرہا ہے۔ اس مورچے کے فاتح کیپٹن نور حسین اعوان ساکن بن بیک ہیں۔ نومبر 1948ء کے آخر تک دشمن نے بھرت گلی، ہتھلنگا براستہ بنیار نالہ پونچھ شہر کی طرف کئی تابڑ توڑ حملے کیے۔ جس میں دشمن بری طرح ناکام رہا۔ اس محاذ پر تھرڈ باغ بٹالین تعینات تھی جس کی کمان کرنل عالمشیر اعوان ساکن سنگولہ نکر کر رہے تھے۔ جس کے نصف سے زائد مجاہدین کا تعلق سنگولہ کے اعوان قبیلہ سے تھا۔ خواجہ بانڈی، ھاڑی، دھکڑ، لڑی، چٹی بٹی، اور بنیار نالے کا دفاع فورتھ باغ بٹالین جس کے کمانڈر کرنل غلام رسول اعوان ساکن بن بیک تھے۔ کرنل غلام رسول خان کو جہاد آزادی 48-1947ء میں بہترین کارہائے نمایاں سرانجام دینے پر حکومت آزاد کشمیر کی طرف سے شیر جنگ کے اعزاز سے نوازا گیا۔

(13)۔ آئینہ آزاد جموں وکشمیر کی تاریخ جنگ آزادی 1947 کے مصنف ریٹائرڈ صوبیدار محمد اسحاق خان (کھڑک) ص 1 پر لکھتے ہیں ''سنگولہ کے چند آدمی فوج میں بھرتی تھے جن میں غلام رسول صاحب اور عالم شیر خان وائسرائے کمیشن آفیسر ریٹائرڈ ہو کر آئے تھے''۔ آپ ص 47 پر مزید لکھتے ہیں کہ جو راستہ باغ اور پونچھ شہر کو جاتا ہے درہ حاجی پیر میں داخل ہو کر اس کو کور کرنے کے لیے لگا ہوا تھا جو کہ دو بٹالین تھیں۔ جن کے کمانڈر عالم شیر صاحب و غلام رسول صاحب سنگولہ تھے۔ ص 79 پر مزید رقمطراز ہیں ''نام غلام رسول گاؤں کا نام سنگولہ پرانا کمیشن انڈین آفیسر نیا کمیشن لفٹنٹ کرنل''

(14) آزادی کا خواب پریشان از سردار مختیار خان ایڈووکیٹ ص 57 پر رقمطراز ہیں ''مئی کے آخر میں دشمن نے حاجی پیر اور پیر کنٹھی پر اوڑی سے حملہ کیا تو اس وقت باغ بریگیڈ پونچھ سے اس نئے سیکٹر میں چلا گیا تھا۔ قیادت عبدالقیوم خان کی ہی رہی۔ بٹالین کمانڈر محمد سلیم خان اور محمد ایوب خان بدستور رہے ان کے علاوہ دو اور بٹالین بنائی گئی تھیں جن کے کمانڈر صوبیدار ابراہیم شاہ ٹائیں والے (بعد میں میجر) اور سنگولہ کے نائب صوبیدار غلام رسول تھے (سردار مختیار خان مرحوم جیسے اصول پسند آدمی نے کیپٹن غلام رسول خان کو نائب صوبیدار لکھا ہے جو کہ درست نہ ہے حالانکہ وہ 1932 میں نائب صوبیدار تھے۔ 1933ء صوبیدار، 1935 میں صوبیدار میجر ترقیاب ہوئے اور 1939 میں نواب دکن حیدر آباد کی آرمی میں بطور کیپٹن شامل رہے)۔

(15) کشمیر جدوجہد آزادی (تاریخ) از سیّد زاہد حسین نعیمی ص 118 پر رقمطراز ہیں ''کرنل غلام رسول اعوان ساکن سنگولہ پونچھ، کرنل عالم شیر اعوان ساکن سنگولہ [بالترتیب 32AK و 31AK] 32 چاند بٹالین کی کمانڈ کرتے ہوئے مظفر آباد کے محاذ پر اہم کردار ادا کیا''.

(16) ماہنامہ اعوان اسلام آباد شمارہ جولائی 1996ء میں جہاد آزاد کشمیر 48-1947 کے شہداء اور کرنل غلام رسول خان و کرنل عالمشیر خان سے متعلق درج ہے۔ اس کے علاوہ شمارہ فروری 2005 میں بھی تحریک آزادی کشمیر ایک جائزہ از عبداللہ جان اعوان سنگولوی میں کرنل غلام رسول و عالمشیر خان کے کارہائے نمایاں درج ہیں۔ ماہنامہ اعوان انٹرنیشنل اسلام آباد شمارہ جون۔ جولائی 2011 جہاد آزادی کشمیر اور سنگولہ کے گمنام ہیروز کے عنوان سے کرنل غلام رسول خان و کرنل عالمشیر خان و دیگر مجاہدین کے کارہائے نمایاں درج ہیں۔ قندیل آزادی راولاکوٹ / کشمیر شمارہ

نمبر 4 جنگ آزادی میں شہدائے سنگولہ کے کردار پر تفصیلی رپورٹ درج ہے علاوہ ازیں روزنامہ دھرتی راولاکوٹ مورخہ 16 اکتوبر 2011 و روزنامہ جموں وکشمیر مظفرآباد مورخہ 16 اکتوبر 2011 کی اشاعت خاص میں کرنل عالمشیر اعوان و کرنل غلام رسول اعوان اور یونین کونسل سنگولہ سے تعلق رکھنے والے مجاہدین آزادی کشمیر 48-1947ء کے گمنام ہیروز پر مکمل تفصل سے محاذ جنگ پر مجاہدین کے کارنامے اور شہداء کے خاندانی حالات وغیر درج ہیں۔

(17) تاریخ قطب شاہی علوی اعوان تالیف محمد کریم خان اعوان (راقم) کے صفحہ 90 پر درج ہے ''حضرت باباسجاول علوی قادریؒ کی اولاد سے بھی عظیم سپوت شیر جنگ کرنل غلام رسول اعوان اور کرنل عالم شیر اعوان آف سنگولہ کے علاوہ سینکڑوں غازیوں وشہداء نے جہاد آزادی کشمیر میں عظیم کارہائے نمایاں سرانجام دیے۔ سنگولہ و بن بیک کے تقریباً 1500 قطب شاہی اعوان مجاہدین نے ڈوگرہ سامراج کے خلاف جہاد کیا۔ کیپٹن علی اکبر اعوان، صوبیدار فاضل اعوان شہید، نائب صوبیدار محمد اکبر اعوان شہید، کیپٹن ہاشم اعوان، کیپٹن لعل خان اعوان، کیپٹن امیر اعوان وغیرہ نے عظیم کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔ حکومت آزاد کشمیر نے شیر جنگ کرنل غلام رسول اعوان اور کرنل عالم شیر اعوان بٹالین کمانڈرز کی خدمات کے اعتراف میں نوٹیفکیشن نمبر انتظامیہ /جی - 8 (4) پارٹ / II / 2007 مورخہ 22-01-2008 کے تحت گورنمنٹ گرلز ہائی سکول سنگولہ کو کرنل عالم شیر اعوان و بوائز ہائیر سکنڈری سکول سنگولہ ضلع پونچھ کو شیر جنگ کرنل غلام رسول اعوان کے نام سے منسوب کیا ہے۔''

(18): قندیل آزادی راولاکوٹ شمارہ 4 میں جنگ آزادی کشمیر میں سنگولہ کے شہداء کے کردار کے حوالہ سے ص 26 پر کرنل غلام رسول اعوان کے کارہائے نمایاں درج ہیں ''کرنل غلام رسول خان اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ہاڑی گہل کمپ میں چلے گئے جہاں تنظیم نو کا آغاز ہوا اور آپ کو فورتھ باغ بٹالین کا کمانڈر بنایا گیا آپ کی بٹالین اوڑی محاذ پر تعینات ہوئی''

نمبر شمار	عہدہ	نام	ولدیت	قبیلہ وسکونت	محاذ
01	مجاہد	محمد ریشم خان	رحمت علی خان	اعوان/سکر آل دبن	چوڑوٹ کتھان
02	نائیک	محمد امیر خان	بلور خان	اعوان/نور آل ہیمہ ناڑی	چھوٹی نکر
03	صوبیدار	محمد فاضل خان	گلاب خان	اعوان/ماجو آل ہیمہ ناڑی	چھجہ پونچھ سیکٹر
04	N/Sub	محمد اکبر خان	حسین خان	اعوان/تاجو آل دبن	چھجہ پونچھ سیکٹر
05	نائیک	محمد امیر خان	حسین خان	اعوان/تاجو آل دبن	چھجہ پونچھ سیکٹر
06	نائیک	بہادر علی خان	غلام علی خان	سدھن/دبن	چھجہ پونچھ سیکٹر
07	سپاہی	زمان علی خان	عمر علی خان	اعوان/سین آل دبن	چھجہ پونچھ سیکٹر
08	سپاہی	قاسم علی خان	محمد بخش خان	اعوان/منگا آل دبن	چھجہ پونچھ سیکٹر
09	سپاہی	محمد عالم خان	غلام علی خان	اعوان/مستو آل دبن	چھجہ پونچھ سیکٹر
10	سپاہی	محمد دین خان	غلام علی خان	مغل/ربی	چھجہ پونچھ سیکٹر
11	سپاہی	ولی محمد خان	جمال دین خان	اعوان/فقر آل چھمب	چھجہ پونچھ سیکٹر
12	نائیک	محمد حسین خان	منگل خان	اعوان/فقر آل آگرہ	چھجہ پونچھ سیکٹر
13	سپاہی	عبدالرحمٰن خان	بلور خان	اعوان/فقیر آل چھمب	چھجہ پونچھ سیکٹر
14	سپاہی	محمد قاسم خان	نواب علی خان	اعوان/چھمب	چھجہ پونچھ سیکٹر
15	سپاہی	محمد امیر خان	نور علی خان	اعوان/چھمب	چھجہ پونچھ سیکٹر
16	سپاہی	محمد اکبر خان	نواب علی خان	اعوان/چھمب	چھجہ پونچھ سیکٹر
17	مجاہد	محمد فضل خان	محمد یار خان	اعوان/چھمب	چھجہ پونچھ سیکٹر
18	نائیک	گلاب خان	قاسم علی	اعوان/منگو آل ہیمہ ناڑی	چھجہو پونچھ سیکٹر

19	نائیک	محمد عالم خان	بہادر علی خان	اعوان/ماجو آل ہیمہ ناڑی	پونچھ سیکٹر
20	کمانڈو	علی محمد خان	موسم علی خان	اعوان/ماجو آل ہیمہ ناڑی	پونچھ سیکٹر
21	سپاہی	فتح نور خان	مہناں خان	اعوان/منگو آل ہیمہ ناڑی	پونچھ سیکٹر
22	سپاہی	فضل حسین	شیر خان	اعوان/نور آل ہیمہ ناڑی	پونچھ سیکٹر
23	سپاہی	قاسم دین خان	بیر خان	اعوان/منگو آل ہیمہ ناڑی	پونچھ سیکٹر
24	سپاہی	عبدالکریم خان	محمد دین خان	اعوان/منگو آل ہیمہ ناڑی	پونچھ سیکٹر
25	سپاہی	غلام حسین خان	ہاشم خان	اعوان/محمدو آل کلسن	پونچھ سیکٹر
26	سپاہی	محمد اکبر خان	فقیر خان	اعوان/جھگڑ آل کلسن	پونچھ سیکٹر
27	سپاہی	محمد حسین	محمد دین	اعوان/رانجا آل آگرہ	پونچھ سیکٹر
28	سپاہی	جان محمد	عطا محمد	اعوان/تمبر آل نکر	دھرمسال راولاکوٹ
29	سپاہی	عبدالحسین	شیر دین	اعوان/جمو آل بن بیک	پونچھ سیکٹر
30	سپاہی	علی محمد خان	بہادر علی	اعوان/جمو آل بن بیک	پونچھ سیکٹر
31	سپاہی	محمد افسر	گل شیر خان	اعوان/کالا آل بن بیک	پونچھ سیکٹر
32	سپاہی	حیدر علی	منگل خان	اعوان/نیک آل بن بیک	اوڑی
33	غازی	بلند خان	کوڑا خان	اعوان/بلند آل بن بیک	مالیہ تحریک
34	سپاہی	محمد یامین	مستری سائیں	راجپوت بن بیک	اوڑی محاذ
35	سپاہی	محمد افسر	قطب الدین	گکھڑ بن بیک	اوڑی محاذ
36	سپاہی	جان محمد	سمندر علی خان	اعوان/بن بیک	اوڑی
37	سپاہی	صحبت علی	نواب علی خان	اعوان تاجو آل دبن	جنگ عظیم اول
38	سپاہی	علی شیر	عمر علی	اعوان	کوائف ندارد
39	سپاہی	محمد اکبر	یوسف علی	عوان	کوائف ندارد
40	سپاہی	محمد اسماعیل	بہادر علی	عوان	کوائف ندارد
41	سپاہی	عطا محمد	منگل خان	اعوان	کوائف ندارد
42	سپاہی	شیر دل	فتح محمد	عوان	کوائف ندارد
43	سپاہی	محمد اکبر	بہادر علی	عوان	کوائف ندارد
44	سپاہی	محمد نور خان	نواب خان	عوان	کوائف ندارد
45	سپاہی	محمد افسر	منگل خان	کوائف ندارد	تحقیق جاری ہے
46	سپاہی	گلاب خان	منگل خان	کوائف ندارد	تحقیق جاری ہے
47	سپاہی	بگاہ خان	مستا خان	کوائف ندارد	تحقیق جاری ہے

شہدائے سنگولہ کی فہرست ملک محمد یعقوب اعوان مرحوم نے مرتب کی تھی سریل 38 تا 44 کے مکمل کوائف دستیاب نہ ہوسکے۔ سریل 45 تا 47 تحقیق الانساب جلد دوم کے ص 363 پر اعوان فقر آل آگرہ سہواً درج ہوگئے تھے۔

شہدائے سنگولہ و بن بیک جنگ 1965ء

نمبر شمار	آرمی نمبر	عہدہ	نام	ولدیت	قبیلہ/سکونت
01	303060	لانس نائیک	محمد اکبر (TJ)	فیروز دین	اعوان/دبن

02	130336	سپاہی	محمد زمان خان	ہوشناک خان	اعوان/سکر آل دبن
03	121880	مجاہد	سخی محمد خان	فتح شیر خان	اعوان/سیف آل چھمب
04	308379	سپاہی	محمد ایوب خان	بلور خان	اعوان/ملکھو آل دھریڑھ
05	333490	سپاہی	محمد خلیل خان	محمد ہاشم خان	اعوان/نور آل ہیمہ ناڑی
06	140360	مجاہد	راج محمد خان	شیر احمد خان	اعوان/بوڑ آل کلسن
07	3302998	سپاہی	محمد یاسین	حسین خان	اعوان/بگا آل کلسن/بنی
08	323282	نائیک	محمد افسر خان	ہوشناک خان	اعوان/رانجا آل آگرہ
09	303174	نائیک	خان محمد خان	سلیمان خان	اعوان/مستو آل نکر
10	315488	نائیک	محمد قاسم خان	امیر علی خان	اعوان/فقر آل آگرہ
11	2216892	سپاہی	محمد اکبر خان	بہادر علی خان	اکوائف ندارد
12	302816	حوالدار	محمد اسلم خان	رنگ باز	اعوان/فتو آل نکر
13	2219691	سپاہی	محمد خلیل خان	ماسٹر محمد اعظم	اعوان/دار آل نکر
14	140159	مجاہد	لخمیر خان	شہادمہ خان	اعوان/فتو آل نکر
15	140361	مجاہد	محمد لطیف خان	عالم خان	اعوان/نکر/کلسن
16	2225085	سپاہی	الطاف حسین	محمد زمان	اعوان/بنی
17		سپاہی	خان محمد خان	عالمشیر خان	اعوان/بلند آل بن بیک
18		سپاہی	نور زمان	گلشیر خان	اعوان/بیجا آل بن بیک
19		سپاہی	غلام احمد	محمد نور	اعوان/جمو آل بن بیک
20		حولدار	عبدالطیف	قاضی عالم دین	اعوان/قاضی آل بن بیک

شہدائے سنگولہ جنگ 1971ء

نمبر شمار	آرمی نمبر	عہدہ	نام	ولدیت	قبیلہ/شاخ/سکونت
01	JCO5235	صوبیدار	سخی محمد خان	غلام محمد خان	اعوان/دھروپ آل دبن
02	JCO5589	N/Sub.	محمد امیر خان	زمان علی خان	اعوان/حسو آل بنی
03	PJO152666	N/Sub.	محمد صادق خان	گلاب دین	اعوان/تمبر آل کلسن
04	2216540	حوالدا	سید امیر خان	زمان علی	اعوان/تاجو آل دبن
05	10962EPR	حوالدار	محمد یوسف خان	گل شیر خان	اعوان/جنگی آل نکر
06	3540	SIV.DR	محمد لطیف خان	ولی محمد خان	اعوان/ملکھو آل چھمب
07	4476	نائیک پولیس	خان محمد خان	منگی خان	اعوان/تھو آل آگرہ
08	335909	نائیک	محمد حنیف خان	غلام حسین	اعوان/فقیر آل چھمب
09	2773852	سپاہی	محمد اشرف خان	عالم خان	اعوان/تمبر آل کلسن
10	2774762	سپاہی	محمد اکبر خان	جنگ خان	اعوان/بگا آل کلسن
11	347191	سپاہی	خادم حسین خان	اکبر حسین	اعوان/قیاس آل چھمب
12	24725	مجاہد	محمد افسر خان	نور حسین خان	اعوان/ہیمہ ناڑی

13	2506676	سپاہی	محمد یونس خان	خان محمد خان	اعوان/قیاس آل چھمب
14	2266925	سپاہی	محمد شریف خان	قاسم دین	اعوان/رانجا آل آگرہ
15	2216581	سپاہی	محمد عالم خان	رسمت علی	اعوان/فقیر آل چھمب
16		سپاہی	محمد حسین خان	جماعت خان	کوائف ندارد
17		سپاہی	فیض احمد	فتح محمد	اعوان/غازی آل بن بیک

شہدائے سنگولہ: مقبوضہ کشمیر، کرگل، وانا، سوات، بنوں، وزیرستان ونکیال سیکٹر:

نمبر شمار	عہدہ	نام	ولدیت	قبیلہ/سکونت	محاذ
01	سپاہی	محمد نصیر خان TJ	محمد بشیر خان	اعوان/آگرہ	کرگل
02	مجاہد	اطوار حسین خان	محمد حسین	اعوان/آگرہ	سرینگر
03	مجاہد	محمد سلیم خان	حسن محمد	اعوان بن بیک	سرینگر
04	سپاہی	عبدالرحیم خان	خان محمد	اعوان/ہیمہ ناڑی	وانا
05	سپاہی	خادم حسین تمغہ بسالت	میر اکبر خان	اعوان/بنی	بنوں FR
06	سپاہی	ذوالفقار حسین اعوان	محمد نذیر خان	اعوان/کلسن، بنی	وزیرستان
07	سپاہی	محمد ندیم اعوان	محمد کریم	اعوان/آگرہ	نکیال

نوٹ: کل شہدائے سنگولہ و بن بیک کی تعداد 91 ہے۔ تحقیق الانساب جلد دوم ص 365 سریل 17 پر درج سپاہی جان محمد ولد سخی محمد شہید درج ہیں جب کہ انہوں نے خودکشی کی تھی۔

ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان (رجسٹرڈ) کراچی

جناب محبت حسین اعوان نے 1975ء میں ملک خواص خان مولف تحقیق الاعوان کی تاریخی خدمات کے اعتراف کے طور پر انہی کی کتاب کے نام پر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کی بنیاد رکھی۔ ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان، جس کی پاکستان اور آزاد کشمیر اور قبائلی علاقہ جات کے تمام اضلاع میں شاخیں قائم ہیں۔ ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے مرکز، ڈویژنل، ضلعی، تحصیل و شہر کی سطح پر چیف آرگنائزر اور یونین کونسل، وارڈ اور سرکل کے چیف کوآرڈینیٹرز اور کوآرڈینیٹرز (ممبران) کی تعداد 3000 سے زائد ہے جو پاکستان اور آزاد کشمیر کے کونے کونے میں پھیلے ہوئے ہیں ادارہ نے کئی قلمکار، مولفین و مصنفین اور ریسرچر پیدا کیے۔ ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کو اب ٹرسٹ کا درجہ دیا جا چکا ہے اور اس کے اغراض و مقاصد بذیل ہیں:۔

1۔ اعوان قبیلہ سے متعلق تاریخی دستاویزات کی اشاعت۔
2۔ اعوانان پاکستان کے بارے میں تازہ ترین معلومات پر مبنی کتب و جرائید کی اشاعت۔
3۔ مختلف علاقوں کے اعوانوں کو قریب سے قریب تر لانے کیلئے ان کی رائے اور اظہار خیال کی اشاعت۔
4۔ اعوان اور دیگر برادریوں و قبائل میں جذبہ اخوت کو فروغ دینا اور غلط فہمیوں کا ازالہ کرنا۔

محبت حسین اعوان چیئرمین ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان:

جناب محبت حسین اعوان نے 1975ء میں ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کی بنیاد رکھی اور بعد میں ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کو ٹرسٹ کا درجہ دیا گیا۔ جناب محبت حسین اعوان کے آباء واجداد کا تعلق آزاد کشمیر کے علاقہ پچہ شریف مظفر آباد سے ہے جو عبداللہ گولڑہ کی اولاد سے ہیں۔ تاریخ اقوام پونچھ ص 649 پر اعوان قطب شاہی موضع ارجہ تحصیل باغ کے عنوان میں درج ہے "حافظ جان محمد خان کے بزرگ کئی پشتوں سے سون سکیسر ضلع شاہ پور پنجاب میں آباد چلے آئے تھے۔ لیکن حافظ جان محمد خود

ضلع مظفرآباد علاقہ کشمیر میں آکرآباد ہوگئے ان کے پانچ فرزند[۱۔قاضی عبدالشکور،۲۔حافظ محمود،۳۔حافظ شیخ محمد،۴۔قاضی عبدالغفور،و۵۔قاضی عبدالکریم] قاضی شیر محمد[ولد قاضی عبدالغفور] کی اولاد ضلع مظفرآباد کے دیہات قومی کوٹ وپچیاں میں موجود ہے اور قاض گل محمد اور قاضی فتح محمد[پسران قاضی عبدالغفور] کی اولاد ضلع ہزارہ کے مواضعات بہنہ ومشنبہ میں آباد ہے یہ لوگ درس وتدریس کا کام کرتے ہیں ارضیات کے مالک بھی ہیں اور زمیندار پیشہ ہیں۔۔۔حافظ جان محمد کی اولاد پونچھ کے کاغذات مال میں بھی اعوان ہی درج ہے۔۔۔ص651موضع چچیری تحصیل باغ کی نقل جمعبندی مثل حقیقت بابت 1964بکرمی [بمطابق 1900ء]میں نمبر کھتونی نمبر۲۲اور نمبر کھیوٹ نمبر۱۱پر نام اسامی کے خانہ میں عبدالمجید وعبدالغنی و عبدالطیف وعبدالعزیز پسران فیض طلب ساکنان ارجہ کی قوم اعوان درج ہے اور خانہ کاشت کے حوال میں خود کاشت لکھا ہے“ اس کے علاوہ کتاب نسب الصالحین کے صفحہ 386،تاریخ علوی اعوان ایڈیشن 1999ء کے ص678،تاریخ علوی اعوان ایڈیشن 2009ء کے ص 691،تحقیق الانساب جلداوّل کے ص 94 وتحقیق الانساب جلددوئم کے ص175و575،مختصر تاریخ علوی اعوان معہ ڈائریکٹری ص 30اور آئینہ اعوان کے ص 11 کے مطابق آپ کا شجرہ نسب یوں ہے”محبت حسین اعوان بن محمد عبدالجلیل بن میاں میر حسن بن محمد نور بن قاضی تاج محمد بن قاضی عبدالشکور بن حافظ جان محمد بن مبارک خان بن فتح نور بن عبدالعزیز بن عبدالغفور بن چراغ بن سید ملک بن غلام مصطفیٰ بن احمد خان بن مہل خان بن تولال خان بن کالا خان بن لعل خان بن جموں خان بن گوندل خان بن ربیع بن دتو بن جوگی بن دیو بن ترکھو بن پیر مدھو بن طور بن بہادر علی بن حسن دوست بن احمد علی بن عبداللہ گولڑہ بن قطب حیدر شاہ غازی علوی المعروف قطب شاہ ثانی بن عطااللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ علی غازی بن محمد آصف غازی بن عون عرف قطب شاہ غازی لقب بطل غازی (قطب شاہ اول جدامجد قطب شاہی علوی اعوان) بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد الاکبر(محمد حنفیہؒ) بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔“جناب محبت حسین اعوان درجنوں کتب کے مصنف ہیں جن میں تاریخ علوی اعوان،اعوان اور اعوان گوتیں اور تاریخ خلاصۃ الاعوان عظیم شاہکار ہیں۔تاریخ علوی اعوان کی اشاعت پر آپ کو تنظیم الاعوان پاکستان کی طرف سے شیلڈ،تنظیم الاعوان سندھ اور تنظیم الاعوان آزاد کشمیر کی جانب سے گولڈ میڈل اور اہلیان سنگولہ آزاد کشمیر کی جانب سے پگڑی (دستار) سے نوازہ گیا ہے۔اسی شاخ کے قابل ذکر اصحاب میں معروف جرنلسٹ عبیداللہ علوی، حاجی مشتاق، علامہ طاہر عقیل اور مظفرآباد آزاد کشمیر میں کرنل قاضی الطاف اعوان، اصغر اعوان سابق ممبر قانون ساز اسمبلی وپارلیمانی سیکرٹری قابل ذکر ہوئے۔

محمد کریم خان اعوان وائس چیئرمین ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان:

جناب محبت حسین اعوان نے راقم کو ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے وائس چیئرمین کی زمہ داریاں سونپی ہوئی ہیں جس کے لیے میں ان کا شکر گزار ہوں۔راقم کے جدامجد حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ قطب شاہی علوی اعوان عون عرف قطب غازی لقب بطل غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنیفہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے تھے اور سلسلہ قادریہ سے بیعت تھے اور راقم بھی سلسلہ قادریہ سے بیعت ہے راقم کے پیرومرشد حضرت سیدنا طاہر علاؤالدین القادری الگیلانی البغدادی،حضرت سید شیخ عبدالقادر جیلانی از اولاد حضرت امام حسنؓ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ تھے۔اس طرح راقم حضرت علیؓ کی نسبت سے علوی اور قادریہ سلسلہ کی نسبت سے قادری بھی ہے۔حضرت بابا سجاول علوی قادری کے فرزند حضرت بابا شادم خانؒ کی اولاد ہزارہ میں شادوآل اور کشمیر میں سادوآل کے نام سے شہرت رکھتی ہے ۔حضرت بابا شادم خانؒ 786ہجری بمطابق 1384ءکو امیر کبیر سید علی ہمدانی المعروف حضرت شاہ ہمدانؒ اور دیگر سات سو مبلغینکے ہمراہ کشمیر تشریف لائے تھے۔حضرت بابا شادم خانؒ نے بعد میں ریاست پونچھ(راولاکوٹ)سکونت پذیر ہوئے ان کے پوتے حضرت بابا ابراہیم المعروف بابا بہرام خان بن حمیداللہ عرف بڈھا بابا نے وادی سنگولہ کی بنیاد رکھی اور ان کی اولاد اب تک وہاں آباد ہے۔مزید تفصیل قبل ازیں راقم کے خاندان میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

ملک مشتاق الٰہی اعوان سیکرٹری مالیات ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان وایگزیکٹو ممبر مرکزی ریسرچ کونسل:

ملک مشتاق الٰہی اعوان ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے سیکرٹری مالیات وایگزیکٹو ممبر مرکزی ریسرچ کونسل وتحقیق الاعوان بک بورڈ ہیں۔آپ مردوآل وادی سون سکیسر کے قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ از اولاد حضرت محمد حنفیہؒ سے تعلق رکھتے ہیں اور کراچی میں سکونت پذیر ہیں آپ نے زائد از 40 سال تحقیق میں گزاردی۔آپ نے قدیم عربی وفارسی کتب کی تحقیق کے بعد اس امر کی تصدیق فرمائی کہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہے۔اور آپ ہی کی معاونت اور کوشش سے منبع الانساب فارسی 830 ہجری دستیاب ہوئی جس سے اعوان قبیلہ کا قطب شاہی ہونا تصدیق ہوتا ہے۔جناب ملک مشتاق الٰہی اعوان وادی سون کے شجرہائے نسب پر مشتمل کتاب تالیف فرما رہے ہیں۔

شوکت محمود اعوان، سیکرٹری ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان:

شوکت محمود اعوان 11 نومبر 1953ء کو حضرت علامہ یوسف جبریلؒ جو کہ کھبیکی وادی سون سکیسر کی معروف شخصیت تھے کے گھر پیدا ہوئے علامہ صاحب درویش صفت انسان ہونے کے علاوہ نیک سیرت اور صاحب کشف ولی اللہ گزرے ہیں اس کے علاوہ علامہ صاحب معروف بین الاقوامی ریسرچ سکالر بھی تھے علامہ صاحب نے مختصر تعارف علوی اعوان قبیلہ تالیف فرما کر یہ ثابت کیا کہ اعوان حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہ کی اولاد سے ہیں۔شوکت محمود اعوان ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے بانی جنرل سیکرٹری ہیں اور ادارہ کو جب ٹرسٹ کی شکل دی گئی تو آپ کو ٹرسٹ کا بانی سیکرٹری مقرر کیا گیا آپ نے جناب محبت حسین اعوان کے ساتھ مل کر ملک بھر کے تحقیقی دورے کیے اور تحقیقی مواد حاصل کیا جسے کتابی شکل میں تاریخ علوی اعوان اور تحقیق الانساب میں شامل کیا گیا۔علوی اعوان قبیلہ تالیف حضرت علامہ یوسف جبریلؒ ساکن کھبیکی وادی سون کے ص 159 کے مطابق آپ کا شجرہ نسب یوں ہے”شوکت محمود اعوان بن حضرت علامہ محمد یوسف جبریلؒ بن ملک محمد خان بن ملک فتح خان بن ملک گھیبہ بن ملک اللہ یار(جداعلیٰ اللہ یار آل گوت)بن ملک عالم شیر(المعروف ملک شیر)بن ملک اعظم بن ملک دریا بن ملک طیب بن ملک محمدی بن ملک کمال بن ملک بابو بن ملک بھٹی بن ملک موروثی بن ملک پیلو بن ملک حاجی بن ملک کھلچی بن ملک جھام بن ملک نڈھا بن ملک گوندل بن ملک ربیعہ بن ملک ویتو بن ملک جوگی بن ملک دیو بن ملک ترکھو بن ملک پیر مدھو بن ملک طور بن ملک حسن دوست بن احمد علی مشہور بدرالدین بن عرف بدھو بن ملک عبداللہ گولڑہ بن حضرت قطب حیدر شاہ غازیؒ از اولاد حضرت عون عرف قطب شاہ غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ“۔

ملک منظور اعوان چیف آرگنائزر وطارق محمود اعوان چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان:

جناب منظور اعوان کا تعلق تھٹہ اٹک سے تھا آپ نے چیف آرگنائزر کے طور پر فرائض احسن طریقہ سے انجام دیئے نہایت ہی ہمدرد خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار بے شمار خوبیوں کے مالک تھے ہر طبقہ فکر سے آپ کا رابطہ تھا۔ملک کے طول وعرض میں جاتے تھے ادارہ کے زمہ داران سے ملتے تھے۔عظیم فلاح کار جناب محمودالحق علوی مرحوم سے اور ان کے خاندان سے آپ کے قریبی مراسم تھے ادارہ کی میٹنگز وغیرہ آپ احسن طریقہ سے آرگنائز کرتے تھے۔مورخہ 8 اکتوبر 2019ء کو حرکت قلب بند ہونے سے انتقال فرما گئے۔جناب طارق محمود اعوان کا تعلق راولپنڈی چوڑ سے تھا آپ ادارہ کا قیمتی اثاثہ تھے گوت اور شجرہائے نسب کی تحقیق پر دسترس رکھتے تھے آپ کی خدمات ناقابل فراموش ہیں یہ عظیم مرد جری 25 جولائی 2019ء کو بھی حرکت قلب بند ہونے سے اس دنیا سے رخصت ہوا ان دونوں حضرات کی خدمات کو اعوان قبیلہ صدیوں یاد رکھے گا۔انہیں خراج عقیدت پیش کیا جاتا ہے۔

ملک شوکت حیات خان اعوان مرکزی چیف آرگنائزر رابطہ ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان:

ملک شوکت حیات خان اعوان کا تعلق متیالمیرہ راولاکوٹ ریاست پونچھ سے ہے آپ حکومت آزاد کشمیر کے محکمہ سپورٹس یوتھ کلچر میں بطور ڈائریکٹر خدمات سرانجام دے رہیں۔ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے چیف آرگنائزر ہی

وائیگزیکٹوممبر مرکزی ریسرچ کونسل وتحقیق الاعوان بک بورڈ کے علاوہ مرکزی تنظیم الاعوان پاکستان کے وائس چیئرمین اور ممبر سپریم کونسل بھی ہیں۔تاریخ اقوام پونچھ کے ص645 کے مطابق ''اس شاخ کے ایک بزرگ چوہاسیدن شاہ ضلع جہلم سے ہزارہ آئے ان کی اولاد سے شریف خان پہلے مظفر آباد اور وہاں سے رتنوئی میں آباد ہوئے یہ اس وقت کا ذکر ہے جب کشمیر میں پٹھانوں کی حکومت آخری سانس لے رہی تھی شریف خان جس کی زیارت موضع سیور تحصیل باغ میں موجود ہے۔'' ''نسب الصالحین کے ص 166 کے مطابق اس قبیلہ کا تعلق کالاباغ کے نواب خاندان سے ہے جو صدقال مشہور ہیں اس قبیلہ کی بڑی تعداد ضلع اٹک کے علاقہ توت نکہ، ٹمن وغیرہ میں سکونت پذیر ہے۔وہاں یہ لوگ زمانہ کے لحاظ سے اعلیٰ ترقی یافتہ، منظم اور وسیع اثر ورسوخ کے مالک ہیں۔شاہجہاں کے آخری دور میں قطب شاہ کے بیٹے مزمل علی کلگان کی اولاد سے ایک شخص شریف خان چوہاسیدن شاہ میں کسی بڑے عہدے پر فائز تھا۔کسی وجہ سے یہ عہدہ چھوڑ کر براستہ ہزارہ ومظفر آباد کے علاقہ بھا گسر سراں اور پھر تحصیل باغ کے علاقہ سیور میں آباد ہوا اس زمانہ میں کشمیر میں پٹھانوں کی حکومت آخری سانس لے رہی تھی کشمیر میں سکھوں کے قبضہ کے ساتھ ہی شریف خان کو مہتمم مقرر کیا گیا اس زمانہ میں شریف خان کا شمار چوٹی کے علما میں ہوتا تھا اسے سکھوں کے دربار میں بڑا اقتدار حاصل تھا لیکن سکھوں کے گورنر سے ناراضگی کے بعد واپس دولمیال چکوال جانے کے لیے سراں بھا گسر مظفر آباد آئے ان کے ہمراہ ان کے ایک فرزند اور ایک بیٹی بھی تھی جو وہاں پڑھاو کے دوران فوت ہوگئے تھے۔دوسری جانب سکھوں نے گڑھی کے سلطان کو قاصد بھیج کر ہدایت کی کہ شریف خان اپنے علاقہ میں واپس نہ جانے پائے کیونکہ وہاں بغاوت کا خطرہ تھا سلطان گڑھی نے شریف خان کا راستہ روکنے کی کوشش کی لیکن نا کام رہا کھکہ راجگان کی مدد سے شریف خانؒ کچھ عرصہ مراد آباد ھتراں چکار میں آباد ہوئے اس وقت کھکہ اور بمبہ قبائل میں جنگیں عروج پر تھیں اس لیے شریف خان سادات گیلانیہ کے کچھ بزرگوں کے ہمراہ سیور باغ پونچھ چلے گئے۔ وہاں پر کچھ لوگ شیر کو مارنے کے لیے جمع تھے شریف خان بھی اس مہم میں شامل ہوگئے۔چنانچہ شریف خان شیر کو مارنے کے لیے راستے میں گھات لگا کر بیٹھ گئے جوں ہی شیر سامنے آیا انہوں نے ایک ہی وار میں اس کا سرتن سے جدا کر دیا اس بہادری پر سیور کے جاگیر دار نے اپنی بیٹی صفورا کا نکاح شریف خان سے کر دیا صفورا کے دو بھائی متولی خان وکالو خان تھے صفورا کے ان دونوں بھائیوں کے نام سے سیور متولی وسیور کالو گاؤں مشہور ہیں صفورا کے بطن سے تین فرزند حیات خان، فیض اللہ خان وامر اللہ خان ہوئے۔سید محمود آزاد مولف تاریخ پونچھ کے مطابق شریف خانی اعوانوں کا مورث اعلیٰ چوہاسیدن شاہ سے ہزارہ میں آیا ان کی اولاد سے ایک شخص شریف خان پہلے مظفر آباد کے علاقہ سراں اور پھر تحصیل باغ کے موضع رتنوئی میں آباد ہوا'' مندرجہ بالا عبارت سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ اس شاخ سے کچھ لوگ ہزارہ وگردنواح میں بھی آباد ہے۔مندرجہ بالا کتب کے علاوہ راقم کی کتب تحقیق الانساب جلد اول ودوم اور مختصر تاریخ علوی اعوان معہ ڈائریکٹری، قدیم شجرہ نسب فتح علی قوم قریش کرسی دارو پرشین ٹیچر ساکن دولمیال چکوال، شجرہ نسب ونڈ علی سوجل ریڑھ بن وشجرہ نسب مطبوعہ قاری محمد اسحاق علوی کے مطابق مزمل علی کلگان کے فرزند زمان علی اروند تھے ان کے فرزند جھاٹلہ خان کے نام کی وجہ سے ان کی اولاد جھاٹلہ گوت سے مشہور ہے نیز یہ قبیلہ سید ملک خان یا صادق ملک کی وجہ سے صدقال بھی مشہور ہے۔ جھاٹلہ خان کی تیسری پشت میں منیر خان، پیر جھجھا، ہجر، کالا خان وہوت خان تھے۔منیر خان کی چوتھی پشت میں سید ملک خان تھے ان کی چوتھی پشت میں حافظ حمزہ خان (مظفر آباد) عکرمہ خان (لاولد) ونواب خان پسران جنگ خان گزرے ہیں۔حافظ حمزہ کی نویں پشت سے قاری محمد اسحاق علوی بن مولوی محمد شریف بن مولوی عبدالغنی بن مولوی ستار محمد بن بن مولوی نیاز ولی بن حافظ محمد نور بن حافظ علی محمد بن بن حافظ رضا محمد بن حافظ سراج محمد بن حافظ حمزہ کے علاوہ حاجی فردوس بن مولوی وہاب الدین بن مولانا مفتی نظام الدین بن حافظ محمد نواز بن حافظ تاج محمد بن حافظ علی محمد بن حافظ رضا محمد قابل ذکر ہیں۔نواب خان کے فرزند فتح خان تھے ان کے تین فرزند احمد خان (اولاد پونچھ واوڑی)، غریب شاہ (اولاد ڈوپی وچکار) وحاکم شاہ (اولاد ڈوپی وچکار) درج ہیں۔

شریف خانی اعوان شاخ سے قابل ذکر علمائے کرام کے علاوہ سردار محمد ابراہیم خان جوائنٹ سیکرٹری مالیات اور سیکرٹری زکواۃ کونسل وچیف ایڈمنسٹریٹر زکواۃ کے عہدے پر فائز رہے آپ کی کوششوں سے سید، اعوان وعباسی کو اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات پر بنو ہاشم کو عارضی طور پر مستحق زکواۃ قرار دیا گیا۔خدمت خلق کا بھر پور جذبہ رکھتے تھے۔لفٹنٹ عظیم خان مجاہد حیدری قابل ذکر گزرے ہیں آپ نے کیپٹن حسین خان کے ساتھ جہاد میں حصہ لیا کیپٹن حسین کی شہادت کے بعد ان کی وصیت کے مطابق ان کی اولاد کی دیکھ بھال کی۔علاوہ ازیں محمد حنیف اعوان ریٹائرڈ ایڈیشنل سیکرٹری وچیف آرگنائزر ادارہ تحقیق

الاعوان ضلع باغ، صابر حسین اعوان ریٹائرڈ ایڈیشنل سیکرٹری وچیئرمین تنظیم الاعوان آزاد کشمیر۔محمد نذیر، محمد سلیم، محمد حلیم، عبدالقیوم، خالد محمود، طارق محمود وقاضی فاروق محمود اعوان (سیشن جج) پسران قاضی محمد سعید بن قاضی فتح عالم بن میاں فضل خان بن نور ولی بن جان محمد بن حیات خان بن شریف خان قابل ذکر ہیں۔اسی شاخ سے قاضی محمد اقبال حسین اعوان چیف آرگنائزر، ملک خضر حیات خان اعوان چیف کوآرڈینٹر، ملک رضوان اعوان چیف کوآرڈینٹر، ملک الطاف حسین اعوان چیف کوآرڈینٹر باغ ومحمد گلزار چیف کوآرڈینٹر (ڈھکی پنڈی باغ)، قاضی نذیر حسین، قاضی کرامت حسین، قاضی لطیف، قاضی تنویر احمد اعوان ناظم G-11 اسلام آباد ومیجر گل محمد اعوان بھی قابل ذکر ہیں۔ملک شوکت حیات خان کا شجرہ نسب یوں ہے:۔''شوکت حیات بن عبدالرزاق خان بن نورالدین خان بن فضل دین بن نیاز محمد بن علی محمد بن فقیر محمد بن فیض اللہ بن شریف خان (جدامجد شریف خانی آل) بن حبیب خان بن قاسم خان بن دادن خان بن محمد خان بن احمد خان بن فتح محمد خان بن نواب خان بن جنگ خان بن عالم خان بن احمد خان بن سید ملک خان بن نوروز خان بن اکرم خان بن فیروز خان بن منیر خان بن بیلم خان بن بال خان بن جھاٹلہ خان بن زمان علی خان معروف اروند بن مزمل علی کلگان بن سالار قطب حیدر شاہ غازی علویؒ۔

مختصر خان اعوان چیف آرگنائزر کوآرڈی نیشن ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان:

مختصر خان اعوان کا تعلق موضع ڈھیری ملنگ خان حال مکڑیا ضلع بٹ گرام صوبہ KPK سے ہے ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے چیف آرگنائزر کوآرڈینیشن KPK کے طور پر فرائض سرانجام دے رہے ہیں علاوہ ازیں مرکزی ریسرچ کونسل کے سینٹرل ایگزیکٹو ممبر اور تحقیق الاعوان بک بورڈ کے بھی ممبر ہیں قبل ازیں صوبہ خیبر پختون خوا کے چیف آرگنائزر کے طور پر بھی خدمات سرانجام دے چکے ہیں آپ نے KPK میں شب روز محنت کی اور بٹ گرام کے مقام پر ایک بہت بڑا اعوان کنونشن منعقد کروایا اور اس کنونشن میں جناب محبت حسین اعوان کی مشہور ومعروف تصانیف تاریخ خلاصۃ الاعوان کی تقریب رونمائی کی اور جناب محبت حسین اعوان کی خدمات کو اجاگر کیا۔آپ نے ایک کتابچہ قطب شاہی علوی اعوان بٹگرام تاریخ کے آئینے میں ترتیب دیا ہے جس میں ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے عہدیداران کے شجرہائے نسب، اعوانوں کی تاریخ اور جناب محبت حسین چیئرمین ودیگر کے دورہ بٹگرام کی روئیداد اور بٹگرام کے اعوانوں کے شجرہائے نسب بھی ترتیب دیئے ہیں۔رحیل کارواں اور اعوانوں کی تاریخ پشتو زبان میں شائع کروانا آپ ہی کی کوششوں کا ثمر ہے۔ اس شاخ سے قابل ذکر شخصیات میں حاجی قیصر خان، حسن زے، تاج گل، حیات خان، حاجی سلیمان، حاجی گلاب خان، مولانا سیف الرحمٰن وعبدالقیوم وغیرہ قابل زکر ہیں۔آپ کا شجرہ نسب یہ ہے ''مختصر خان اعوان بن الحاج کٹیر خان بن جھنڈو خان بن کمالیہ خان بن سلام دین خان بن الہ دین خان بن الیاس خان بابا بن عبداللہ خان بابا بن گل خان بابا بن مستھر خان بن شادم خان بن احد خان بن احمد خان بن محمد خان بن فتح خان بن سکندر شاہ بن ہاشم شاہ بن موتمر شاہ بن رحیم شاہ بن فضل شاہ بن یاسین شاہ بن چھجا شاہ بن بدلیس شاہ بن بہادر علی المعروف بہادھو بن حسن دوست المعروف سندروج بن بدرالدین عرف بدھو شاہ بن گوراشاہ المعروف عبداللہ گولڑہ بن ملک قطب حیدر شاہ غازیؒ از اولاد حضرت عون عرف قطب غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ''۔

عبداللہ جان اعوان چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان:

عبداللہ جان اعوان ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے چیف آرگنائزر کوآرڈی نیشن اسلام آباد ہیں علاوہ ازیں ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کی مرکزی ریسرچ کونسل اور بک بورڈ کے سینٹرل ایگریکٹو ممبر بھی ممبر ہیں آپ بطور چیف آرگنائزر اسلام آباد بھی فرائض سرانجام دے چکے ہیں۔آپ ماہنامہ اعوان انٹرنیشنل اسلام آباد کے بھی چیف ایڈیٹر ہیں۔ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے لئے آپ نے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔مرات مسعودی فارسی، مرات الاسرار فارسی جو عبدالرحمٰن چشتی نے تقریباً 400 سال قبل تالیف فرمائیں جناب عبداللہ جان اعوان نے کئی دن کی مسلسل کوشش کے بعد

مرکز تحقیقات ایران و پاکستان کے دفتر واقع اسلام آباد سے حاصل کیں جن میں قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے عظیم سپوت سلطان الشھد اءسالار مسعود غازی کی تاریخ رقم ہے۔نسب الصالحین، تاریخ علوی اعوان، تحقیق الانساب جلد اول وجلد دوم تاریخ قطب شاہی علوی اعوان اور مختصر تاریخ علوی اعوان معہ ڈائریکٹری کے مطابق آپ کا شجرہ نسب یوں ہے ”عبداللہ جان اعوان بن جان محمد اعوان (ریٹائرڈ ڈپٹی سیکرٹری فیڈرل گورنمنٹ ونمبردار سنگولہ) بن محمد خان نمبردار بن حشمت علی خان نمبردار بن غلام علی خان نمبردار بن فیض بخش خان نمبردار بن تاج محمد خان (نمبردار اوّل سنگولہ) بن تابڑ خان بن مومن خان بن رحمت اللہ خان بن کالا خان بن کلو خان بن محمود خان بن گھراج خان بن فیروز خان بن حضرت بابا اسماعیل خانؒ بن حضرت بابا بہرام خانؒ بن حمیداللہ عرف بڈھا بابا بن حضرت بابا سادم خانؒ بن حضرت بابا سجاول علوی قادری بن بابا پیوشاہ بن بابا مہی پال المعروف مہیا بابا (مہتاب) بن بابا کالا خان بن بابا قابل خان بن بابا حسین المعروف حسینہ (سین) بن خلیل المعروف کلی بن مزمل علی کلگان بن سالار قطب حیدر غازی علوی المعروف قطب شاہ ثانی بن عطا اللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ علی غازی بن محمد اسھل المعروف محمد آصف غازی بن عون عرف قطب غازی لقب بطل غازی المعروف قطب شاہ اول بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ بن ابی طالب۔

محمد عظیم ناشاد اعوان چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان:

محمد عظیم ناشاد اعوان چیف آرگنائزر ومرکزی ریسرچ کونسل و بک بورڈ ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان خدمات سرانجام دے رہے ہیں آپ ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے نوجوان تحقیق دان ہیں دو کتب آپ کی شائع ہو چکی ہیں ا۔آئینہ اعوان، ۲۔اعوان شخصیات ہزارہ جلد اول اور غیر مطبوعہ میں حضرت بابا سجاولؒ، اعوان ہزارہ میں، اعوان شخصیات جلد دوم اور شاعری مجموعہ کی کئی کتب ہیں۔ خدمت خلق کا بھرپور جذبہ رکھتے ہیں آپ کا شجرہ نسب یہ ہے۔”عظیم ناشاد اعوان بن محمد نواز بن علی داد بن نور عالم بن نادر خان بن بہادر خان بن نور محمد بن جنگ خان بن امیر خان بن داوٗد بن مغل بن عباس بن پال بن فیروز بن کھیا بابا (جدامجد کھیا آل اعوان) بن انب خان بن بابا سجاولؒ علوی قادری“۔

پروفیسر ڈاکٹر حضرت پیر سلطان الطاف علی اعوان ایگزیکٹو ممبر مرکزی ریسرچ کونسل و تحقیق الاعوان بک بورڈ:

پروفیسر ڈاکٹر حضرت پیر سلطان الطاف علی اعوان ایگزیکٹو ممبر (سرپرست) مرکزی ریسرچ کونسل ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان و تحقیق الاعوان بک بورڈ ہیں آپ حضرت سلطان باھوؒ کی اولاد میں سے ہیں۔ تنظیم الاعوان پاکستان کے زیراہتمام قائم اعوان بک بورڈ کے بھی ممبر ہیں راقم مولف اور جناب پیر صاحب نے بھی حافظ ریاض سیالوی کی تالیف سوانحیات حضرت قطب حیدر شاہ علوی غازی المعروف قطب شاہ کی اشاعت کی سفارش کی جس کے بعد کتاب کی اشاعت عمل میں لائی گئی جس کے مطابق قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا شجرہ نسب یہ ہے ”ملک قطب حیدر شاہ علوی المعروف قطب شاہ بن عطا اللہ (نوراللہ) بن طاہر غازی بن طیب غازی بن محمد غازی بن عمر غازیؒ (علی) بن ملک محمد آصف غازی بن بطل غازی (عون عرف قطب غازی لقب بطل غازی) بن علی عبدالمنان غازی بن محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔ تحقیق الاعوان ص 385، اعوان مشائخ عظام ص 129، تاریخ علوی اعوان و تحقیق الانساب ج ا 99 وجلد دوئم ص 197 ومختصر تاریخ علوی اعوان معہ ڈائریکٹری کے مطابق حضرت سلطان باھوؒ کا تعلق اعوان قبیلہ کی انوال شاخ سے ہے آپؒ کا شمار برصغیر پاک وہند کے مشہور ومعروف اولیائے کرام وعظیم روحانی پیشوا میں ہوتا ہے۔ حضرت سلطان باھو قدس سرہ کی نویں پشت سے حضرت پیر سلطان غلام دستگیر القادریؒ جیسی عظیم شخصیت پیدا ہوئے وہ اپنے خانوادہ، مریدین اور قبائل میں ”حضرت صاحب“ کے خطاب سے ہمیشہ یاد کیے گئے۔ ایک درد دل رکھنے والے پیر طریقیت تھے۔ وہ حضرت سلطان باھوؒ کے معنوی پیکر اور فعال وصاحب کردار وجامع حسن اخلاق کے مالک تھے۔ آپؒ نے تحریک پاکستان میں پوری سعی کی اور ہر علاقہ کے عوام میں مسلمانوں کے لئے ایک علیحدہ آزاد مملکت کے قیام پر سخن آرائی کرتے رہے۔ بالخصوص صوبہ سرحد (خیبر پختون خواہ) میں جہاں کانگریس کا زور تھا وہاں پاکستان کے حق میں آپؒ نے لوگوں کو تیار کیا۔ جہاد آزادی کشمیر میں بھرپور حصہ لیا۔ حکومت

آزاد کشمیر نے آپؒ کی خدمات کو سراہتے ہوئے ”فخر کشمیر“ کا خطاب عطا کیا۔ تاریخ کشمیر جلد سوئم پر سیّد محمود آزاد نے ص 144 پر جنگ آزادی 1947ء میں خطابات وسندات پانے والے حضرات میں سریل نمبر 24 پر آپ کا نام یوں درج کیا ہے ”غلام دستگیر خلیفہ پیر صاحب آف وانا فخر کشمیر“ آپؒ کا کمپ گجرات میں تھا۔ کوئٹہ میں 12/اگست 1986ء کو آپ کا وصال ہوا اور دسویں محرم الحرام کو دربار حضرت سلطان باھوؒ میں اپنے والد ماجد حضرت سلطان محمد نوازؒ کی خانقاہ میں تدفین ہوئی۔ آپ کئی کتب کے مصنف تھے آپؒ کے چھوٹے بھائی پروفیسر ڈاکٹر حضرت پیر سلطان الطاف علی اعوان، صاحبزادہ دربار عالیہ حضرت سلطان باھوؒ جھنگ بھی اعوان قبیلہ کے چشم وچراغ ہیں آپ دو درجن سے زائد کتب کے مصنف ہیں۔ علاوہ ازیں فخر کشمیر حضرت غلام دستگیر خلفیہ کے 48-1947 کے کشمیر میں جنگی کارہائے نمایاں پر مشتمل کتاب بھی تالیف فرما چکے ہیں اس کے علاوہ آپ بزم باھوؒ بلوچستان کے چیف ایگزیکٹو اور باھوؒ پبلیکشن پاکستان کے مینجنگ ڈائریکٹر ہیں۔ مختصر ترین تاریخ حضرت سلطان باھوؒ کے ص 28 کے مطابق آپ کا شجرہ نسب یوں ہے ”پروفیسر ڈاکٹر حضرت سلطان الطاف علی بن سلطان محمد نوازؒ بن سلطان نور محمدؒ بن سلطان سلطان غلام رسولؒ بن سلطان غلام میراںؒ بن شیخ سلطان ولی محمدؒ بن سلطان نور محمدؒ بن شیخ محمد حسینؒ بن شیخ ولی محمدؒ بن حضرت سلطان باھوؒ قدس سرہ العزیز (برصغیر پاکستان و ہند کے عظیم روحانی پیشوا)۔“ از اولاد حضرت زبیر المعروف محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔

عبدالحمید شاہین علوی نقشبندی ایگزیکٹو ممبر (سرپرست) مرکزی ریسرچ کونسل و تحقیق الاعوان بک بورڈ:

عبدالحمید شاہین علوی نقشبندی موہڑوی بلاں ناڑ بارل پلندری حال راولپنڈی قابل ذکر شخصیت ہیں۔ اس خاندان کے بزرگ علاقہ ڈھنکوٹ میانوالی سے ہجرت کر کے علاقہ پکھلی آئے اور وہاں سے کشمیر میں داخل ہوئے تھے آپ ایم اے انگریزی، سابق میڈیا ایڈوائزر برائے وزیراعظم آزاد کشمیر، سابق سیکرٹری ٹو صدر آزاد کشمیر، سابق سیکرٹری تعلیم، سابق سیکرٹری اطلاعات، سابق سیکرٹری کشمیر لبریشن سل، سابق سیکرٹری سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن، سابق ممبر/سیکرٹری کشمیر انٹرنیشنل ڈیلیگیشنز، سابق ممبر ہیومن رائٹس قائم کردہ حکومت آزاد کشمیر حال ڈپٹی نیوز ایڈیٹر/ریزیڈنٹ ایڈیٹر ”ڈیلی پاکستان ابزرور اسلام آباد قبیلہ اعوان کے عظیم سپوت وچشم وچراغ ہیں۔ آپ کے بھتیجے نعیم اقبال اعوان پبلک سروس کمیشن میں ڈائریکٹر ہیں۔ آپ ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کی مرکزی ریسرچ کونسل و تحقیق الاعوان بک بورڈ کے ایگزیکٹو ممبر ہیں آپ کا شجرہ نسب بذیل ہے:۔”عبدالحمید شاہین علوی نقشبندی بن حضرت غلام مصطفیٰ علوی نقشبندی بن حضرت مولانا بہادر علی خان علوی چشتی بن حضرت محمد بخشؒ بن فوجدار بن بدو خان بن قادر خان بن ڈیڈو خان بن جتو خان بن لودی خان بن حیات خان بن نادر خان بن ناصر خان بن تاج خان بن عاد خان بن دلھب خان بن کالا خان بن قادر خان بن نور خان بن بیر خان بن گلاب علوی بن نواب علوی بن مزمل علی کلگان بن قطب حیدر شاہ غازی علوی تھے۔

پروفیسر ڈاکٹر عبدالرحمٰن اعوان ایگزیکٹو ممبر مرکزی ریسرچ کونسل و تحقیق الاعوان بک بورڈ:

پروفیسر ڈاکٹر عبدالرحمٰن اعوان دھریڑھ دھمنی میں پیدا ہوئے آپ کا اجداد چھمب سنگولہ سے نقل مکانی کر کے دھریڑھ میں آباد ہوئے۔ آزاد جموں وکشمیر یونیورسٹی مظفرآباد کے کیمسٹری ڈیپارٹمنٹ کے چیئرمین ہیں اور ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کی مرکزی ریسرچ کونسل و تحقیق الاعوان بک بورڈ کے ایگزیکٹو ممبر ہیں آپ کا شجرہ نسب ”پروفیسر ڈاکٹر عبدالرحمٰن اعوان بن محمد اشرف بن مان علی بن کیڑا خان بن حسین علی بن صابو خان بن مکھو خان (چھمب سنگولہ) بن رحیم بن مبریز خان بن گھراج خان بن فیروز خان بن حضرت بابا اسماعیل خانؒ بن حضرت ابراہیم المعروف بابا بہرام خانؒ بن حمیداللہ عرف بڈھا بابا بن حضرت بابا سادم خانؒ بن حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ“۔

پروفیسر بشیر احمد سوز ایگزیکٹو ممبر مرکزی ریسرچ کونسل و تحقیق الاعوان بک بورڈ:

15/اگست 1948ء کو ایبٹ آباد میں پیدا ہوئے اصل نام بشیر احمد اور سوز تخلص ہے آپ قاضی محمد یونس

کے گھر پیدا ہوئے ۔آپ سکندر پور ہری پور کی قاضی فیملی کے چشم و چراغ ہیں۔ یہ خاندان چیف آف اعوان بھی ہے۔آپ تین درجن سے زائد کتب کے مصنف ہیں جن میں مٹی کی خوشبو، قتیل نام ہے اک عہد کے ترنم کا، ہزارہ شعراء کی نظر میں، اقبال اور ہزارہ، چلکاں، ہزارہ کی لوک کہانیاں۔ ہزارہ کی نامور اہل قلم، ہزارہ میں نعت، ہزارہ میں قومی ملی شاعری، سوچ منارے، روتی ہیں ہوائیں، بادۂ ناب، ہزارہ میں ہندکو زبان ادب کی تاریخ دو جلد۔ ہزارہ میں اردو زبان وادب کی تاریخ، مشاہیرا دبیات ہزارہ، مصنفین ہزارہ و متاع رفتہ (تواریخ ہزارہ ۔ایک نظر میں) وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ ہزارہ کے اعوان قبیلے کو آپ کی منفرد شخصیت پر فخر ہے۔شجرہ نسب ذیل ہے۔قاضی بشیر احمد سوز بن قاضی محمد یونس بن قاضی فضل الٰہی بن قاضی فیض عالم بن قاضی عبدالغفار بن قاضی محمد کبیر بن قاضی محمد اکبر بن قاضی حافظ جی سعداللہ بن ملک محمد حسن بن ملک عثمان بن محمد اکبر (اکو) بن حسن کہکہ (کہکا) بن محمد اخلاص بن جنگ باز (جھنگا) ابن گھرگاہ ((گھڑکا) بن محمد اجل (اجمل) بن سعادت اندوز (اندو) بن درج الدر (درجون) بن مست علی بن محمد غازی بن بدوس (بدلیس) خان بن بہادر علی خان بن حسن دوست (سندوج) بن احمد علی بدرالدین بن عبداللہ گولڑہ بن قطب حیدر شاہ غازی المعروف قطب شاہ ثانی ازاولا دحضرت محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔

محمد فاروق اعوان ایگزیکٹو ممبر مرکزی ریسرچ کونسل و تحقیق الاعوان بک بورڈ:

محمد فاروق اعوان سنگولہ دبن کے سکونتی ہیں اور اسلام آباد میں رہائش پذیر ہیں۔آپ شاعر وادیب و ماہر تعلیم و تاریخ دان ہیں آپ ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کی مرکزی ریسرچ کونسل و تحقیق الاعوان بک بورڈ کے ایگزیکٹو ممبر ہیں فیڈرل ماڈل سکینڈری سکول اسلام آباد میں سکنڈ ہیڈ ماسٹر گریڈ۔19 ہیں خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ہیں آپ کا شجرہ نسب یہ ہے ''محمد فاروق بن عادل خان بن حشمت علی خان نمبردار بن غلام علی خان نمبردار بن فیض بخش خان نمبردار بن تاج محمد خان (نمبردار اوّل سنگولہ سرپنچ نمبردار) بن تابڑ خان بن مومن خان بن رحمت اللہ خان بن کالا خان بن کلو خان بن محمود خان بن گھراج خان بن فیروز خان بن حضرت بابا اسماعیل خانؒ بن حضرت بابا بہرام خانؒ بن حمیداللہ عرف بڈھا بابا بن حضرت بابا سادم خانؒ بن حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ''۔

فیصل محمود علوی ایگزیکٹو ممبر مرکزی ریسرچ کونسل و تحقیق الاعوان بک بورڈ:

فیصل محمود علوی ایگزیکٹو ممبر مرکزی ریسرچ کونسل و تحقیق الاعوان بک بورڈ و چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کراچی فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔آپ کا خاندان قیام پاکستان کے وقت جالندھر سے آکر آباد ہوا۔والد کا نام محمد حسین علوی ہے۔دو دسمبر 1974ء کو پیدا ہوئے۔کمپیوٹر سائنس اور مرچنڈ ڈیزائینگ میں ڈپلومے کیے ہوئے ہیں۔ادارہ تحقیق الاعوان کے ساتھ کام کرتے ہیں۔تاریخ پر خاص طور پر اعوان قبیلہ کی تاریخ پر کافی علم رکھتے ہیں۔ مستقبل میں اپنے قبیلہ پر ایک کتاب لکھنے کا بھی ارادہ رکھتے ہے۔

فیضان ایوب ہاشمی ایگزیٹو ممبر مرکزی ریسرچ کونسل ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان:

فیضان ایوب ہاشمی ساکن ایبٹ آباد سبجیکٹ سپیشلسٹ محکمہ تعلیم خیبر پختونخواہ ایگزیکٹو ممبر مرکزی ریسرچ کونسل ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان ہیں آپ کا شجرۂ نسب والد کی طرف سے عبداللہ گولڑہ اور والدہ کی طرف سے مزمل علی کلگان بن قطب شاہ سے ہوتا ہوا حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے ملتا ہے۔فیضان ہاشمی شاعر اور براڈ کاسٹر بھی ہیں۔اللہ کے فضل و کرم سے قُرآن مجید کا پہلا ہندکو ترجمہ بھی آپ کی آواز میں ریکارڈ ہوا ہے جو بلاشبہ ایک

عظیم سعادت ہے۔بحثیت شاعر آپ کا کلام معروف ادبی رسالوں میں شائع ہو چکا ہے اور ایک ریسرچر ہونے کے ناطے آپ قطب شاہی علوی اعوان قبیلے کی تاریخ پر بھی کام کر رہے ہیں اور اس ضمن میں ایک کتاب بھی زیر تالیف ہے۔آپ کے خاندان کے جد امجد گل محمد اعوان ہیں جن کے آباؤ اجداد کا تعلق وادی سون سکیسر سے تھا۔آپ کی اولاد نواں شہر، حویلیاں، حسن ابدال اور واہ کینٹ میں آباد ہے۔آپ کا شجرہ نسب یوں ہے: فیضان ایوب ہاشمی بن محمد ایوب بن محمد اکبر بن عمر دین بن شیر محمد بن گل محمد اعوان بن شاہ محمد خان بن خدا بخش خان بن محراب خان بن بیگ خان بن مرید خان بن فقیر محمد خان بن حسین خان بن شمس خان بن اللہ یار خان بن دادو خان بن لدھو خان بن دھنی خان بن لسان خان بن گھڑکا خان بن اُجل خان بن اندور خان بن درجو خان بن مست خان بن گاہد خان بن بدلیس خان بن پہانو خان بن سگھ خان بن محمد علی حسن دوست المعروف سندروج خان بن احمد علی بدرالدین المعروف بدھو خان بن عبداللہ گولڑہ المعروف گوہر شاہ و گورڑا خان بن حضرت قطب شاہ علوی ہاشمیؒ۔

قاضی فرحان سعید ہاشمی ایگزیکٹو ممبر مرکزی ریسرچ کونسل ادارہ تحقیق الاعوان:

قاضی فرحان سعید ہاشمی ساکن جھنگی قاضیاں ایبٹ آباد مرکزی ریسرچ کونسل ادارہ تحقیق الاعوان کے ایگزیکٹو ممبر ہیں۔آپ ایبٹ آباد کے معروف قاضی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں جس کے جدِ امجد حضرت بابا قاضی نجم الدین ہاشمی قادری نقشبندیؒ تھے۔جن کے آباؤ اجداد کا تعلق کلر کہار سے تھا۔آپ کا سلسلہ نسب مزمل علی کلگان کے توسط سے قطب شاہ سے ہوتا ہوا شیر خدا سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے جا ملتا ہے۔اس قاضی خاندان کے بیشتر افراد اعلیٰ سول و فوجی عہدوں پر فائز رہے ہیں۔اس خاندان کی مشہور شخصیات میں قاضی صادق سعید خان (سابق وفاقی سیکریٹری و چیئرمین سپریم کونسل تنظیم الاعوان پاکستان)، قاضی محمد جمیل (سابق اٹارنی جنرل آف پاکستان)، معروف سیاسی و سماجی شخصیت ڈاکٹر قاضی عدنان بشیر (صدر تنظیم الاعوان ہزارہ ڈویژن)، ڈاکٹر قاضی طاہر سلیم خان (سابق پرنسپل ایوب میڈیکل کالج) قابلِ ذکر ہیں۔قاضی فرحان سعید انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد سے پاکستان اسٹڈیز میں ماسٹرز کرنے کے بعد مختلف تعلیمی اداروں تدریسی خدمات سرانجام دے چکے ہیں اور آجکل ایبٹ آباد کے ایک معروف لاء کالج میں بطور لیکچرار فرائض منصبی ادا کر رہے ہیں۔آپ تاریخ سے گہری دلچسپی رکھتے ہیں اور قطب شاہی علوی اعوانوں کی تاریخ پر بھی آپ کا تحقیقی کام جاری ہے اور اس پر کتاب بھی تالیف کر رہے ہیں۔اس کے علاوہ آپ انگریزی ادب سے بھی لگاؤ رکھتے ہیں اور خود بھی طبع آزمائی کرتے ہیں۔قاضی فرحان سعید نجیب الطرفین ہاشمی ہیں اور شجرہ نسب یہ ہے۔قاضی فرحان سعید ہاشمی بن گوہر سعید بن محمد ذوالفقار بن محمد اکرم بن سکندر خان بن ولی احمد بن حضرت بابا قاضی نجم الدین قادری نقشبندیؒ بن عبداللہ بن حسام دین بن فیض اللہ بن حافظ عبدالغفور بن حافظ عبدالرحمن بن برخوردار بن حافظ عتیق اللہ بن حافظ شاہز اللہ بن حافظ شاہزمان بن مرزا شاہ بن مولوی علی گوہر شاہ بن حافظ پیر شاہ بن حضرت نور شاہ بن محمد شاہ بن ہند شاہ بن پیر شاہ بن کل شاہ بن بدہ شاہ بن پیراں شاہ بن غلام علی بن مزمل علی بن قطب شاہؒ۔

رشید حسرت اعوان ایگزیکٹو ممبر مرکزی ریسرچ کونسل و تحقیق الاعوان بک بورڈ:

رشید حسرت اعوان سنگولہ آگرہ کے رہائشی ہیں بطور سبجیکٹ اسپیشلسٹ ہائر سکینڈری سکول سنگولہ میں فرائض سرانجام دے رہے ہیں نصابی بیورو آزاد کشمیر کے مصنف ہیں ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کی مرکزی ریسرچ کونسل اور تحقیق الاعوان بک بورڈ کے ایگزیکٹو ممبر ہیں آپ کا شجرہ نسب یہ ہے ''رشید حسرت بن محمد قاسم شہید بن امیر علی بن نور محمد بن محمد امیر بن تاج محمد بن فتح محمد بن نیکا بن فقر بن نکو خان بن معراج بن فیروز خان بن حضرت بابا اسماعیلؒ بن حضرت بابا ابراہیم المعروف بابا بہرام خان بن حمیداللہ عرف بڈھا بابا بن حضرت بابا سادم خان بن حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ''۔

ڈاکٹر ایس اے اعوان ایگزیکٹو ممبر مرکزی ریسرچ کونسل و تحقیق الاعوان بک بورڈ:

ڈاکٹر ایس اے اعوان ہیمہ ناڑی سنگولہ کے سکونتی ہیں اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں اور سی ڈی اے اسلام آباد میں بطور ایڈمن آفیسر فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کی مرکزی ریسرچ کونسل اور بک بورڈ کے ایگزیکٹو ممبر ہیں آپ کا شجرہ نسب یہ ہے۔''ڈاکٹر ایس اے اعوان بن محمد حنیف بن محمد امیر شہید جہاد 1947ء بن بلور خان بن صوبہ خان بن نتھو خان بن نوراخان (جداعلیٰ نور آل) بن بسی خان بن سجاول بن فتح محمد بن مندو خان بن محمود بن گھراج بن فیروز خان بن بابا محمد اسماعیلؒ بن حضرت بابا ابراہیم المعروف بابا بہرام خان بن حمید اللہ عرف بڈھا بابا بن حضرت بابا سادم خان بن حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ''۔

حافظ محمد ریاض سیالوی ایگزیکٹو ممبر مرکزی ریسرچ کونسل ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان و تحقیق الاعوان بک بورڈ:

حافظ محمد ریاض سیالوی حافظ قرآن ہونے کے علاوہ تنظیم المدارس پاکستان سے فارغ التحصیل ہونے کے علاوہ ایم تاریخ بھی ہیں آپ سلانوالی فروکہ روڈ سرگودھا کے سکونتی ہیں۔ تنظیم الاعوان پاکستان کے اعوان بک بورڈ کے ممبر بھی ہیں مورخہ 12 اپریل 2014ء کو اس بورڈ کے اجلاس میں جس کی صدارت امجد حسین علوی صاحب کر رہے تھے آپ کی کتاب سوانحیات ملک قطب حیدر شاہ علوی المعروف قطب اعوان کی منظوری دی گئی یہ کتاب تنظم الاعوان کی پہلی منظور شدہ کتاب ہے جسے تنظیم الاعوان پاکستان کے چیئرمین جناب امجد حسین علوی نے اگست 2014ء میں شائع کروایا کتاب ہذا پر تبصرہ گزشتہ صفحات پر کیا جا چکا ہے۔حافظ صاحب کا شجرہ نسب یہ ہے''حافظ محمد ریاض سیالوی بن قاضی محمد شریف بن قاضی فتح محمد بن حافظ نورالحسن بن حافظ محمد اشرف بن گل محمد بن حافظ محمد حیات بن ملک حافظ عبدالرحمٰن بن حافظ عبدالغفور بن حافظ ظہیر الدین بن حافظ عزیز الدین بن حافظ گل محمد بن ملک اللہ دتہ بن ملک شیر محمد بن ملک عبداللہ بن ملک شرف خان بن ملک محمد حسین بن ملک خدا بخش بن ملک حسن بن ملک زمان بن ملک عبداللہ گولڑہ بن ملک قطب حیدر شاہ علوی غازی''۔

ڈاکٹر محمد نذیر اعوان چیف آرگنائزر لائبریری ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان:

ڈاکٹر محمد نذیر اعوان سراڑ مظفر آباد میں پیدا ہوئے خدمت خلق کا جذبہ بدرجہ اتم موجود ہے سیاسی و سماجی کاموں میں بھرپور حصہ لیتے ہیں عملی طور پر کام کرتے ہیں 200 سے زائد میڈلز ایوارڈز حاصل کر چکے ہیں علاوہ ازیں 300 سے زائد نیشنل و انٹرنیشنل سمنارز، کانفرنسز اور سمپوزیم میں شرکت کر چکے ہیں۔سراڑ تاریخ کے آئینے میں کے علاوہ شاعری مجموعہ بھی زیر طباعت ہے۔ ہر سال بے شمار بچوں کو کتب وغیرہ تقسیم کرتے ہیں ایک وسیع لائبریری بھی گھر پر قائم کی ہوئی ہے کتب بینی کا بھرپور شوق رکھتے ہیں۔آپ بطور چیف آرگنائزر لائبریری ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان میں فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔اسی شاخ سے اقبال اعوان، مشتاق اعوان، نویدالرحمٰن خیالی، فرید اعوان، اظہار اعوان، نوید اعوان کے علاوہ سینکڑوں اعلیٰ تعلیم یافتہ شخصیات ہیں۔آپ کا شجرہ نسب یہ ہے:۔ڈاکٹر محمد نذیر بن محمد سعید بن شیر ولی بن ستار محمد بن گل شیر بن شیر جنگ بن جمعہ خان بن قائم خان بن ولی داد بن روپ بن حسین بن کاچی خان بن کوتل بن بالا بن معدین بن صغیر بن پیر دین محمد المعروف دھنی پیر بن پیر مانک شاہ بن پیر امانت شاہ بن پیر حسین شاہ بن پیر شام شاہ بن جمعہ شاہ بن شاہ زمان بن زبیر شاہ بن زمان شاہ بن مزمل علی کلگان بن قطب حیدر شاہ غازی۔

قاضی فداالرحمٰن اعوان چیف کوآرڈینٹر میڈیا ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان:

قاضی فداالرحمٰن اعوان چکری روڈ لادیاں ضلع راولپنڈی کے سکونتی ہیں آپ چیف ایڈیٹر ندائے اعوان بھی ہیں آپ کا شجرہ نسب یہ ہے''قاضی فداالرحمٰن اعوان بن قاضی عبدالرحمٰن بن میاں شیخ احمد اعوان بن میاں نور محمد بن سعید احمد بن محمد بن بختاور بن مہر محمد عرف مہرا بن فتح شیر بن مراد بن جیون بن شمس بن ملا کالو بن بھیما بن شیان بن شیخ احمد بن لودیئی بن روپئی بن بھولا بن آیت محمد عرف اتھرہ بن لودیئی بن نڈھا عرف وٹھی بن ماچ (عرف ماچھ) بن بدرالدین بن ابراہیم بن کھر دیرہ بن عجل بن آدم بن سنت علی (صفت علی) بن مزمل علی کلگان بن ملک قطب حیدر شاہ علوی غازی''

علامہ طاہر عقیل اعوان جوائنٹ سیکرٹری، ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان:

علامہ طاہر عقیل اعوان بیروٹ ایبٹ آباد کے سکونتی ہیں ادارہ کے جوائنٹ سیکرٹری ہیں آپ جناب محبت حسین اعوان کے بھتیجے ہیں اس شاخ سے عبیداللہ علوی و حاجی مشتاق اعوان قابل ذکر ہیں آپ کا شجرہ نسب یہ ہے''طاہر عقیل بن عبدالغفور بن محمد عبدالجلیل بن میاں میر حسن بن محمد نور بن قاضی تاج محمد بن قاضی عبدالشکور بن حافظ جان محمد بن مبارک خان بن فتح نور بن عبدالعزیز بن عبدالغفور بن چراغ بن سید ملک بن غلام مصطفیٰ بن احمد خان بن مہل خان بن تولال خان بن کالا خان بن لعل خان بن جموں خان بن گوندل خان بن ربیع بن دتو بن جوگی بن دیو بن ترکھو بن پیر مدھو بن طور بن بہادر علی بن حسن دوست بن احمد علی بن عبداللہ گولڑہ بن قطب حیدر شاہ غازی علوی المعروف قطب شاہ ثانی''۔

ملک اشرف خان اعوان چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان صوبہ پنجاب:

ملک اشرف خان اعوان بھلیال کلر کہار میں پیدا ہوئے قابل ذکر شخصیت ہیں ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کو موثر اور فعال بنانے کے لیے شب و روز مصروف ہیں خداداد صلاحیتوں کے مالک ہیں خدمت خلق کا جذبہ بھرپور رکھتے ہیں ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان راولپنڈی ڈویژن کے چیف آرگنائزر ہیں آپ کا شجرہ نسب یہ ہے۔ملک اشرف خان اعوان بن منور خان اعوان بن ملک خان بن عالم خان بن خدایار بن اللہ یار بن خیر محمد بن محمود بن واڈا بن بوڑا بن بھونارہ بن آموں بن صلاح بن محمد دین بن ساگو بن جیا بن بھلہ بابا بن ملک ڈھیرو بن جہاں خان (جھام) بن خنجر علی بن مانک علی بن اللہ رکھا (ریکھی) بن بدیع الزمان بن عالم دین بن محمد شاہ کنڈان (کندلان) بن سالار قطب حیدر شاہ غازی از اولاد حضرت عون عرف قطب شاہ غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ۔

ڈاکٹر محمد اقبال اعوان چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان صوبہ خیبر پختون خوا:

ڈاکٹر محمد اقبال اعوان ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان KPK کے چیف آرگنائزر ہیں آپ نے مختصر عرصہ میں اعوان قبیلہ کی تاریخ و تحقیق پر زبردست خدمات سرانجام دیں۔آپ نے شاہنواز چوک گلاب آباد مانسہرہ میں معروف صوفی بزرگ حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ کے نام سے بابا سجاول ڈیجیٹل لائبریری قائم کی۔اس لائبریری میں دیگر کتب کے علاوہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کی تاریخ و انساب سے متعلق سینکڑوں عربی و فارسی کتب، تراجم کی از گرہ خود زر کثیر خرچ کرتے ہوئے لائبریری میں مہیا کیں اس کے علاوہ ڈیجیٹل لائبریری بھی قائم کی جہاں پر ہزاروں کتب دستیاب ہیں شجرہ نسب اور مزید احوال گزشتہ صفحات پر درج کیا جا چکا ہے۔

مدثر شمس اعوان چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان آزاد کشمیر:

مدثر شمس اعوان کا تعلق ضلع جہلم ویلی ہٹیاں بالا کی یونین کونسل لمنیاں کے ایک مذہبی دینی و علمی گھرانے سے ہے۔ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان آزاد کشمیر کے چیف آرگنائزر ہیں آپ کا شجرہ نسب یوں ہے:۔مدثر شمس اعوان بن شمس الدین کوثر بن رحمت اللہ بن فقیر اللہ بن عبداللہ بن موج دین بن سلام دین بن صالح محمد بن کاظم خان بن فقیر محمد بن ادریس خان بن درویش خان بن حضرت بابا جمال خانؒ بن حضرت بابا ابراہیم المعروف بابا بہرام خانؒ بن حمید اللہ عرف بڈھا بابا بن حضرت بابا شادمؒ بن حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ۔

تنویر ملک علوی چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان راولپنڈی ڈویژن:

ملک تنویر علوی ڈائمنڈ فلور ملز ٹیکسلا کے مالک ہیں نوجوان اور متحرک رہنما ہیں ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان ضلع راولپنڈی کے چیف آرگنائزر ہیں۔آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ملک تنویر علوی بن ملک اورنگزیب بن علی گوہر بن بوستان بن ہدایت اللہ بن احمد علی بن ناصر خان بن حسین علی خان بن معراج المعروف موارہ خان بن اچھڑ خان بن بابادم بن عماد خان نیلم عرف نیل بابا بن حضرت باباب سجاول قادریؒ۔(مزید ملاحظہ ہو حضرت بابا سجاول کی اولاد ہزارہ میں)

حضرت پیر صاحبزادہ محمد نعیم علوی چشتی پیر ثناء دھا، چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان سرگودھا ڈویژن:

حضرت پیر صاحبزادہ محمد نعیم علوی چشتی پیر شاہ دھا خانقاہ معلّٰی دائیوال شریف خوشاب ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان سرگودھا ڈویژن کے چیف آرگنائزر کے علاوہ مرکزی ریسرچ کونسل کے سینٹرل ایگزیکٹو ممبر اور تحقیق الاعوان بک بورڈ کے ممبر بھی ہیں۔آپ کا شجرہ نسب یوں ہے ’’محمد نعیم چشتی و محمد فہیم پسران محمد یوسف چشتی گولڑوی بن حضرت حافظ محمد رفیق چشتیؒ بن حضرت فضل دین بن حاجی احمد بن حضرت گل محمد بن حضرت محمد قائم دین بڑے قاضی دائیول شریف بن قبلہ کونین حضرت محمد خوشحال بن حضرت عنایت اللہ خانقاہ معلّٰی دائیوال شریف بن حضرت سبز علی بن حضرت ہدایت اللہ بن حضرت نور محمد بن حضرت خیر محمد بن حضرت عبدالکریم بن حضرت محمد ثنا اللہ المعروف سلطان مخدوم مٹھہ بن حضرت صاحب شاہ بن حضرت سلطان شاہؒ بن حضرت معمور شاہ بن حضرت محمود شاہ بن حضرت اسماعیل شاہ بن حضرت نور شاہ بن حضرت حاجی شاہ بن حضرت جوگی شاہ بن حضرت دیو کلاں شاہ بن حضرت ترکھو شاہؒ بن حضرت مدھو شالؒ بن حضرت نور شاہ بن حضرت بدھو شاہ بدر الدین احمد دین بن حضرت عبداللہ شاہ دادا گولڑہ بن حضرت قطب حیدر شاہ غازی علویؒ (قطب شاہ ثانی) بن حضرت عطا اللہ غازی بن حضرت طاہر غازی بن حضرت طیب غازی بن حضرت شاہ محمد غازی بن حضرت شاہ علی غازی بن حضرت محمد اشھل المعروف محمد آصف غازی بن حضرت عون عرف قطب غازی لقب بطل غازی (قطب شاہ اول جد امجد قطب شاہی علوی اعوان) بن حضرت علی عبدالمنان بن حضرت محمد الاکبر (محمد حنفیہؒ) بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔‘‘

محمد اشرف خان اعوان چیف آرگنائزر ہزارہ ڈویژن:

محمد اشرف اعوان چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان ضلع ہزارہ ہیں اعلیٰ خصوصیات کی حامل شخصیت ہیں۔شجرہ نسب اور دیگر احوال کے لیے دیکھیے آپ کا شجرہ نسب یہ ہے ’’محمد اشرف خان اعوان بن عبدالواحد خان بن نعمت اللہ خان بن احمد گل خان بن محمود بابا بن احمد بابا بن حسنہ بابا بن نھو خان بن نیاز بابا بن جھٹا بابا بن بیگا بابا بن اوگی خان (ارگی) بن دلبر خان بن کھیا بابا (جد امجد کھیا آل) بن انب خان بن حضرت بابا سجاول علویؒ‘‘

سہراب احمد اعوان چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان مظفرآباد ڈویژن:

سہراب احمد اعوان ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان مظفرآباد ڈویژن کے چیف آرگنائزر ہیں آپ اعوان پٹی کے سکونتی ہیں قبیلہ کی تاریخ سے خصوصی دلچسپی رکھتے ہیں آپ کا شجرہ نسب یہ ہے ’’سہراب احمد بن محمد افسر بن رحمت اللہ بن فجر علی بن سیدا خان بن راجولی بن مل بن سید محمد بن نور محمد بن پنوں خان بن خدا بخش بن خدر بن محمد خان بن گوگڑ بن پیارا بن باز بن پھولا بن شہد بن مل بن جیا بن دودا بن سدس بن ماچھ بن موسیٰ بن حسن بن جنت (چشت) بن پاؤ بن کھلو بن کرم علی بن مزمل علی کلگان بن قطب حیدر شاہ غازی علوی‘‘۔

قاضی محمد اقبال حسین اعوان چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان پونچھ ڈویژن

قاضی اقبال حسین اعوان برمنگ چک دھمنی راولاکوٹ میں پیدا ہوئے آپ شعلہ بیاں مقرر اور تحقیق سے خصوصی دلچسپی رکھتی ہیں ادارہ تحقیق الاعوان پونچھ ڈویژن کے چیف آرگنائزر اور تنظیم الاعوان ضلع پونچھ کے صدر بھی ہیں آپ کا شجرہ نسب یہ ہے:۔قاضی اقبال حسین اعوان بن قاضی عبدالحسین بن غلام حسین بن فضل بن نورولی بن جان محمد بن حیات خان بن شریف خان (جد امجد شریف خانی آل)۔اسی شاخ سے قاضی صابر حسین اعوان چیئرمین تنظیم الاعوان، نذیر حسین اعوان، کرامت حسین اعوان وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

ملک اطوار حسین اعوان چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان میرپور ڈویژن:

آپ سنگولہ آگرہ کے سکونتی ہیں اور کافی عرصہ مکان نمبر B-213،سیکٹر C-3،میرپور آزاد کشمیر میں رہائش پذیر ہیں ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان میرپور ڈویژن کے چیف آرگنائزر ہیں آپ کا شجرہ نسب یہ ہے ’’ملک اطوار حسین بن نمبردار محمد ایوب بن نمبردار محمد دین بن نمبردار سندر علی بن نمبردار بہادر خان بن منگل خان سرپنچ نمبردار سنگولہ راولاکوٹ

بن رانجا خان (رانجا آل) بن مصری خان بن بیرم خان بن نکو خان بن معراج خان بن فیروز خان بن حضرت بابا اسماعیلؒ‘‘۔

محمد عمر اعوان چیف کوآرڈینٹر میڈیا مظفرآباد ڈویژن:

محمد عمر اعوان کنیاں ضلع جہلم و یلی ہٹیاں بالا کے سکونتی ہیں ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان مظفرآباد ڈویژن کے چیف میڈیا کوآرڈینٹر ہیں۔تحقیق الاعوان تالیف ایم خواص خان گولڑہ اعوان ص 297، تحقیق الانساب تالیف محمد کریم اعوان ج اص 128 و 348۔460، تحقیق الانساب جلد دوم ص 242 کے مطابق مزمل علی کلگان کی گیارہویں پشت میں ملک ساہو تھے جن کے تین فرزند ملک دھن، ملک داؤد (اولاد پونچھ) و ملک بدھ (جد اعلیٰ بدھال شاخ) تھے۔ملک دھن کے پوتے ملک ملاں (جد اعلیٰ ملیال شاخ)، ملک پاجی (جد اعلیٰ پاجیال) و ملک نیک محمد پسران جسیل (جمیل) بن ملک دھن تھے۔پاجی آل شاخ سے ڈاکٹر محمد فاروق اعوان DHO، محمد مشتاق اعوان، محمد طارق اعوان، محمد زاہد اعوان و ڈاکٹر شاہد اعوان پسران محمد یعقوب (اسسٹنٹ ڈائریکٹر) بن قمر علی بن جیون علی بن حب علی بن یار محمد بن دین محمد بن کامل بن ملک جانی بن ملک میجا خان بن ملک پاجی خان (جد امجد پاجی آل) بن ملک جیسل (جمیل) بن ملک دھن ہیں۔اسی شاخ سے جسٹس محمد اکرم، پرویز اختر اعوان ممبر کشمیر کونسل، عظمت حسین اعوان، سجاد اعوان AD، عبدالرشید اعوان اکاؤنٹنٹ، ظفر اعوان نگران محکمہ صحت، محمد نصیر PS اورنگزیب اعوان و محمد فاروق اعوان، حسین احمد مدنی قابل ذکر ہیں۔آپ کا شجرہ نسب یہ ہے ’’محمد عمر اعوان چیف کوآرڈینٹر میڈیا بن محمد شریف بن محمد امیر بن جمعہ خان بن نیاز محمد بن دین محمد بن ملک جیا اعوان بن سید محمد بن ملک رحمت بن ملک دولت بن ملک قاسم بن ملک ملاں خان اعوان (جد امجد ملا آل گوت) بن ملک جسیل بن ملک دھن بن ملک ساہو خان بن جیسر بن سالت بن رضوان (رجوئیں) بن اقبال عرف ملک کول بن فیروز المعروف پھرن بن قدوس المعروف کدو بن چراغ معروف چرایا بن عبدالجبار بن کرم علی کھلی بن مزمل علی کلگان بن قطب حیدر شاہ علوی۔

اعجاز قمر اعوان چیف کوآرڈینٹر میڈیا پونچھ ڈویژن:

اعجاز قمر اعوان برمنگ کلاں راولاکوٹ کے رہنے والے ہیں آپ ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان پونچھ ڈویژن کے چیف میڈیا کوآرڈینٹر ہیں آپ کا شجرہ نسب یہ ہے ’’محمد اعجاز قمر بن محمد گلزار بن فرمان علی بن میر محمد بن فتح محمد بن سلطان محمد بن محمد شفیع بن حاجی اللہ یار بن بلند خان بن نھو خان بن حشمت خان بن وارث خان بن کمال خان بن مست خان بن مبارک خان بن امیر خان بن شاہ بیگ بن منان خان بن عبدالمالک بن نعمان بن اقبال بن فیروز بن قدوس بن چراغ بن عبدالجبار بن کرم علی بن مزمل علی کلگان‘‘۔

ملک میر افضل اعوان، چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان ضلع ایبٹ آباد:

ملک میر افضل اعوان ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان ضلع ایبٹ آباد کے چیف آرگنائزر ہیں آپ یونین کونسل پاوہ کے ناظم بھی رہ چکے ہیں علاوہ ازیں ہزارہ ڈویژن کے زیادہ تر شجرہائے نسب آپ کے والد محترم اور آپ نے تحقیق کیے ہیں۔آپ کا شجرہ نسب یہ ہے ’’میر افضل بن سمندر خان بن عبداللطیف بن غلام نور بن ملاں سید میر بن محمد سعید بن شرف الدین بن جہاں بابا بن فتح اللہ بن راجہ خان بن عبداللہ عرف ٹھوڈا بابا بن لودہ خان بن ریشم خان بن بابا طوغان بن عبداللہ عرف کہانی بابا بن بابا شادم خان بن بابا سجاول خانؒ۔

عاصم شہزاد اعوان چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان ضلع مانسہرہ:

عاصم شہزاد اعوان چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان ضلع مانسہرہ ہیں تحقیق سے بھرپور دلچسپی رکھتے ہیں نوجوان رہنما ہیں آنے والے دنوں میں ادارہ کے لئے قیمتی سرمایہ ہوں گے۔آپ کے والد گلزار اعوان ہیڈ ماسٹر ریٹائرڈ ہیں اور بھائی خرم شہزاد اعوان مونگن مچھی پول ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر ہیں۔مختصر تاریخ علوی اعوان معہ ڈائریکٹری کے مطابق آپ کا شجرہ نسب یوں ہے ’’عاصم شہزاد بن گلزار احمد بن حیات اللہ بن محمد عظیم بن مہر دین

بن رمضان محمد بن جمعہ دین بن نظام دین بن محمد سلطان بن صالح محمد بن خان بیگ بن اوگی خان بن دلبر بابا بن کھیا بابا بن بابا امب خان بن حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ از اولاد حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ''

ملک محمد یونس اعوان چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان ضلع ہری پور

ملک محمد یونس اعوان ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان ضلع ہری پور کے چیف آرگنائزر ہیں موضع کڑچھ سے تعلق رکھتے ہیں سابق ناظم یونین کونسل سرائے نعمت خان بھی رہ چکے ہیں خدمت خلق کا جذبہ بھرپور رکھتے ہیں ''ملک محمد یونس بن ملک علی گوہر خان بن سید اللہ خان بن رحمت اللہ بن بہادر خان بن بابا رسمت بن بابا شاہ مکی بن بابا دلاور بن بابا شیخو بن بابا حسرت بن بابا امیر بن بابا سوبر خان بن بابا سیف بن بابا دتو بن بابا کھیا بن بابا امب بن حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ''۔

ملک شاہسوار علی ناصر اعوان چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان ضلع خوشاب:

ملک شاہسوار علی ناصر اعوان چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان ضلع خوشاب کے علاوہ مرکزی ریسرچ کونسل کے سینٹرل ایگزیکٹو ممبر اور تحقیق الاعوان بک بورڈ کے ممبر بھی ہیں۔ درجن بھر سے زائد کتب کے مصنف ہیں۔ آپ کا شجرہ نسب یہ ہے ''ملک شاہ سوار علی ناصر بن دوست محمد اعوان بن شاہو بن میرا بن فتح شیر بن نواب بن باجہ بن ہوت بن کلا بن جلال بن موسیٰ بن میاں بن پنجہ بن علی بن ڈلا بن صاحب بن نڈھا بن سنجر بن ورند بن مالک بن بھیں بن سنجودھ بن بدھ بن عبداللہ گولڑہ بن قطب حیدر شاہ غازی۔

ملک محبوب الرسول قادری چیف کوآرڈینیٹر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان جوہرآباد خوشاب:

ملک محبوب الرسول قادریؒ جوہرآباد خوشاب میں پیدا ہوئے آپ کے آباواجداد نوشہرہ وادی سون از اولاد عبداللہ گولڑہ ہیں درجنوں کتب کے مؤلف ہیں اور قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے جدامجد حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ پر کتاب لکھ رہے ہیں ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان ضلع خوشاب کے چیف آرگنائزر کے علاوہ ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کی مرکزی ریسرچ کونسل اور تحقیق الاعوان بک بورڈ کے سنٹرل ایگزیکٹو ممبر ہیں۔ ایک لائبریری بھی ہے۔ صحافی وایڈیٹر بھی ہیں۔

عاطف محمود اعوان چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان ضلع راولپنڈی:

عاطف محمود اعوان ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان ضلع راولپنڈی کے چیف آرگنائزر ہونے کے علاوہ مرکزی ریسرچ کونسل اور تحقیق الاعوان بک بورڈ کے ایگزیکٹو ممبر ہیں یہ نوجوان محقق شب وروز عربی وفارسی کی قدیم انساب کی کتب کے مطالعے میں رہتے ہیں ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے لیے قیمتی اثاثہ ہیں۔ آپ کا شجرہ نسب یوں ہے ''عاطف محمود اعوان بن خضر حسین بن محمد افسر بن فرمان علی بن محمد بخش بن قادر بخش بن ملاں خان بن سبحان خان بن منگو خان بن خان محمد بن شیر محمد شہید بن داتا خان (درگئی) بن بگھا بن نذر محمد بن سلطان گونگا عرف بابا کہکا بن سلطان غوث بن سلطان چنگا بن سلطان کڑکا بن سلطان اجل بن اندو خان بن درجو خان بن گاہر خان بن بدیس خان بن بہادر خان بن حسن دوست بن احمد علی بن عبداللہ گولڑہ بن قطب حیدر شاہ غازی المعروف قطب شاہ ثانی''۔

ڈاکٹر عمران حیدر علوی چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان ضلع جہلم:

ڈاکٹر عمران حیدر علوی پنڈ دادن خان کے رہائشی ہیں خداداد صلاحیتوں کے مالک ہیں۔ تحقیق سے گہری دلچسپی رکھتے ہیں ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے چیف آرگنائزر ضلع جہلم ہیں آپ کا شجرہ نسب یہ ہے ''ڈاکٹر عمران حیدر علوی بن ملک عیدا خان بن ملک تاجہ خان بن ملک راجہ خان بن ملک مٹھہ خان بن اللہ ھو بن چنن بن جیون بن عزت بن جانی بن علی بن اسحاق بن کشال بن صوبہ بن عبداللہ بن عظیم بن روشن بن حکیم بن گوہر بن کھوجو بن منگو بن

عاقی بن بلڑ بن نیاموں بن بھولا بن آیت محمد بن وتھی بن ماچ بن بدرالدین بن ابراہیم بن کھودیرہ بن عجل بن اودھم بن غلام علی المعروف عدی بن مزمل علی کلگان بن سالار قطب حیدر شاہ علوی غازی''۔

معظم خلیق اعوان چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان ضلع چکوال:

معظم خلیق اعوان نوجوان متحرک رہنما ہیں آپ ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان ضلع چکوال کے چیف آرگنائزر ہیں آپ کا شجرہ نسب یوں ہے ''معظم خلیق اعوان بن خلیق انور بن محمد انور بن محمد خان بن امیر خان بن احمد خان بن فیض علی عرف فیضو بن اصالت بن علی بن فیروز عرف پھروج بن برخوردار عرف بکھو بن دوست محمد (دوسا) بن میاں محمد (میوں) ؒاں طبع محمد عرف تھوبہ بن عبیک علی بن شجاع الدین سجو بن جان محمد عرف جنڈ بن عتیق (جیق) بن نزاکت بن رفیع بن ملک نڈھا بن گوند علی عرف گوندل خان بن ملک ربنواز (ربی) بن ملک ویتو (وحید) بن ملک جوگی بن ملک داود (دیو) بن ملک ترکھو بن پیر مدھو بن ملک طور بن بہادر علی بن حسن دوست بن احمد علی بن عبداللہ گولڑہ بن سالار قطب حیدر شاہ علوی غازی''۔

طارق مصطفیٰ اعوان چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان ضلع گجرات:

طارق مصطفیٰ اعوان چیف آرگنائزر ضلع گجرات ہیں آپ کھاریاں ملکہ کے سکونتی ہیں آپ کے بزرگ حاجی غلام مصطفیٰ اعوان مرحوم بھی ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کی متحرک شخصیت تھے علاوہ ازیں آپ کے بھائی زائد مصطفیٰ اعوان ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان فرانس کے چیف آرگنائزر ہیں آپ کا شجرہ نسب یہ ہے ''غلام مصطفیٰ بن احمد خان بن فضل احمد بن کالو بن شہباز بن دولہ بن عبداللہ بن مراد بن چھٹا بن خالق بن امام کہلی بن خلیل بن حاجی بن سگو خان بن سلس بن بنی راج بن روتی بن رس بن کہلو بن جند بن بگڑ بن قانج بن مہر بن پہاڑو بن گومال بن ملکہ (ملکا) بن ہیو (سروبہ) بن رخ (مرجان) بن ترہین (برج) بن ابی بن عبداللہ گولڑہ بن سالار قطب حیدر غازی بن عطا اللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ علی غازی بن محمد آصف غازی بن عون عرف قطب غازی بن علی عبدالمنان بن محمد الاکبر (محمد حنفیہ) بن حضرت علیؓ''۔

سیاب احمد صدیقی چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان ضلع کراچی ایسٹ:

سیاب احمد اعوان صدیقی تولہ دچھور میراں گڑھی دوپٹہ حال کراچی برنس روڈ ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کراچی ویسٹ کے چیف آرگنائزر ہیں آپ کا شجرہ نسب یوں ہے ''سیاب احمد بن کلہ خان بن صوبہ خان بن ڈھوڈا خان بن غازی خان بن فیض محمد بن صوبہ خان بن امیر خان بن مصطا خان بن نعمت خان بن محرم بن کہوندو بن سمند بن ملوک بن اہیر خان بن غنی بن عاقل بن حسن خان بن مکھن بن نوشیر بن مہمند بن بدھو بن دفتر بن سقد بن اسمند بن نواب بن جند بن ارجن بن گاموں بن غلام علی بن مزمل علی کلگان بن سالار قطب حید علوی غازی''۔

ماجد سلطان اعوان چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان ضلع کراچی ایسٹ:

ماجد سلطان اعوان سنگولہ ہیمہ ناڑی کے سکونتی ہیں اور بسلسلہ روزگار کراچی میں قیام پذیر ہیں آپ ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کراچی ایسٹ کے چیف آرگنائزر ہیں آپ کا شجرہ نسب یہ ہے ''ماجد سلطان اعوان بن سلطان احمد بن محمد افسر بن رسمت خان بن موسم علی بن رتیا خان بن ماجو خان (جداعلیٰ ماجو آل) بن سجاول خان بن فتح محمد بن مندو خان بن محمود خان بن گھراج خان بن فیروز خان بن حضرت بابا اسماعیلؒ بن حضرت بابا ابراہیم المعروف بابا بہرام خان بن حمید اللہ عرف بڈھا بابا بن حضرت بابا سادم خان بن حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ''

محمد عارف چھلوی چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان ضلع مظفرآباد:

محمد عارف چھلوی بابائے اعوانان جناب گلزمان قاصد مرحوم کی شاخ سے تعلق رکھتے ہیں آپ کا شجرہ نسب یہ ہے'' محمد عارف اعوان بن عبدالقیوم بن عبدالرحیم بن فقیر محمد بن میر محمد بن جمعہ خان بن شیر خان بن فتح خان بن نیک محمد بن جیا خان بن لعل

خان بن مورخان بن پیکاخان بن شیراخان بن کمال خان بن مراج خان بن جنگ خان بن راحہ خان بن داری خان بن بیرخان بن فتح محمد بن طوطاخان بن کھیلا بن بخاری بن امیر حیدر بن محمود بن غیرت (عزت) بن کھلوخان بن کرم علی بن مزمل علی کلگان"۔

محمد نصیر اعوان ایڈووکیٹ چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان ضلع نیلم ویلی:

محمد نصیر اعوان ایڈووکیٹ ساکن باڑیاں ضلع نیلم چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان ہیں آپ کا شجرہ نسب یہ ہے "ملک محمد نصیر اعوان ایڈووکیٹ بن سردار خانی زمان بن سردار عطا محمد بن سردار فقیر محمد بن سردار میر ولی بن رزاق بن دیندار بن شریف خان بن عنایت خان بن مورخان کلگان بن لعل خان بن کمال بن سراج بن جنگ بن راحہ بن داری بن بیرخان بن پیرخان بن فتح خان بن طوطاخان بن کھیلا بن بخاری بن میر حیدر بن محمود بن غیرت بن کھلوخان بن خلیل خان بن مزمل علی کلگان بن قطب شاہ"۔

محمد ریاض اعوان چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان ضلع پونچھ آزاد کشمیر

محمد ریاض اعوان سنگولہ کلسن کے سکونتی ہیں چیف آرگنائزر ضلع پونچھ ہیں بطور پرنسپل ہائرسکنڈری سکول سنگولہ فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔آپ کے بھائی طارق جاوید اعوان چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان دوبئی ہیں آپ کا شجرہ نسب یہ ہے "محمد ریاض بن کیپٹن شاہ محمد بن محمد حسین بن بہادر وخان بن ملکوخان بن حست خان بن ٹھیلا خان بن کالا خان (کالا آل) بن لالوخان بن زربخش بن معراج خان بن فیروز خان بن اسماعیل خانؒ۔

مقبول حیات اعوان المعروف مقبول احمد صدیقی چیف آرگنائزر ضلع حویلی آزاد کشمیر:

مقبول حیات اعوان المعروف مقبول احمد صدیقی چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان ضلع حویلی:

مقبول حیات اعوان المعروف مقبول احمد صدیقی متیالمیرہ کے سکونتی ہیں اور بطور سپر یٹنڈنٹ ڈی سی آفیس حویلی فرائض سرانجام دے رہے ہیں ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان ضلع حویلی کے چیف آرگنائزر ہیں آپ کا شجرہ نسب کہ ہے:۔مقبول حیات بن مولانا محمد حیات بن میاں مستانہ بن نیاز محمد بن سید ولی بن جان محمد بن محمد حیات بن شریف خان۔

شوکت حسین علوی چیف کوآرڈینیٹر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان تحصیل مری:

شوکت حسین علوی گلشن قطب شاہ دریا گلی مری میں پیدا ہوئے آپ ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان تحصیل مری کے چیف کوآرڈینیٹر ہیں۔تحقیق سے خصوصی دلچسپی رکھتے ہیں آپ کے والد محترم حاجی عمر فاروق علوی تنظیم الاعوان مری کے صدر ہیں آپ کا شجرہ نسب یہ ہے۔شوکت حسین علوی بن عمر فاروق علوی بن عبدالواحد علوی بن میاں نظام الدین علوی نقشبندی بن میاں جیاخان علوی بن میاں مرید علوی بن میاں کرم اللہ علوی بن جموں علوی بن میاں پیر بخش علوی المعروف میاں پیرا علوی (جد اعلیٰ پیر آل)۔

بلال خالد اعوان چیف کوآرڈینیٹر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان تحصیل سرگودھا:

بلال خالد اعوان مناواں نزد سبھر آل وادی سون سکیسر تحصیل نوشہرہ ضلع خوشاب میں پیدا ہوئے آپ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کی شاخ کلوآل گوت/شاخ سے تعلق رکھتے ہیں گزشتہ 10 سال سے سرگودھا شہر میں رہائش پذیر ہیں۔بی ایس سی کرنے کے بعد بیرون ممالک چلے گئے مختلف ممالک میں ملازمت کی سنگاپور کے علاوہ تین سال ایران میں بھی ملازمت کی فارسی پر عبور رکھتے ہیں ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان سے وابستہ ہیں انساب کی فارسی کتب پر آپ ہی تحقیق کرتے ہیں۔آپ ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان تحصیل سرگودھا کے چیف کوآرڈینیٹر ہیں۔آپ کا شجرہ نسب یہ ہے "بلال خالد اعوان بن حاجی محمد خالد بن حاجی احمد سلطان بن کٹو بن جیندا بن فتح محمد بن محمد اعظم بن محمد نذیر بن محمد علی بن دادن بن ولایت بن کوراہی بن اڑک بن میر جام بن سلطان کلو (جد امجد شاخ کلوآل) بن اکبر عرف اکو بن حسن کہکہ (کہکا) بن محمد اخلاص بن جنگ باز (جھنگا) ابن گہرگاہ ((گھڑکا) بن محمد اجل بن سعادت اندوز (اندو) بن درج الدر (درجون) بن مست علی بن محمد غازی بن محمد بدوس (بدلیس) بن بہادر علی بھانو بن حسن دوست (سندوج) بن احمد علی بدرالدین بدھو بن عبداللہ گولڑہ بن قطب حیدر شاہ غازی المعروف قطب شاہ ثانی۔

جی ایم اعوان (ڈھلی) چیف کوآرڈینیٹر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان وادی سون سکیسر:

غلام محمد اعوان المعروف جی ایم اعوان (ڈھلی) کھبیکی وادی سون سکیسر کے سکونتی ہیں تحقیق سے بھرپور دلچسپی رکھتی ہیں آپ نے قدیم کتب کے حوالہ سے ایک کتابچہ بھی شائع کیا جس میں قدیم انساب کی کتب کے حوالہ سے علامہ یوسف جبریلؒ کی تحقیق اور قدیم روایات کے حوالہ سے لکھا کہ اعوان حضرت حنفیہ بن حضرت علیؓ کی اولاد سے ہیں آپ کا شجرہ نسب یہ ہے "جی ایم اعوان (ڈھلی) بن رسالدار محمد نواز بن ملک اللہ داد بن ملک اللہ یار بن ملک معمور (ڈھلی) بن ملک سیدا بن ملک رحمت بن ملک باز بن ملک وریام بن ملک ویرو بن ملک جھنگی بن ملک حکیم بن ملک رجاوا بن ملک حاجی بن ملک کھلچی بن جھام بن ملک نڈھا بن ملک گوندل بن ملک ربیعہ بن ملک ویتو بن ملک جوگی بن ملک دیو بن ملک ترکھو بن ملک پیر مدھو بن ملک طور بن ملک حسن دوست بن احمد علی مشہور بدرالدین بن عرف بدھو بن ملک عبداللہ گولڑہ بن سالار قطب حیدر غازی علوی المعروف قطب شاہ ثانی"۔

ملک ابراہیم اعوان چیف کوآرڈینیٹر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان گارڈن ویسٹ کراچی:

ملک محمد ابراہیم اعوان ساکن حسکن، ساہیوال سرگودھا حال نشتر روڈ گارڈن ویسٹ کراچی میں سکونت پذیر ہیں ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے چیف کوآرڈینیٹر ہیں آپ کا شجرہ نسب بذیل ہے "ابراہیم بن شیر محمد بن میاں غلام محمد بن فتح محمد بن برخوردار بن دریا بن تاجاب بن محمدی بن بابوکمال بن بابو بھائی بن موروثی بن پیلو بن حاجی بن کھلچی بن جھام بن نڈھا بن گوندل بن ربیع بن دتو بن جوگی بن دیو بن ترکھو بن پیر مدھو بن طور بن بہادر علی بن حسن دوست بن احمد علی بن عبداللہ گولڑہ بن سالار قطب حیدر شاہ غازی علوی"۔

نثار احمد اعوان چیف کوآرڈینیٹر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان تحصیل بالاکوٹ:

نثار احمد اعوان کا خاندان اعوان پٹی مظفرآباد سے موضع نڑاہ تحصیل بالاکوٹ آباد ہوا۔آپ ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان تحصیل بالاکوٹ کے چیف کوآرڈینیٹر ہیں آپ کا شجرہ نسب یوں ہے:۔"نثار احمد اعوان بن غلام سرور بن قمر علی بن احمد علی بن علی بہادر خان بن نیاز علی بن فقیر علی بن فتح محمد بن پنوں خان بن خدابخش بن خدر (خضر) بن محمد خان بن گوگڑ بن پیارا بن باز بن پھولا بن شہد بن مل بن جیا بن دودا بن سدس بن ماچھ بن موسیٰ بن حسن بن جنت (چشت) بن پاؤ بن کھلو بن کرم علی بن مزمل علی کلگان بن قطب حیدر شاہ غازی علوی۔

گلزار خان اعوان چیف کوآرڈینیٹر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان الولی ہری پور ہزارہ:

گلزار خان اعوان الولی ہری پور کے چیف کوآرڈینیٹر ہیں آپ اقوام انساب کتاب کے مولف ہیں آپ کا شجرہ نسب یہ ہے "گلزار خان بن سلیمان خان بن نور عالم بن سید نور بن بختاور ابن غلام محمد بن عود بن جانباز بن درگاہی بن شریف بن احمد بن سید خان بن حمید بن سردار خان بن کرم خان بن مہر خان بن نظر خان بن غلام محمد بن زوما خان بن شرف خان بن مزمل علی کلگان بن سالار قطب حیدر شاہ علوی المعروف قطب شاہ ثانی"۔

کاشف حسین اعوان چیف کوآرڈینیٹر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان:

کاشف حسین اعوان چیف کوآرڈینیٹر مظفرآباد ہیں اور پچہ شریف کے سکونتی ہیں تحقیق سے خصوصی دلچسپی رکھتے ہیں جناب محبت حسین اعوان چیئرمین اور ان کی شاخ ایک ہی ہے۔شجرہ نسب یہ ہے کاشف حسین بن مشتاق حسین بن خلیل الرحمٰن بن غلام رسول بن عبداللہ بن شیر محمد بن عبدالغفور بن حافظ جان محمد بن مبارک بن فتح نور بن عبدالعزیز بن عبدالغفور بن سید چراغ بن سید ملک بن غلام مصطفیٰ بن احمد خان بن مہل خان بن تولا خان بن کالا خان بن لعل خان بن سلطان جموں بن گوندل بن ربیع بن دتو بن جوگی بن دیو بن ترکھو بن پیر مدھو بن طور بن بہادر علی بن حسن دوست بن احمد علی بن عبداللہ گولڑہ۔

محمد صادق اعوان چیف کوآرڈینیٹر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان گڑھی دوپٹہ:

ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان گڑھی دوپٹہ کے چیف کوآرڈینیٹر ہیں بزرگ رہنما ہیں آپ کا شجرہ نسب یہ ہے ''محمد صادق اعوان بن جمال دین بن عمر دین بن فقیر بن مولوی محمد نور بن ستار محمد بن قاضی امیر اللہ بن خلیفہ مہر محمد خان بن محمود بن خدا بخش بن خضر بن بن محمد خان بن گوگڑ بن پیارا بن باز بن پھولا بن شہد بن مل بن جیا بن دودا بن سدس بن ماچھ بن موسیٰ بن حسن بن جنت (چشت) بن پاؤ بن کھلو بن کرم علی بن مزمل علی کلگان بن قطب حیدر شاہ غازی علوی۔

محمد الیاس اعوان چیف کوآرڈینیٹر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان اعوان پٹی مظفر آباد۔

محمد الیاس اعوان ہاڑیاں اعوان پٹی میں 1.4.1971 میں پیدا ہوئے گورنمنٹ ڈگری کالج گڑھی دوپٹہ سے گریجویشن کیا۔ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان، اعوان پٹی کے چیف کوآرڈینیٹر ہیں۔اعوان پٹی کی قابل ذکر شخصیات میں محمد منیر اعوان سابق پارلیمانی سیکرٹری، محمد یوسف اعوان ACSD، محمد فاروق اعوان DG، شیر زمان ایڈووکیٹ، عبدالقیوم اعوان ریٹائرڈ سیکرٹری، انجینئر رفاقت اعوان ممبر کشمیر کونسل، اظہر منیر اعوان، مبشر منیر اعوان سابق مشیر حکومت، محسن منیر اعوان، بلاول منیر اعوان، عبداللہ اعوان SSP مشرقی پاکستان، مختیار اعوان نائب تحصیلدار، اسلم اعوان نائب تحصیلدار، نواب اعوان رینج آفیسر، سلیم اختر اعوان اے سی، شریف اعوان ڈی پی، تھانیدار افسر اعوان، ڈاکٹر حنیف اعوان، یعقوب اعوان ڈپٹی سیکرٹری، نذیر اعوان ایس او شہید زلزلہ، رفیق اعوان ایس او، عبدالقیوم اعوان ایس او، الطاف اعوان پرنسپل، میر زمان اعوان ڈپٹی ڈائریکٹر، کیپٹن افضل اعوان، سیاف اعوان، ممبر افسر، نواب اعوان، شاہزمان اعوان فارسٹ آفیسر، جواد علی ایم فل، نعیم شفیع، عمار علی، انیق الیاس، ایاز حسین، اجمل حسین، نوید اعوان، عبدالقیوم اعوان وغیرہ وغیرہ ہیں۔ آپ کا شجرہ نسب یہ ہے ''محمد الیاس بن حشمت اللہ بن محمد علی بن صوبہ بن نور محمد بن کلی بن رحمت اللہ بن نیک محمد بن شیر محمد بن شادی بن سادخان بن زنیاں بن گہنیاں بن لال بیگ بن کاکا بن آہیر بن گوہر بن حمزہ بن گگ بن کرم علی بن مزمل علی کلگان''۔

محمد شبیر اعوان چیف کوآرڈینیٹر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان جہلم ویلی ہٹیاں بالا:

آپ تکیہ بانڈی ہٹیاں بالا کے سکونتی ہیں عبداللہ گولڑہ کی اولاد سے ہیں ادارہ تحقیق الاعوان جہلم ویلی ہٹیاں کے چیف کوآرڈینیٹر ہیں معروف صحافی ہیں۔شجرہ نسب: محمد شبیر بن کالا خان بن علی اکبر بن شیر ولی بن صوفی بن ستار علی بن شیر جنگ بن فتح خان بن جمدن بن سلیمان بن صالح محمد بن نعمت بن مرزا بن مولا بن موہر بن جھنڈا بن گوہر بن کالا بن نور بن محمود بن بدھن بن تریڑ بن سگرا بن حسن دوست بن احمد علی بن عبداللہ گولڑہ بن سالار قطب حیدر غازی۔

لیاقت علی اعوان چیف کوآرڈینیٹر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان ضلع جہلم ویلی:

ملک لیاقت علی اعوان نوگراں کے جند اعوان ہیں آپ ماہر تعلیم و قابل ذکر شخصیت ہیں ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان نوگراں ضلع جہلم ویلی کے چیف کوآرڈینیٹر ہیں آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے ''لیاقت علی بن بہادر علی بن احمد علی بن حسن علی بن سمند خان بن مصطا خان بن نعمت خان بن محرم خان بن کہوندو بن سمند بن ملوک بن اہیر خان بن غنی بن عاقل بن حسن خان بن مکھن بن نوشیر بن مہمند بن بدھو بن دفتر بن سقد بن اسمند بن نواب بن جند بن ارجن بن گاموں بن غلام علی بن مزمل علی کلگان بن قطب حیدر شاہ غازی علوی''۔

عبدالرحیم علوی چیف کوآرڈینیٹر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان ضلع مظفر آباد

عبدالرحیم علوی ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان گلشن علاوالدین ڈھیریاں مظفر آباد کے چیف کوآرڈینیٹر ہیں۔آپ کا شجرہ نسب یہ ہے ''عبدالرحیم علوی بن عالم دین بن نور محمد بن صالح محمد بن فتح محمد بن نور محمد بن دستار خان بن عدلی خان بن شیر محمد بن چنگیز خان بن شیر احمد بن محمد اکبر بن مہر دین بن دیسر خان بن محمود شاہ بن صغرال شاہ بن دین محمد (دھنی پیر) بن پیر مانک شاہ بن پیر امانت شاہ بن پیر حسین شاہ بن پیر شام شاہ بن جمعہ شاہ بن شاہ زمان بن زبیر شاہ بن زمان شاہ بن مزمل علی کلگان بن قطب حیدر شاہ علوی''

محمد نصیر اعوان (میراکلسی مظفر آباد) چیف کوآرڈینیٹر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان پٹیکہ تحصیل نصیر آباد۔

محمد نصیر اعوان میراکلسی نصیر آباد کے سکونتی ہیں ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان تحصیل نصیر آباد کے چیف کوآرڈینیٹر ہیں آپ کا شجرہ نسب یہ ہے ''نصیر احمد اعوان بن احمد شیر بن عبداللہ بن احمد علی بن میر خان بن شیر محمد بن الف خان بن میر محمد بن جنگ باز بن نیک محمد بن جلال خان بن سنگی خان بن شریف خان بن میر سخی بن میر علی بن محمد علی بن میر باز بن مصاحب بن شیر جنگ بن علی شیر بن مراد بن نوشیر بن میر حیات بن شاہ محمد بن غالب بن سید خان بن بلول خان بن حجا خان بن جلال خان بن حسن شاہ بن نواب خان بن مزمل علی کلگان بن قطب حیدر شاہ علوی''۔

محمد شفیع اعوان چیف کوآرڈینیٹر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان پٹیکہ مظفر آباد۔

محمد شفیع اعوان لڑی پٹیکہ کے رہائشی اور چیف کوآرڈینیٹر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان ہیں آپ کا شجرہ نسب یہ ہے ''محمد شفیع بن غلام رسول بن غلام محمد بن محمد عثمان بن محمد صدیق بن چوڑ بن عالم بن عبدالکریم بن رحمان بن صمد بن نجیب بن دیدار بن نامدار بن کریم بن حسن بن دادخان بن نور بلور بن کیموری بن قیصر بن یصرب بن عارب بن شرف بن جرسہ بن نیل سند بن دومیال بن کھلو بن کرم علی بن مزمل علی کلگان بن قطب حیدر شاہ غازی علوی''

قاضی محمد بشیر اعوان چیف کوآرڈینیٹر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان موہری نڑاٹ کھاوڑہ مظفر آباد۔

قاضی محمد بشیر اعوان موہری نڑات کے سکونتی ہیں ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان موہری نڑاٹ کھاوڑہ مظفر آباد کے چیف کوآرڈینیٹر ہیں شجرہ نسب یہ ہے ''محمد بشیر اعوان بن غلام نبی بن شیر احمد بن قاضی غلام محی الدین بن قاضی عبدالشکور بن حافظ جان محمد۔ حافظ جان محمد اعوان کے پانچ فرزند قاضی عبدالشکور، حافظ محمود، حافظ شیخ محمد، قاضی عبدالغفور اور قاضی عبدالکریم تھے قاضی عبدالغفور کی اولاد سے معروف شخصیت کرنل الطاف اعوان و اصغر اعوان سابق ممبر اسمبلی قابل ذکر شخصیات گزری ہیں۔قاضی عبدالشکور کی اولاد مظفر آباد اور بیروٹ ایبٹ آباد میں آباد ہے جناب محبت حسین اعوان چیئرمین ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان ان ہی کی اولاد سے ہیں۔

ظفر اقبال اعوان چیف کوآرڈینیٹر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کھاوڑہ مظفر آباد:

آپ کنڈیاں کے سکونتی ہیں ٹیچر ہیں ادارہ تحقیق الاعوان کے چیف کوآرڈینیٹر حلقہ کھاوڑہ ہیں شجرہ نسب: ظفر اقبال بن اکبر علی بن غلام حسین بن گلابو بن بیر محمد بن خواج محمد بن کالو بن کرم اللہ بن بن صحاح بن نور دین بن اللہ دین بن ملک کمال خان بن ملک نیک محمد (نیک آل) بن ملک جیسیل بن ملک دھن خان بن ملک ساہو خان بن جیسر بن سالت بن رضوان (رجوئیں) بن اقبال عرف ملک کول بن فیروز المعروف پھرن بن قدوس المعروف کدو بن چراغ معروف چرایا بن عبدالجبار بن کرم علی کھلی بن مزمل علی کلگان۔

سالار محمد فاروق اعوان چیف کوآرڈینیٹر میراسرو مظفر آباد:

آپ کا شجرہ نسب یہ ہے ''محمد فاروق بن محمد یعقوب بن مولوی ابراہیم بن حافظ میر محمد بن حافظ نور محمد بن حافظ فتح محمد بن حافظ باقر بن حافظ ملوک بن شرف الدین بن حافظ عبدالحاجی بن گورا علوی بن کالو بن تھراج بن بھرتھ بن گگا بن شیر محمد بن محمد شاہ بن عظمت اللہ بن حشمت اللہ بن غلام محی الدین بن خدایار بن عبدالفاروق بن عبدالواحد بن عبدالباری بن عنایت اللہ بن کمال شاہ بن مست شاہ بن شمس شاہ بن عنایت اللہ بن احمد شاہ بن جوگی شاہ بن ابراہیم شاہ بن حبو علوی بن وگیرا بن زمان علی کھوکھر بن قطب حیدر شاہ غازی علوی۔راولاکوٹ میں اسی شاخ سے قاضی منیر اعوان مولانا عبیداللہ و عبدالہادی وغیرہ قابل ذکر گزرے ہیں۔

اشفاق احمد ہاشمی چیف کوآرڈینیٹر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان تحصیل دیرکوٹ باغ آزاد کشمیر:

آپ چلند راٹ باغ کے سکونتی ہیں محکمہ سروسز میں بطور ڈپٹی سیکرٹری فرائض سرانجام دے رہے ہیں اور ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان تحصیل دیرکوٹ کے چیف کوآرڈینیٹر ہیں اس شاخ سے قاضی محمد خلیل اعوان ہیڈ ماسٹر ڈوگرہ دور میں گزرے ہیں ان کے فرزند زاہد ہاشمی بھی ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر ریٹائرڈ ہوئے ہیں معروف شاعر عبدالرزاق بے کل اور احمد عقیل اعوان قابل ذکر ہیں۔

اسد نسیم اعوان چیف کوآرڈینیٹر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان تحصیل راولاکوٹ آزاد کشمیر:

اسد نسیم بنی سنگولہ کے رہائشی ہیں اور بطور جونیئر معلم فرائض سرانجام دے رہے ہیں ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان تحصیل راولاکوٹ کے چیف کوآرڈینیٹر ہیں۔ آپ کا شجرہ نسب یہ ہے ''اسد نسیم بن محمد نسیم (صدر معلم) بن محمد غلام بن حشمت علی نمبردار بن غلام علی نمبردار بن فیض بخش نمبردار بن تاج محمد سرپنچ نمبردار سنگولہ۔

زین اکبر اعوان چیف کوآرڈینیٹر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان شمالی سنگولہ:

زین اکبر اعوان نکر سنگولہ کے سکونتی ہیں ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان شمالی سنگولہ کے چیف آرگنائزر ہیں آپ کا شجرہ نسب یہ ہے'' زین اکبر اعوان بن محمد ایوب نمبردار بن عبدالحسین نمبردار بن مور خان نمبردار بن اکبر علی نمبردار بن مستو خان نمبردار (مستو آل) بن فقیرو خان بن پھلا خان بن مارچ خان بن حیات خان بن نصرا خان بن زر بخش بن معراج خان بن فیروز خان بن حضرت بابا اسماعیلؒ از اولاد حضرت باباسجاولؒ۔

محمد صابر اعوان چیف کوآرڈینیٹر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان ہیمہ ناڑی سنگولہ:

محمد صابر اعوان ہیمہ ناڑی سنگولہ کے رہائشی ہیں آپ کے والد حاجی محمد یوسف خان سنگولہ کی معزز ترین شخصیت گزرے ہیں آپ یوسی سنگولہ کے ممبر رہ چکے ہیں۔ محمد صابر اعوان ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان سنگولہ وسطی کے چیف کوآرڈینیٹر ہیں آپ کا شجرہ نسب یہ ہے'' محمد صابر اعوان بن حاجی محمد یوسف بن مغل خان بن فتح علی بن شاموں خان بن نتھو خان بن نور خان (جد اعلیٰ نور آل) بن بسی خان بن سجاول بن فتح محمد بن مندو خان بن محمود بن گھراج بن فیروز خان بن بابا محمد اسماعیلؒ از اولاد حضرت باباسجاول علوی قادریؒ۔

چیف آرگنائزر بیرون ممالک:

ڈاکٹر شاہجہان خان اعوان چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کینڈا:

ڈاکٹر شاہجہان اعوان آگرہ سنگولہ میں 02 جنوری 1956ء کو پیدا ہوئے۔ کراچی یونیورسٹی سے 1979ء میں بی فارمیسی کی ڈگری اور 1985ء میں ایل ایل بی کی ڈگری حاصل کی علاوہ ازیں DHMS بھی کیا۔ بطور ڈرگ انسپکٹر پنجاب بھی فرائض سرانجام دے چکے ہیں اس دوران آپ نے جعلی ادویات بنانے والوں اور سٹور چلانے والوں کے خلاف زبردست ایکشن لیا راولپنڈی میں کئی میڈیکل سٹور سیل کیے اور ان کے خلاف قانونی کاروائی کی آپ خداداد صلاحیتوں کے مالک ہیں سنگولہ راولاکوٹ تحریک میں کابینہ سٹڈنگ کمیٹی کے اجلاس میں آپ نے اپنا موقف جاندار طریقے سے بیان کیا۔ کینڈا کی شہریت رکھتے ہیں ٹرینٹو انسٹی ٹیوٹ کینڈا سے فارمیٹیکل ٹیکنالوجی آف کوالٹی کنٹرول میں گریجویشن کیا۔ سنگولہ کی تعمیر و ترقی اور یکجہتی میں بھرپور دلچسپی رکھتے ہیں تاریخ ہذا سے بھی بھرپور دلچسپی رکھتے ہیں آپ کا شجرہ نسب یہ ہے:۔'' ڈاکٹر شاہجہان بن خان محمد بن فیروز خان بن غلام علی خان بن منگل خان نمبردار سنگولہ بن رانجا خان بن مصری خان بن بیرم خان بن نکو خان بن معراج خان بن فیروز خان بن حضرت بابا اسماعیلؒ بن بہرام خان بن حمید اللہ عرف بڈھا بابا بن بابا سادم خان بن حضرت باباسجاول علوی قادریؒ

انجینئر محمد زرین اعوان چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان سعودیہ:

انجینئر محمد زرین اعوان صاحب دبن سنگولہ میں پیدا ہوئے داؤد کالج آف انجینئرنگ سے بی ای کیا اور سعودی عرب ینبو میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں خدمت خلق کا جذبہ بدرجہ اتم موجود ہے ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان سعودیہ کے چیف آرگنائزر ہیں'' انجینئر محمد زرین اعوان بن محمد زمان بن ناظر علی بن مستا خان بن خان محمد بن فیض اللہ بن مہک اللہ بن کالا خان بن کلو خان بن محمود خان بن گھراج خان بن فیروز خان بن حضرت بابا اسماعیل بن حضرت بابا بہرام بن حمید اللہ عرف بڈھا بابا بن حضرت بابا سادمؒ بن حضرت باباسجاولؒ''

ڈاکٹر جاوید عزیز اعوان چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان امریکہ:

ڈاکٹر جاوید عزیز اعوان سنگولہ دبن میں پیدا ہوئے امریکہ کی شہریت رکھتے ہیں امریکہ میں ذاتی کاروبار ہے خدمت خلق کا بھرپور جذبہ رکھتے ہیں ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان سے منسلک ہیں تحقیق، تالیف و اشاعت میں بھر تعاون کرتے ہیں راقم مولف کے بھتیجے ہیں ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان امریکہ کے چیف آرگنائزر ہیں آپ کا شجرہ نسب یہ ہے'' ڈاکٹر جاوید عزیز اعوان بن عبدالعزیز اعوان (سابق چیئرمین یونین کونسل سنگولہ) بن محمد خان نمبردار بن حشمت خان نمبردار بن غلام علی خان نمبردار بن فیض بخش خان نمبردار بن تاج محمد خان (نمبردار اوّل سنگولہ) بن آفتاب المعروف تابو خان بن مومن خان بن رحمت اللہ خان بن کالا خان بن کلو خان بن محمود خان بن گھراج خان بن فیروز خان بن حضرت بابا اسماعیل خانؒ از اولاد حضرت باباسجاول علوی قادریؒ۔

اعجاز یونس اعوان چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان سعودیہ:

اعجاز یونس اعوان سنگولہ آگرہ کے سکونتی ہیں جازان روڈ مکہ سعودی عرب میں فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ تحقیق اور تالیف سے بھرپور لگاؤ رکھتے ہیں ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان سعودی عربیہ کے چیف آرگنائزر ہیں شجرہ نسب یہ ہے:۔'' اعجاز یونس اعوان بن محمد یونس بن غلام حیدر بن محمد بخش بن بہادر خان نمبردار بن منگل خان نمبردار سنگولہ بن رانجا خان بن مصری خان بن بیرم خان بن نکو خان بن معراج خان بن فیروز خان بن حضرت بابا اسماعیلؒ بن بابا ابراہیم المعروف بابا بہرام بن بڈھا بابا بن حضرت بابا شادم بن حضرت باباسجاول علوی قادری ہزارویؒ۔

نیئر غنی اعوان چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان سعودی عربیہ:

نیئر غنی اعوان ریڑھ بن پکھر راولاکوٹ کے رہائشی ہیں بسلسلہ روزگار ظہران الجنوب سعودیہ میں ہیں تحقیق سے بھرپور دلچسپی رکھتے ہیں ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان سعودیہ کے چیف آرگنائزر ہیں شجرہ نسب یہ ہے'' نیئر غنی اعوان بن عبدالغنی بن عالم دین بن شرف دین بن محمد بخش بن فقیر محمد بن نیک محمد بن حیات خان بن شریف خان (جد امجد شریف خانی آل)۔

ایگزیکٹو ممبران مرکزی ریسرچ کونسل ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان و تحقیق الاعوان بک بورڈ:

ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کی مرکزی ریسرچ کونسل اور تحقیق الاعوان بک بورڈ بھی قائم ہے جس کے چیئرمین جناب محبت حسین اعوان ہیں۔ ایگزیکٹو ممبران میں جناب پروفیسر پیر سلطان الطاف علی اعوان (سرپرست) از اولاد حضرت سلطان باھوؒ (جھنگ)، محمد کریم اعوان (اعوان منزل دبن سنگولہ راولاکوٹ)، شوکت محمود اعوان واہ، ملک مشتاق الہیٰ اعوان وادی سون، ملک شوکت حیات مظفر آباد، محمد فاروق اعوان آبپارہ اسلام آباد، مختصر خان بٹ گرام، عبد اللہ جان اسلام آباد، عبدالحمید علوی ریٹائرڈ سیکرٹری حکومت (پلندری)، پروفیسر بشیر احمد سوز ایبٹ آباد، پروفیسر ڈاکٹر عبد الرحمٰن مظفر آباد، قاری جمیل الرحمٰن اعوان (ساکن پپیکہ حال معلم مسجد نبوی ﷺ) مشتاق احمد جوش مظفر آباد، پروفیسر طفیل حسین علوی سنگولہ، حافظ محمد ریاض سیالوی سرگودھا، ملک محبوب الرسول قادریؒ خوشاب، محمد عظیم ناشاد اعوان مانسہرہ، ڈاکٹر حق نواز سکھر، پروفیسر رشید حسرت سنگولہ، عطا الرسول (شاکر کنڈان) سرگودھا، ملک ابراہیم اعوان سرگودھا، عبید اللہ علوی راولپنڈی، ملک شاہسوار علی ناصر خوشاب، ڈاکٹر قاری محمد سلیمان اعوان حیدر آباد، شوکت علی اعوان کوئٹہ، پیر نعیم علوی چشتی جوہر آباد خوشاب، مدثر شمس اعوان جہلم ویلی (آزاد کشمیر) عاطف محمود اعوان راولپنڈی، ڈاکٹر ایس اے اعوان

راولپنڈی، ڈاکٹرعمران حیدرعلوی پنڈدادن خان،محمدفاروق اعوان آبپارہ اسلام آباد(شاعر، ریسیرچر و ماہرتعلیم)پروفیسرعنایت علی خان اعوان مانسہرہ،فیصل محمودعلوی کراچی۔

چیف آرگنائزربیرون ممالک،صوبائی،ڈویژنل وضلعی ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان:

ڈاکٹرشاہجہان خان اعوان (کینڈا)، ڈاکٹرجاویدعزیزاعوان(امریکہ)،علامہ پروفیسرسخاوت حسین سندرالوی(امریکہ)، کوثرتسنیم اعوان(لندن)، زاہد مصطفیٰ اعوان(فرانس) انجینئرمحمدزرین اعوان(ینبوسعودیہ)، ملک اسحاق اعوان (دمام)، ثاقب محمود اعوان (سڈنی)، ثاقب خلیل اعوان(روم)، اعجاز یونس اعوان (مکہ)، طارق جایداعوان(دوبئ)محمداعجاز(ملائشیا)، نیئرغنی اعوان الجنوب سعودیہ)،ڈاکٹرمحمداقبال اعوان(مانسہرہ)چیف آرگنائزر KPK،ملک اشرف خان اعوان کلرکہار، ملک شوکت علی اعوان ایڈووکیٹ کوئٹہ،مدثرشمس اعوان (جہلم ویلی)، ملک رفیق اعوان اسلام آباد، ملک تنویرعلوی (راولپنڈی ڈویژن)اشرف خان اعوان (بٹگرام ہزارہ ڈویژن)، پیرنعیم علوی چشتی(خوشاب سرگودھاڈویژن)، حاجی ملک اکبر(سیالکوٹ)، ملک محمدزاہداعوان ملتان، نہاراعوان مردان، عبدالقیوم اعوان کوئٹہ ڈویژن، نذیراعوان حیدرآبادڈویژن، سہراب احمداعوان (مظفرآبادڈویژن)، قاضی محمداقبال حسین اعوان (پونچھ ڈویژن)، ملک اطوارحسین اعوان میرپورڈویژن، ملک شاہسوارعلی ناصر(ضلع خوشاب)، ملک عطاالرسول شاکرکنڈان(سرگودھا)، ملک داؤداافضل اعوان(جھنگ)، عاطف محموداعوان(راولپنڈی)، ملک مسرورانوراعوان حافظ آباد، طارق مصطفیٰ (گجرات)، ملک انور(سیالکوٹ)، ڈاکٹرعمران حیدراعوان (جہلم)، قاضی محمدصفدراعوان (اٹک)، ملک معظم خلیق علوی چکوال، ملک طاہرمحموداعوان (چکوال)، ملک اللہ بخش اعوان (میانوالی)، ملک ظفرعلی اعوان (شیخوپورہ)، محمدطارق اعوان (ملتان)، سیاب احمدصدیقی (کراچی ایسٹ)، ماجدسلطان اعوان (کراچی ویسٹ)، محمدطارق حیدرآباد، ملک میرافضل اعوان (ایبٹ آباد)محمدیونس اعوان (ہری پور)حاجی قیصرخان اعوان بٹ گرام،رشید احمد کوہاٹ،حیدر زمان صوابی،معراج علی مردان،عارف اللہ اعوان ایڈووکیٹ بنوں،اشفاق اعوان DI خان،حنیف اللہ اعوان بنوں،عاصم شہزاداعوان مانسہرہ،ملک محمدیونس اعوان ہری پور،محمدریاض پونچھ،محمدحنیف باغ،ملک یاسین طاہرسدھنوتی،مقبول احمدصدیقی حویلی،محمدعارف چھلوی مظفرآباد۔

تحصیل وحلقہ وگاؤں چیف کوآرڈینٹرزادارہ تحقیق الاعوان پاکستان:

ملک فتح خان اعوان تحصیل نوشہرہ(وای سون)بلال خالداعوان سرگودھا،شوکت حسین علوی مری،ملک اصغر اعوان جہلم،ملک امجدحسین ایڈووکیٹ حویلیاں،ملک مسلم ایڈووکیٹ ایبٹ آباد،محمدارشاد اعوان ہری پور،ملک محمدعلی مانسہرہ،عبدالحکیم بفہ،ملک نورالرحمن اعوان اوگی،نثاراحمد بالاکوٹ،گل زرین الائی،ڈاکٹرایس اے اعوان راولپنڈی،ملک ارشدمحمودکرکہار، ملک بلال خالدسرگودھا،اصغراعوان کلرکہار،غلام غوث کھاریاں،ملک نیازاحمدایڈووکیٹ ٹیکسلہ،اسرار اعوان (مظفرآبادچھتر)،مولاناسیف الرحمٰن اعوان بٹ گرام،گل زرین اعوان الائی،خورشید ناز مانسہرہ شہر،مولاناامداداللہ اعوان حلقہ بٹ گرام، حاجی حسن زے اعوان بٹگرام شہر،بابراعوان راولپنڈی، صابراعوان کھنہ راولپنڈی،اسدنسیم راولاکوٹ،اعجازمحموداعوان حلقہ 3راولاکوٹ، جاویداقبال راولاکوٹ شہر،الحاج محمدسعیداعوان یوسی سنگولہ،سیاب علوی جنوبی سنگولہ،زین اکبراعوان نکرشمالی سنگولہ،ابراہیم زمان اعوان وسطی سنگولہ،صادق اعوان کرڑھی دوپٹہ،عاقب الطاف ہٹیاں، محمدابرارلیپہ،مصطفیٰ علی اصغرمظفرآباد،کاشف اعوان (کھاوڑہ کومی کوٹ پچہ شریف)،توصیف احمداعوان راولپنڈی،ملک طاہرایوب اعوان چیف کوآرڈینٹرجہلم ویلی واسلام آباد،محمدبشیراعوان موہری نڑاٹ کومی کوٹ۔

سرکل چیف کوآرڈینٹرزادارہ تحقیق الاعوان پاکستان:

آزادکشمیر:

ضلع مظفرآباد: چھتر دودمیل۔علی اکبراعوان ریٹائرڈایڈیشنل(سیکرٹری سروسز) ، فاروق اشرف اعوان، خالدمحموداعوان، اسرار اعوان،ارشدحسین اعوان،امجدمحموداعوان و خوشنودا کبراعوان، پٹی مظفرآبادمحمدالیاس اعوان ،محسن منیراعوان، مسعوداحمداعوان ایڈووکیٹ،نمبردارسیاف اعوان، عبدالقیوم اعوان، نویداختراعوان۔سالارمحمدفاروق اعوان میراسرو، میاں عبدالودود اعوان جھینگ دیولیاں، محمدمحمدایوب اعوان حسن آباد، محمدشفیع اعوان لڑی، محمدنصیراعوان میراکلسی، محمدفیاض اعوان ٹمبی ،مظفرآبادنزاکت حنیف اعوان ،محمدشفیق اعوان، عبدالرحیم علوی گلشن علاؤالدین ڈھیریاں، محمدمنصف اعوان پچہ شریف،عبدالمجیداعوان ٹمبی ،محمدمنیراعوان سیری نکرکٹکیر ،محمدفاروق اعوان سنگلور،سردارنذیرافسردریکوٹی،اورنگزیب اعوان دریکوٹی، حسین احمدمدنی میراجانگی،ظفراقبال اعوان کنڈیاں،محمدنعیم اعوان سیری میرا،عبدالمعروف منڈے بانڈی، محمداسلم گولڑہ میراپیڑ وسہ،محمداقبال اعوان میراپیڑ وسہ،مقبول حسین اعوان پلوہتر،شکیل احمداعوان لوہرمیرالنگرپورہ،محمدسجاد اعوان آئرپورٹ،۔ضلع نیلم محمدنصیراعوان ایڈووکیٹ،ملک نثارحسین اعوان،میرمحمدحسن اعوان۔

ضلع باغ۔ اشفاق احمدہاشمی(چلندراٹ)، احمدعقیل اعوان،گل افسراعوان، آفتاب حسین اعوان(کلری)، ارشدمحموداعوان (ہولڑ)، ملک الطاف حسین اعوان ومحمدگلزاراعوان (ڈھکی پندی)،مفتی محمدنذیراعوان (ہل)۔بھمبر۔عباس اعوان (برنالہ)،ضلع کوٹلی ۔ملک خالدمحموداعوان، ملک مطلوب اعوان۔ضلع حویلی۔محمداقبال اعوان، رفیع الدین اعوان، کیپٹن محمدبشیراعوان۔

ضلع سدھنوتی۔ ملک محمدحیات اعوان ایڈووکیٹ، ملک محمدحبیب اعوان ،جمیل احمدسیالوی، ملک محمدفاروق انقلابی،قاضی محمدمقصود،محمدالیاس اعوان گڑالہ،ضلع میرپور: ملک عبدالرحمٰن اعوان۔

ضلع پونچھ: ہجیرہ محمدسعیداعوان،محمدایوب اعوان،محمدخلیل اعوان، قاضی عبدالروف اعوان ۔راولاکوٹ۔قاضی محمدلطیف اعوان (حسین کوٹ)،عبدالقیوم اعوان(دھریڑھ)، قاضی محمدشکیل (سپلائی)، ملک محمدیونس (پوٹھی)،محمدشفیق اعوان (پوٹھی)، محمدآصف اعوان (پوٹھی)، اخترحسین اعوان، سنگولہ بنی۔محمدعاشق اعوان، نمبردارمحمدنذیراعوان، چوہدری محمدبشیراعوان، محمدرزاق اعوان، حاجی محمداطواراعوان، محمدافسراعوان(سناڑ)، محمدیونس اعوان نلے،ٹیچرمحمدزرین اعوان نلے، سنگولہ دبن ۔ محمدبشیراعون ایڈووکیٹ ،ہیڈماسٹرمحمدفاروق اعوان، ٹیچراعجازمحمود اعوان، ٹیچرمحمدمشتاق اعوان، حسن میراعوان صدرمعلم، نائب صوبیدارمحمدایوب،صوبیدارمحمدسرور، قاری سلطان محموداعوان، صوبیدارمحمدافضل اعوان، محمدپرویزالمعروف زبیراحمدقادری، محمدسفیر اعوان،محمدسلیم علوی،امیراعظم اعوان اکونٹس آفیسر،محمدنسیم اعوان صدرمعلم،حولدارمحمدصادق،اشرف علی اعوان،کلیم احمداعوان،آفتاب اشرف اعوان، عمران سعیداعوان، ابراہیم زمان اعوان۔چھمب سنگولہ:ممبرمحمداعظم اعوان،خلیفہ محمدگلزاراعوان،عبدالروف اعوان، انجینئرمحمداسداعوان، جنت حسین اعوان، ٹیچرافضل محموداعوان۔ ہیمہ ناڑی سنگولہ سابق بی ڈی ممبر و چیئرمین زکواۃ مولوی محمدافسراعوان، محمدسلیم اعوان سابق ممبرضلع کونسل وچیئرمین یوسی سنگولہ، سرفرازسلیم اعوان، پروفیسرمحمدارشداعوان، ٹیچراخترحسین اعوان، امجدخادم اعوان، آگرہ سنگولہ محمدیوسف شہزاداعوان، محمداکرام اعوان پرنسپل حراپبلک سکول، محمدحنیف اعوان، محمدنسیم اعوان، گلسن سنگولہ محمدحنیف اعوان ایڈووکیٹ، محمدنصیب اعوان، منشی محمدشبیراعوان، محمداختراعوان، عبدالرحمٰن اعوان، عبدالمجیداعوان، محمدعارف اعوان ائریاآفیسر، محمدحنیف اعوان ریٹائرڈصدرمعلم، عبدالروف اعوان پرنسپل تعمیراطفال سکول، ظہیرعباس اعوان۔نکرسنگولہ محمدخلیل اعوان ریٹائرڈمعلم، طارق خلیل اعوان، محمدادریس اعوان، محمدمنصف اعوان، جاویداقبال اعوان، نذیراحمداعوان، وقاراحمداعوان، بن بیک: صوبیدارمحمدشریف اعوان، کیپٹن سمندراعوان، کلیم احمداعوان ۔ضلع جہلم ویلی۔لیاقت علی اعوان،محمدشبیراعوان تکیہ بانڈی، شاہدمحموداعوان،امجدعلی اعوان۔

اسلام آباد: ملک طاہرایوب اعوان، ملک صغیرنمبردار، ملک جہانداداعوان (سنگھریال)۔

بلوچستان: ملک شوکت علی اعوان ایڈووکیٹ (کوئٹہ)، ملک صادق حسین (کوئٹہ)، ملک سروراعوان۔

پنجاب:

بھکر غلام رسول ملک، طاہر حمید اعوان، جہلم ملک اصغر علی اعوان، جھنگ داؤد افضل اعوان، چکوال آفتاب احمد ملک، حاجی محمد افضل اعوان، (کلر کہار)، محمد سلیم اعوان (کلر کہار)، حاجی جہانداد خان تلہ گنگ، حافظ آباد ملک مسرور انور اعوان، منور جاوید اعوان (کبیر والا خانیوال)، ضلع خوشاب عماد احمد اعوان (قائد آباد)، ملک شیر افضل اعوان، مولانا شوکت حسین سندرالوی، خالد جاوید قاضی، راولپنڈی چوہڑ: خالقداد روپڑ اعوان، حماد علی روپڑ اعوان، ملک محمد فضل الرحمٰن، راولپنڈی کہوٹہ کیپٹن ملک فضل داد اعوان، راولپنڈی تحصیل مری ملک شوک حسین علوی، حکیم ملک وحید، رحیم یار خان۔ محمد ایوب اعوان، سرگودھا سٹی محمد الطاف اعوان، سیالکوٹ حاجی ملک محمد اکبر اعوان، شیخوپورہ ظفر علی اعوان، صادق آباد محمد شہزاد اعوان، فیصل آباد ظہور الدین اعوان، گجرات الحاج محمد انصر اعواان (کھاریاں)، ملک محمد اقبال اعوان، ملک عبدالرزاق اعوان، ڈاکٹر مبشر حسن اعوان (گجرات)، گوجرانوالہ ملک مظفر اعوان، لاہور ملک محمد طارق مسعود اعوان، غلام شبیر اعوان، مظفر گڑھ قاضی مسعود الحسن، ملک رحمت اللہ اعوان، میاں والی چکڑالہ ڈی ایم اعوان، ملتان حکیم زادہ محبوب اعوان، محمد سلیم جامی، محمد طارق خان اعوان، بھورے والا ملک فاروق احمد اعوان ایڈووکیٹ، ملک محمد اعظم اعوان ساکن نواں شہر ایبٹ آباد حال ملتان روڈ لاہور۔ واہ کینٹ رضوان یوسف اعوان، سفیر اختر اعوان۔

خیبر پختون خوا:

ایبٹ آباد: ملک شاہنواز اعوان (کاکوٹ)، ملک طارق محمود اعوان، ملک عمر فاروق اعوان، ملک آصف محمود اعوان، ڈاکٹر دلبر اعوان، ملک محمد حفیظ اعوان، منصف گل اعوان تھنی منگلور سجی کوٹ ملک محمد حنیف اعوان، ملک وسیم اعوان، سجاول خان اعوان، کسکی محمد اقبال اعوان، محمد تنویر اعوان، محمد الیاس اعوان، محمد لطیف اعوان سپلائی، ماسٹر ہارون بھورج، ماسٹر محمد اسلم اعوان نمشیرہ، عبدالودود اعوان ٹھنڈا میرا، ملک محمد منصف اعوان ایڈووکیٹ، ڈاکٹر محمد الیاس اعوان لمبی ڈھیری۔ مانسہرہ: محمد سرور اعوان ڈی ای او (ر) جنکیاری، ملک عمر اجمل اعوان (اوگی)، محمد حبیب اعوان جیالوجسٹ (بن کوٹ اوگی) محمد فاروق اعوان (اوگی)، عامر سلطان اعوان (تحریک ختم نبوت یوتھ فورس داتہ)، ملک شکیل اعوان، محمد بشیر اعوان (عدیل ہارڈویئر) محمد انور اعوان (بسُند)، محمد اقبال اعوان چکیاہ، ٹیچر محمد فرید اعوان، خورشید احمد ناز (پوٹھہ)، نمبردار معروف اعوان۔ بٹگرام: حبیب باندھا۔ حاجی عبدالقہار، سیف الرحمٰن، حاجی گلاب۔ ڈھیری ملنگ گل زرین، عبدالقیوم، گل رحیم، سمندر خان، تاج الحق، عالم زیب۔ اعوان کالونی۔ شاہ زرین، حاجی ملنگ۔ چٹی گلی حاجی تاج گل، شیر بہادر، حیات خان۔ ہوٹل موڑ وسمہ: گل باز خان۔ ضلع بنوں: رامبیل خان، انجینئر حنیف اللہ، پشاور۔ ملک عمر بخش، عمران ملک۔ DI خان۔ محمد اشفاق اعوان (چاہپکاں)، ملک عرفان اعوان (بہاراں آباد DI شہر) کوہاٹ: رشید احمد اعوان۔ ضلع مردان معراج علی، نہار اعوان، حسن اعوان۔ اضاخیل پایاں: ملک خان بشیر۔ ہری پور، گلزار خان (الولی)۔ آفتاب احمد اعوان (حسن ابدال)۔

سندھ:

حیدرآباد ڈاکٹر قاری محمد سلیمان اعوان، پروفیسر میر اسرار احمد علوی۔ کشمور، شبیر احمد اعوان ایڈووکیٹ۔ نوشہرہ فیروز، محمد یوسف اعوان۔ گھوٹکی (ڈہرکی) اظہر رفیق اعوان، علم الدین اعوان۔ کراچی: الحاج محمد خورشید علوی (کلفٹن)، محمد یونس اعوان (کلفٹن)، ملک عاشق حسین اعوان (بہار کالونی)، سالار محمد فاروق اعوان (گلشن اقبال)، ملک ظفر اعوان (ناظم آباد)، ملک ابراہیم اعوان (گارڈن ویسٹ)، محمد شیر اعوان (صدر)، ظفر اقبال اعوان (ائرپورٹ)، محمد زبیر اعوان (لانڈھی)، محمد وقار احمد اعوان (PECH)۔

☆☆☆☆☆

چند ماخذ کتب کی فہرست

نمبر شمار	نام کتاب معہ مصنف رمولف	نمبر شمار	نام کتاب معہ مصنف رمولف
01	نسب قریش عربی لابی عبداللہ الصعب الزبیری	33	خزینۃ الاصفیاء فارسی مفتی غلام سرور جلد ششم
02	المعقبین من ولد الامام تالیف الشریف یحیٰی	34	تاریخ خان جہانی مخزن افغانی فارسی نعمت اللہ ہروی
03	تہذیب الانساب تالیف ابی الحسن محمد بن ابی جعفر	35	بحر الجمان از سیّد محبوب شاہ
04	لباب الانساب عربی ابی الحسن القاسم بن زید	36	تاریخ علوی اعوان از محبت حسین اعوان
05	عمدۃ الطالب تالیف الشریف جمال الدین احمد	37	تاریخ اودھ حصہ سوم
06	تھذیب حدائق الالباب فی الانساب عربی	38	نسب الصالحین تالیف حاجی جہانداد
07	بحر الانساب السیّد محمد بن احمد بن حمید الدین الحسینی	39	تعارف علوی اعوان قبیلہ علامہ یوسف جبریلؒ
08	المعقبون جلد سوم السید مہدی الرجائی الموسوی	40	تحقیق الانساب اوّل ودوم تالیف محمد کریم اعوان
09	تاریخ بیہقی جلد اوّل از ابوالفضل محمد بن حسین	41	الاعوان مشائخ عظام تالیف محبت حسین اعوان
10	جمہرۃ انساب العرب از لابی محمد علی بن احمد	42	جواہر الاعوان تالیف شاہسوار علی ناصر
11	منتقلۃ الطالبیہ تالیف ابی اسماعیل بن ناصر ابن طباطبا	43	اعوان اور اعوان گوتیں تالیف محبت حسین اعوان
12	المنتخب فی نسب قریش وخیار العرب عبداللہ بن عیسیٰ	44	حقیقت الاعوان تالیف صوبیدار محمد رفیق علوی
13	منبع الانساب فارسی سیّد معین الحق جھونسوی	45	سوانحیات ملک قطب حیدر شاہ علوی (ریاض سیالوی)
14	مرات مسعودی فارسی از عبدالرحمٰن چشتی علوی	46	تاریخ خلاصۃ الاعوان تالیف محبت حسین اعوان
15	مراۃ الاسرار فارسی از عبدالرحمٰن چشتی علوی	47	تذکرہ نوسادات تالیف سید اورنگزیب شاہ
16	تاریخ طبری	48	سلطان الشہداء تالیف انجینئر سمیع الدین انڈیا
17	تاریخ ابن خلدون	49	اعوان خبرنامہ چیف ایڈیٹر امجد حسین علوی
18	تاریخ فرشتہ تالیف محمد قاسم فرشتہ	50	انوار بشیر نذیر وسراج منیر تالیف الحاج خورشید علوی
19	طبقات اکبری	51	انوار رحمت بیکراں تالیف الحاج خورشید علوی
20	گلوسری آف ٹرائب اینڈ کاسٹس پنجاب وسرحد	52	انوار ابرار واخیار تالیف الحاج خورشید علوی
21	پنجاب کاسٹس از سر ڈینزل ابٹسن	53	تاریخ قطب شاہی اعوان تالیف محمد کریم اعوان
22	تاریخ اقوام پونچھ جلد اوّل ودوم از محمد دین فوق	54	مختصر تاریخ علوی اعوان معہ ڈائریکٹری "
23	تاریخ علوی از مولوی حیدر علی	55	آئینہ اعوان تالیف عظیم ناشاد اعوان
24	تاریخ حیدری از مولوی حیدر علی	56	اعوان شخصیات ہزارہ تالیف عظیم ناشاد اعوان
25	تحقیق الاعوان از محمد خواص خان	57	تذکرہ اولیاء کشمیر تالیف سید زاہد حسین نعیمی
26	تاریخ الاعوان از ملک شیر محمد اعوان	58	آزاد کشمیر رجمنٹل ہسٹری
27	رسائل اعجاز تالیف امیر خسرو	59	شیر جنگ تالیف پروفیسر غلام مرتضٰی ملک
28	بحر زخار فارسی تین جلد وجیہ الدین	60	مرجع خلائق تالیف رفاقت علی حقانی
29	اخبار الاخیار تالیف مولوی عبدالحق محدث دہلوی	61	رحیل کارواں تالیف آمین یوسف زئی
30	سفرنامہ ابن بطوطہ	62	ہفت روزہ نشیمن چیف ایڈیٹر ملک غلام ربانی اعوان
31	تاریخ فیروز شاہی تالیف سید ضیاء الدین برنی	63	اماہنامہ اعوان رماہنامہ اعوان انٹرنیشنل اسلام آباد
32	سفینۃ اولیاء تالیف دار الشکوہ	64	ماہنامہ شعوب کراچی چیف ایڈیٹر محبت حسین اعوان

شجرہ نسب علوی، بنی عون، اعوان، قطب شاہی اعوان

تحقیق: محمد کریم اعوان وائس چیئرمین ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان 0312-9206639

تصدیق شدہ مستند شجرہ نسب علوی اعوان (بنی عون)

(1)	(2)	(3)	(4)	(5)	(6)	(7)	(8)
کتاب نسب قریش عربی (156ھ-236ھ) ابی عبداللہ المصعب صفحہ 77	کتاب المعقبین عربی (214ھ-277ھ) ابی الحسن یحیٰ ص 101	جمہرۃ الانساب العرب عربی (384ھ) ابی محمد علی بن احمد صفحہ 59	تہذیب الانساب ونہایۃ الانساب عربی 449ھ ابی الحسن محمد ص 74-273	منتقلۃ الطالبیہ عربی 471ھ ابی اسماعیل ابراہیم طباطبا ص 303,352	المنتخب فی نسب قریش و اخبار العرب عربی (656ھ) ابی عبداللہ بن عیسیٰ صفحہ 26	جامع الانساب فارسی (830ھ) سید معین الحق جھونسوی ص (103)363	بحر الانساب عربی (900 ہجری) تالیف السید محمد بن احمد صفحہ 245
ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب
علی	علی	علی	علی	علی	علی	علی المرتضیٰ	علی
محمد الاکبر [محمد حنفیہ]	محمد بن الحنفیہ	محمد بن الحنفیہ	محمد [حنفیہ]	محمد [حنفیہ]	محمد الاکبر [محمد حنفیہ]	ابوالقاسم محمد حنیف	محمد بن الحنفیہ
علی	علی	علی	علی	علی	علی	علی عبدالمنان	علی برغوث
عون	عون	عون	عون	عون	عون	عون عرف قطب غازی	عون
محمد [اشجل]	محمد		محمد اشجل	محمد اشجل	محمد [اشجل]	محمد آصف غازی	محمد
"بنی عون"			علی	علی	قبیلہ "بنی عون"	شاہ علی غازی	علی
			محمد [غازی] احمد [غازی]	محمد احمد الحسین عیسیٰ		شاہ محمد غازی	محمد احمد الحسین عیسیٰ الحسن علی
						طیب غازی	
						طاہر غازی	
						عطاء اللہ غازی	

متذکرہ بالا شجرہ نسب کی وضاحت اور حوالہ جاتی کتب کے لیے رابطہ فرمائیں محمد کریم اعوان 0312-9206639

(9)	(10)	(11)	(12)	(13)	(14)	(15)	(16)
مرأت مسعودی فارسی (1037ھ) عبدالرحمٰن چشتی ص 7	تاریخ حیدری اردو (1909ء) مولوی حیدر علی اعوان ص 7	بحر الانساب اردو (1332ھ) سید محبوب شاہ داتا صفحہ 135	تحقیق الاعوان (1966ء) ایم خواص خان گولڑہ اعوان صفحہ 148، 156	تاریخ علوی اعوان (1999ء) محبت حسین اعوان صفحہ 347، 370	علامہ یوسف جبریلؒ تعارف علوی قبائل ص 10 وانگلش بک ص 637	حقیقت الاعوان (2002ء) صوبیدار (ر) محمد رفیق علوی صفحہ 32، 52	تاریخ سادات وعلوی اعوان مشائخ (2001ء) زین العابدین علوی ص 14، 33
ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب
علی	علی	علی	علی	حضرت علیؓ	علی	حضرت علی کرم اللہ وجہہ	علی
محمد حنفیہؒ	محمد [محمد حنفیہ]	ابوالقاسم محمد الاکبر	محمد الحنفیہ	محمد الاکبر [محمد حنفیہ]	محمد الحنفیہ	ابوالقاسم محمد حنفیہ	محمد بن الحنفیہ
[علی] عبدالمنان	عبدالمنان غازی	علی	علی عبدالمنان	علی عبدالمنان	عبدالمنان	عبدالمنان غازی	علی
بطل غازی	بطل غازی	عون عرف قطب غازی بابا	عون عرف قطب غازی بابا	عون عرف قطب غازی	بطل غازی	بطل غازی	عبدالمنان عون سکندر غازی
محمد آصف [اشجل]	محمد محمد آصف [اشجل]	محمد آصف غازی	محمد آصف غازی	آصف غازی	آصف غازی	محمد آصف غازی	شاہ بطل غازی
عمر [علی] غازی	عمر [علی] غازی	شاہ غازی	شاہ عمر [علی]	شاہ غازی	عمر غازی	عمر غازی	شاہ عمر غازی
محمد غازی	محمد غازی	شاہ محمد غازی	شاہ محمد غازی	شاہ محمد غازی	محمد غازی	محمد غازی	شاہ غازی
طیب غازی	طیب غازی	طیب غازی	شاہ طیب غازی	طیب غازی	طیب غازی	طیب غازی	شاہ طیب غازی
طاہر غازی	طاہر غازی	طاہر غازی	شاہ طاہر غازی	طاہر غازی	طاہر غازی	طاہر غازی	شاہ طاہر غازی
عطاء اللہ غازی	میر عطاء اللہ غازی	عطاء اللہ غازی	عطاء اللہ غاز	عطاء اللہ غازی	عطاء اللہ غازی	عطاء اللہ شاہ غازی	عطاء اللہ شاہ غازی
سالار ساہو غازی (داؤد)	میر قطب حیدر	سالار ساہو غازی	میر قطب حیدر (قطب شاہ)	قطب حیدر شاہ	قطب حیدر شاہ غازی	سالار میر قطب شاہ غازی	حضرت قطب شاہ غازی
سالار مسعود غازی		سالار مسعود غازی	11 فرزندان	11 فرزندان		9 فرزندان	مزمل علی کلگان

(17)	(18)	(19)	(20)	(21)	(22)	(23)	(24)
تاریخ اعوان (2009ء) محمد سرور خان اعوان صفحہ 163، 241، 247 شجرہ 27	تاریخ قطب شاہی علوی اعوان (2015) محمد کریم اعوان ص 6	سوانحیات ملک قطب حیدر شاہ (2014) حافظ ریاض سیالوی ص 26	متاع رفتہ (تواریخ ہزارہ ایک نظر میں) پروفیسر بشیر احمد سوز	تاریخ نیازی قبائل (2014) اقبال خان نیازی ص 1175	رجیل کارواں (2019) آمین یوسف زئی صفحہ 434	اعوان شخصیات ہزارہ (2019) محمد عظیم شاد صفحہ 4	حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ تاریخ کے آئینے میں (2019) محمد کریم اعوان ص 9
ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب
علی	حضرت علی کرم اللہ وجہہ	حضرت علی کرم اللہ وجہہ	حضرت علی کرم اللہ وجہہ	حضرت علیؓ	حضرت علی کرم اللہ وجہہ	حضرت علی کرم اللہ وجہہ	حضرت علی کرم اللہ وجہہ
محمد حنفیہؒ	محمد الاکبر [محمد حنفیہ]	حضرت محمد بن حنفیہؒ	محمد الاکبر (محمد حنفیہؒ)	محمد الاکبر [محمد حنفیہ]	حضرت محمد حنفیہؒ	حضرت محمد حنفیہؒ	حضرت محمد حنفیہؒ
علی	علی عبدالمنان	غازی عبدالمنان	علی عبدالمنان	علی	غازی عبدالمنان	علی عبدالمنان	علی عبدالمنان
عون عرف قطب غازی بابا	عون قطب غازی	غازی بطلؒ	عون عرف قطب غازی	بطل (بطال)	عون قطب غازی	عون عرف قطب غازی لقب بطل	عون عرف قطب غازی لقب بطل
محمد آصف غازی	محمد آصف (اشجل) غازی	ملک آصف	محمد آصف غازی	محمد آصف غازی	محمد آصف غازی (محمد اشجل)	محمد آصف غازی	محمد آصف غازی
سید شاہ غازی	شاہ غازی	غازی عمرؒ	شاہ علی غازی	عمر غازی	شاہ علی غازی	شاہ علی غازی	شاہ علی غازی
محمد غازی	شاہ محمد غازی	غازی محمدؒ	شاہ محمد غازی	شاہ محمد غازی	شاہ محمد غازی	محمد غازی	شاہ محمد غازی
طیب غازی	طیب غازی	غازی طیبؒ	طیب غازی	طیب غازی	طیب غازی	طیب غازی	شاہ طیب غازی
طاہر غازی	طاہر غازی	غازی طاہرؒ	طاہر غازی	طاہر غازی	طاہر غازی	طاہر غازی	شاہ طاہر غازی
عطاء اللہ غازی	عطاء اللہ غازی	غازی نوراللہ (عطاء اللہ)	عطاء اللہ غازی	ابوعلی عرف عطاء اللہ غازی	عطاء اللہ غازی	عطاء اللہ شاہ غازی	عطاء اللہ شاہ غازی
شاہو غازی میر قطب حیدر	سالار میر قطب حیدر	حضرت ملک قطب شاہؒ	سالار قطب حیدر شاہ غازی	میر قطب حیدر شاہ علوی اعوان	قطب حیدر شاہ غازی	سالار میر قطب شاہ غازی	حضرت قطب شاہ غازی
ص 163، 9 بیٹے	11 فرزندان	گیارہ فرزندان		11 فرزندان	گیارہ فرزندان	9 فرزندان	11 فرزند

ابی طالب
↓
حضرت علی کرم اللہ وجہہ
↓
حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ
↓
علی عبدالمنان
↓
عون عرف قطب غازی لقب بطل غازی (قطب شاہ بابا)
↓
محمد آصف غازی
↓
شاہ علی غازی
↓
شاہ محمد غازی
↓
طیب غازی
↓
طاہر غازی
↓
عطاء اللہ غازی
↓
قطب حیدر شاہ غازی علوی (قطب شاہ ثانی)
↓

عبداللہ گولڑہ، محمد شاہ کنڈان، مزمل علی کلگان، محمد علی، بہادر علی، نجف علی، زمان علی کھوکھر، جہاں شاہ، فتح علی، نادر علی، کرم علی

نوٹ: قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے شجرہ نسب کی تصدیق کے لیے یہاں چند کتب کا حوالہ دیا گیا ہے جب کہ ان کے علاوہ سینکڑوں کتب ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کی لائبریری میں موجود ہیں جن کی عکسی نقول عندالطلب مہیا کی جا سکتی ہیں

نام مولف	محمد کریم علوی قادری (شادوآل قطب شاہی اعوان)
تاریخ پیدائش	15 جنوری 1964ء
تعلیم	کراچی یونیورسٹی بی کام، ایم اے۔ تاریخ اسلام، ایم اے۔ بین الاقوامی تعلقات، ایل ایل بی آزاد جموں وکشمیر یونیورسٹی بی ایڈ
عارضی پتہ	اعوان کالونی لوئر چھتر نزد بلال مسجد مظفرآباد آزاد کشمیر
مستقل پتہ	اعوان منزل دبن سنگولہ تحصیل راولاکوٹ ضلع پونچھ آزاد کشمیر
موبائل	0312-9206639-0355-8101809

ISBN978-969-7570-02-7